علمی انٹرمیڈیٹ

عربی گرامر

ٹرانسلیشن۔ کمپوزیشن

پروفیسر خان محمد چاولہ

Mehwish

علمی

عربی گرائمر

ٹرانسلیشن، کمپوزیشن

(مع حل تمارین کتاب بستان الادب)

گیارھویں اور بارھویں جماعت کیلئے

نیز برائے استفادہ عام شائقین و طلبہ ادیب عالم و فاضل عربی

Mehwish
Mehwish

Kitabosunnat.com

از

پروفیسر خان محمد چاولہ

ایم اے عربی پنجاب، فارغ التحصیل ریاض یونیورسٹی سعودی عرب، شعبہ عربی گورنمنٹ کالج

لاہور، پاکستان

علمی کتاب خانہ کبیر سٹریٹ اردو بازار لاہور

سالِ اشاعت ــــــــ 1994

ناشر ــــــــ علمی کتاب خانہ
اردو بازار، لاہور

نام کتاب ــــــــ علمی انٹرمیڈیٹ عربی گرامر
ٹرانسلیشن۔ کمپوزیشن

چھپائی ــــــــ منظور پرنٹنگ پریس

قیمت :- /- روپے

انتساب

میں اس کتاب کا انتساب علمی کتاب خانہ کے بانی حاجی سردار محمد (مرحوم) کے نام گرامی سے کرتا ہوں جنہیں عربی زبان سے بے حد محبت تھی۔ انہیں کی حوصلہ افزائی سے راقم الحروف کو مارچ ۱۹۶۹ء میں چھپنے والی اپنی سب سے پہلی کتاب "اسلام اور فلسفہ" کا مصنّف ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جنت میں مرحوم کے درجات بلند فرمائے، آمین!

دیباچہ

اس کتاب کی تالیف کا منصوبہ کئی سالوں سے زیرِ غور تھا۔ اس تالیف کا مقصد یہ

ہے کہ :

۱۔ انٹرمیڈیٹ کے طلبہ وطالبات کو سہولت فراہم کی جائے کہ بآسانی عربی کے مضمون کی تیاری کر کے اس میں اعلیٰ نمبر حاصل کر کے امتحان پاس کریں۔

۲۔ ان میں عربی زبان سیکھنے کا شوق پیدا ہو جائے اور انہیں اعلیٰ سے اعلیٰ سطح کے مزید مطالعے کے لیے ایک درست اور مضبوط بنیاد فراہم ہو جائے۔

مجھے یقین ہے کہ اگر طلبہ وطالبات کو یہ کتاب محنت سے پڑھائی جائے تو مذکورہ بالا مقاصد حاصل ہو سکیں گے اور عربی کا مضمون انٹرمیڈیٹ اور ڈگری کی سطح پہ زیادہ مقبول مضامین کی فہرست میں شامل ہو جائے گا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس کی توفیق سے میری یہ دیرینہ خواہش پوری ہوئی۔ اس کتاب کی تصنیف کے دوران میں مَیں مسلسل اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کرتا رہا ہوں کہ وہ مجھے ایسی کتاب لکھنے کی توفیق دے جس سے مذکورہ بالا مقاصد حاصل ہو جائیں۔ اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ اس ضمن میں اپنے مشوروں سے نوازتے رہیں تاکہ کتاب بہتر اور بہتر ہوتی رہے۔

مؤلف

(پروفیسر خان محمد چاولہ)

شعبۂ عربی گورنمنٹ کالج لاہور

الفہرس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کلمہ اور اس کی اقسام

ہم جو بھی بامعنی لفظ بولتے ہیں اسے کلمہ کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں۔

اسم ——— فعل ——— حرف

اِسم

جو کلمہ کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام ہو اسے اسم کہتے ہیں۔ عام اور خاص ہونے کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ اسم نکرہ اور اسم معرفہ

اسمِ نکرہ: اسم نکرہ سے مراد ایسا اسم ہے جو کسی عام چیز کا نام یا اس کی صفت ہو یعنی اسم نکرہ یا تو اسمِ ذات ہوتا ہے جیسے : كِتَابٌ (کتاب)، قَلَمٌ (قلم) مَسْجِدٌ (مسجد)، یا اسمِ صفت ہوتا ہے، جیسے طَوِيلٌ (لمبا)، كَبِيرٌ (بڑا) صَغِيرٌ (چھوٹا)۔

عام استعمال ہونے والے اسماء

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
تعلیم سے متعلق اسماء		مُعَلِّمٌ	سکھانے والا اُستاد	تِلْمِيذٌ	شاگرد طالب علم
		مُعَلِّمَةٌ	سکھانے والی اُستانی	تِلْمِيذَةٌ	شاگردہ طالبہ
أُسْتَاذٌ	اُستاذ	مُدَرِّسٌ	سبق پڑھانے والا اُستاد	كِتَابٌ	کتاب
أُسْتَاذَةٌ	اُستانی	مُدَرِّسَةٌ	سبق پڑھانے والی اُستانی	قَلَمٌ	قلم

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
قِرْطَاسٌ	کاغذ	مُخْتَبَرٌ	لیبارٹری	أُقْصُوصَةٌ	افسانہ
كُرَّاسَةٌ	کاپی	دِرَاسَةٌ	پڑھائی۔سٹڈی	رِوَايَةٌ	ناول
دَفْتَرٌ	رجسٹر	قِرَاءَةٌ	پڑھائی۔ریڈنگ	مَسْرَحِيَّةٌ	ڈرامہ
مِمْحَاةٌ	ربڑ	كِتَابَةٌ	لکھائی۔لکھنا	قَامُوسٌ	ڈکشنری
مِبْرَاةٌ	پنسل تراش	إِجَازَةٌ	چھٹی۔تعطیل	مُعْجَمٌ	ڈکشنری
مِسْطَرَةٌ	پیمانہ۔فٹ رُول	مُحَاضَرَةٌ	لیکچر	شِعْرٌ	شاعری
كُلِّيَّةٌ	کالج	بَحْثٌ	ریسرچ۔تحقیق	بَيْتٌ	شعر
مَدْرَسَةٌ	سکول	حِصَّةٌ	پیریڈ	نَظْمٌ	نظم یعنی منظوم کلام
جَامِعَةٌ	یونیورسٹی	تَسْجِيلٌ	رجسٹریشن	نَثْرٌ	نثر
دَرْسٌ	سبق	قُبُولٌ	داخلہ۔ایڈمشن	قَصِيدَةٌ	نظم
غُرْفَةٌ	کمرہ	جَائِزَةٌ	انعام	جَرِيدَةٌ	اخبار
صَفٌّ	جماعت۔کلاس	دَرَجَةٌ	ڈویژن۔کلاس	مَجَلَّةٌ	رسالہ
زَمِيلٌ	کلاس فیلو	دَرَجَاتٌ	نمبر (امتحان کے)	مِحْفَظَةٌ	بستہ
سَبُّورَةٌ	تختہ سیاہ	فَائِزٌ	کامیاب	نَشَّافَةٌ	سیاہی چوس
مِمْسَحَةٌ	ڈسٹر	رَاسِبٌ	ناکام۔فیل	مِرْسَمٌ	پنسل
خَرِيطَةٌ	نقشہ	شَهَادَةٌ	ڈگری۔سرٹیفکیٹ	رِيشَةٌ	نب۔برش
لَوْحَةٌ	چارٹ	لَجْنَةٌ	سوسائٹی۔مجلس	صَمْغٌ	گوند
طَبَاشِيرٌ	چاک	سَكَنٌ	ہوسٹل	**أَعِزَّة وَأَقَارِب**	
مَكْتَبَةٌ	لائبریری	حِبْرٌ	روشنائی۔انک		
مَكْتَبٌ	لکھنے کا میز۔دفتر	مِدَادٌ	روشنائی۔انک	أَبٌ	باپ
اِمْتِحَانٌ	امتحان	لُغَةٌ	زبان	أُمٌّ	ماں
اِخْتِبَارٌ	ٹیسٹ	قِصَّةٌ	کہانی۔داستان	وَالِدٌ	والد

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
وَالِدَةٌ	والدہ	حَمَاةٌ	ساس	صَالَةٌ	بڑا کمرہ۔ ہال
وَلَدٌ	اولاد۔ لڑکا	حَافِدٌ	پوتا۔ نواسہ	بَابٌ	دروازہ
ذُرِّيَّةٌ	اولاد	حَفِيدٌ	پوتا۔ نواسہ	جِدَارٌ	دیوار
اِبْنٌ	بیٹا	سِبْطٌ	پوتا/پوتی	حَائِطٌ	دیوار
بِنْتٌ	بیٹی		نواسہ/نواسی	سَقْفٌ	چھت
أَخٌ	بھائی	عَرُوسٌ	دلہن	نَافِذَةٌ	کھڑکی
أُخْتٌ	بہن	عَرِيسٌ	دولہا	شُبَّاكٌ	کھڑکی
جَدٌّ	دادا	خَطِيبٌ	منگیتر (مرد)	مِهْوَاةٌ	روشندان
جَدَّةٌ	دادی	خَطِيبَةٌ	منگیتر (عورت)	مِرْحَاضٌ	ٹائیلٹ
زَوْجٌ	شوہر	كَنَّةٌ	بہو۔ بھاوج	مَطْبَخٌ	باورچی خانہ
زَوْجَةٌ	بیوی	رَجُلٌ	مرد	مَوْقِدٌ	چولہا
عَمٌّ	چچا	اِمْرَأَةٌ	عورت	فُرْنٌ	تنور۔ اوون
عَمَّةٌ	چچی	طِفْلٌ	بچہ۔ لڑکا	قِدْرٌ	ہنڈیا
خَالٌ	ماموں۔ خالو	طِفْلَةٌ	بچی۔ لڑکی	فِنْجَانٌ	پیالی۔ کپ
شَقِيقٌ	سگا بھائی (ماں اور باپ دونوں کی طرف سے)	أُسْرَةٌ	خاندان۔ فیملی	كُوبٌ	گلاس۔ کپ
		عَائِلَةٌ	خاندان۔ کنبہ	كُوزٌ	جگ
		گھر اور اس کے متعلقات		صَحْنٌ	پلیٹ
شَقِيقَةٌ	سگی بہن			طَبَقٌ	بڑی پلیٹ
خَتَنٌ	سالا۔ داماد	بَيْتٌ	گھر	صِينِيَّةٌ	ٹرے
	بہنوئی	دَارٌ	گھر	كِبْرِيتٌ	ماچس
حَمُو	سسر	بَوَّابَةٌ	گیٹ	سَطْلٌ	بالٹی
حَمَا	سسر	قَاعَةٌ	کمرہ	سَلَّةٌ	ٹوکری

اسم	معنی
مَائِدَةٌ	ڈائننگ ٹیبل
	دسترخوان
مِرْوَحَةٌ	پنکھا
مُكَيِّفٌ	ایئرکنڈیشنر
غَسَّالَةٌ	واشنگ مشین
ثَلَّاجَةٌ	ریفریجریٹر
مِكْوَاةٌ	استری
سِتَارَةٌ	پردہ
سَجَّادٌ	قالین
سَرِيْرٌ	پلنگ۔ چارپائی
مِخَدَّةٌ	تکیہ
وِسَادَةٌ	گاؤ تکیہ
لِحَافٌ	لحاف۔ رضائی
بِطَانِيَا	کمبل
خِزَانَةٌ	کپڑوں کی الماری
دُوْلَابٌ	الماری
طَابِقٌ	منزل (فلور)
دَوْرٌ	منزل (فلور)
دُرْجٌ	سیڑھی
سُلَّمٌ	لکڑی کی سیڑھی
عَتَبَةٌ	دہلیز
سَخَّانٌ	ہیٹر
مِكْنَسَةٌ	جھاڑو
فِنَاءٌ	صحن
حَدِيْقَةٌ	باغیچہ
قُفْلٌ	تالا
مِفْتَاحٌ	چابی

انسانی جسم سے متعلق اسماء

اسم	معنی
جِسْمٌ	جسم
جَسَدٌ	جسد۔ جسم
جُثَّةٌ	جسم
بَدَنٌ	جسم۔ بدن
رُوْحٌ	رُوح
نَفْسٌ	نفس۔ ذات
نَفَسٌ	سانس
شَعْرٌ	بال
رَأْسٌ	سر
نَاصِيَةٌ	پیشانی کے اوپر والے بال
جَبْهَةٌ	پیشانی
جَبِيْنٌ	پیشانی
عَيْنٌ	آنکھ
أُذُنٌ	کان
أَنْفٌ	ناک
وَجْهٌ	چہرہ
خَدٌّ	رخسار
شَفَةٌ	ہونٹ
لِسَانٌ	زبان
سِنٌّ	دانت
ذَقْنٌ	ٹھوڑی
عُنُقٌ	گردن
رَقَبَةٌ	گردن
جِيْدٌ	گردن
كَتِفٌ	کندھا
عَضُدٌ	بازو
سَاعِدٌ	کلائی
يَدٌ	ہاتھ
إِصْبَعٌ	انگلی
صَدْرٌ	سینہ
إِبْطٌ	بغل
قَلْبٌ	دل
رِئَةٌ	پھیپھڑہ
فُؤَادٌ	دل
ظَهْرٌ	پیٹھ
بَطْنٌ	پیٹ

اسم	معنی
كَبِدٌ	جگر
مَعِدَةٌ	معدہ
أَمْعَاءٌ	انتڑیاں
فَخِذٌ	ران
سَاقٌ	پنڈلی
رِجْلٌ	پاؤں
رُكْبَةٌ	گھٹنا
كَعْبٌ	ٹخنہ
مِرْفَقٌ	کہنی
مُخٌّ	دماغ
تَرْقُوَةٌ	ہنسلی
جَفْنٌ	پپوٹا
حَاجِبٌ	ابرو
لِحْيَةٌ	ڈاڑھی
شَوَارِبُ	مونچھیں
فَمٌ	منہ

کائنات سے متعلق اسماء

اسم	معنی
كَوْنٌ	کائنات
أَرْضٌ	زمین
سَمَاءٌ	آسمان
شَمْسٌ	سورج

اسم	معنی
قَمَرٌ	چاند
هِلَالٌ	پہلی کا چاند
بَدْرٌ	چودھویں کا چاند
نَجْمٌ	تارا
كَوْكَبٌ	ستارا
أُفُقٌ	افق
شَفَقٌ	شفق
سَحَابٌ	بادل
غَمَامَةٌ	بدلی
بَرْقٌ	آسمانی بجلی
رَعْدٌ	رعد
مَطَرٌ	بارش
وَبْلٌ }	موسلا دھار
وَابِلٌ }	بارش
طَلٌّ	پھوار
فَضَاءٌ	فضاء
جَوٌّ	فضاء ـ موسم
طَقْسٌ	موسم
مُنَاخٌ	آب و ہوا
رِيحٌ	ہوا
عَاصِفَةٌ	آندھی
ضَبَابٌ	دھند

اسم	معنی
ثَلْجٌ	برف
بَحْرٌ	سمندر
نَهْرٌ	دریا
قَنَاةٌ	نہر ـ ندی
جَبَلٌ	پہاڑ
تَلٌّ	پہاڑی
هَضْبَةٌ	ٹیلہ
عَيْنٌ	چشمہ
وَادٍ	وادی
سَهْلٌ	میدان ـ ہموار زمین
قَفْرٌ	چٹیل میدان
بَطْحَاءُ	سنگریزوں والی زمین
صَخْرٌ	چٹان
حَجَرٌ	پتھر
حَصَاةٌ	کنکری
تُرَابٌ	مٹی
طِينٌ	گیلی مٹی ـ گارا
صَحْرَاءُ	صحرا
رَمْلٌ	ریت
قَارَّةٌ	برّ اعظم
جَزِيرَةٌ	جزیرہ
خَلِيجٌ	خلیج

اسم	معنی
سَبَلٌ	سیلاب
بِرْكَةٌ	تالاب
رَبْوَةٌ	اونچی جگہ
سَدٌّ	بند۔ ڈیم
مِيْنَاءٌ	بندرگاہ
دُخَانٌ	دھواں
نَبَاتٌ	پودا
مَاءٌ	پانی
شَجَرٌ	درخت
عُشْبٌ	گھاس
زَهْرٌ	پھول
حَرٌّ	گرمی
بَرْدٌ	ٹھنڈ
ظِلٌّ	سایہ
ضَوْءٌ	روشنی
ظَلَامٌ	اندھیرا
كَهْفٌ	غار
رَوْضَةٌ	سرسبز جگہ۔ باغ
بُسْتَانٌ	باغ

معدنیات

اسم	معنی
مَعْدَنٌ	کان

اسم	معنی
ذَهَبٌ	سونا
فِضَّةٌ	چاندی
حَدِيْدٌ	لوہا
فَحْمٌ	کوئلہ
رَصَاصٌ	سیسہ
نُحَاسٌ	تانبا
فُوْلَاذٌ	فولاد
جِيْرٌ	چونا
رُخَامٌ	سنگِ مرمر
مِلْحٌ	نمک

مہ و سال

اسم	معنی
لَيْلٌ	رات
نَهَارٌ	دن
يَوْمٌ	دن۔ روز
أُسْبُوْعٌ	ہفتہ
شَهْرٌ	مہینہ
سَنَةٌ	سال
عَامٌ	سال
قَرْنٌ	صدی
صَبَاحٌ	صبح
عِشَاءٌ	عشاء

اسم	معنی
مَسَاءٌ	شام
أَصِيْلٌ	جھٹپٹے کا وقت
	سرِ شام
بُكْرَةٌ	صبح۔ آئندہ صبح
ضُحًى	چاشت کا وقت
ظَهِيْرَةٌ	دوپہر
سَحَرٌ	سحری کا وقت
اَلْيَوْمَ	آج
أَمْسِ	کل گذشتہ
غَدًا	کل آئندہ
فَجْرٌ	فجر۔ پو پھٹنے کا وقت
طُلُوْعٌ	طلوع
شُرُوْقٌ	طلوع
غُرُوْبٌ	غروب
سَاعَةٌ	گھنٹہ
دَقِيْقَةٌ	منٹ
ثَانِيَةٌ	سیکنڈ
لَحْظَةٌ	لمحہ

غلّے۔ پھل۔ سبزیاں

اسم	معنی
حِنْطَةٌ	گندم

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
بُرٌّ	گندم	إِجَّاصٌ	ناشپاتی	ثُوْمٌ	لہسن
قَمْحٌ	گندم	تَمْرٌ	کھجور	فِلْفِلٌ	مرچ
شَعِيْرٌ	جَو	رُمَّانٌ	انار	بَاذِنْجَانٌ	بینگن
حِمَّصٌ	چنا	لَيْمُوْنٌ	لیموں	بَامِيَاءُ	بھنڈی توری
ذُرَةٌ	مکئی	تِيْنٌ	انجیر	سَلْجَمٌ	شلجم
أَرُزٌّ	چاول	خَوْخٌ	آڑو	بَسِلَّةٌ	مٹر
خَرْدَلٌ	رائی۔ سرسوں	زَيْتُوْنٌ	زیتون	قَرْعٌ	کدو
عَدَسٌ	مسور	تُوْتٌ	شہتوت	حِلْبَةٌ	میتھی
زُوَانٌ	ماش	مِشْمِشٌ	خوبانی	أَسْبَانِخٌ	پالک
فُوْلٌ	لوبیا	زَبِيْبٌ	کشمش	قِثَّاءٌ	ککڑی
		جَوْزٌ	اخروٹ	كُرُنْبٌ	گوبھی
مَانْجُوْ	آم	لَوْزٌ	بادام	قِلْقَاسٌ	اروی۔ کچالو
مَوْزٌ	کیلا	نَارَجِيْلٌ	ناریل	سَلَطَةٌ	سلاد
تُفَّاحٌ	سیب	فَاكِهَةٌ	پھل	خُضْرَوَاتٌ	سبزیاں
شَمَّامٌ	خربوزہ	ثَمَرٌ	پھل	**دیگر اشیائے خورد و نوش**	
بِطِّيْخٌ	تربوز۔ گرما۔ سردا				
جَوَافَةٌ	امرود	بَصَلٌ	پیاز	دَقِيْقٌ	آٹا
بُرْتُقَالٌ	مالٹا	بَطَاطَا	آلو	عَجِيْنٌ	گندھا ہوا آٹا
نَارَنْجٌ	نارنگی	بَطَاطِس	آلو	خُبْزٌ	روٹی
عِنَبٌ	انگور	طَمَاطِمُ	ٹماٹر	سَمْنٌ	گھی
بُخَارٌ	آلو بخارا	جَزَرٌ	گاجر	زَيْتٌ	تیل
كُمَّثْرَى	ناشپاتی	فِجْلٌ	مولی	زُبْدَةٌ	مکھن

اسم	معنی
قِشْدَةٌ	بالائی۔کریم
جُبْنٌ	پنیر
لَبَنٌ	دودھ
حَلِيبٌ	تازہ دودھ
خُثَارَةٌ	لسی
إِدَامٌ	سالن
مَرَقَةٌ	شوربہ
شُوْرَبَةٌ	شوربہ
رَغِيفٌ	چپاتی
لَحْمٌ	گوشت
بَيْضٌ	انڈہ
عَسَلٌ	شہد
خَلٌّ	سرکہ
سُكَّرٌ	چینی
مِلْحٌ	نمک
شَايٌ	چائے
قَهْوَةٌ	قہوہ
كَبَابٌ	کباب
طُرْشِيٌّ	اچار
مُرَبَّى	مربہ
مُتَبَّلٌ	چٹنی
فُطُوْرٌ	ناشتہ

اسم	معنی
غَدَاءٌ	ظہرانہ۔لنچ
عَشَاءٌ	عشائیہ۔ڈنر
مَأْدُبَةٌ	دعوت
طَعَامٌ	کھانا

پیشے اور ہنر

اسم	معنی
عَامِلٌ	مزدور
فَلَّاحٌ	کسان
أَجِيرٌ	اجرت پر کام کرنیوالا مزدور
آجِرٌ	ٹھیکیدار ملازم رکھنے والا
تَاجِرٌ	تاجر
بَائِعٌ	فروخت کنندہ
بَيَّاعٌ	سیلزمین
مُشْتَرِيٌ	خریدار
حَدَّادٌ	لوہار
نَجَّارٌ	بڑھئی۔ترکھان
إِسْكَافٌ	موچی
حَذَّاءٌ	موچی
بَنَّاءٌ	معمار۔راج
حَائِكٌ	جولاہا

اسم	معنی
خَبَّازٌ	نانبائی
خَيَّاطٌ	درزی
زَيَّاتٌ	تیلی
قَصَّارٌ	دھوبی
دَبَّاغٌ	چمار
حَلَّاقٌ	حجام۔نائی
جَزَّارٌ	قصاب قصائی
لَحَّامٌ	گوشت بیچنے والا
خَزَّافٌ، فَخَّارِيٌّ، فَاخُوْرِيٌّ	کمہار
صَائِغٌ	سنار
عَطَّارٌ	عطرفروش
بَزَّازٌ، قَمَّاشٌ	کپڑافروش
بُسْتَانِيٌّ	مالی
صَبَّاغٌ	رنگساز
رَسَّامٌ	مصور۔پینٹر
بَقَّالٌ	سبزی فروش
فَاكِهَانِيٌّ	پھل فروش
طَبَّاخٌ	خانساماں۔باورچی
خَازِنٌ	خزانچی

اسم	معنی
مُحَامٍ	وکیل
طَبَّاعٌ	پرنٹر
نَاشِرٌ	پبلشر
شَيَّالٌ	قلی
زَبُوْنٌ	گاہک
طَبِيْبٌ	طبیب۔ڈاکٹر
دُكْتُوْرٌ	ڈاکٹر
مُهَنْدِسٌ	انجینئر
صَيْدَلِيٌّ	ڈسپنسر کیمسٹ
حَارِسٌ	چوکیدار
جُنْدِيٌّ	سپاہی
ضَابِطٌ	فوجی افسر
شُرْطِيٌّ	پولیس کانسٹیبل
كَاتِبٌ	کلرک
وَكِيْلٌ	ایجنٹ۔دلال
سَائِقٌ	ڈرائیور
فَنِّيٌّ	ٹیکنیشن
سَبَّاكٌ	پلمبر
نَاسِخٌ	ٹائپسٹ
مَلِكٌ	بادشاہ
أَمِيْرٌ	گورنر
مُوَظَّفٌ	ملازم۔اہلکار

اسم	معنی
مُمَثِّلٌ	ایکٹر۔اداکار
مُضِيْفَةٌ	ایئرہوسٹس
مُمَرِّضَةٌ	نرس
مُخْرِجٌ	پروڈیوسر
مُقَدِّمٌ	پیش کار
مُعْلِنٌ	اناؤنسر
مُدِيْرٌ	ڈائریکٹر
رَئِيْسٌ	سربراہ
سَاعٍ	چپڑاسی
طَيَّارٌ	پائیلٹ
عَمِيْدٌ	سیکرٹری
مُشْرِفٌ	سپرنٹنڈنٹ
مُرَاقِبٌ	سپروائزر
مُرَاجِعٌ	پروف ریڈر
سِيَاسِيٌّ	سیاست دان
صُحُفِيٌّ	صحافی

جانور اور پرندے

اسم	معنی
بَقَرَةٌ	گائے
ثَوْرٌ	بیل
جَامُوْسٌ	بھینس
جَمَلٌ	اونٹ
نَاقَةٌ	اونٹنی
ضَأْنٌ	بھیڑ (نر و مادہ)
مَاعِزٌ	بکری۔بکرا
غَنَمٌ	بھیڑ بکریاں
كَبْشٌ	مینڈھا
حِصَانٌ / فَرَسٌ	گھوڑا
حِمَارٌ	گدھا
عِجْلٌ	گائے کا بچھڑا
مُهْرٌ	گھوڑے کا بچھیرا
بَغْلٌ	خچر
قِطَّةٌ / هِرَّةٌ	بلی
كَلْبٌ	کتا
دَجَاجَةٌ	مرغی
دِيْكٌ	مرغا
سَمَكٌ / حُوْتٌ	مچھلی
ظَبْيٌ	ہرن
نَعَامَةٌ	شتر مرغ
زَرَافَةٌ	زرافہ
أَسَدٌ	شیر

اسم	معنی
فِيْلٌ	ہاتھی
نَمِرٌ / فَهْدٌ	چیتا
ذِئْبٌ	بھیڑیا
قِرَدَةٌ	بندر
دُبٌّ	ریچھ
كَرْكَدَنٌ	گینڈا
فَأْرٌ	چوہا
ضَبٌّ	گوہ
ضِفْدَعٌ	مینڈک
حَيَّةٌ	سانپ
تِمْسَاحٌ	مگرمچھ
ثُعْبَانٌ	اژدہا
ذُبَابٌ	مکھی
عَقْرَبٌ	بچھو
عَنْكَبُوْتٌ	مکڑی
بَعُوْضَةٌ	مچھر
نَحْلٌ	شہد کی مکھی
صُرْصُوْرٌ	لال بیگ
فَرَاشَةٌ	تتلی
نَمْلَةٌ	چیونٹی
سُلَحْفَاةٌ	کچھوا

اسم	معنی
قَمْلٌ	جوں
زُنْبُوْرٌ	بھڑ
حَمَامٌ	کبوتر۔فاختہ
غُرَابٌ	کوا
طَاؤُوْسٌ	مور
بَطٌّ	بطخ
بَبْغَاءُ	طوطا
بُوْمٌ	اُلو
عُصْفُوْرٌ	چڑیا
بُلْبُلٌ	بلبل
حِدَاءَةٌ	چیل
صَقْرٌ	باز
عُقَابٌ	عقاب
دُرَّاجٌ	تیتر
قَطَاةٌ	بھٹ تیتر
نَسْرٌ	گدھ
خُفَّاشٌ / وَطْوَاطٌ	چمگادڑ
حَيَوَانٌ	جانور
طَائِرٌ	پرندہ
حَشَرَةٌ	کیڑا
دَابَّةٌ	چوپایہ

اوزار و آلات

اسم	معنی
فَأْسٌ	کلہاڑی
مِطْرَقَةٌ	ہتھوڑا
مِقْرَاضٌ	قینچی
مِقَصٌّ	حجام کی قینچی
مِحْرَاثٌ	ہل
مِعْوَلٌ	پھاوڑا
مِنْجَلٌ	درانتی
مِجْرَفَةٌ	بیلچہ
جَرَّافَةٌ	کھرپہ
أَزْمَةٌ	گینتی
قَدُوْمٌ	تیشہ
مِثْقَابٌ	برما
مِسْحَجٌ	رندہ
مِنْشَارٌ	آری
مَنْجَرَةٌ	آرا مشین
مِسْمَارٌ	کیل
صَمُوْلَةٌ	نٹ
مِفَكٌّ	پیچ کش
مِنْحَتٌ	بسولہ
إِزْمِيْلٌ	چورسی

اسم	معنی
كُوْرٌ	بھٹی
كِيْرٌ	دھونکنی
كُلَّابِيَّةٌ	پلاس
قَطَّاعٌ	کٹر پلاس
مِبْرَدٌ	ریتی
شَاقُوْشٌ	لکڑی کا ہتھوڑا
مَعَارَةٌ	کانڈی
سِكِّيْنٌ	چھری
مُوْسٰى	استرا
مَخْرَطَةٌ	خراد
مِيْزَانٌ	ترازو
مِزْيَتَةٌ	تیل کی کپی
وَرْشَةٌ	ورکشاپ
سَيْفٌ	تلوار
رُمْحٌ	نیزہ
سَهْمٌ	تیر
قَوْسٌ	کمان
بُنْدُقِيَّةٌ	بندوق
رَشَّاشَةٌ	مشین گن
رَصَاصَةٌ	گولی
مِدْفَعٌ	توپ

اسم	معنی
دَبَّابَةٌ	ٹینک
مُدَرَّعَةٌ	بکتر بند گاڑی
دِرْعٌ	زرہ
مِغْفَرٌ	خود
صَارُوْخٌ	میزائل
قُنْبُلَةٌ	بم
غَوَّاصَةٌ	آبدوز
سِلَاحٌ	ہتھیار

ذرائع نقل وحمل سے متعلق اسما

اسم	معنی
دَرَّاجَةٌ	بائیسکل
حَافِلَةٌ	بس
سَيَّارَةٌ	کار
شَاحِنَةٌ	ٹرک
بَاخِرَةٌ	دخانی جہاز
سَفِيْنَةٌ	بحری جہاز
قِطَارٌ	ریل گاڑی
طَائِرَةٌ	ہوائی جہاز
مَطَارٌ	ہوائی اڈہ
مَحَطَّةٌ	اسٹیشن
مَوْقِفٌ	سٹینڈ

متفرق اشیاء کے اسماء

اسم	معنی
دَوْلَةٌ	ریاست، ملک
مَمْلَكَةٌ	سلطنت، کنگڈم
شَعْبٌ	قوم
أُمَّةٌ	قوم
عَاصِمَةٌ	دارالحکومت
مِنْطَقَةٌ	صوبہ
مَدِيْنَةٌ	شہر
قَرْيَةٌ	گاؤں
طَرِيْقٌ	سڑک
شَارِعٌ	گلی
سُوْقٌ	بازار
مَصْنَعٌ	فیکٹری
مَقْصَفٌ	کنٹین
مَقْهًى	قہوہ خانہ
بَقَّالَةٌ	جنرل پروویژن سٹور، کریانہ کی دکان
فُنْدُقٌ	ہوٹل
مَطْعَمٌ	ریسٹورنٹ

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
مُؤَسَّسَةٌ	کاروباری ادارہ	شَرِيطٌ	ٹیپ کی کیسٹ	بَرْقِيَّةٌ	ٹیلی گرام
شَرِكَةٌ	کمپنی	مِذْيَاعٌ	ریڈیو	قِرْطَاسِيَّةٌ	سٹیشنری
مُسْتَشْفَى	ہسپتال	رَادِيُو		اِسْتِمَارَةٌ	فارم (چھپا کیا
عِيَادَةٌ	کلینک	هَاتِفٌ	ٹیلیفون		جلنے والا)
مُسْتَوْصِفٌ	ڈسپنسری	تِلِفُونٌ		فَاتُورَةٌ	بل کیش میمو
مَغْسَلَةٌ	لانڈری	فِيدِيُو	ویڈیو	رُخْصَةٌ	لائسنس
مَخْبَزٌ	بیکری	تِلِفِزْيُونٌ	ٹیلی ویژن	تَأْمِينٌ	بیمہ انشورنس
مَلْحَمَةٌ	گوشت کی دکان	اَلْكَهْرَبَاءُ	بجلی	مُتْحَفٌ	عجائب گھر
مَكْتَبَةٌ	کتابوں کی دکان	بَرِيدٌ	ڈاک	بَرْنَامِجٌ	پروگرام
مُسَجِّلٌ	ٹیپ ریکارڈر			وَكَالَةٌ	ایجنسی

عام استعمال ہونے والے اسمائے صفت

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
كَبِيرٌ	بڑا	جَبَانٌ	بزدل	قَبِيحٌ	بدصورت
صَغِيرٌ	چھوٹا	ضَيِّقٌ	تنگ	ذَكِيٌّ	ذہین
طَوِيلٌ	لمبا	وَاسِعٌ	کشادہ	غَبِيٌّ	کند ذہن
قَصِيرٌ	کوتاہ	لَئِيمٌ	کمینہ	قَوِيٌّ	طاقتور
فَرِحٌ	خوش	كَرِيمٌ	معزز۔ کریم	ضَعِيفٌ	کمزور
حَزِنٌ	غمگین	رَذِيلٌ	گھٹیا	كَثِيفٌ	کثیف
حَزِينٌ		شَرِيفٌ	معزز۔ باوقار	لَطِيفٌ	لطیف
شُجَاعٌ	بہادر	جَمِيلٌ	خوبصورت	قَرِيبٌ	قریب

اسم صفت	معنی	اسم صفت	معنی	اسم صفت	معنی
بَعِیدٌ	دور	خَطِیبٌ	مقرر۔ خطیب	وَفِیٌّ	بہت وفادار
سَهْلٌ	آسان	ضَجِرٌ	بیزار۔ اکتایا ہوا	صَافٍ	صاف۔ پاک
صَعْبٌ	دشوار	مَلْآنُ	بھرا ہوا	طَیِّبٌ	پاکیزہ
قَلِیلٌ	تھوڑا	خِلْوٌ	خالی۔ مبرّا	وَرِعٌ	پرہیزگار
کَثِیرٌ	زیادہ۔ بہت	جَوْعَانُ	بھوکا	نَقِیٌّ	متقی۔ پارسا
عَذْبٌ	شیریں	عَطْشَانُ	پیاسا	جَاهِلٌ	اکھڑ۔ گنوار
مِلْحٌ	نمکین۔ کھارا	ظَمْآنُ	سخت پیاسا	نَادِمٌ	پشیمان
ضَخْمٌ }	ضخیم	غَضْبَانُ	غضب ناک	ثَمِینٌ	گراں قیمت
ضَخِیمٌ }			سخت غصے میں	رَخِیصٌ	سستا۔ ارزاں
عَظِیمٌ	عظمت والا۔ عظیم	غَرِیبٌ	اجنبی۔ پردیسی	غَالٍ	مہنگا
مَجِیدٌ	بزرگی والا	عَجِیبٌ	عجیب	کَسِلٌ }	سست۔ کاہل
غَلِیظٌ	کھردرا، درشت	قَیِّمٌ	قابل قدر۔ قیمتی	کَسْلَانُ }	
صُلْبٌ	سخت، طاقتور		گراں قدر	شَقِیٌّ	بدبخت
	مضبوط	نَشِیطٌ	مستعد۔ ہوشیار	سَعِیدٌ	خوش بخت
حَلِیمٌ	بردبار۔ حلیم	نَاشِطٌ	سرگرم۔ ایکٹو		خوش حال
بَخِیلٌ	کنجوس	نَاضِجٌ }	پختہ	سَالِمٌ }	سالم۔ محفوظ
حَسَنٌ	خوبصورت	نَضِیجٌ }	(پھل۔ ہانڈی وغیرہ)	سَلِیمٌ }	
بَلِیدٌ	کند ذہن	نَاضِرٌ }	تروتازہ	صَحِیحٌ	درست
بَلِیغٌ	بلیغ۔ بلاغت والا	نَضِرٌ }	شاداب	جَلِیلٌ	عظیم
فَصِیحٌ	فصیح	نَضِیرٌ }			صاحب جلال
	فصاحت والا	کَدِرٌ	گدلا	ذَلِیلٌ	ذلیل۔ گھٹیا
فَقِیهٌ	سمجھ دار	وَسِخٌ	میلا	تَافِهٌ	معمولی۔ کم قیمت

اسمِ صفت	معنی	اسمِ صفت	معنی	اسمِ صفت	معنی
رَقِیْقٌ	نرم	سَکْرٌ }	مدہوش نشے	اَخْضَرُ	سبز
شَحِیْحٌ	کنجوس	سَکْرَانُ }	میں دُھت	اَصْفَرُ	زرد
شَاذٌّ	شاذ۔ جماعت سے الگ	اَعْمٰی	نابینا	اَبْیَضُ	سفید
		اَعْوَرُ	کانا	اَسْوَدُ	کالا
جَافٌّ	خشک	اَعْشٰی	رات کا اندھا	اَزْرَقُ	نیلا
مَرِیْضٌ	بیمار	اَحْوَلُ	بھینگا	اَسْمَرُ	گندمی رنگت والا
ضَالٌّ	گمراہ	اَصَمُّ	بہرا	اَبْلَقُ	چتکبرا
رَحِیْمٌ	مہربان	اَبْکَمُ }	گونگا	حُلْوٌ	میٹھا
قَاسٍ	سنگدل	اَخْرَسُ }		مُرٌّ	کڑوا
قَسِیٌّ	پتھر دل	اَقْرَعُ	گنجا	صَالِحٌ	موزوں۔ نیک
خَطِیْءٌ }	خطاکار	اَحْدَبُ	کبڑا		اچھا۔
خَاطِیٌٔ }		اَحْمَرُ	سرخ	بَارٌّ	نیک سعادتمند

اسمِ معرفہ

اسمِ معرفہ اس اسم کو کہتے ہیں جو کسی خاص شخص، جگہ یا چیز کو ظاہر کرے۔ اسمِ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:۔

۱۔ اِسمِ عَلَم جو کسی خاص شخص، ملک، شہر، دریا وغیرہ کا نام ہو جیسے عَلِیٌّ، مُحَمَّدٌ۔ فَاطِمَةُ۔ بَاکِسْتَانُ۔ لَاھُوْرُ۔ دِجْلَةُ۔

۲۔ اِسمِ ضَمِیر جو کسی اسم کی جگہ بولا جائے جیسے ھُوَ (وہ)۔ اَنْتَ (تُو)۔ اَنَا (میں)۔

۳۔ اسمِ اشارہ : جس سے کسی چیز کی طرف اشارہ کا معنی پایا جائے جیسے :
هٰذَا (یہ) ۔ ذَالِكَ (وہ)

۴۔ اسمِ موصول : جیسے : الَّذِیْ (جو مرد)
الَّتِیْ (جو عورت)

۵۔ منادیٰ : منادیٰ کا معنی ہے جسے پکارا گیا ہو، ندا دی گئی ہو جب اسم نکرہ سے پہلے حرفِ ندا (یا) آجائے وہ معرفہ بن جاتا ہے جیسے: یَا رَجُلُ (اے آدمی) ۔ اب رَجُلُ سے مراد کوئی بھی آدمی نہیں ہے بلکہ وہ خاص آدمی مراد ہے جس کو پکارا گیا ہے ۔

۶۔ معرفہ کا مضاف : جو اسمِ نکرہ کسی اسمِ معرفہ کی طرف مضاف ہو جائے وہ بھی معرفہ بن جاتا ہے ۔ جیسے: قَلَمُ زَیْدٍ (زید کا قلم) ۔ جب قلم، جو کہ اسمِ نکرہ ہے، اسمِ معرفہ زید کی طرف مضاف ہو گیا تو اب قلم سے مراد کوئی عام قلم نہیں بلکہ وہ خاص قلم ہے جو زید کا ہے ۔ (اس کے برعکس اگر کسی اسمِ نکرہ کی طرف مضاف ہو تو پھر یہ اسم معرفہ نہیں بنے گا ۔ مثلاً اگر یہ کہیں کہ قَلَمُ رَجُلٍ تو اس کا معنی ہے آدمی کا قلم ۔ یعنی کسی بھی آدمی کا قلم ۔ آدمی تو دنیا میں کروڑوں ہیں ۔ لہٰذا یہ کوئی خاص قلم نہ ہوا ۔ اس لیے معرفہ نہ ہوا ۔)

۷۔ مُعَرَّف بِاللّام : اگر کسی اسم نکرہ کے شروع میں اَلْ ۔ لگا دیں تو وہ اسم معرفہ بن جاتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے انگریزی زبان میں کسی اسمِ نکرہ سے پہلے the لگا دیں تو وہ اسمِ معرفہ بن جاتا ہے ۔ چنانچہ قَلَمٌ کا معنی ہے : ایک قلم (a pen) اور اَلْقَلَمُ کا معنی ہے خاص قلم (the pen)

جس اسمِ نکرہ کے شروع میں اَلْ لگا دیں اس کی تنوین گرا دیتے ہیں، جیسے اوپر مثال میں کیا گیا ہے ۔ کسی اسم پر تنوین اور اَلْ دونوں اکٹھے نہیں آسکتے ۔ بالکل اس طرح کہ جیسے انگریزی میں کسی اسم سے پہلے a اور the دونوں اکٹھے نہیں آسکتے ۔

جب اَلْ والے اسمِ معرفہ سے پہلے کوئی اور اسم، فعل یا حرف آجائے تو اَلْ کا ہمزہ بولنے میں نہیں آتا (یعنی وہ ہمزہ کے بجائے الف میں بدل جاتا ہے جیسے کِتَابُ الْوَلَدِ (لڑکے کی کتاب)۔ ذَهَبَ الْوَلَدُ (لڑکا گیا) وَالْوَلَدُ (اور لڑکا)۔

اَلْ لگانے سے لام کی آواز صرف قمری حروف (أ - ب - ج - ح - خ - ع - غ - ف - ق - ك - م - و - ه - ی - یہ چودہ حروف قمری ہیں) سے پہلے لگانے سے نکلتی ہے جیسے اَلْبَدْرُ - اَلْجِسْمُ - اَلْحَدِيْدُ - اَلْخُبْزُ اَلْعُذْرُ - الْغُرَابُ - اَلْفَقِيْرُ - اَلْقَمَرُ - اَلْكَرِيْمُ - اَلْمَرِيْضُ - اَلْوَارِثُ - اَلْهَوَاءُ - اَلْيَابِسُ - اَلْأَحْسَنُ -

شمسی حروف سے پہلے اَلْ لگائیں تو لام کی آواز نہیں نکلتی - یہ حروف شمسی ہیں، ت - ث - د - ذ - ر - ز - س - ش - ص - ض - ط - ظ - ل - ن - یہ بھی کل چودہ ہیں - مثلاً تَمْرٌ سے پہلے اَلْ لگائیں تو وہ اَلتَّمْرُ ہو جائے گا - اسے ہم اَتْ تَمْرُ پڑھیں گے - اسی طرح اَلشَّمْسُ کو اَشْ شَمْسُ پڑھیں گے اور اَلدَّارُ، اَلذَّلِيْلُ، اَلرَّاسُ، الزَّرَافَةُ، اَلسَّحَابُ، اَلشَّمْسُ، اَلصَّاحِبُ، اَلضَّرْبُ، اَلطِّفْلُ، اَلظَّالِمُ، اَللَّيْلُ، اَلنَّارُ کو بالترتیب اَدْ دَارُ، اَذْ ذَلِيْلُ، اَرْ رَأْسُ، اَزْ زَرَافَةُ، اَسْ سَحَابُ اَشْ شَمْسُ، اَصْ صَاحِبُ، اَضْ ضَرْبُ، اَطْ طِفْلُ، اَظْ ظَالِمُ، اَلْ لَيْلُ، اَنْ نَارُ پڑھیں گے۔

عام استعمال ہونیوالے اسمائے علم

عربی	اردو	عربی	اردو
مشہور ملکوں کے نام		اِيْطَالِيَا	اٹلی
		بُرْتُغَالُ	پرتگال
جُمْهُوْرِيَّةُ بَاكِسْتَانَ	اسلامی جمہوریہ	اَسْبَانِيَا	سپین
اَلْإِسْلَامِيَّةُ	پاکستان	هُوْلَنْدَا	ہالینڈ
اَلْمَمْلَكَةُ الْعَرَبِيَّةُ		بُوْلُوْنِيَا	پولینڈ
اَلسَّعُوْدِيَّةُ	سعودی عرب	اِرْلَنْدَا	آئرلینڈ
جُمْهُوْرِيَّةُ مِصْرَ	جمہوریہ مصر عربیہ	اَسْتُرَالِيَا	آسٹریلیا
اَلْعَرَبِيَّةُ	(مصر)	سُوِيْسَرَا	سوئٹزرلینڈ
اَلْوِلَايَاتُ الْمُتَّحِدَةُ	ریاستہائے متحدہ امریکہ	اَلسُّوَيْدُ	سویڈن
اَلْأَمْرِيْكِيَّةُ	(امریکہ)	بَلْجِيْكَا	بلجیئم
اَلْاِتِّحَادُ	سوویٹ یونین	مَجَرُ	ہنگری
اَلسُّوْفِيْتِيُّ	(روس)	اَلْيَابَانُ	جاپان
جُمْهُوْرِيَّةُ الصِّيْنِ	قومی جمہوریہ چین	فِلِبِّيْنُ	فلپائن
اَلشَّعْبِيَّةُ	(چین)	اَسْكُوْتْلَنْدَا	سکاٹ لینڈ
بِرِيْطَانِيَا	برطانیہ	اُوْرُبَّا	یورپ
اِنْجِلْتَرَا	انگلستان	سُوْرِيَا	شام
اَلْمَانِيَا	جرمنی	تُرْكِيَا	ترکی
فَرَنْسَا	فرانس	اِنْدُوْنِيْسِيَا	انڈونیشیا

عربی	اردو
اَلْإِمَارَاتُ الْمُتَّحِدَةُ الْعَرَبِيَّةُ	متحدہ عرب امارات
بَنْغَلَادِيْشُ	بنگلہ دیش
نَائِيجِيرِيَا	نائیجیریا
اَلسُّوْدَانُ	سوڈان
آسِيَا	ایشیا
أَفْرِيْقِيَا	افریقہ

بعض مشہور شہروں کے نام

عربی	اردو
وَاشُنْطُن	واشنگٹن
نِيُويُوْرك	نیویارک
مَوسكو	ماسکو
بَارِيس	پیرس
شِيكَاغُو	شکاگو
هُونغ كونغ	ہنگ کانگ
سِنْغَافُور	سنگاپور
طوكيو	ٹوکیو
جَاكارتا	جکارتہ
مَانِيلَا	منیلا
وَارسو	وارسا
أَمُسْتَرْدَيم	ایمسٹرڈم

عربی	اردو
بُور سعيد	پورٹ سعید
بُومْبَاي	بمبئی
دَكَّا	ڈھاکہ
كَرَاتْشِي	کراچی
رَاوَلْبِنْدِي	راولپنڈی
مُولتان	ملتان
كُوْتَه	کوئٹہ
بِيْشَاوَر	پشاور

اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے

عربی	اردو
هَيْئَةُ الْأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ	اقوام متحدہ (یو۔این۔او)
مَجْلِسُ الْأَمْنِ لِلْأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ	یو این سیکورٹی کونسل (سلامتی کونسل)
مُنَظَّمَةُ الصِّحَّةِ الْعَالَمِيَّةُ	عالمی ادارہ صحت ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن
مُنَظَّمَةُ الْأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ لِلتَّرْبِيَةِ وَالثَّقَافَةِ وَالْعُلُوْمِ	یونیسکو
رَابِطَةُ الْعَالَمِ الْإِسْلَامِيِّ	رابطہ عالم اسلامی

عربی	اردو
مُنَظَّمَةُ التَّحْرِيْرِ الْفِلَسْطِيْنِيَّةِ	پی ایل او (تحریک آزادی فلسطین)
بَنْكُ التَّنْمِيَةِ الْإِسْلَامِيِّ	اسلامی ترقیاتی بینک
اَلْجَمْعِيَّةُ الْعَامَّةُ لِلْأُمَمِ الْمُتَّحِدَةِ	یو۔این۔جنرل کونسل
مُنَظَّمَةُ دُوَلِ عَدَمِ الْإِنْحِيَازِ	غیر جانبدار ملکوں کی تحریک
مَجْلِسُ التَّعَاوُنِ الْإِقْلِيْمِيِّ لِآسِيَا الْجُنُوْبِيَّةِ	سارک (جنوبی ایشیا کے ملکوں کی تعاون کی کونسل)
جَمْعِيَّةُ الْهِلَالِ الْأَحْمَرِ	انجمن ہلال احمر
جَمْعِيَّةُ الصَّلِيْبِ الْأَحْمَرِ	ریڈکراس سوسائٹی

ہفتے کے دنوں کے نام

عربی	اردو
يَوْمُ السَّبْتِ	ہفتہ
يَوْمُ الْأَحَدِ	اتوار
يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ	پیر
يَوْمُ الثُّلَاثَاءِ	منگل
يَوْمُ الْأَرْبِعَاءِ	بدھ
يَوْمُ الْخَمِيْسِ	جمعرات
يَوْمُ الْجُمُعَةِ	جمعہ

عربی مہینوں کے نام

عربی	اردو
اَلْمُحَرَّمُ	محرم
صَفَرٌ	صفر
رَبِيْعُ الْأَوَّلِ	ربیع الاول
رَبِيْعُ الثَّانِي	ربیع الثانی
جُمَادَى الْأُوْلَى	جمادی الاولیٰ
جُمَادَى الْآخِرَةِ	جمادی الآخرۃ
رَجَبٌ	رجب
شَعْبَانُ	شعبان
رَمَضَانُ	رمضان
شَوَّالُ	شوال
ذِي الْقَعْدَةِ	ذی القعدہ
ذِي الْحِجَّةِ	ذی الحجہ

انگریزی مہینوں کے نام

عربی	اردو
يَنَايِرُ	جنوری

عربی	اردو
فِبْرَايِرُ	فروری
مَارِسُ	مارچ
اِبْرِيل	اپریل
مَايُوْ	مئی
يُوْنِيُوْ	جون
يُوْلِيُوْ	جولائی
اَغُسْطُسُ	اگست
سِبْتَمْبَرُ	ستمبر
اَكْتُوْبَرُ	اکتوبر
نُوْفَمْبَرُ	نومبر
دِيْسَمْبَرُ	دسمبر

مشہور کرنسیوں کے نام

عربی	اردو
رُوْبِيَةٌ	روپیہ
تَكَهْ	ٹکہ (بنگلہ دیش)
دُوْلَارٌ	ڈالر (امریکہ)
رُوْبَلٌ	روبل (روس)
جُنَيْهٌ	پاؤنڈ (انگلینڈ، مصر، شام، لیبیا، سوڈان)
رِيَال	ریال (سعودی عرب، مسقط، ایران)
يَنْ	ین (جاپان)
مَارْك	مارک (جرمنی)
دِرْهَمٌ	درہم (دبئی، شارجہ، ابوظہبی وغیرہ)
دِيْنَارٌ	دینار (عراق، اردن، الجزائر، کویت وغیرہ)
لِيْرَة	لیرہ (ترکی)
فَرَانْك	فرانک (فرانس)

حرکات اور اعراب

حرکات کسی بھی کلمہ کے ہر حرف پہ یا تو زبر، زیر، پیش تینوں میں سے کوئی ایک حرکت ہوتی ہے یا تنوین (دو زبریں، دو زیریں یا دو پیشیں، جو پڑھنے میں نون کی آواز دیتی ہے) یا پھر وہ حرف ساکن ہوتا ہے۔ الف تو ہمیشہ ساکن ہوتا

ہے ——— جب اس پہ کوئی حرکت ہو تو اسے الف نہیں بلکہ ہمزہ کہیں گے۔

فتحہ: عربی میں زبر کو فتحہ کہتے ہیں اور جس حرف پر فتحہ ہو اسے مفتوح کہتے ہیں۔

ضمّہ: پیش کو ضمّہ کہتے ہیں اور جس حرف پر پیش ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

کسرہ: زیر کو کسرہ کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے مکسور کہتے ہیں۔

تنوین: تنوین کا لفظی معنی ہے نون کی آواز پیدا کرنا۔ دو زبریں (ً)، دو زیریں (ٍ) اور دو پیشیں (ٌ) بالترتیب اَنْ ، اِنْ اور اُنْ کی آواز دیتی ہیں۔ اس لیے انہیں تنوین کہتے ہیں۔ گول ۃ جسے تائے مربوطہ (اور لمبی ت، کو تائے مفتوحہ) کہتے ہیں، کے سوا باقی حروف پہ اگر دو زبر ڈالیں تو ان کے آخر میں الف کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے باب سے بَابًا، بَیْتٌ سے بَیْتًا۔ تَاج سے تَاجًا۔ دار سے دَارًا وغیرہ۔

سُکُون: جس حرف پہ تینوں حرکات میں سے کوئی حرکت نہ ہو اور نہ ہی اس پہ تنوین ہو اسے ساکن حرف کہتے ہیں اور حرکت نہ ہونے کی اس حالت کو سکون کہتے ہیں۔

اِعراب: جملے یا مرکب میں کوئی اسم فاعل ہوتا ہے کوئی مفعول، کوئی مضاف ہوتا ہے دوسرا مضاف الیہ، کوئی موصوف ہوتا ہے تو دوسرا اس کی صفت، کوئی مبتدا ہوتا ہے تو کوئی اس کی خبر۔ اسی طرح اسم یا فعل سے پہلے کوئی ایسا حرف آجاتا ہے جو اس پر عمل کر کے اس کی شکل میں کوئی تبدیلی پیدا کر دیتا ہے۔ اعراب ترکیب یا جملے میں کسی کلمہ کی حالت کا نام ہے۔ اعراب کی چار حالتیں ہیں۔

۱۔ **رَفع**: جو کلمہ رفع کی حالت میں ہو اسے مَرفُوع کہتے ہیں۔ آسانی کے لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رفع کلمہ کی فاعلی حالت کو کہتے ہیں۔

۲۔ **نَصْب**: جو کلمہ نصب کی حالت میں ہو اسے منصوب کہتے ہیں۔ سمجھنے میں سہولت کی خاطر یوں کہہ لیجیے کہ کلمہ کی مفعولی حالت کو نصب کہتے ہیں۔

۳۔ **جر:** جو کلمہ حالتِ جر میں ہو اسے مجرور کہتے ہیں۔ جو کلمہ مضاف الیہ ہو یا جس سے پہلے کوئی حرفِ جر (مثلاً فِیْ : میں ، عَلٰی : پر ، مِنْ : سے، وغیرہ) آجائے وہ کلمہ مجرور ہو جاتا ہے۔

۴۔ **جزم:** بعض حروف ایسے ہیں جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ جزم بھی اعراب کی ایک حالت ہے (اس کی تفصیل فعل مضارع کے ضمن میں آگے بیان کی جائے گی)۔

علاماتِ اعراب: اہل زبان نے حالتِ اعراب کو ظاہر کرنے کے لیے علامات مقرر کر رکھی ہیں جن سے پتا چل جاتا ہے کہ کوئی کلمہ مرفوع ہے یا منصوب، مجرور یا مجزوم۔ ذیل میں ہر حالتِ اعرابی کی علامات درج کی جاتی ہیں۔

رفع کی علامات: رفع کو ظاہر کرنے والی علامات درج ذیل ہیں۔
(۱) ضمّہ (پیش) : یعنی کلمہ کے آخری حرف پہ پیش (یا دو پیش) ہو۔ اسم اگر واحد کے صیغے میں ہو یا جمع مکسّر یا جمع مؤنث سالم (ان کی وضاحت آگے واحد، تثنیہ، جمع کے سبق میں دیکھیے) تو حالتِ رفع میں اس کے آخری حرف پہ ضمّہ آئے گی۔ پانچ اسماء (اَبُوْ ۔ اَخُوْ ۔ حَمُوْ ۔ ذُوْ اور فُوْ) اس سے مستثنٰی ہیں۔ فعل مضارع کے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب ۔ واحد مونث غائب ، واحد مذکر حاضر ۔ واحد متکلّم اور جمع متکلّم) میں حالتِ رفع کو آخری حرف پر ضمّہ سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

مثالیں : ذَهَبَ الرَّجُلُ (آدمی گیا)۔ اس میں الرَّجُلُ واحد کے صیغے میں اسم ہے، فاعل ہونے کی وجہ سے حالتِ رفع میں ہے۔ اس کی حالتِ رفع کو لام پر ضمّہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ذَهَبَ الرِّجَالُ (آدمی گئے)۔ اس میں الرِّجَالُ جمع مکسّر ہے، فاعل ہونے کی وجہ سے حالتِ رفع میں ہے۔ اس کی حالتِ رفع کو لام پر ضمّہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ذَهَبَتِ الْمُسْلِمَاتُ (مسلمان عورتیں گئیں) اس میں المسلماتُ جمع مؤنث سالم ہے۔ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس کی حالت رفع کو تاء پہ

ضمہ سے ظاہر کیا گیا ہے — هُوَ يَذْهَبُ (وہ جاتا ہے)۔ هِيَ تَذْهَبُ (وہ جاتی ہے)۔ أَنْتَ تَذْهَبُ (تو جاتا ہے)۔ أَنَا أَذْهَبُ (میں جاتا ہوں) نَحْنُ نَذْهَبُ (ہم جاتے ہیں)۔ ان مثالوں میں فعل مضارع کے پانچ صیغے رفع کی حالت میں ہیں اور ان کی حالتِ رفع کو ضمہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

(۲) الف۔ اسماء کے تثنیہ کے صیغوں میں حالتِ رفع کو الف (تثنیہ کے الف نون والے الف) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے ذَهَبَ الرَّجُلَانِ (دو آدمی گئے)۔ اس میں الرَّجُلَانِ تثنیہ کا صیغہ ہے، فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور اس کی رفعی حالت کو الف (لام کے بعد اور نون سے پہلے والے) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

(۳) وَاوٌ۔ پانچ اسماء (أَبُو۔ أَخُو۔ حَمُو۔ ذُو۔ فُو) اور جمع مذکر سالم میں حالتِ رفع کو واؤ سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ أَبُوهُ (اس کا باپ گیا)۔ جَاءَ أَخُوهُ (اس کا بھائی آیا)۔ خَرَجَ حَمُوهُ (اس کا سسر نکلا)۔ هُوَ ذُو مَالٍ (وہ مال والا ہے)۔ يَدْمِي فُوهُ (اس کا منہ خون بہاتا ہے' یعنی اس کے منہ سے خون بہہ رہا ہے)۔ ان مثالوں میں یہ پانچوں اسماء فاعل ہونے کی وجہ سے حالتِ رفع میں ہیں) اور ان کی حالتِ رفع کو واؤ سے ظاہر کیا گیا ہے۔

(۴) نون کا برقرار رہنا۔ فعل مضارع کے سات صیغوں (تثنیہ مذکر غائب۔ تثنیہ مؤنث غائب۔ تثنیہ مذکر حاضر۔ تثنیہ مؤنث حاضر۔ جمع مذکر غائب۔ جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر) کی حالتِ رفع کو ان کے نون کو برقرار رکھ کے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَلرَّجُلَانِ يَذْهَبَانِ (دو آدمی جاتے ہیں)۔ اَلْمَرْأَتَانِ تَذْهَبَانِ (دو عورتیں جاتی ہیں)۔ أَنْتُمَا تَذْهَبَانِ (تم دو مرد یا تم دو عورتیں جاتی ہو) اَلرِّجَالُ يَذْهَبُونَ (آدمی جاتے ہیں)۔ أَنْتُمْ تَذْهَبُونَ (تم سب مرد جاتے ہو) أَنْتِ تَذْهَبِينَ (تو ایک عورت جاتی ہے)۔ ان مثالوں میں فعل مضارع کے صیغے حالتِ رفع میں ہیں جسے نون (آخری حرف) کو برقرار رکھ کے ظاہر کیا گیا ہے۔

نصب کی علامات: نصب کو درج ذیل علامات سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۱) **فتحہ** : واحد اور جمع مذکر کے صیغے میں اسماء کی حالتِ نصب کو آخری حرف پر زبر (یا دو زبر) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے، رَأَيْتُ رَجُلاً (میں نے ایک آدمی دیکھا۔ رَأَيْتُ رِجَالاً (میں نے کئی آدمی دیکھے)۔ ان مثالوں میں رجل (واحد) اور رجال (جمع مکسر) مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور ان کی حالتِ نصب کو فتحہ (تنوین) سے ظاہر کیا گیا ہے۔

فعل مضارع کے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم) کی حالتِ نصب کو بھی فتحہ سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ الْوَلَدُ لِيَلْعَبَ (لڑکا گیا تاکہ وہ کھیلے)۔ ذَهَبَتِ الْبِنْتُ لِتَلْعَبَ (لڑکی گئی تاکہ وہ کھیلے) ذَهَبْتَ لِتَلْعَبَ (تو کھیلنے کے لیے گیا) ذَهَبْتُ لِأَلْعَبَ (میں کھیلنے کے لیے گیا)۔ ذَهَبْنَا لِنَلْعَبَ (ہم کھیلنے کے لیے گئے)۔ ان مثالوں میں یلعب۔ تلعب۔ ألعب اور نلعب حالتِ نصب میں ہیں (کیونکہ ان سے پہلے حرف لام آیا ہے جو مضارع کو نصب دیتا ہے) اور ان کی حالتِ نصب کو آخری حرف پر زبر ڈال کے ظاہر کیا گیا ہے۔

(۲) **کسرہ** : جمع مونث سالم کے صیغے میں حالتِ نصب کو اس کے آخری حرف (یعنی (ت) کے نیچے زیر ڈال کے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے رَأَيْتُ الْمُسْلِمَاتِ (میں نے مسلمان خواتین کو دیکھا) اس میں الْمُسْلِمَاتِ جمع مؤنث سالم ہے اور مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس کی نصبی حالت کو اس کے آخری حرف کے نیچے زیر ڈال کر ظاہر کیا گیا ہے۔

(۳) **اَلف** : مذکورہ پانچ اَسماء کی نصبی حالت کو الف سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے رَأَيْتُ أَبَاهُ (میں نے اس کے باپ کو دیکھا)۔ رَأَيْتُ أَخَاهُ (میں نے اس کے بھائی کو دیکھا)۔ ان مثالوں میں أَبا اور أَخا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور ان کی حالتِ نصب کو الف سے ظاہر کیا گیا ہے (یاد رہے کہ رفعی حالت میں أبو اور أخو آئے تھے)۔

(۴) **یاء** : اَسماء کے تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغوں میں حالتِ نصب کو یاء سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے : رَأَيْتُ الْمُسْلِمَيْنِ (میں نے دو مسلمانوں کو دیکھا) رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ (میں نے بہت سے مسلمانوں کو دیکھا)۔ ان مثالوں میں الْمُسْلِمَيْنِ

(تثنیہ) اور المُسْلِمِیْنَ (جمع مذکر سالم) مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں اور ان کی حالتِ نصب کو یاء سے ظاہر کیا گیا ہے (یاد رہے کہ حالتِ رفع میں ان کی شکل المسلمان اور المسلمون ہے)۔

(۵) **نون کا حذف** : فعل مضارع کے مذکورہ سات صیغے اگر حالتِ نصب میں ہوں تو ان کا نون (آخر سے) حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے ذَھَبَ الْوَلَدَانِ لِیَلْعَبَا (دو لڑکے کھیلنے کے لیے گئے)۔ ذَھَبَ الْاَوْلَادُ لِیَلْعَبُوْا (لڑکے کھیلنے کے لیے گئے)۔ ان مثالوں میں یَلْعَبَانِ اور یَلْعَبُوْنَ حالتِ نصب میں تھے۔ (کیونکہ ان سے پہلے لام آگیا جو مضارع کو نصب دیتا ہے) اس لیے ان کی اس حالت کو ظاہر کرنے کے لیے ان کے آخر سے نون کو حذف کر دیا گیا۔

جرّ کی علامات: کسرہ : واحد کے صیغے اور جمع مکسر کے صیغے میں منصرف (اس کی وضاحت آگے معرب اور مبنی، کے سبق میں آئے گی) اسماء اور جمع مؤنث سالم کے صیغے میں اسماء کی حالتِ جر کو ان کے آخری حرف کے نیچے کسرہ (زیر) ڈال کر ظاہر کیا جاتا ہے جیسے: مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ (میں اس آدمی کے پاس سے گزرا)۔ مَرَرْتُ بِالرِّجَالِ (میں ان آدمیوں کے پاس سے گزرا) مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمَاتِ (میں مسلمان خواتین کے پاس سے گزرا)۔ ان مثالوں میں الرّجل (واحد کا صیغہ)، الرّجال (جمع مکسر) اور المسلمات (جمع مؤنث سالم) مجرور ہیں، کیونکہ ان سے پہلے حرف جر ب آیا ہے اور ان کی حالتِ جر کو ان کے آخری حرف کے نیچے زیر ڈال کر ظاہر کیا گیا ہے۔

(۲) **فتحہ** : غیر منصرف (وضاحت آگے 'معرب، مبنی، کے سبق میں دیکھیے) اسماء کی حالتِ جر کو فتحہ (زبر) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے مَرَرْتُ بِاَحْمَدَ (میں احمد کے پاس سے گزرا)۔ سَمِعْتُ مِنْ عُمَرَ (میں نے عمر سے سنا)۔ ان مثالوں میں احمد اور عمر غیر منصرف اسماء ہیں، ان سے پہلے چونکہ حرف جر 'ب' آیا ہے اس لیے یہ مجرور ہیں۔ ان کی حالتِ جر کو ان کے آخری حرف پر زبر ڈال کر ظاہر

کیا گیا ہے۔

(۳) **یاء:** مذکورہ پانچ اسماء، تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغوں میں اسماء کی حالتِ جر کو یاء کے حرف سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے: مَرَرْتُ بِاَبِیْهِ (میں اس کے باپ کے پاس سے گزرا)۔ مَرَرْتُ بِاَخِیْهِ (میں اس کے بھائی کے پاس سے گزرا)۔ مَرَرْتُ بِالرَّجُلَیْنِ (میں ان دو آدمیوں کے پاس سے گزرا)۔ مَرَرْتُ بِالْمُسْلِمِیْنَ (میں مسلمانوں کے پاس سے گزرا)۔ ان مثالوں میں اَبُو، اَخُو، اَلرَّجُلَانِ اور المسلمون میں یاء لا کر ان کی حالتِ جر کو ظاہر کیا گیا ہے۔

عَلَامَاتِ جَزْم: (۱) **سکون:** فعل مضارع کے پانچ صیغوں (واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم) میں جزم کی حالت کو اس کے آخری حرف کو ساکن کر کے ظاہر کرتے ہیں، جیسے لَمْ یَکْتُبْ (اس ایک مرد نے نہیں لکھا)۔ لَمْ تَکْتُبْ (اس ایک عورت نے نہیں لکھا)۔ لَمْ تَکْتُبْ (تو ایک مرد نے نہیں لکھا)۔ لَمْ اَکْتُبْ (میں نے نہیں لکھا)۔ لَمْ نَکْتُبْ (ہم نے نہیں لکھا) ان مثالوں میں مذکور فعل مضارع کے پانچوں صیغوں سے پہلے لَمْ آیا ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتا ہے۔ ان صیغوں میں جزم کو اس طرح ظاہر کیا گیا ہے کہ ان کے آخری حرف کو ساکن کر دیا ہے (یاد رہے کہ یہ اصل میں: یَکْتُبُ۔ تَکْتُبُ۔ تَکْتُبُ۔ اَکْتُبُ۔ نَکْتُبُ تھے)۔

(۲) **حرفِ علّت کا حذف:** جس طرح انگریزی زبان میں حروف دو قسم کے ہیں: Vowels (a-e-i-o-u) اور Consonants (مذکورہ پانچ حروف کے سوا باقی تمام حروف) اسی طرح عربی زبان میں بھی حروف دو قسم پر ہیں: حروفِ علّت (الف۔ واو۔ یاء) اور حروفِ صحیحہ (ان تین کے سوا باقی چھبیس حروف)۔ کلمہ میں کسی قسم کی الجھن یا پریشانی پیدا ہو جاتے تو اسے دُور کرنے کے لیے حرفِ علّت کی قربانی دے دی جاتی ہے۔

فعل مضارع کے (۱) میں مذکور سات صیغوں کا آخری حرف اگر حرفِ علّت ہو تو

حالتِ جزم کا اظہار اس آخری حرفِ علت کو حذف کرکے کیا جاتا ہے۔

مثالیں: يَدْعُوْ سے لَمْ يَدْعُ (= اس ایک مرد نے نہیں بلایا)

يَعْلُوْ سے لَمْ يَعْلُ (= وہ ایک مرد بلند نہیں ہوا)

يَدْنُوْ سے لَمْ يَدْنُ (= وہ ایک مرد قریب نہیں ہوا)

يَمْشِيْ سے لَمْ يَمْشِ (= وہ ایک مرد نہیں چلا)

يَقْضِيْ سے لَمْ يَقْضِ (= اس نے فیصلہ نہیں کیا)

يَهْدِيْ سے لَمْ يَهْدِ (= اس ایک مرد نے رہنمائی نہیں کی)

جدول (اعراب کی حالتیں اور ان کی علامات)

حالتِ اعراب	علامات	اسماء میں	فعل مضارع میں
رفع	ضمّہ	اسم مفرد۔ جمع مکسر، جمع مؤنث سالم	پانچ صیغے (واحد مذکر و مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم)
	الف	تثنیہ	
	واو	اسمائے خمسہ (اَبُوْ۔ اَخُوْ۔ حَمُوْ۔ ذُوْ۔ فُوْ۔) اور جمع مذکر سالم	
	نون کو برقرار رکھنا		سات صیغے (تثنیہ مذکر و مؤنث غائب۔ تثنیہ مذکر و مؤنث حاضر۔ جمع مذکر غائب و حاضر۔ واحد مؤنث حاضر

حالت اعراب	علامت	اسماء میں	فعل مضارع میں
نصب	فتحہ	اسم مفرد۔ جمع مکسر	پانچ صیغے (واحد مذکر و مونث غائب واحد مذکر حاضر۔ واحد و جمع متکلم)
	کسرہ	جمع مؤنث سالم	
	الف	اسمائے خمسہ	
	یاء	تثنیہ۔ جمع مذکر سالم	
	نون کا حذف		مضارع کے مذکورہ بالا سات صیغے
جر	کسرہ	اسم مفرد منصرف۔ جمع مکسر منصرف جمع مؤنث سالم	
	فتحہ	غیر منصرف اسماء	
	یاء	اسمائے خمسہ، تثنیہ، جمع مذکر سالم	
جزم	سکون		مضارع کے مذکورہ پانچ صیغے، اگر ان کا آخری حرف صحیح ہو۔
	حرفِ علت کا حذف		مضارع کے مذکورہ پانچ صیغوں میں، اگر ان کا آخری حرف، حروف علت میں سے ہو۔
	نون کا حذف		مضارع کے مذکورہ سات صیغے

واحد ۔ تثنیہ ۔ جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں :

مفرد (واحد) ۔ مثنّیٰ (تثنیہ) ۔ جمع ۔

وہ اسم جو ایک چیز کو ظاہر کرے اسے مفرد ، جو دو چیزوں کو ظاہر کرے اسے مثنّیٰ اور جو تین یا اس سے زیادہ چیزوں کو ظاہر کرے اسے جمع کہتے ہیں ۔ یعنی عربی زبان میں جمع کا صیغہ دو سے زیادہ کے عدد کو ظاہر کرتا ہے جبکہ دو کے لیے الگ ایک صیغہ موجود ہے ۔ اس کے برعکس اردو اور انگریزی زبانوں میں جمع کا صیغہ دو کے عدد سے شروع ہو جاتا ہے ۔

تثنیہ بنانے کا قاعدہ مفرد اسم کے آخر میں حالتِ رفع میں الف نون (اٰنِ) کا اضافہ کر دینے سے تثنیہ کا صیغہ بن جاتا ہے ۔ مفرد کے آخری حرف پر زبر (فتحہ) ڈال دیتے ہیں ۔ مثالیں :

صیغہ مفرد	صیغہ مثنّیٰ بحالتِ رفع	صیغہ مثنّیٰ بحالتِ نصب و جر	معنی
رَجُلٌ	رَجُلَانِ	رَجُلَيْنِ	دو مرد
وَلَدٌ	وَلَدَانِ	وَلَدَيْنِ	دو لڑکے
بِنْتٌ	بِنْتَانِ	بِنْتَيْنِ	دو لڑکیاں
اِمْرَأَةٌ	اِمْرَأَتَانِ	اِمْرَأَتَيْنِ	دو عورتیں
كُلِّيَةٌ	كُلِّيَتَانِ	كُلِّيَتَيْنِ	دو کالج
مَطَارٌ	مَطَارَانِ	مَطَارَيْنِ	دو ہوائی اڈے
نَظَّارَةٌ	نَظَّارَتَانِ	نَظَّارَتَيْنِ	دو عینکیں
كِتَابٌ	كِتَابَانِ	كِتَابَيْنِ	دو کتابیں

نوٹ: (۱) صرف اس مفرد اسم سے تثنیہ کا صیغہ بنایا جا سکتا ہے جو اعراب کو قبول کرتا ہو۔ مرکب نہ ہو۔ اور اس کی کوئی نظیر بھی ہو۔ چنانچہ مَنْ (یہ جو۔ کون) اَیْنَ (جہاں۔ کہاں) وغیرہ ہیں تو اسم (اسمائے شرط و استفہام) لیکن یہ اعراب کو قبول نہیں کرتے اس لیے ان سے تثنیہ کا صیغہ نہیں آسکتا۔ حضرموت۔ بعلبك مرکب اسماء ہیں اس لیے ان سے تثنیہ کا صیغہ نہیں بنایا جا سکتا۔ سُہَیْلٌ (ایک ستارہ) ایسا اسم ہے کہ اس کی کوئی اور نظیر نہیں اس لیے اس کا تثنیہ نہیں ہوسکتا۔

(۱۱) اِثْنَانِ (دو مذکر)، اِثْنَتَانِ، ثِنْتَانِ (دو مؤنث) کِلَاهُمَا (وہ دونوں مرد)، کِلْتَاهُمَا (وہ دونوں عورتیں) اعراب میں مثنّیٰ کی مانند ہیں۔ یعنی رفعی حالت میں الف کے ساتھ (جیسے کہ اوپر لکھے ہوئے ہیں) اور نصبی اور جرّی حالت میں یاء کے ساتھ جیسے: اِثْنَیْنِ۔ اثنتین۔ ثِنْتَیْنِ۔ کِلَیْهِمَا۔ کِلْتَیْهِمَا۔

جمع: جو اسم دو سے زیادہ چیزوں کو ظاہر کرے اسے جمع کا صیغہ کہتے ہیں۔ ساخت کے اعتبار سے جمع کی دو قسمیں ہیں:

جمع سالم۔ جمع مکسّر

جمع سالم جنس کے لحاظ سے دو قسم پر ہے: جمع مذکر سالم۔ جمع مؤنث سالم

جمع مذکر سالم: اسے جمع سالم اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں مفرد کا صیغہ سالم رہتا ہے۔ صرف اس کے آخر میں دو حروف کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

رفعی حالت میں واؤ اور نون (وْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں اور آخری حرف پر پیش ڈالتے ہیں۔ نصب اور جرّ کی حالتوں میں آخر میں یاء اور نون (یْنَ) کا اضافہ کرتے ہیں اور آخری حرف کے نیچے زیر ڈال دیتے ہیں۔

مثالیں:

مفرد	جمع مذکر سالم بحالت رفع	جمع مذکر سالم بحالت نصب و جرّ	معنی
مُسْلِمٌ	مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمِیْنَ	دو سے زیادہ مسلمان مرد

مفرد	جمع مذکر سالم بحالتِ رفع	جمع مذکر سالم بحالتِ نصب وجر	معنی
مُؤْمِنٌ	مُؤْمِنُوْنَ	مُؤْمِنِيْنَ	دو سے زیادہ مومن مرد
حَافِظٌ	حَافِظُوْنَ	حَافِظِيْنَ	دو سے زیادہ حافظ مرد
مَقْتُوْلٌ	مَقْتُوْلُوْنَ	مَقْتُوْلِيْنَ	دو سے زیادہ مقتول مرد

نوٹ: جمع مذکر سالم صرف اسمِ علم یا اسمِ صفت کے مفرد سے آتی ہے بشرطیکہ:

(۱) وہ مذکر عاقل کے لیے ہو۔ پس غیر عاقل مذکر کی جمع سالم نہیں آئے گی۔

(۲) اس کے آخر میں تاء نہ ہو۔ پس طَلْحَةُ، حَمْزَةُ، مُعَاوِيَةُ کی جمع سالم نہیں آئے گی۔

(۳) وہ مرکب نہ ہو۔ پس بعلبك، حضرموت وغیرہ کی جمع سالم نہیں بنے گی۔ اسی طرح اَحَدَ عَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ وغیرہ کی جمع سالم بھی نہیں آئے گی۔ البتہ اگر مرکب اضافی ہو تو صرف مضاف کی آئے گی، جیسے عبدالرحمٰن سے عَبْدُو الرَّحْمٰن۔

(۴) اسم صفت (یعنی اسم مشتق) میں مذکورہ بالا تین باتوں کے علاوہ اگر یہ بات پائی جائے کہ وہ اَفْعَلُ (جس کی مؤنث فَعْلَاءُ ہو) کے وزن پر ہو تو اس کی جمع سالم نہیں آئے گی۔ پس اَخْضَرُ، اَحْمَرُ، اَبْيَضُ وغیرہ کی جمع سالم نہیں آئے گی۔ اگر فَعْلَانُ (جس کی مؤنث فَعْلٰی ہو) کے وزن پر ہو تو بھی جمع سالم نہیں بنے گی چنانچہ سَكْرَانُ (نشے میں مدہوش)، عَطْشَانُ (پیاسا) وغیرہ کی جمع سالم نہیں آئے گی جو صیغے مذکر و مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان سے بھی جمع سالم نہیں آئے گی اور وہ صیغے یہ ہیں: مِفْعَالٌ، جیسے مِهْذَارٌ (بہت بکواس کرنے والا/والی)، مِفْعَلٌ جیسے مِغْشَمٌ (دلیر جسے اس کے ارادے سے کوئی نہ روک سکے) فَعُوْلٌ جیسے صَبُوْرٌ (بہت صبر کرنے والا/والی)، شَكُوْرٌ (بہت شکرگزار)۔ فَعِيْلٌ جیسے: كَسِيْرٌ (توڑا ہوا/توڑی ہوئی)، قَطِيْعٌ (کاٹا ہوا/کاٹی ہوئی)، جَرِيْحٌ (زخمی)۔

پس رَجُلٌ ، وَلَدٌ وغیرہ سے جمع سالم نہ آئے گی کیونکہ یہ اسماء نہ تو اسمِ علم ہیں اور نہ ہی اسمِ صفت۔ البتہ بعض کلمات کی جمع مذکر سالم اہلِ زبان استعمال کرتے ہیں حالانکہ وہ ان شرائط کے تحت نہیں آتے، مثلاً:

عَالَمٌ (جہان) سے عَالَمُوْنَ ۔ اَرْضٌ (زمین) سے اَرَضُوْنَ ۔ اَهْلٌ سے اَهْلُوْنَ ۔ اِبْنٌ سے بَنُوْنَ ۔ سَنَةٌ (سال) سے سِنُوْنَ ۔ ان کے علاوہ دہائیوں (عِشْرُوْنَ ، ثَلَاثُوْنَ وغیرہ) اور اُولُوْا (ذُو کی جمع) کو بھی اعراب میں جمع مذکر سالم کے مانند قرار دیا گیا ہے۔

جمع مؤنث سالم: اس جمع کا بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مفرد کے آخر میں اگر گول تاء (تائے مربوطہ) ہو تو اسے ہٹا کر الف اور لمبی تاء (تائے مفتوحہ۔ یعنی اٰت) کا اضافہ کر دیں۔ حالتِ رفع میں 'ت' پر دو پیش اور نصب اور جر کی حالت میں 'ت' کے نیچے دو زیر ڈال دیجیے۔

مثالیں:

مفرد	جمع مؤنث سالم رفع کی حالت میں	جمع مؤنث سالم نصب اور جر کی حالت میں	معنی
مُسْلِمَةٌ	مُسْلِمَاتٌ	مُسْلِمَاتٍ	دو سے زیادہ مسلم عورتیں
مُؤْمِنَةٌ	مُؤْمِنَاتٌ	مُؤْمِنَاتٍ	دو سے زیادہ مومن عورتیں
صَابِرَةٌ	صَابِرَاتٌ	صابراتٍ	دو سے زیادہ صبر کرنیوالی عورتیں
طَالِبَةٌ	طَالِبَاتٌ	طَالِبَاتٍ	دو سے زیادہ طالبات

نوٹ: جمع مؤنث سالم درج ذیل اسماء سے بنتی ہے:

(۱) ہر وہ اسم جس کے آخر میں گول تاء زائدہ ہو، خواہ وہ اسمِ علم ہو جیسے فَاطِمَةُ سے فَاطِمَاتٌ یا غیر علم ہو جیسے: زِرَاعَةٌ سے زِرَاعَاتٌ، صِنَاعَةٌ سے

صِنَاعَاتٌ۔ خواہ وہ لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے مؤنث ہو، جیسے حَلِیْمَۃٌ سے حَلِیْمَاتٌ یا صرف لفظی طور پر مؤنث ہو، جیسے: عَطِیَّۃٌ (مرد کا نام) عَطِیَّاتٌ، حَمْزَۃُ سے حَمْزَاتٌ۔ اور خواہ یہ تاء مؤنث کی علامت کے طور پر ہو جیسے مذکورہ مثالوں میں ہے یا یہ کسی حرف کے بدلے میں آئی ہو جیسے عِدَۃٌ (اصل میں وَعْدٌ تھا واو کے بدلے میں تاء آئی ہے) سے عِدَاتٌ (وعدے)۔ یا یہ مبالغہ کے لیے ہو، جیسے عَلَّامَۃٌ (بہت علم والا) سے عَلَّامَاتٌ۔

بعض کلمات کی جمع خلاف قاعدہ آتی ہے، مثلاً: اِمْرَأَۃٌ (عورت) سے نِسَاءٌ۔ أُمَّۃٌ سے أُمَمٌ۔ أَمَۃٌ (باندی) سے اِمَاءٌ۔ شَفَۃٌ (ہونٹ) سے شِفَاہٌ۔ مِلَّۃٌ سے مِلَلٌ۔

(۲) مؤنث کے لیے اسم علم جس کے آخر میں گول تاء نہ ہو جیسے ہِنْدٌ سے ہِنْدَاتٌ۔ زَیْنَبُ سے زَیْنَبَاتٌ، مَرْیَمُ سے مَرْیَمَاتٌ۔

(۳) جس اسم کے آخر میں تانیث کی علامت الف مقصورہ ہو، جیسے: کُبْرٰی سے کُبْرَیَاتٌ، سُعْدٰی سے سُعْدَیَاتٌ، صُغْرٰی سے صُغْرَیَاتٌ۔

(۴) جس اسم کے آخر میں الف ممدودہ ہو، جیسے زَہْرَاءُ سے زَہْرَاوَاتٌ۔ صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوَاتٌ۔

(۵) جو اسم غیر عاقل کی تصغیر ہو جیسے: جَبَلٌ (پہاڑ) کی تصغیر جُبَیْلٌ کی جمع جُبَیْلَاتٌ۔ نَہْرٌ (دریا) کی تصغیر نُہَیْرٌ کی جمع نُہَیْرَاتٌ۔ مَعْدَنٌ سے کی تصغیر مُعَیْدِنٌ کی جمع مُعَیْدِنَاتٌ۔

(۶) غیر عاقلوں کی صفت ہو، جیسے بَسَاتِیْنُ جَمِیْلَاتٌ (خوبصورت باغات) جِبَالٌ شَامِخَاتٌ (اونچے پہاڑ)

(۷) ایسے پانچ حروف والے اسماء جن کی جمع مکسر نہ آتی ہو، جیسے: قِطْمِیْرٌ (کھجور کی گٹھلی کے اوپر سفید جھلی) سے قِطْمِیْرَاتٌ۔ حَمَّامٌ (غسل خانہ) سے حَمَّامَاتٌ اِصْطَبْلٌ سے اِصْطَبْلَاتٌ۔

(۸) وہ غیر عاقل نام جو اِبْن یا ذُو وغیرہ سے شروع ہوں، جیسے اِبْنُ لَبُوْنٍ، اِبْنُ آوٰی اور اِبْنُ عُرْسٍ کی جمع بالترتیب بَنَاتُ لَبُوْنٍ، بَنَاتُ آوٰی اور بَنَاتُ عُرْسٍ۔ ذُوالْقَعْدَۃ کی جمع ذَوَاتُ الْقَعْدَۃ اور ذُوالْحِجَّۃ کی جمع ذَوَاتُ الْحِجَّۃ آتی ہے۔ ذَاتَ (ذُو کا مؤنث) کی جمع اُولَاتُ آتی ہے۔

اگر اسم تین حرفی (ثلاثی) ہو، درمیان والا حرف صحیح ہو (حرفِ علت نہ ہو) اور ساکن ہو اور پہلے حرف پر زبر ہو تو جمع سالم بناتے وقت درمیان والے حرف پر زبر ڈال دیں گے جیسے: ظَرْفٌ سے ظَرَفَاتٌ، بَدْرٌ سے بَدَرَاتٌ (دونوں عورتوں کے نام ہیں)۔ ظَبْیٌ (ہرن) سے ظَبَیَاتٌ۔ اور اگر پہلے حرف پر پیش یا زیر ہو تو جمع سالم کے صیغے میں درمیان والے حرف پر پیش، زبر اور سکون تینوں جائز ہیں، جیسے: لُطْفٌ سے لُطُفَاتٌ۔ حُسْنٌ سے حُسُنَاتٌ (دونوں عورتوں کے نام ہیں)۔ خُطْوَۃٌ (قدم) سے خُطُوَاتٌ۔ کِسْرَۃٌ (ٹکڑا) سے کِسَرَاتٌ۔

اسم مقصور سے تثنیہ و جمع:

جس اسم کے آخر میں الف مقصورہ ہو اسے اسم مقصور کہتے ہیں۔ اگر اسم مقصور تین حرفی ہو تو تثنیہ بناتے وقت الف مقصورہ کی جگہ اس اصل حرف کو واپس لے آتے ہیں جس کی جگہ یہ آیا تھا جیسے عَصَا (اصل میں عَصَوٌ تھا) سے رفعی حالت میں عَصَوَانِ اور نصب اور جرّ کی حالت میں عَصَوَیْنِ آتا ہے۔ اگر الف مقصورہ چوتھا حرف ہو تو وہ یاء سے بدل جاتا ہے، جیسے مُصْطَفٰی سے رفعی حالت میں مُصْطَفَیَانِ اور نصبی و جرّی حالت میں مُصْطَفَیَیْنِ آئے گا۔

اسم مقصور سے جمع مذکر سالم بناتے وقت الف مقصورہ کو حذف کر دیتے ہیں لیکن اس سے پہلے والے حرف پر جو زبر ہے وہ برقرار رہے گی (یعنی اسے پیش سے تبدیل نہیں کریں گے)، جیسے: مُصْطَفٰی سے رفعی حالت میں مُصْطَفَوْنَ اور نصبی و جرّی حالت میں مُصْطَفَیْنَ۔

اسم مقصور سے جمع مؤنث سالم بناتے وقت تثنیہ والے قواعد پر عمل کیا جائے گا۔

جیسے عَصَا سے عَصَوَاتٌ (الف مقصورہ کی جگہ اصل حرف واؤ نے لے لی)۔ فَتْوٰی سے فَتْوَیَاتٌ (یہاں الف مقصورہ چوتھا حرف تھا اس لیے حسب قاعدہ یاء سے بدل گیا۔

اسم ممدود سے تثنیہ و جمع: جس اسم کے آخر میں ہمزہ اور اس سے پہلے الف ہو اسے ممدود کہتے ہیں۔ اگر اسم ممدود میں ہمزہ اصلی ہو تو تثنیہ میں برقرار رہتا ہے، جیسے اِبْتِدَاءٌ، اِبْتِدَاءَانِ، اِبْتِدَائَیْنِ، رَفَّاءٌ (رفوگر) سے رَفَّاءَانِ، رَفَّائَیْنِ۔ لیکن اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو واؤ میں بدل جاتا ہے، جیسے صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوَانِ، صَحْرَاوَیْنِ۔ خَضْرَاءُ سے خَضْرَاوَانِ، خَضْرَاوَیْنِ۔ لیکن اگر ایسی صورت ہو کہ نہ تو ہمزہ اصلی ہو اور نہ ہی تانیث کے لیے تو پھر اسے برقرار رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں صورتیں درست ہیں، جیسے بِنَاءٌ سے بِنَاءَانِ اور بِنَاوَانِ۔ سَمَاءٌ سے سَمَاءَانِ اور سَمَاوَانِ۔

جو اسم ممدود مذکر ہوگا اس سے انہی قواعد کے مطابق جمع مذکر سالم آئے گی اور جو اسم ممدود مؤنث ہوگا اس سے جمع مؤنث سالم آئے گی جیسے رَفَّاءٌ سے رَفَّاءُوْنَ (رفعی حالت) اور رَفَّائِیْنَ (نصبی اور جری حالت)۔ صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوَاتٌ (رفعی حالت) اور صَحْرَاوَاتٍ (نصبی و جری حالت)۔ سَمَاءٌ سے سَمَاوَاتٌ اور سَمَاءَاتٌ (رفعی حالت)، سَمَاوَاتٍ اور سَمَاءَاتٍ (نصبی و جری حالت)۔

اسم منقوص سے تثنیہ و جمع: اسم منقوص سے مراد ہے وہ اسم جس کے آخر میں یاء ہو اور یاء سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو جیسے اَلْبَاقِیْ، اَلْقَاضِیْ، اَلرَّاضِیْ وغیرہ۔ اگر اسم منقوص سے اَلْ ہٹا کر تنوین لگائیں تو آخر سے یاء گر جاتی ہے، جیسے: بَاقٍ، قَاضٍ، رَاضٍ وغیرہ۔ تثنیہ بناتے وقت یہ یاء واپس آجاتی ہے، جیسے: بَاقِیَانِ، قَاضِیَانِ، رَاضِیَانِ (رفعی حالت) بَاقِیَیْنِ، قَاضِیَیْنِ، رَاضِیَیْنِ (نصبی و جری حالت)۔

اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بناتے وقت یاء کو حذف کر دیتے ہیں اور اس سے پہلے والے حرف کی زیر ہٹا کر اس پر پیش ڈال دیتے ہیں۔ جیسے: بَاقُوْنَ، قَاضُوْنَ، رَاضُوْنَ (رفعی حالت) اور بَاقِیْنَ، قَاضِیْنَ، رَاضِیْنَ (نصبی و جری حالت)۔

دوحرفی اسماء سے تثنیہ: وہ دوحرفی اسماء جن کا آخری (تیسرا حرف محذوف ہو چکا ہو ان سے تثنیہ بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر ان اسماء کو مضاف بناتے وقت ان کے اس محذوف حرف کو واپس لاتے ہیں تو تثنیہ بناتے وقت بھی واپس لے آئیں گے اور اگر مضاف بناتے وقت واپس نہیں لاتے تو تثنیہ بناتے وقت بھی واپس نہیں لائیں گے۔ مثلاً اَبٌ ، اَخٌ کو جب مضاف بناتے ہیں تو ان کے آخر سے حذف شدہ حرف واؤ واپس آجاتا ہے، پس ہم کہتے ہیں اَبُوْكَ ۔ اَخُوْكَ ۔ لہٰذا ان سے تثنیہ بناتے وقت بھی واؤ واپس آجائے گا: اَبَوَانِ ، اَخَوَانِ (رفعی حالت) اور اَبَوَيْنِ ، اَخَوَيْنِ (نصبی وجری حالت)۔ یَدٌ اور دَمٌ جب مضاف بنتے ہیں تو ان کا تیسرا حذف شدہ حرف واؤ واپس نہیں آتا۔ پس ہم کہتے ہیں: یَدُكَ (تیرا ہاتھ)۔ دَمُكَ (تیرا خون) سو تثنیہ بھی بغیر واؤ کے بنے گا: یَدَانِ ، دَمَانِ (رفعی حالت) اور یَدَيْنِ ، دَمَيْنِ (نصبی وجری حالت)۔

جمع مُکَسَّر

جمع مکسر یا جمع تکسیر اس جمع کو کہتے ہیں جس میں مفرد کا صیغہ سالم نہ رہے بلکہ ٹوٹ جائے۔ جمع مکسّر بنانے کا کوئی قاعدہ نہیں ہے ، بس اس کے اوزان ہیں، انھی وزنوں پر جمع مکسّر آتی ہے۔ جمع مکسّر کی تین اقسام ہیں۔

جمع قلت ، جمع کثرت ، جمع مُنْتَهَى الْجُمُوع

جمع قلّت: جمع قلت تین سے دس تک کی تعداد کو ظاہر کرتی ہے اور کبھی دس سے زیادہ کی تعداد کو بھی ظاہر کرتی ہے لیکن جملے میں ایسا قرینہ ضرور موجود ہوگا جس سے پتا چل جائے گا کہ یہ جمع تین سے دس تک کی تعداد کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوئی ہے یا دس سے زیادہ کے لیے۔ جمع قلت کے چار اوزان ہیں:۔

۱- أَفْعِلَةٌ:

جو مفرد کلمہ اسم ہو (صفت نہ ہو)، مذکر ہو، چار حرفی ہو اور اس کے آخری حرف

سے پہلے حرفِ مدّ[1] ہو اس کی جمع أَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتی ہے جیسے :

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
طَعَامٌ	کھانا	أَطْعِمَةٌ	عَمُوْدٌ	ستون	أَعْمِدَةٌ
لِسَانٌ	زبان	أَلْسِنَةٌ	مِثَالٌ	مثال	أَمْثِلَةٌ
جَنَاحٌ	بازو	أَجْنِحَةٌ	رَغِيْفٌ	چپاتی	أَرْغِفَةٌ
مِزَاجٌ	مزاج	أَمْزِجَةٌ	سُؤَالٌ	سوال	أَسْئِلَةٌ
جَوَابٌ	جواب	أَجْوِبَةٌ			

اگر کوئی اسم فَعَالٌ یا فِعَالٌ کے وزن پر ہو اور اس کا درمیان والا اور آخری حرف ایک ہی جنس سے ہو یا آخری حرف ، حرفِ علت ہو تو اس کی جمع بھی أَفْعِلَةٌ کے وزن پر آئے گی ، جیسے :

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
زِمَامٌ	باگ	أَزِمَّةٌ	بِنَاءٌ	تعمیر، عمارت، بنیاد	أَبْنِيَةٌ
غِذَاءٌ	غذا	أَغْذِيَةٌ	قَبَاءٌ	قبا	أَقْبِيَةٌ
هِلَالٌ	پہلی کا چاند	أَهِلَّةٌ	رِدَاءٌ	چادر	أَرْدِيَةٌ
بَتَاتٌ	گھر کا سامان	أَبِتَّةٌ	كِسَاءٌ	پوشاک	أَكْسِيَةٌ
دَوَاءٌ	دوا	أَدْوِيَةٌ	فِنَاءٌ	صحن	أَفْنِيَةٌ
سِنَانٌ	نیزہ	أَسِنَّةٌ			

[1] حرفِ مد سے مراد ہے حرفِ علت جس کے ماقبل حرف کی حرکت اس کے موافق ہو زبر الف کے موافق حرکت ہے ، پیش واؤ کے اور زیر یاء کے ۔ طَعَامٌ میں الف ، عَمُوْدٌ میں واؤ اور رَغِيْفٌ میں یاء حرفِ مد ہے ۔

نوٹ: جن اسماء کے آخر میں ہمزہ ہے یہ اصل میں حرفِ علت (واؤ/ یاء) تھا جو ہمزہ میں بدل گیا ہے۔

۲۔ **أَفْعُلٌ:**

جو مفرد اسم (نہ کہ صفت) فَعْلٌ کے وزن پر ہو، مُضَعَّف (شد والا) نہ ہو، اس کا درمیان والا حرف صحیح نہ ہو، پہلا حرف واؤ نہ ہو اس کی جمع اَفْعُلٌ کے وزن پر آئے گی، جیسے:

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
نَهْرٌ	دریا	اَنْهُرٌ	بَحْرٌ	سمندر	اَبْحُرٌ
شَهْرٌ	مہینہ	اَشْهُرٌ	رِجْلٌ	پاؤں	اَرْجُلٌ
حَرْفٌ	حرف	اَحْرُفٌ	نَفْسٌ	نفس	اَنْفُسٌ
ظَبْيٌ	ہرن	اَظْبٍ	(اصل میں اَظْبُيٌ تھا تبدیلی کے بعد اَظْبٍ بن گیا)		

وہ مفرد اسم جو چار حرفی ہو، مؤنث معنوی ہو (یعنی اس کے آخر میں مؤنث کی علامت تاء نہ ہو)، اس کے آخری حرف سے پہلے حرفِ مدہو اس کی جمع بھی اَفْعُلٌ کے وزن پر آئے گی، جیسے:

عَنَاقٌ (بکری کا مادہ بچہ) سے اَعْنُقٌ ۔ عُقَابٌ (عقاب) سے اَعْقُبٌ
ذِرَاعٌ (ہاتھ۔ ہاتھ کی لمبائی) سے اَذْرُعٌ ۔ یَمِیْنٌ (دایاں ہاتھ۔ قسم) سے اَیْمُنٌ

۳۔ **أَفْعَالٌ:**

جمع قلت کا یہ وزن مندرجہ ذیل اقسام کے اسماء کے لیے استعمال ہوتا ہے:

(ا) جس اسم کا درمیان والا حرف، حرفِ علت ہو، جیسے:

ثَوْبٌ (کپڑا) سے اَثْوَابٌ ۔ سَیْفٌ (تلوار) سے اَسْیَافٌ ۔ بَابٌ (دروازہ) سے اَبْوَابٌ ۔ قَوْلٌ (قول۔ بات) سے اَقْوَالٌ ۔

(ii) جس اسم کا پہلا حرف واؤ ہو، جیسے:

وَقْتٌ سے اَوْقَاتٌ - وَكْرٌ (پرندے کا گھونسلا) سے اَوْكَارٌ - وَصْلٌ (جوڑ) سے اَوْصَالٌ - وَصْفٌ (صفت - وصف) سے اَوْصَافٌ -

(iii) جو اسم مضعف ہو جیسے:

عَمٌّ (چچا) سے اَعْمَامٌ - جَدٌّ (دادا) سے اَجْدَادٌ - رَبٌّ (پالنے والا) سے اَرْبَابٌ - بَرٌّ (نیک) سے اَبْرَارٌ - سِرٌّ (راز - بھید) سے اَسْرَارٌ - سَدٌّ (بند - رکاوٹ - ڈیم) سے اَسْدَادٌ - شَرٌّ (شریر - بُرا آدمی) سے اَشْرَارٌ - حُرٌّ (آزاد آدمی) سے اَحْرَارٌ -

(iv) ہر تین حرفی اسم جس کے پہلے حرف پر زبر ہو اور دوسرا حرف متحرک ہو، جیسے:

جَمَلٌ (اونٹ) سے اَجْمَالٌ - جَبَلٌ سے اَجْبَالٌ (پہاڑ) - نَمِرٌ (چیتا) سے اَنْمَارٌ - عَضُدٌ (بازو - کہنی سے کندھے تک کا حصہ) سے اَعْضَادٌ -

(v) ہر تین حرفی اسم جس کے پہلے حرف کے نیچے زیر ہو اور درمیان والے حرف پر زبر یا زیر ہو یا وہ ساکن ہو، جیسے:

عِنَبٌ (انگور) سے اَعْنَابٌ - اِبِلٌ سے آبَالٌ (اونٹ) - حِمْلٌ (بوجھ) سے اَحْمَالٌ -

(vi) ہر تین حرفی اسم جو فُعُلٌ یا فُعْلٌ کے وزن پر ہو، جیسے:

عُنُقٌ (گردن) سے اَعْنَاقٌ - قُفْلٌ (تالا) سے اَقْفَالٌ -

(vii) جو تین حرفی اسم فَعْلٌ کے وزن پر ہو، جیسے:

سَهْمٌ سے اَسْهَامٌ (تیر) - بَحْثٌ سے اَبْحَاثٌ (تحقیق - جستجو)

(۴) فِعْلَةٌ:

اس وزن پر جمع کا آنا صرف اہلِ زبان سے سُننے پر منحصر ہے، کوئی قاعدہ نہیں۔ اس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
صَبِیٌّ	بچہ	صِبْیَۃٌ	اَخٌ	بھائی	اِخْوَۃٌ
فَتًی	نوجوان	فِتْیَۃٌ	وَلَدٌ	لڑکا	وِلْدَۃٌ
شَیْخٌ	بزرگ	شِیْخَۃٌ	ثَوْرٌ	بیل	ثِیَرَۃٌ
غُلَامٌ	لڑکا	غِلْمَۃٌ	ثِنْیٌ	جو کام دہرایا جائے رتبے میں نمبر ۲	ثِنْیَۃٌ

جمع کثرت : جمع کثرت کے زیادہ مشہور اوزان درج ذیل ہیں :-

۱۔ **فُعْلٌ** : مذکر کا اسم صفت جو اَفْعَلُ کے وزن پر ہو اور اس کا مؤنث مؤنث کا صیغہ ، جو فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے،

جیسے:

اَحْمَرُ (سُرخ رنگ والا) اور حَمْرَاءُ (سُرخ رنگ والی) کی جمع حُمْرٌ ہے۔
اَخْضَرُ (سبز رنگ والا) اور خَضْرَاءُ (سبز رنگ والی) کی جمع خُضْرٌ ہے۔
اَزْرَقُ (نیلے رنگ والا) اور زَرْقَاءُ (نیلے رنگ والی) سے زُرْقٌ۔
اَسْوَدُ (کالے رنگ والا) اور سَوْدَاءُ (کالے رنگ والی) سے سُوْدٌ۔
اَصْفَرُ اور صَفْرَاءُ (زرد) سے صُفْرٌ
اَعْمٰی اور عَمْیَاءُ (نابینا) سے عُمْیٌ
اَبْکَمُ اور بَکْمَاءُ (گونگا/گونگی) سے بُکْمٌ
اَصَمُّ اور صَمَّاءُ (بہرا/بہری) سے صُمٌّ
اَغَرُّ اور غَرَّاءُ (روشن پیشانی والا/والی) سے غُرٌّ
اَعْشٰی اور عَشْوَاءُ (رات کا اندھا/اندھی) سے عُشْیٌ

اگر درمیان والا حرف یا ہو تو پہلے حرف کی پیش کو زیر میں بدل دیتے ہیں جیسے:
اَبْیَضُ اور بَیْضَاءُ (سفید رنگ والا/والی) سے بِیْضٌ
اَعْیَنُ اور عَیْنَاءُ (خوب صورت، بڑی اور بہت سیاہ، پتلی کی آنکھوں والا/والی)

سے عِیْنٌ۔

۲۔ فُعُلٌ:

اگر اسم مفرد فَعُوْلٌ کے وزن پر صفت ہو اور فاعل کے معنی میں ہو تو اس کی جمع فُعُلٌ کے وزن پر آئے گی، جیسے: صَبُوْرٌ (بہت صبر کرنے والا) سے صُبُرٌ۔ غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا) سے غُفُرٌ۔ ظَلُوْمٌ (بہت ظالم) سے ظُلُمٌ۔ جَهُوْلٌ (بہت جاہل) سے جُهُلٌ۔

اگر چار حرفی اسم ہو، آخری حرف صحیح ہو اور اس سے پہلے حرف مدہ ہو، جیسے:
كِتَابٌ سے كُتُبٌ۔ رَسُوْلٌ سے رُسُلٌ۔ طَرِيْقٌ (راستہ۔ سڑک) سے طُرُقٌ۔ عِمَادٌ سے عُمُدٌ (ستون)۔ أَتَانٌ (گدھی) سے أُتُنٌ۔ سَرِيْرٌ سے سُرُرٌ (پلنگ) ذَلُوْلٌ (مطیع) سے ذُلُلٌ۔ جَدِيْدٌ سے جُدُدٌ۔

۳۔ فُعَلٌ:

اگر اسم فُعْلَةٌ یا فُعُلَةٌ کے وزن پر اور اسم صفت فُعْلٰی کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اَفْعَلُ کے وزن پر اس کا مذکر کا صیغہ بھی ہو تو اس کی جمع فُعَلٌ کے وزن پر آئے گی، جیسے:
غُرْفَةٌ (کمرہ) سے غُرَفٌ۔ دَوْلَةٌ (ریاست۔ ملک) سے دُوَلٌ۔ حُجَّةٌ (دلیل) سے حُجَجٌ۔ أُمَّةٌ (قوم) سے أُمَمٌ۔ أَلْكُبْرٰى، اَلْوُسْطٰى، اَلصُّغْرٰى سے اَلْكُبَرُ، اَلْوُسَطُ، اَلصُّغَرُ۔ أُخْرٰى سے اُخَرُ۔ جُمُعَةٌ سے جُمَعٌ۔

نیز فِعْلَةٌ کے وزن پر بعض اسماء، جیسے: حِلْيَةٌ (زیور) سے حُلًى لِحْيَةٌ (ڈاڑھی) سے لُحًى۔

۴۔ فِعَلٌ:

فِعْلَةٌ کے وزن پر جو اسم ہو اس کی جمع عام طور پر فِعَلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے كِسْرَةٌ (ٹکڑا) سے كِسَرٌ۔ بِدْعَةٌ (نئی چیز۔ بدعت) سے بِدَعٌ۔

قِصَّۃٌ (کہانی۔ قصہ) سے قِصَصٌ ۔ حِصَّۃٌ سے حِصَصٌ ۔ مِلَّۃٌ سے مِلَلٌ

۵۔ فُعْلَۃٌ : (فُعَالٌ)

مذکر عاقل کے لیے ہر اسم صفت جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا لام کلمہ (تین اصلی حروف میں سے آخری حرف) یاء ہو یا واؤ ہو، اس کی جمع فی الاصل فُعْلَۃٌ کے وزن پر مگر تبدیلی کے بعد فُعَالٌ کے وزن پر آتی ہے، جیسے :

رَامٍ (تیر چلانے والا) سے رُمَاۃٌ ۔ دَاعٍ سے دُعَاۃٌ (بلانے والا) غَازٍ (لڑنے والا) سے غُزَاۃٌ ۔ قَاضٍ (قاضی۔ فیصلہ کرنے والا) سے قُضَاۃٌ ۔ سَاعٍ (سعی کرنے والا۔ دوڑنے والا۔ چپڑاسی) سے سُعَاۃٌ ۔ حَامٍ (حفاظت کرنے والا) سے حُمَاۃٌ ۔ ھَادٍ (راہ دکھانے والا) سے ھُدَاۃٌ ۔ مفرد کے صیغے اصل میں رامی، داعی وغیرہ تھے، تنوین کی وجہ سے آخر سے یاء گر گئی۔ جمع کے صیغے اصل میں رُمْیَۃٌ، دُعْوَۃٌ وغیرہ تھے۔ تبدیلی کے بعد رُمَاۃٌ اور دُعَاۃٌ بن گئے۔

۶۔ فَعَلَۃٌ : ہر وہ مفرد اسم جو مذکر عاقل کی صفت ہو، فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور اس کا لام کلمہ صحیح حرف ہو اس کی جمع فَعَلَۃٌ کے وزن پر آئے گی، جیسے :

طَالِبٌ سے طَلَبَۃٌ ۔ بَارٌّ (نیک) سے بَرَرَۃٌ ۔ کَاتِبٌ سے کَتَبَۃٌ فَاجِرٌ سے فَجَرَۃٌ ۔

۷۔ فَعْلٰی :

ہر ایسے اسم صفت کی جمع فَعْلٰی کے وزن پر آتی ہے جو کسی حادثاتی آفت، مثلاً موت، درد، عیب، نقص، مرض وغیرہ کے معنی دے، جیسے :

جَرِیْحٌ (زخمی) سے جَرْحٰی ۔ قَتِیْلٌ (مقتول) سے قَتْلٰی ۔ صَرِیْعٌ (پچھاڑا ہوا) سے صَرْعٰی ۔ مَرِیْضٌ سے مَرْضٰی ۔ ھَالِکٌ (ہلاک ہونے والا) سے ھَلْکٰی ۔ مَیِّتٌ سے مَوْتٰی ۔ اَحْمَقُ سے حَمْقٰی ۔ سَکْرَانُ (مدہوش) سے سَکْرٰی ۔

۸۔ فِعَلَۃٌ :

جیسے، قُرْطٌ (کان کی بالی) سے قِرَطَۃٌ ۔ دُرْجٌ (سیڑھی) سے دِرَجَۃٌ ۔

قِرْدٌ (بندر) سے قِرَدَةٌ۔

۹۔ فُعَّلٌ :

جو اسم صفت فاعل یا فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو دونوں کی جمع اس وزن پر آتی ہے، جیسے: نَائِمٌ اور نَائِمَةٌ (سونے والا/والی) سے نُوَّمٌ۔ قَاعِدٌ اور قَاعِدَةٌ (بیٹھنے والا/والی) سے قُعَّدٌ۔

۱۰۔ فُعَّالٌ :

فَاعِلٌ کے وزن پر اسم صفت جس کا لام کلمہ صحیح ہو، کی جمع اس وزن پر آتی ہے، جیسے:
كَافِرٌ سے كُفَّارٌ۔ حَاكِمٌ سے حُكَّامٌ۔ قَارِئٌ سے قُرَّاءٌ۔ صَائِمٌ سے صُوَّامٌ (روزے دار)۔ خَادِمٌ سے خُدَّامٌ۔ عَامِلٌ سے عُمَّالٌ۔

۱۱۔ فِعَالٌ :

اس وزن پر بہت سے اوزان والے اسماء کی جمع آتی ہے، مثلاً:

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
كَعْبٌ	ٹخنہ، گنے وغیرہ کی گانٹھ	كِعَابٌ	ذِئْبٌ	بھیڑیا	ذِئَابٌ
			بِئْرٌ	کنواں	بِئَارٌ
صَعْبٌ	دشوار	صِعَابٌ	رُمْحٌ	نیزہ	رِمَاحٌ
ضَيْفٌ	مہمان	ضِيَافٌ	دُهْنٌ	روغن۔ چکنائی	دِهَانٌ
ضَيْعَةٌ	اراضی	ضِيَاعٌ	كَرِيْمٌ	شریف مرد	كِرَامٌ
جَبَلٌ	پہاڑ	جِبَالٌ	كَرِيْمَةٌ	شریف عورت	
جَمَلٌ	اونٹ	جِمَالٌ	شَرِيْفٌ	باوقار مرد	شِرَافٌ
رَقَبَةٌ	گردن	رِقَابٌ	شَرِيْفَةٌ	باوقار عورت	
ثَمَرَةٌ	پھل	ثِمَارٌ			

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
قَوِيمٌ	اچھی قامت والا	قِوَامٌ	صَوَابٌ	صحیح (مذکر)	صِوَابٌ
قَوِيمَةٌ	اچھی قامت والی		صَوِيبَةٌ	صحیح (مؤنث)	
غَضْبَانُ	غصے والا	غِضَابٌ	نَدْمَانُ	پشیمان (مرد)	نِدَامٌ
غَضْبَى	غصے والی		نَدْمَانَةٌ	پشیمان (عورت)	
ظَرِيفٌ	دانا مرد	ظِرَافٌ	رَجُلٌ	مرد	رِجَالٌ
ظَرِيفَةٌ	دانا عورت		كَلْبٌ	کتا	كِلَابٌ
طَوِيلٌ	لمبا	طِوَالٌ	ثَوْبٌ	کپڑا	ثِيَابٌ
طَوِيلَةٌ	لمبی				

۱۲۔ فُعُولٌ:

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
عَيْنٌ	آنکھ	عُيُونٌ	رَأْسٌ	سر	رُءُوسٌ
سَيْفٌ	تلوار	سُيُوفٌ	كَعْبٌ	ٹخنہ	كُعُوبٌ
بَيْتٌ	گھر	بُيُوتٌ	وَجْهٌ	چہرا	وُجُوهٌ
ضَيْفٌ	مہمان	ضُيُوفٌ	حَرْبٌ	جنگ	حُرُوبٌ
جُنْدٌ	لشکر	جُنُودٌ	قَلْبٌ	دل	قُلُوبٌ
كَبِدٌ	جگر	كُبُودٌ	حَقٌّ	حق	حُقُوقٌ
نَمِرٌ	چیتا	نُمُورٌ	صَفٌّ	صف	صُفُوفٌ
عِلْمٌ	علم	عُلُومٌ	حِلْمٌ	بردباری	حُلُومٌ
ضِرْسٌ	ڈاڑھ	ضُرُوسٌ	أَسَدٌ	شیر	أُسُودٌ

۱۳۔ فِعْلَانٌ :

فُعَالٌ، فُعْلٌ، فَعَلٌ کے وزن والے اسماء کی جمع فِعْلَانٌ کے وزن پر آتی ہے،
جیسے غُلَامٌ سے غِلْمَانٌ۔ غُرَابٌ (کوا) سے غِرْبَانٌ۔ نَارٌ (آگ) سے نِیْرَانٌ۔
جَارٌ (پڑوسی) سے جِیْرَانٌ۔ فَأْرٌ (چوہا) سے فِیْرَانٌ۔ تَاجٌ سے تِیْجَانٌ۔ حُوْتٌ
(مچھلی) سے حِیْتَانٌ۔ أَخٌ (بھائی) سے إِخْوَانٌ۔ خَالٌ (تل) سے خِیْلَانٌ۔

۱۴۔ فُعَلَاءُ :

جمع	معنی	مفرد	جمع	معنی	مفرد
جُلَسَاءُ	ہمنشیں	جَلِیْسٌ	سُفَهَاءُ	بیوقوف	سَفِیْهٌ
وُزَرَاءُ	بوجھ اٹھانے والا	وَزِیْرٌ	عُقَلَاءُ	عقل والا	عَاقِلٌ
بُخَلَاءُ	کنجوس	بَخِیْلٌ	حُکَمَاءُ	دانا	حَکِیْمٌ
غُرَبَاءُ	پردیسی۔اجنبی	غَرِیْبٌ	أُمَرَاءُ	حکمران	أَمِیْرٌ
خُلَفَاءُ	جانشین	خَلِیْفَةٌ	خُصَبَاءُ	سرسبز و شاداب	خَصِیْبٌ

۱۵۔ أَفْعِلَاءُ :

ہر وہ اسم جو صفت ہو، فَعِیْلٌ کے وزن پر ہو مگر فاعل کے معنی میں ہو مضعف
ہو یا اس کا لام کلمہ حرف علت ہو اس کی جمع اس وزن پر آئے گی، جیسے:
عَزِیْزٌ سے أَعِزَّاءُ۔ قَوِیٌّ سے أَقْوِیَاءُ۔ شَدِیْدٌ سے أَشِدَّاءُ۔ وَلِیٌّ
(دوست) أَوْلِیَاءُ۔ غَنِیٌّ (مالدار۔بے نیاز) سے أَغْنِیَاءُ۔ صَدِیْقٌ سے أَصْدِقَاءُ۔

۱۶۔ فَوَاعِلُ :

اگر اسم، خواہ اسم ذات ہو یا اسم صفت، فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو، یا وہ اسم ذات
ہو اور فَوْعَلٌ، فَوْعَلَةٌ، فَاعَلٌ، فَاعِلٌ، یا وہ اسم صفت ہو فَاعِلٌ
کے وزن پر ہو مؤنث عاقل کے لیے مخصوص ہو اور اس میں تائے تانیث نہ ہو یا مذکر غیر عاقل

کی صفت ہو، تو اس کی جمع فَوَاعِلُ کے وزن پر آتی ہے، جیسے:

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
نَاصِیَۃٌ	پیشانی کے اوپر والے بال	نَوَاصٍ (آخر سے یا گر گئی ہے)	فَارِسٌ	گھڑسوار	فَوَارِسُ
کَاذِبَۃٌ	جھوٹی	کَوَاذِبُ	خَاتَمٌ	انگوٹھی	خَوَاتِمُ
خَاطِئَۃٌ	خطا کرنیوالی	خَوَاطِئُ	قَالَبٌ	قالب	قَوَالِبُ
جَوْھَرٌ	جوہر	جَوَاھِرُ	طَابَعٌ	چھاپ ٹکٹ	طَوَابِعُ
کَوْثَرٌ	خیر کثیر	کَوَاثِرُ	جَائِزٌ	شہتیر	جَوَائِزُ
صَوْمَعَۃٌ	یہود کی عبادت گاہ	صَوَامِعُ	سَاحِلٌ	ساحل	سَوَاحِلُ
کَاھِلٌ	وہ جگہ جہاں دونوں کندھے ملتے ہیں	کَوَاھِلُ	جَانِبٌ	پہلو	جَوَانِبُ
طَالِقٌ	طلاق یافتہ عورت	طَوَالِقُ	شَاھِدٌ	گواہ	شَوَاھِدُ
حَادِثٌ	حادثہ	حَوَادِثُ	جَائِزَۃٌ	انعام	جَوَائِزُ

۱۷۔ فَعَائِلُ:

ہر وہ چار حرفی اسم، خواہ اسمِ ذات ہو یا اسمِ صفت، مؤنث لفظی ہو یا معنوی، اس کا تیسرا حرف مدہ ہو، اس کی جمع فَعَائِلُ کے وزن پر آئے گی، جیسے:

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
ذُؤَابَۃٌ	بالوں کی لٹ۔ ہر چیز کا بالائی حصہ۔ سردار	ذَوَائِبُ	سَحَابَۃٌ	بدلی	سَحَائِبُ
			رِسَالَۃٌ	خط۔ پیغام	رَسَائِلُ
			صَحِیْفَۃٌ	اخبار۔ کتابچہ	صَحَائِفُ

مفرد	معنی	جمع	مفرد	معنی	جمع
سَفِیْنَۃٌ	کشتی بحری جہاز	سَفَائِنُ	شِمَالٌ	بایاں ہاتھ	شَمَائِلُ
			عُقَابٌ	عقاب	عَقَائِبُ
دَفِیْنَۃٌ	مدفون خزانہ	دَفَائِنُ	عَجُوْزٌ	بڑھیا	عَجَائِزُ

۱۸۔ فَعَالٍ :

جیسے ، صَحْرَاءُ سے صَحَارٍ ۔ عَذْرَاءُ (دوشیزہ) سے عَذَارٍ

۱۹۔ فَعَالَی :

جیسے : صَحْرَاءُ سے صَحَارَی ، عَذْرَاءُ (دوشیزہ) سے عَذَارَی ۔ فَعْلَانُ

اور فَعْلَی کے وزن پر اسمائے صفت کی جمع بھی فَعَالَی کے وزن پر آتی ہے جیسے :
کَسْلَانُ (سست ۔ کاہل) سے کَسَالَی ۔ سَکْرَانُ (مدہوش) سے سَکَارَی ۔
غَضْبَانُ (غضبناک) سے غَضَابَی ۔ ان اسمائے صفت کے جمع کے صیغے میں
پہلے حرف پر پیش ڈالنا بھی جائز ہے ۔ (جیسے : کُسَالَی) ۔

۲۰۔ فَعَالِیٌّ :

جیسے قُمْرِیٌّ (قمری ۔ چہچہانے والا ایک پرندہ) سے قَمَارِیٌّ ، کُرْسِیٌّ
سے کَرَاسِیٌّ

۲۱۔ فَعَالِلَۃٌ :

جیسے اُسْتَاذٌ سے اَسَاتِذَۃٌ ۔ تِلْمِیْذٌ سے تَلَامِذَۃٌ ۔ مَلَکٌ
(فرشتہ) سے مَلَائِکَۃٌ ۔ مَشْرِقِیٌّ سے مَشَارِقَۃٌ ۔ مَغْرِبِیٌّ سے
مَغَارِبَۃٌ ۔

۳۔ مُنْتَهَى الْجُمُوْعِ

یہ جمع بھی جمع کثرت ہی ہے ۔ اسے منتھی الجموع یا الجمع المتناھی اس لیے
کہتے ہیں کہ اس پر جمع کا صیغہ منتہی یعنی ختم ہو جاتا ہے ، اس سے مزید جمع کا صیغہ

بنانا جائز نہیں، جبکہ جمع مکسر کے کئی دوسرے اوزان سے مزید جمع کے صیغے بنائے جا سکتے ہیں، جیسے:

نَعَمٌ (چوپایہ چرنے والا جانور، بالخصوص اونٹ) کی جمع اَنْعَامٌ ہے۔ اس سے مزید جمع کے صیغے اَنَاعِمُ اور اَنَاعِیْمُ آتے ہیں۔ کَلْبٌ (کتا) کی جمع اَکْلُبٌ (نیز کِلَابٌ) ہے۔ اس سے مزید جمع کا صیغہ اَکَالِبُ آتا ہے۔

منتھی الجموع کے اوزان درج ذیل ہیں:

۱۔ فَعَالِلُ:

جیسے: جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ۔ دِرْهَمٌ سے دَرَاهِمُ۔ کَوْکَبٌ (ستارہ) سے کَوَاکِبُ۔ جَوْهَرٌ سے جَوَاهِرُ۔ عُنْصُرٌ (صاد پہ زبر بھی درست ہے) سے عَنَاصِرُ۔

۲۔ فَعَالِیْلُ:

جیسے: بُسْتَانٌ (باغ) سے بَسَاتِیْنُ۔ سُلْطَانٌ سے سَلَاطِیْنُ۔ عُصْفُوْرٌ (چڑیا) سے عَصَافِیْرُ۔ صَنْدُوْقٌ سے صَنَادِیْقُ۔ قِنْدِیْلٌ سے قَنَادِیْلُ۔

۳۔ مَفَاعِلُ:

جیسے: مَسْجِدٌ سے مَسَاجِدُ۔ مَکْتَبٌ سے مَکَاتِبُ۔ مَدْرَسَةٌ سے مَدَارِسُ۔ مَظْهَرٌ سے مَظَاهِرُ۔ مَذْهَبٌ سے مَذَاهِبُ۔ مَنْظَرٌ سے مَنَاظِرُ۔

۴۔ مَفَاعِیْلُ:

جیسے: مِصْبَاحٌ (چراغ) سے مَصَابِیْحُ۔ مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ۔ مَکْتُوْبٌ سے مَکَاتِیْبُ۔

نوٹ: منتھی الجموع کے صیغے پر تنوین نہیں آتی۔ حالتِ جر میں زیر کے بجائے زبر آتی ہے۔ البتہ اگر مضاف ہو یا اس کے شروع میں "اَلْ" آجائے تو پھر زیر آسکتی ہے۔

جمع الجمع

منتھی الجموع کے صیغے کی مزید جمع نہیں آسکتی۔ اسی طرح فَعَلَۃٌ اور فُعَلَۃٌ کے وزن پر بننے والی جمع مکسّر کی جمع نہیں آسکتی۔ ان کے علاوہ جمع مکسّر کے جو اوزان ہیں ان کی مزید جمع آسکتی ہے۔ اس مزید جمع کو جمع الجمع کہتے ہیں۔ مثلاً:

قَوْلٌ۔ اَقْوَالٌ۔ اَقَاوِیْلُ۔ سِلَاحٌ۔ اَسْلِحَۃٌ۔ اَسَالِحُ۔
غُرَابٌ۔ غِرْبَانٌ۔ غَرَابِیْنُ۔

جمع الجمع کا صیغہ دس سے کم کے عدد کے لیے نہیں آتا۔

اسم جمع

ایسا اسم جو دو سے زیادہ کے عدد کو ظاہر کرے لیکن اس سے لفظی اور معنوی دونوں لحاظ سے مفرد کا صیغہ نہ آتا ہو بلکہ دونوں میں سے کسی ایک لحاظ سے مفرد کا صیغہ آتا ہو اور وہ جمع مکسّر کے کسی وزن پر بھی نہ ہو۔ جیسے:

اِبِلٌ اسم جمع ہے۔ لفظی اعتبار سے (یعنی اِبل میں جو حروف ہیں ان حروف والا) اس کا کوئی مفرد نہیں۔ البتہ معنوی اعتبار سے اس کا مفرد ہے اور وہ ہے: جَمَلٌ (ایک اونٹ) یا نَاقَۃٌ (ایک اونٹنی)۔ جبکہ اِبِلٌ دو سے زیادہ اونٹوں یا اونٹنیوں کے لیے بولا جاتا ہے۔

قَوْمٌ اور جَمَاعَۃٌ۔ ان کا مفرد معنوی اعتبار سے ہے یعنی: رَجُلٌ یا اِمْرَأَۃٌ لفظی اعتبار سے اس کا کوئی مفرد نہیں۔

خَیْلٌ (گھوڑوں کی جماعت) لفظی اعتبار سے اس کا کوئی مفرد نہیں البتہ معنوی اعتبار سے ہے، یعنی: فَرَسٌ۔

بعض اسم جمع ایسے ہیں جن کا مفرد کا صیغہ اس کے لفظ سے تو بنتا ہے لیکن اگر ایسے دو سے زیادہ مفرد جمع کر لیے جائیں (حرفِ عطف کے ذریعے) تو وہ اس اسمِ جمع کا مفہوم ادا نہیں کرتے۔ جیسے قُرَیْشٌ ہے۔ اس کا مفرد قُرَشِیٌّ ہے لیکن قُرَشِیٌّ وقُرَشِیٌّ وقُرَشِیٌّ...... اگر کہیں تو یہ قُرَیش کے مترادف نہیں بنتے۔ ایک سو یا اس سے بھی زیادہ قُرَشِی ہوں تو انہیں قُرَیش نہیں کہہ سکتے۔

بعض اسم جمع ایسے ہیں جو واحد اور جمع دونوں کا معنی دیتے ہیں، جیسے:

فُلْكٌ (کشتی) اسم جمع ہے جو ایک کشتی اور کئی کشتیاں دونوں معنی دیتا ہے۔

فَعْلٌ کے وزن پر آنے والی جمع مکسر (جسے گرامر کے علماء کا ایک گروہ جمع مکسر نہیں مانتا) کے ساتھ بھی اسم جمع والا برتاؤ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

رَاكِبٌ (سوار) سے رَكْبٌ۔ صَاحِبٌ سے صَحْبٌ۔ چنانچہ عرب کہتے ہیں: هٰذَا رَكْبٌ مُسَافِرٌ اور هٰذَا رَاكِبٌ مُسَافِرٌ۔ هٰذَا صَحْبٌ مُسَافِرٌ اور هٰذَا صَاحِبٌ مُسَافِرٌ (یعنی دونوں صیغوں کے لیے اسم اشارہ اور اسم صفت دونوں واحد مذکر کے صیغے میں آتے ہیں)۔

اسم جنس جمعی یہ اس جمع کو کہتے ہیں کہ جس سے اس کا مفرد لفظی اور معنوی دونوں اعتبار سے آتا ہو لیکن اس کے مفرد کے صیغے میں آخر میں تائے تانیث یا یائے نسبت آتی ہو جیسے:

شَجَرٌ (جنس درخت)۔ شَجَرَةٌ (ایک درخت)

تَمْرٌ (کھجور کی جنس)۔ تَمْرَةٌ (کھجور کا ایک دانہ۔ ایک کھجور)

مَعْزٌ (نیز مَعَزٌ۔ بکری کی جنس)۔ مَاعِزٌ (ایک بکری یا بکرا)

بَقَرٌ (گائے کی جنس)۔ بَقَرَةٌ (ایک گائے)

ثَمَرٌ (پھل)۔ ثَمَرَةٌ (ایک پھل)

عَرَبٌ (عرب)۔ عَرَبِيٌّ (ایک عربی)

تُرْكٌ (ترک)۔ تُرْكِيٌّ (ایک ترکی)

اسم مُصَغَّر کی جمع مکسّر اسم مصغر سے صرف جمع قلت آتی ہے، اس سے جمع کثرت نہیں آتی اور جمع قلت کی تصغیر آتی ہے۔ جمع کثرت سے اسم مصغر نہیں آتا۔

مذکر۔ مؤنّث

جنس کے اعتبار سے اسم کی دو قسمیں ہیں : مذکّر ۔ مؤنّث ۔

ہر زبان کے مذکر و مؤنث کے قواعد الگ الگ ہوتے ہیں ۔ ایک معنی کا لفظ ایک زبان میں مذکر ہوتا ہے تو دوسری زبان میں مؤنث استعمال ہوتا ہے ۔ مثلاً ، کتاب اردو میں مؤنث ہے جبکہ عربی میں مذکر ۔ ورقہ اور صفحہ اردو میں مذکر استعمال ہوتے ہیں جبکہ عربی میں مؤنّث باندھے جاتے ہیں ۔ لہٰذا عربی زبان میں کسی لفظ کو مذکر و مؤنث قرار دیتے وقت عربی زبان ہی کے قواعد کو سامنے رکھنا ہوگا ۔

مؤنث حقیقی و مجازی

عربی میں مؤنث کی دو بڑی قسمیں ہیں (اردو کی طرح) ؛ حقیقی اور مجازی ۔ حقیقی سے مراد وہ مؤنث ہے جس کے مقابل فی الواقع کوئی مذکر موجود ہو اور مؤنّث مجازی سے مراد وہ مؤنث ہے جسے مونث کے طور پہ استعمال کیا جاتا ہو (زبان کے قواعد کے اطلاق میں ۔ مثلاً اس کے لیے فعل مؤنّث کا لایا جاتا ہو ، صفت مؤنّث کے صیغے کی لائی جاتی ہو) لیکن فی الحقیقت اس کے مقابل کوئی مذکر موجود نہ ہو ۔ پھر مؤنّث حقیقی اسم ذات ہوگا یا اسم صفت ۔ مثلاً اُمٌّ مؤنث حقیقی ہے کیونکہ اس کے مقابل مذکر یعنی اَبٌ موجود ہے اور یہ اسم ذات ہے ۔ رَحِيْمَةٌ ایسا مؤنث ہے کہ اس کے مقابل مذکر رَحِيْمٌ موجود ہے اور یہ اسم صفت ہے اسم ذات نہیں ۔ گرامر کے علماء کے نزدیک مؤنث حقیقی سے مراد وہ مؤنّث ہے جو افزائش نسل کرے (یعنی وہ مؤنث اسم ذات ہو اور اس کے مقابل مذکر موجود ہو) ۔

مؤنّث حقیقی کی مثالیں :

مذکر	معنی	مونث	مذکر	معنی	مؤنث
اَبٌ	باپ	اُمٌّ	عَرِيْسٌ	دولہا	عَرُوْسٌ

مذکر	معنی	مونث	مذکر	معنی	مونث
رَجُلٌ			اِبْنٌ	بیٹا	اِبْنَةٌ
اِمْرُؤٌ	مرد	اِمْرَأَةٌ	اَخٌ	بھائی	اُخْتٌ
زَوْجٌ	شوہر	زَوْجَةٌ	عَمٌّ	چچا	عَمَّةٌ
خَالٌ	ماں کا بھائی	خَالَةٌ	حِمَارٌ	گدھا	أَتَانٌ
	(ماموں)	(ماں کی بہن			حِمَارَةٌ
		یعنی خالہ)	ثَوْرٌ	بیل	بَقَرَةٌ
اَلْحَمُوْ	سسر	اَلْحَمَاةُ	فِيْلٌ	ہاتھی	فِيْلَةٌ
اَسَدٌ	شیر		فَرَسٌ	گھوڑا	فَرَسٌ
	(جس کی گردن پر	اَمْسَدَةٌ	جَمَلٌ	اونٹ	نَاقَةٌ
	بال ہوتے ہیں)		ظَبْيٌ	ہرن	ظَبْيَةٌ
نَمِرٌ	چیتا	نَمِرَةٌ	ثَعْلَبٌ	لومڑی	ثَعْلَبَةٌ
فَهْدٌ	چیتا	فَهْدَةٌ	قِطٌّ	بلا	قِطَّةٌ
دُبٌّ	ریچھ	دُبَّةٌ	هِرٌّ		هِرَّةٌ

مؤنث قیاسی مؤنث کا جو صیغہ مقررہ قواعد کے تحت بنے اسے مؤنث قیاسی اور مؤنث لفظی کہتے ہیں۔ مذکر کے صیغے سے مؤنث قیاسی بنانے کے قاعدے درج ذیل ہیں۔

۱۔ **تائے مربوطہ کا اضافہ :**

مشتق اسماء (اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ) کے آخر میں تائے مربوطہ (گول تاء) کا اضافہ کر دینے سے مؤنث کا صیغہ بن جاتا ہے، جیسے :

مُسْلِمٌ (مسلمان مرد) کے آخر میں "ۃ" بڑھانے سے مُسْلِمَةٌ (مسلمان عورت) بن گیا۔

مثالیں:

مذکر	معنی	مؤنث	مذکر	معنی	مؤنث
وَالِدٌ	والد	وَالِدَةٌ	عَابِدٌ	عبادت گزار	عَابِدَةٌ
مُؤْمِنٌ	ایمان والا	مُؤْمِنَةٌ	فَرِحٌ	خوش (مرد)	فَرِحَةٌ
مَقْتُوْلٌ	مقتول	مَقْتُوْلَةٌ	رَحِيْمٌ	رحم کرنے والا	رَحِيْمَةٌ
حَسَنٌ	اچھا	حَسَنَةٌ	مُحْسِنٌ	احسان کرنیوالا	مُحْسِنَةٌ
سَيِّئٌ	بُرا	سَيِّئَةٌ	مُحْتَرَمٌ	قابلِ احترام (مرد)	مُحْتَرَمَةٌ
صَالِحٌ	نیک	صَالِحَةٌ	مَرْدُوْدٌ	رد کیا ہوا	مَرْدُوْدَةٌ

اسم مبالغہ کے چار اوزان یعنی فَعُوْلٌ ۔ مِفْعَالٌ ۔ مِفْعِيْلٌ اور مِفْعَلٌ کے آخر میں تاء کا اضافہ نہیں کیا جاتا ۔ یہ صیغے مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے یکساں طور پر استعمال ہوتے ہیں ۔ جیسے : رَجُلٌ صَبُوْرٌ (بہت صبر کرنے والا آدمی) اور اِمْرَأَةٌ صَبُوْرٌ (بہت صبر کرنے والی عورت) رَجُلٌ مِفْرَاحٌ (بہت خوش ہونے والا آدمی) اور اِمْرَأَةٌ مِفْرَاحَةٌ (بہت خوش ہونے والی عورت) رَجُلٌ مِنْطِيْقٌ (بہت زبان آور آدمی) ۔ اِمْرَأَةٌ مِنْطِيْقٌ (بہت زبان آور عورت) ۔ رَجُلٌ مِغْشَمٌ (بہت جری اور بہادر آدمی) اور اِمْرَأَةٌ مِغْشَمٌ (بہت بہادر عورت) —— اسی طرح اسم مفعول کے معنی میں فَعِيْلٌ کے وزن پر آنے والے اسمائے مشتقہ کے آخر میں تاء لگانے کی ضرورت نہیں ۔ جیسے : رَجُلٌ قَتِيْلٌ (مقتول آدمی) اور اِمْرَأَةٌ قَتِيْلٌ (مقتول عورت)۔

تاہم اگر کلام میں ایسا قرینہ موجود نہ ہو کہ جس سے یہ پتا چل سکے کہ یہ وصف مذکر کیلیے استعمال ہوا ہے یا مؤنث کے لیے تو اس صورت میں اس کے آخر میں تاء کا اضافہ کرنا پڑے گا۔ جیسے آپ کہیں :

رَأَيْتُ صَبُوْرَةً (میں نے ایک بہت صبر کرنے والی کو دیکھا)۔ رَأَيْتُ قَتِيْلَةً (میں نے ایک مقتول عورت کو دیکھا)۔

۲۔ الف مقصورہ :

(الف) بھوک، پیاس یا سیری وغیرہ کا معنی دینے والی جو صفت مشبّہ فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہے اس کا مؤنث کا صیغہ فَعْلٰی کے وزن پر آتا ہے (یعنی آخر میں الف مقصورہ 'ى' آتا ہے)۔ جیسے عَطْشَانُ (پیاسا) کا مؤنث عَطْشٰی۔

(ب) أَفْعَلُ کے وزن پر اسم تفضیل کا مؤنث کا صیغہ فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے جیسے: أَحْسَنُ سے حُسْنٰی۔ أَكْبَرُ (سب سے بڑا) سے كُبْرٰى۔ أَصْغَرُ (سب سے چھوٹا) سے صُغْرٰى۔

۳۔ الف ممدودہ :

عیب، رنگ یا حلیہ بتانے کے لیے صفت مشبّہ کا جو صیغہ أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے اس کا مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: أَحْمَرُ (سرخ) سے حَمْرَاءُ۔ أَعْوَرُ (کانا) سے عَوْرَاءُ۔

علامات تانیث :

جیسا کہ مؤنث قیاسی کی مندرجہ بالا بحث سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں مؤنث کی تین علامتیں ہیں :

۱۔ تاء۔ مفرد کے صیغے میں تائے مربوطہ (ۃ) اور جمع مؤنث سالم کے صیغے میں تاء مفتوحہ (ت)

۲۔ الف مقصورہ (ى)

۳۔ الف ممدودہ (اء)

جس اسم میں بھی ان علامتوں میں سے کوئی علامت پائی جائے گی وہ مؤنث ہوگا۔ خواہ وہ اسم مشتق ہو (جیسا کہ اوپر کی مثالوں سے ظاہر ہے) یا اسم مصدر ہو، جیسے: رُجْعٰی (لوٹنا۔ رَجَعَ کا مصدر)۔ ذِكْرٰى (یاد کرنا۔ ذَكَرَ سے مصدر) یا اسم جامد

ہو، جیسے: صَحْرَاءُ (صحرا) - اَرْبِعَاءُ (بدھ) - عَاشُوْرَاءُ (دسویں محرم کا دن) - کِبْرِیَاءُ (بڑائی)۔

بعض اسماء ایسے ہیں جن کے آخر میں مؤنث کی ان تین علامتوں میں سے کوئی ایک علامت بھی پائی جاتی ہے لیکن وہ پھر بھی مذکر ہیں، جیسے حَمْزَةُ - طَلْحَةُ - اُسَامَةُ - طَرَفَةُ - زَکَرِیَّاء (یہ سب مردوں کے نام ہیں) خَلِیْفَة - اسی طرح اسم مبالغہ کا صیغہ جس کے آخر میں تاء آتی ہے، جیسے: عَلَّامَةٌ (بہت بڑا عالم)۔

مؤنث سماعی عربی زبان میں بعض اسماء ایسے ہیں جن میں مؤنث کی مذکورہ تین علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں پائی جاتی لیکن اہلِ زبان کو انہیں مؤنث استعمال کرتے ہوئے سُنا گیا ہے۔ ایسے اسماء کو مؤنث سماعی (یعنی سننے کی بنیاد پر مؤنث) اور مؤنث معنوی کہتے ہیں۔

مؤنث سماعی کی مثالیں:

Theme

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
شَمْسٌ	سورج	فُلْكٌ	کشتی	رِجْلٌ	پاؤں
اَرْضٌ	زمین	اَلْعَصَا	چھڑی۔عصا	قَدَمٌ	قدم
رِیْحٌ	ہوا	اَرْنَبٌ	خرگوش	کَتِفٌ	کندھا
دَارٌ	گھر	عُقَابٌ	عقاب (پرندہ)	یَدٌ	ہاتھ
سُوْقٌ	بازار	عَقْرَبٌ	بچھو	سَاقٌ	پنڈلی
نَارٌ	آگ	نَعْلٌ	جوتا۔لوہے کا نعل	فَخِذٌ	ران
بِئْرٌ	کنواں	کَاْسٌ	پیالہ	سِنٌّ	دانت
فَاْسٌ	کلہاڑی	نَفْسٌ	نفس۔جان	کَفٌّ	ہتھیلی
اَلرَّحَی	چکی	عَیْنٌ	آنکھ	یَمِیْنٌ	دایاں قسم
حَرْبٌ	جنگ	اُذُنٌ	کان	شِمَالٌ	بایاں

مندرجہ ذیل اسماء بھی مؤنث سماعی ہیں :-

۱۔ ملکوں، شہروں اور قبیلوں کے نام۔ جیسے : پاکستان ۔ مِصْرُ ۔ لَاهُورُ۔ قُرَيْشٌ ۔

۲۔ عورتوں کے اسمائے عَلَم، جیسے : زَيْنَبُ ۔ مَرْيَمُ ۔ هِنْدُ ۔ سُعَادُ۔

۳۔ ایسے اسمائے وصف جو عورتوں کے لیے خاص ہیں ، جیسے : مُرْضِعٌ (دودھ پلانے والی)۔ حَامِلٌ (حاملہ)۔ حالانکہ ان میں مؤنث کی کوئی علامت نہیں۔

۴۔ دوزخ کے نام۔ جیسے : سَقَرُ ۔ سَعِيْرٌ وغیرہ۔

۵۔ ہواؤں کے نام، جیسے : صَبَا ۔ جَنُوْبُ ۔ شَمَالُ ۔ سَمُوْمُ ۔ دَبُوْرُ وغیرہ۔

مندرجہ ذیل اسماء مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں :-

اسم	معنی	اسم	معنی	اسم	معنی
عَضُدٌ	کہنی اور کندھے کے درمیان کا بازو	اَلْمِعَى	انتڑی	اِزَارٌ	تہبند
		اِصْبَعٌ	انگلی	فَرَسٌ	گھوڑا گھوڑی
اِبْطٌ	بغل	طَرِيْقٌ	راستہ سڑک	بَبْغَاءُ	طوطا (نر و مادہ)
ضِرْسٌ	ڈاڑھ	سَبِيْلٌ	راستہ	قِرْدٌ	بندر۔ بندریا
عُنُقٌ	گردن	حَانُوْتٌ	دکان	فَارٌ	چوہا۔ چوہیا
لِسَانٌ	زبان	دِرْعٌ	زرہ	قَوْسٌ	کمان
اَلْقَفَا	گدی	مَاعِزٌ	بکرا۔ بکری	نَعَامَةٌ	شترمرغ
مَتْنٌ	کمر	رُوْحٌ	روح		(نر و مادہ)

ان کے علاوہ اسمائے جمع بھی مذکر اور مؤنث دونوں طرح استعمال ہوتے ہیں ، جیسے :

قَوْمٌ ۔ رَهْطٌ (تین سے دس تک کی جماعت) ۔ نَفَرٌ (تین سے دس تک کی جماعت) اِبِلٌ (اونٹ) غَنَمٌ (بھیڑ بکریاں)۔ خَيْلٌ (گھوڑوں یا گھڑ سواروں کی جماعت)۔

رَکْبٌ (سواروں کی جماعت)۔ اسم مبالغہ کا صیغہ جس کے آخر میں تا ۃ ہو، وہ بھی مذکر و مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے جیسے عَلَّامَۃٌ ہے۔

نوٹ: اردو زبان میں اہلِ حرفت کی مؤنث کے لیے الگ الفاظ ہیں، جیسے: لوہار سے لوہارن یا لوہاری۔ بڑھئی سے بڑھئن۔ عربی میں اس مفہوم کو حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اہلِ حرفت کے عربی اسم سے پہلے زَوْجَۃٌ کا لفظ لگا کر مرکب اضافی بنا لیجیے۔ مثلاً: لوہارن کے لیے: زَوْجَۃُ الْحَدَّادِ (= لوہار کی بیوی) بڑھئن کے لیے: زَوْجَۃُ النَّجَّارِ (= بڑھئی کی بیوی)۔

اسی طرح بعض رشتے بھی اسی طریقے سے بنا لیے جائیں گے۔ مثلاً: بھاوج کے لیے زَوْجَۃُ الْاَخِ۔ سالی = اُخْتُ الزَّوْجَۃِ۔ سالا = اَخُو الزَّوْجَۃِ۔ وغیرہ۔

مُرَکَّب توصیفی

تعریف: مرکب توصیفی دو اسموں کے ایسے مرکب کو کہتے ہیں کہ جن میں سے دوسرا اسم اپنے سے پہلے والے اسم کی اچھائی، برائی، حالت یا کیفیت بیان کرے۔ پہلے اسم کو موصوف (یا مَنْعُوْت) اور دوسرے کو صفت (یا نعت) کہتے ہیں۔ اردو اور انگریزی میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آتا ہے۔ جیسے اچھا لڑکا۔ اس میں اچھا صفت اور لڑکا موصوف ہے۔
لیکن اس کے برعکس عربی میں موصوف پہلے اور صفت بعد میں آتی ہے۔ عربی میں مرکب توصیفی کے قواعد کو ذیل میں بیان کیا جائے گا۔

مثالیں:

۱۔ رَجُلٌ صَادِقٌ (ایک سچا آدمی) (ب) اَلرَّجُلُ الصَّادِقُ (سچا آدمی)
وَلَدٌ صَالِحٌ (ایک نیک لڑکا) اَلْوَلَدُ الصَّالِحُ (نیک لڑکا)
تِلْمِیْذٌ مُجْتَھِدٌ (ایک محنتی طالب علم) اَلتِّلْمِیْذُ الْمُجْتَھِدُ (محنتی طالب علم)

(ج) اِمْرَأَةٌ صَادِقَةٌ (ایک سچی عورت) | (د) اَلْاِمْرَأَةُ الصَّادِقَةُ (سچی عورت)
بِنْتٌ صَالِحَةٌ (ایک نیک لڑکی) | اَلْبِنْتُ الصَّالِحَةُ (نیک لڑکی)
تِلْمِيْذَةٌ مُجْتَهِدَةٌ (ایک محنتی طالبہ) | اَلتِّلْمِيْذَةُ الْمُجْتَهِدَةُ (محنتی طالبہ)

اوپر مثالوں کے ان چار سیٹوں پر غور کیجیے۔ سیٹ 'ا' میں تینوں مثالوں میں موصوف اور صفت دونوں اسم نکرہ (بغیر 'اَلْ' کے) ہیں۔ جبکہ اس کے سامنے والے سیٹ 'ب' میں مذکور تینوں مثالوں میں موصوف اور صفت دونوں اسم معرفہ ('اَلْ' کے ساتھ) ہیں۔ اس کے بعد سیٹ 'ج' اور سیٹ 'د' پر غور کیجیے۔ ہر مثال میں موصوف مونث ہے تو اس کی صفت بھی مؤنث ہے جبکہ پہلے دو سیٹوں کی مثالوں میں موصوف اور صفت دونوں مذکر تھے۔ آخری دو سیٹوں کی ہر مثال میں بھی موصوف اگر اسم نکرہ ہے تو صفت بھی اسم نکرہ ہے اور موصوف اگر اسم معرفہ ہے تو اس کی صفت بھی اسم معرفہ ہے۔

قواعد:

۱۔ معرفہ و نکرہ ہونے میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۲۔ مذکر و مونث ہونے میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

مثالیں:

(ا) رَجُلٌ صَالِحٌ (ایک نیک آدمی)
رَجُلَانِ صَالِحَانِ (دو نیک آدمی)
رِجَالٌ صَالِحُوْنَ / صُلَحَاءُ (بہت سے نیک آدمی)

(ب) اَلْاِمْرَأَةُ الصَّالِحَةُ
اَلْاِمْرَأَتَانِ الصَّالِحَتَانِ
اَلنِّسَاءُ الصَّالِحَاتُ

ان دو سیٹوں میں دی گئی مثالوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ موصوف خواہ اسم نکرہ ہو یا اسم معرفہ، مذکر ہو یا مؤنث، اگر وہ مفرد ہے تو اس کی صفت بھی مفرد کے صیغے میں ہے۔ اگر وہ تثنیہ ہے تو اس کی صفت بھی تثنیہ کے صیغے میں ہے اور اگر موصوف

جمع کے صیغے میں ہے تو اس کی صفت بھی جمع کے صیغے میں ہے۔

قاعدہ:

مفرد، تثنیہ یا جمع ہونے (یعنی عدد) میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

مثالیں:

و۔ اَلتَّلَامِیْذُ الْمُجْتَهِدُوْنَ (محنتی طلبہ)
اَلْاَوْلَادُ الصَّادِقُوْنَ (سچے لڑکے)
اَلرِّجَالُ الصَّالِحُوْنَ / الصُّلَحَاءُ (بہت سے نیک مرد)

(ب) اَلْاَشْجَارُ الطَّوِیْلَةُ / الطَّوِیْلَاتُ / الطِّوَالُ (لمبے درخت)
اَلْجِبَالُ الْعَالِیَةُ / الْعَالِیَاتُ / الْعَوَالِیْ (اونچے پہاڑ)
اَلْاَنْهَارُ الْجَارِیَةُ / الْجَارِیَاتُ / الْجَوَارِیْ (بہت سے بہتے دریا)

سیٹ الف کی مثالوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ موصوف مذکر ہے اور جمع مکسر کے صیغے میں اور ذوی العقول (عقل والوں) میں سے ہے، اس کی صفت بھی جمع مذکر (جمع سالم یا جمع مکسر) کے صیغے میں آئی ہے۔ جبکہ سیٹ 'ب' میں موصوف مذکر ہے، جمع مکسر کے صیغے میں ہے لیکن غیر ذوی العقول میں سے ہے اور اس کی صفت واحد مؤنث / جمع مؤنث سالم / جمع مذکر مکسر کے صیغے میں آئی ہے۔

قاعدہ:

اگر موصوف مذکر جمع مکسر غیر ذوی العقول میں سے ہو تو اس کی صفت (عام طور پر) واحد مؤنث کے صیغے میں آتی ہے اور جمع مؤنث سالم اور مذکر کے جمع مکسر کے صیغے میں بھی آسکتی ہے۔ یہی قاعدہ اسم جنس جمعی کا ہے۔

مثالیں:

(ا) رَجُلٌ صَالِحٌ
تِلْمِیْذٌ مُجْتَهِدٌ
اِمْرَأَةٌ صَادِقَةٌ

(ب) رَجُلًا صَالِحًا
تِلْمِیْذًا مُجْتَهِدًا
اِمْرَأَةً صَادِقَةً

(ج) رَجُلٍ صَالِحٍ
تِلْمِيْذٍ مُجْتَهِدٍ
اِمْرَأَةٍ صَادِقَةٍ

سیٹ 'ا' میں تینوں مثالوں میں موصوف مرفوع ہے اور اس کی صفت بھی مرفوع ہے۔ سیٹ 'ب' میں ہر مثال میں موصوف منصوب ہے اور اس کی صفت بھی منصوب ہے۔ سیٹ 'ج' میں موصوف مجرور ہے تو اس کی صفت بھی مجرور ہے۔

قاعدہ:

اِعراب میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

مثالیں:

خَالِدُنِ الْفَاتِحُ ۔ عَلِیُّنِ الزَّاهِدُ ۔ مُحَمَّدُنِ الْعَادِلُ

ان مثالوں میں موصوف اسمِ معرفہ (اسمِ عَلَم) ہے، لہٰذا اس کی صفت بھی معرفہ (اَلْ کے ساتھ) آئی ہے۔ اگر موصوف کے آخری حرف پر تنوین ڈالیں تو بولنے میں روانی باقی نہیں رہتی بلکہ موصوف کو الگ بول کر پھر صفت کو بولنا پڑے گا۔ (یعنی خَالِدٌ اَلْفَاتِحُ)۔ اس رکاوٹ کو دُور کرنے کے لیے موصوف کے آخری حرف سے تنوین اڑا کر آخر میں نون مکسورہ لگا دیتے ہیں۔

مرکب توصیفی کے قواعد: جیسا کہ مذکورہ بالا مثالوں سے ظاہر ہے صفت درج ذیل باتوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے۔

۱۔ معرفہ و نکرہ ہونے میں۔
۲۔ مذکر و مونث ہونے میں۔
۳۔ عدد (یعنی مفرد۔ تثنیہ۔ جمع) میں۔
۴۔ اعراب میں۔

اور اگر موصوف مذکر جمع مکسر غیر ذوی العقول میں سے ہو تو صفت واحد مؤنث

جمع مذکر مکسر اور جمع مؤنث سالم کے صیغے سے آتی ہے۔ اور اگر موصوف اسم جنس جمعی ہو تو اس کا بھی یہی قاعدہ ہے۔

عام استعمال ہونیوالے چند مرکب توصیفی

تعلیم سے متعلق

مرکب توصیفی	معنی
مَدْرَسَةٌ اِبْتِدَائِيَّةٌ	پرائمری سکول
مَدْرَسَةٌ مُتَوَسِّطَةٌ	مڈل سکول
مَدْرَسَةٌ ثَانَوِيَّةٌ	سیکنڈری سکول
مَدْرَسَةٌ نَمُوْذَجِيَّةٌ	ماڈل سکول
دِرَاسَاتٌ عُلْيَا	اعلیٰ تعلیم۔ہائر سٹڈیز
اَلْاُسْتَاذُ الْمُحَاضِرُ	لیکچرار
اَلْاُسْتَاذُ الْمُسَاعِدُ	اسسٹنٹ پروفیسر
اَلْاُسْتَاذُ الْمُلْحَقُ	ایسوسی ایٹ پروفیسر
اَلْعَامُ الدِّرَاسِيُّ	اکیڈمک ییئر۔تعلیمی سال
اِمْتِحَانٌ / اِخْتِبَارٌ	فائنل امتحان
نِهَائِيٌّ	آخری امتحان
اَلْاِمْتِحَانُ السَّنَوِيُّ	سالانہ امتحان
دِرَاسَاتٌ اِسْلَامِيَّةٌ	اسلامک سٹڈیز
اَللُّغَةُ الْعَرَبِيَّةُ	عربی زبان
دِرَاسَاتٌ اِجْتِمَاعِيَّةٌ	سوشل سٹڈیز
اَللُّغَةُ الْاِنْجِلِيْزِيَّةُ	انگریزی زبان
اِجَازَةٌ صَيْفِيَّةٌ	گرمائی تعطیلات
اِجَازَةٌ سَنَوِيَّةٌ	سالانہ تعطیلات
دَرَجَاتٌ عَالِيَةٌ	اعلیٰ نمبر
اَلْوَاجِبُ الْمَنْزِلِيُّ	گھر کا کام۔ہوم ورک

کھانے پینے سے متعلق

مرکب توصیفی	معنی
مَاءٌ عَذْبٌ	میٹھا پانی
مَاءٌ مِلْحٌ	کھاری پانی
حَلِيْبٌ طَازَجٌ	تازہ دودھ
حَلِيْبٌ مُجَفَّفٌ	خشک دودھ
حَلِيْبٌ مُعَلَّبٌ	ڈبے میں بند دودھ
عَصِيْرٌ مُشَكَّلٌ	مکسڈ جوس
	ملے جلے پھلوں کا رس

مرکب توصیفی	معنی
شَایٌ اَخْضَرُ	سبز چائے
شَایٌ عَادِیٌّ	عام چائے
طَعَامٌ جَاهِزٌ	تیار کھانا
طَعَامٌ لَذِیْذٌ	مزے دار کھانا
مَاءٌ بَارِدٌ	ٹھنڈا پانی
شَایٌ حَارٌّ	گرم چائے
اَلْاَشْرِبَةُ الْبَارِدَةُ	کولڈ ڈرنکس
بَیْضٌ مَقْلِیٌّ	ابلا ہوا انڈہ
بَیْضٌ مَشْوِیٌّ	آملیٹ
بَیْضٌ مَسْلُوْقٌ	فرائی انڈہ
دَجَاجَةٌ مَشْوِیَّةٌ	بھنی ہوئی مرغی
	چکن روسٹ
خُبْزٌ اَبْیَضُ	ڈبل روٹی
لَحْمٌ اَبْیَضُ	پرندوں کا گوشت
لَحْمٌ اَحْمَرُ	حیوانات کا گوشت
لَحْمٌ مَفْرُوْمٌ	قیمہ
اُرْزٌ مَقْلِیٌّ	ابلے چاول
اُرْزٌ مُسَكَّرٌ	میٹھے چاول
اُرْزٌ مُحَمَّصٌ	چنے والے پلاؤ

ٹیلیفون، ڈاک، کسٹمز وغیرہ سے متعلق

مرکب توصیفی	معنی
اَلْاِتِّصَالُ الْهَاتِفِیُّ	ٹیلیفونی رابطہ
مُكَالَمَةٌ مَحَلِّیَّةٌ	لوکل کال
مُكَالَمَةٌ دُوَلِیَّةٌ	انٹرنیشنل کال
اَلْبَرِیْدُ الْمَحَلِّیُّ	لوکل ڈاک
اَلْبَرِیْدُ الدَّاخِلِیُّ	اندرون ملکی ڈاک
اَلْبَرِیْدُ الْخَارِجِیُّ	بیرون ملکی ڈاک
اَلْبَرِیْدُ الْجَوِّیُّ	ہوائی ڈاک۔ ایئر میل
اَلْبَرِیْدُ السَّطْحِیُّ	بری ڈاک
اَلْبَرِیْدُ الْعَادِیُّ	عام ڈاک
خِطَابٌ مُسَجَّلٌ	رجسٹرڈ خط
خِطَابٌ مَضْمُوْنٌ	انشورڈ خط
طَرْدٌ مُسَجَّلٌ	رجسٹرڈ پارسل
طَرْدٌ مَضْمُوْنٌ	انشورڈ پارسل
بَرْقِیَّةٌ عَادِیَّةٌ	عام تار
بَرْقِیَّةٌ سَرِیْعَةٌ	ایکسپریس تار
تَخْلِیْصٌ جُمْرُكِیٌّ	کسٹم کلیئرنگ
رُسُوْمٌ جُمْرُكِیَّةٌ	کسٹم ڈیوٹی
مُفَتِّشٌ جُمْرُكِیٌّ	کسٹم انسپکٹر
شَحْنٌ جَوِّیٌّ	ایئر کارگو
مُسْتَوْدَعٌ جُمْرُكِیٌّ	کسٹم سٹور

فوج اور اسلحہ سے متعلق

مرکب توصیفی	معنی
جُنْدِيٌّ عَسْكَرِيٌّ	فوجی سپاہی
ضَابِطٌ عَسْكَرِيٌّ	فوجی افسر
رَشَّاشَةٌ بُنْدُقِيَّةٌ	سٹین گن
طَائِرَةٌ حَرْبِيَّةٌ	جنگی جہاز
طَائِرَةٌ نَفَّاثَةٌ	جیٹ جہاز
طَائِرَةٌ عَمُودِيَّةٌ مِرْوَحِيَّةٌ	ہیلی کاپٹر
قَاعِدَةٌ جَوِّيَّةٌ	ایئر بیس
مُنَاوَرَاتٌ عَسْكَرِيَّةٌ	فوجی مشقیں
قُنْبُلَةٌ يَدَوِيَّةٌ	ہینڈ گرنیڈ دستی بم
قُنْبُلَةٌ ذَرِّيَّةٌ	ایٹم بم
مِظَلَّةٌ وَاقِيَةٌ	پیراشوٹ

صنعت وتجارت سے متعلق

مرکب توصیفی	معنی
أَسْعَارٌ مُنْخَفِضَةٌ	کم قیمتیں۔ گری ہوئی قیمتیں۔
أَسْعَارٌ مُرْتَفِعَةٌ	بڑھی ہوئی قیمتیں
أَسْعَارٌ بَاهِظَةٌ	بہت زیادہ قیمتیں
مَزَادٌ عَلَنِيٌّ	نیلام عام
تَخْفِيضَاتٌ	بہت ہی کم قیمتیں
هَائِلَةٌ	قیمتوں میں بہت زیادہ کمی۔
تَشْكِيلَاتٌ جَدِيدَةٌ	نئے ڈیزائن
شَرِكَةٌ تَضَامُنِيَّةٌ	لمیٹڈ کمپنی
عُمْلَةٌ أَجْنَبِيَّةٌ	فارن ایکسچینج
اَلنَّقْدُ الْأَجْنَبِيُّ	غیر ملکی کرنسی
ضَمَانٌ مَالِيٌّ	مالی ضمانت/گارنٹی
الحسابُ الجاري	کرنٹ اکاؤنٹ
حَوَالَةٌ مَصْرِفِيَّةٌ	بینک ڈرافٹ
إِذْنٌ بَرِيدِيٌّ	پوسٹل آرڈر
اَلسِّعْرُ الرَّسْمِيُّ	سرکاری شرح مبادلہ
اَلْعَلَامَاتُ التِّجَارِيَّةُ	ٹریڈ مارکس
اَلْمَشْرُوعَاتُ الْمُشْتَرَكَةُ	مشترکہ منصوبے جوائنٹ وینچرز
عُنْوَانٌ بَرْقِيٌّ	ٹیلیگراف ایڈریس
اَلْجَرِيدَةُ الرَّسْمِيَّةُ	سرکاری گزٹ
اَلْقِطَاعُ الْخَاصُّ	پرائیویٹ سیکٹر
اَلْقِطَاعُ الْعَامُّ	پبلک سیکٹر
اَلْقِطَاعُ الصِّنَاعِيُّ	انڈسٹریل زون

مرکب توصیفی	معنی
صِنَاعَاتٌ أَهْلِيَّةٌ	ملکی مصنوعات
اَلصَّالِحُ الْعَامُّ	مفادِ عامہ
اَلْمَصْلَحَةُ الْعَامَّةُ	رفاہِ عامہ
اِكْتِفَاءٌ ذَاتِيٌّ	خودکفالت
اَلتَّأْمِيْنُ الْاِجْتِمَاعِيُّ	گروپ انشورنس
اَلتَّأْمِيْنُ الْفَرْدِيُّ	انفرادی انشورنس

متفرق

مرکب توصیفی	معنی
حَرِيْرٌ أَصْلِيٌّ	خالص ریشم
حَرِيْرٌ تَقْلِيْدِيٌّ	مصنوعی ریشم
خِلْعَةٌ فَاخِرَةٌ	قیمتی پوشاک خلعت فاخرہ
اَلْبِسَةٌ جَاهِزَةٌ	ریڈی میڈ کپڑے
قِمَاشٌ مُطَرَّزٌ	پھول دار کپڑا
مِنْدِيْلٌ يَدَوِيٌّ	ہاتھ والا رومال
لَوْنٌ ثَابِتٌ	پکا رنگ
لَوْنٌ فَاقِعٌ	گہرا رنگ
لَوْنٌ غَاسِقٌ	بہت گہرا رنگ
فَحْصٌ طِبِّيٌّ	طبی معائنہ
عِنَايَةٌ طِبِّيَّةٌ	میڈیکل کیئر
شَهَادَةٌ طِبِّيَّةٌ	میڈیکل سرٹیفکیٹ

مرکب توصیفی	معنی
وَصْفَةٌ طِبِّيَّةٌ	طبی نسخہ
عَمَلِيَّةٌ جِرَاحِيَّةٌ	سرجیکل آپریشن
مُدِيْرٌ مُسَاعِدٌ	اسسٹنٹ ڈائریکٹر
مُوَظَّفٌ حُكُوْمِيٌّ	سرکاری ملازم
مُهَنْدِسٌ مَدَنِيٌّ	سول انجینئر
مُهَنْدِسٌ كَهْرَبَائِيٌّ	الیکٹریکل انجینئر
قَمَرٌ صِنَاعِيٌّ	مصنوعی سیارہ
اَلطَّاقَةُ الذَّرِّيَّةُ	ایٹمی توانائی
اَلطَّاقَةُ النَّوَوِيَّةُ	نیوکلیئر توانائی
مُفَاعِلٌ ذَرِّيٌّ	ایٹمی ری ایکٹر
اَلْفِيْزِيَاءُ/اَلطَّبِيْعِيَّاتُ النَّوَوِيَّةُ	نیوکلیئر فزکس
كَوْكَبٌ سَيَّارٌ	سیارہ
صَحِيْفَةٌ / جَرِيْدَةٌ يَوْمِيَّةٌ	روزنامہ۔ ڈیلی اخبار
مَجَلَّةٌ أُسْبُوْعِيَّةٌ	ہفت روزہ (رسالہ)
مَجَلَّةٌ شَهْرِيَّةٌ	ماہنامہ (رسالہ)
اَلْأَشْغَالُ الْعَامَّةُ	پبلک ورکس
اَلْحُقُوْقُ الْمَدَنِيَّةُ	شہری حقوق
اَلْمَنَافِعُ الْعَامَّةُ	پبلک سہولتیں
بَيْتٌ مَفْرُوْشٌ	فرنشڈ گھر
آلَةٌ حَاسِبَةٌ	کیلکولیٹر

مرکب توصیفی	معنی	مرکب توصیفی	معنی
اَلْآلَةُ الْكَاتِبَةُ	ٹائپ رائٹر	اَلْأَهْلِيَّةُ/الْأَلِيفَةُ	پالتو جانور
بِطَاقَةٌ شَخْصِيَّةٌ	شناختی کارڈ	اَلسُّرْعَةُ الْأُولٰى	فرسٹ گیئر
مَقْعَدٌ مَحْجُوزٌ	ریزرو سیٹ	اَلسُّرْعَةُ الثَّانِيَةُ	سیکنڈ گیئر
مَهْرٌ مُعَجَّلٌ	فوری طور پر واجب الادا مہر	اَلسُّرْعَةُ الثَّالِثَةُ	تھرڈ گیئر
		اَلسُّرْعَةُ الْخَلْفِيَّةُ	ریورس گیئر
مَهْرٌ مُؤَجَّلٌ	تاخیر سے ادا کیا جانے والا مہر	اَلسُّرْعَةُ الْقُصْوٰى	میکسیم سپیڈ
		نَظَّارَةٌ شَمْسِيَّةٌ	دھوپ والی عینک
أَمْرٌ بَسِيطٌ	معمولی کام	نَظَّارَةٌ طِبِّيَّةٌ	نظر والی عینک
أَمْرٌ هَامٌّ	اہم کام	مَرْكَزٌ صِحِّيٌّ	ہیلتھ سنٹر
اَلْمَوْعِدُ الْمُحَدَّدُ	وقتِ مقررہ	سَفِينَةٌ تِجَارِيَّةٌ	تجارتی جہاز
دَرَجَةٌ أُولٰى	فرسٹ کلاس	سَفِينَةٌ حَرْبِيَّةٌ	جنگی جہاز
دَرَجَةٌ سِيَاحِيَّةٌ	اکانومی کلاس	سَفِينَةٌ شِرَاعِيَّةٌ	بادبانی جہاز
رِحْلَةٌ سَعِيدَةٌ	اچھا سفر	اَلْأَرْضُ الْمُحْتَلَّةُ	مقبوضہ زمین
حَرٌّ شَدِيدٌ	سخت گرمی	كَشْمِيرُ الْمُحْتَلَّةُ	مقبوضہ کشمیر
بَرْدٌ قَارِسٌ	سخت سردی	اَلْأُمَمُ الْمُتَقَدِّمَةُ	ترقی یافتہ قومیں
يَوْمٌ حَارٌّ	گرم دن	اَلْأُمَمُ الْمُتَخَلِّفَةُ	پسماندہ اقوام
يَوْمٌ بَارِدٌ	ٹھنڈا والا دن	مَوْجَةٌ قَصِيرَةٌ	شارٹ ویو
يَوْمٌ مَاطِرٌ	بارش والا دن	مَوْجَةٌ مُتَوَسِّطَةٌ	میڈیم ویو
لَيْلَةٌ مُظْلِمَةٌ	تاریک رات	اَلْمَنَاظِرُ الطَّبِيعِيَّةُ	فطری مناظر
لَيْلَةٌ مُقْمِرَةٌ	چاندنی والی رات	اَلْحَيَاةُ الدُّنْيَا	دنیوی زندگی
غَائِمٌ جُزْئِيٌّ	جزوی طور پر ابر آلود	اَلدَّارُ الْآخِرَةُ	آخری گھر
اَلْحَيَوَانَاتُ الدَّاجِنَةُ	گھریلو جانور		

تمرین (۱)

نیچے دیئے گئے اسمائے صفت کے ساتھ خالی جگہیں پُر کیجیے تاکہ قواعد کے مطابق درست مرکب توصیفی بن جائیں۔

اسمائے صفت :

(i) ضَيِّقَةٌ (تنگ) (ii) جَمِيلٌ (خوبصورت) (iii) طَوِيلٌ (لمبا)
(iv) اَلزَّرْقَاءُ (نیلی) (v) اَلْمُجْتَهِدُوْنَ (محنتی) (vi) جَدِيدٌ (نیا)
(vii) نَشِيطَةٌ (ہوشیار) (viii) عَمِيقَةٌ (گہری) (ix) وَاسِعَةٌ (کشادہ)
(x) طَمَّاعٌ (لالچی) (xi) طَوِيلَةٌ (لمبی) (xii) مُضِيئَةٌ (روشن)
(xiii) مُمْتِعَةٌ (مزیدار) (xiv) صَغِيرٌ (چھوٹا) (xv) صَغِيرَةٌ (چھوٹی)
(xvi) جَيِّدَةٌ (عمدہ) (xvii) جَمِيلَةٌ (خوبصورت) (xviii) غَبِيٌّ کند ذہن
(xix) نَائِيَةٌ (دوردراز) (xx) وَاسِعٌ کشادہ۔

۱۔	تِلْمِيذَةٌ ------ (طالبہ)	۱۱۔	بَيْتٌ -------- (گھر)
۲۔	اَلسَّمَاءُ ------ (آسمان)	۱۲۔	ذَيْلٌ -------- (دُم)
۳۔	حُفْرَةٌ ------ (گڑھا)	۱۳۔	مُدَّةٌ -------- (مدت)
۴۔	قَرْيَةٌ ------ (گاؤں)	۱۴۔	كَلْبٌ -------- (کتا)
۵۔	طَرِيقٌ ------ (راستہ۔سڑک)	۱۵۔	رَجُلٌ -------- (مرد)
۶۔	صَحَارِي ------ (صحرا کی جمع)	۱۶۔	صِحَّةٌ -------- (صحت)
۷۔	شَارِعٌ ------ (گلی۔سڑک)	۱۷۔	قِصَصٌ -------- (قصے)
۸۔	بَسَاتِيْنُ ------ (باغات)	۱۸۔	كِتَابٌ -------- (کتاب)
۹۔	مَنْظَرٌ ------ (منظر)	۱۹۔	مَصَابِيحُ --(مصباح کی جمع۔چراغ)
۱۰۔	أَرْنَبٌ ------ (خرگوش)	۲۰۔	اَلرِّجَالُ --(الرجل کی جمع۔مرد)

جواب: ۱ = (vii) ۲- (iv) ۳- (viii) ۴- (xix)

۵- (i) ۶- (IX) ۷- (XX) ۸- (XVII) ۹- (ii) ۱۰- (XV)

۱۱- (XIV) ۱۲- (iii) ۱۳- (XI) ۱۴- (X) ۱۵- (XVIII) ۱۶- (XVI)

۱۷- (XIII) ۱۸- (VI) ۱۹- (XII) ۲۰- (V)

تمرین (۲)

عمود "الف" اور عمود "ب" میں سے اسماء لے کر مرکب توصیفی بنائیں۔

(ا)

	الف			ب	
۱-	مَاءٌ	(پانی)	(i)	جَمِيلَتَانِ	(جَمِيلَةٌ کا تثنیہ)
۲-	اَلْفَلَّاحُ	(کسان)	(ii)	اَلشَّقِيُّ	(بد بخت)
۳-	سُهُولٌ	(میدان۔ سَهْلٌ کی جمع)	(iii)	اَلْفَرِحُ	(خوش)
۴-	اَلْاَرْضُ	(زمین)	(iv)	اَلْعَالِيَةُ	(اونچی۔ بلند)
۵-	وَلَدٌ	(لڑکا)	(v)	مِلْحٌ	(کھاری، نمکین)
۶-	اَلرَّجُلُ	(مرد)	(vi)	اَلْمُعْشِبَةُ	(گھاس والی)
۷-	اَلْكَلَامُ	(گفتگو)	(vii)	صَغِيرَتَانِ	(صَغِيرَةٌ کا تثنیہ)
۸-	قِطَّتَانِ	(دو بلیاں)	(viii)	شَامِخَةٌ	(اونچی۔ بلند)
۹-	مَحْمُودٌ		(ix)	اَلنَّشِيطُ	(مستعد۔ ہوشیار)
۱۰-	جِبَالٌ	(جَبَلٌ کی جمع۔ پہاڑ)	(x)	ذَكِيٌّ	(ذہین)
۱۱-	بِنْتَانِ	(دو لڑکیاں)	(xi)	خِصْبَةٌ	(زرخیز)
۱۲-	اَلْقُصُورُ	(محلات۔ اَلْقَصْرُ کی جمع)	(xii)	اَلْعَذْبُ	(میٹھا۔ شیریں)

جواب: (۱) (V) ۲- (IX) ۳- (XI) ۴- (VI) ۵- (X)

۶۔ (ii) ۷۔ (XII) ۸۔ (VII) ۹۔ (iii) ۱۰۔ (VIII) ۱۱۔ (i)
۱۲۔ (IV)

(۲)

	الف			ب	
۱۔	اِمْرَأَةٌ	(عورت)	(i)	لَذِيْذَةٌ	(مزیدار)
۲۔	رَجُلٌ	(مرد)	(ii)	اَلْمُهَذَّبَتَانِ	(المهذبة کا تثنیہ)
۳۔	لَيْلٌ	(رات)	(iii)	اَلْمُزْدَحِمَةُ	(بھیڑ والی)
۴۔	اَلْعُشْبُ	(گھاس)	(IV)	صَبُوْرٌ	(بہت صبر کرنیوالا/والی)
۵۔	اَلشَّوَارِعُ	(سڑکیں)	(V)	نَظِيْفٌ	(صاف ستھرا)
۶۔	فَوَاكِهُ	(پھل۔ فَاكِهَةٌ کی جمع)	(VI)	اَلْاَخْضَرُ	(سبز۔ ہرا)
۷۔	بِنْتَانِ	(دو لڑکیاں)	(VII)	صَابِرٌ	(صبر کرنے والا)
۸۔	اَلصَّدِيْقَتَانِ	(دو سہیلیاں)	(VIII)	مُؤَدَّبَتَانِ	(دو ادب والیاں)
۹۔	يَوْمٌ	(دن)	(IX)	قَائِظٌ	(سخت گرمی والا)
۱۰۔	تِلْمِيْذَانِ	(دو طالب علم)	(X)	مُظْلِمٌ	(تاریک)
۱۱۔	اَلْوَلَدَانِ	(دو لڑکے)	(XI)	اَلْمُجْتَهِدَانِ	(دو محنتی مذکر)
۱۲۔	لِبَاسٌ	(لباس)	(XII)	نَاجِحَانِ	(دو کامیاب مذکر)

جواب: ۱۔ (IV) ۲۔ (VII) ۳۔ (X) ۴۔ (VI) ۵۔ (iii)
۶۔ (I) ۷۔ (VIII) ۸۔ (ii) ۹۔ (IX) ۱۰۔ (XII)
۱۱۔ (XI) ۱۲۔ (V)

تمرین (۴)

عربی میں ترجمہ کیجیے۔

۱۔ میٹھا سیب ۲۔ سبز ٹہنی ۳۔ ایک پھلدار درخت
۴۔ دو چمکدار ستارے ۵۔ ایک قیمتی گھڑی ۶۔ سچے مسلمان
۷۔ نیک مومن عورتیں ۸۔ ایک تیز رفتار موٹر ۹۔ کامیاب لڑکے
۱۰۔ چاندنی راتیں ۱۱۔ گہرا کنواں ۱۲۔ کھلا گھر
۱۳۔ تازہ گوشت ۱۴۔ زوردار بارش ۱۵۔ ایک سست رفتار گھوڑا
۱۶۔ سستا کپڑا ۱۷۔ آنے والا دن ۱۸۔ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر
۱۹۔ ایک کاہل بڑھئی ۲۰۔ زہریلے جراثیم ۲۱۔ خوبصورت موسم
۲۲۔ ٹھنڈا پانی ۲۳۔ ایک بڑی غلطی ۲۴۔ دو خوش بخت عورتیں
۲۵۔ دو بھنی ہوئی مرغیاں۔

جواب:

۱۔ اَلتُّفَّاحُ الْحُلْوُ ۲۔ اَلْغُصْنُ الْاَخْضَرُ
۳۔ شَجَرَةٌ مُثْمِرَةٌ ۴۔ اَلنَّجْمَانِ اللَّامِعَانِ
۵۔ سَاعَةٌ ثَمِيْنَةٌ ۶۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ الصَّادِقُوْنَ
۷۔ اَلْمُؤْمِنَاتُ الصَّالِحَاتُ ۸۔ سَيَّارَةٌ سَرِيْعَةٌ
۹۔ اَلْاَوْلَادُ النَّاجِحُوْنَ ۱۰۔ اَللَّيَالِي الْمُقْمِرَةُ
۱۱۔ اَلْبِئْرُ الْعَمِيْقَةُ ۱۲۔ اَلدَّارُ الْوَاسِعَةُ
۱۳۔ اَللَّحْمُ الطَّرِيُّ ۱۴۔ اَلْمَطَرُ الْغَزِيْرُ
۱۵۔ فَرَسٌ بَطِيْءٌ ۱۶۔ اَلثَّوْبُ الرَّخِيْصُ
۱۷۔ اَلْيَوْمُ التَّالِي ۱۸۔ اَلْبَحْرُ الْهَائِجُ
۱۹۔ نَجَّارٌ كَسْلَانُ ۲۰۔ اَلْجَرَاثِيْمُ السَّامَّةُ

۲۱- جَوٌّ بَهِيْجٌ ۲۲- اَلْمَاءُ الْبَارِدُ

۲۳- خَطَأٌ جَسِيْمٌ ۲۴- اِمْرَأَتَانِ سَعِيْدَتَانِ

۲۵- دَجَاجَتَانِ مَشْوِيَّتَانِ

اسمِ اشارہ

تعریف: یہ وہ اسم ہے جو کسی چیز کی حسّی اشارے کے ساتھ تعیین کرتا ہے۔ ہر اسم کسی چیز کی تعیین کرتا ہے لیکن اسمِ اشارہ میں اس کی تعیین کے ساتھ ساتھ حسّی اشارہ بھی پایا جاتا ہے۔ جس چیز کی حسّی اشارے کے ساتھ تعیین کی جاتی ہے اسے مُشَارٌ اِلَیہ کہتے ہیں۔ مثلاً آپ ایک چڑیا کو اڑتے ہوئے دیکھ کر اپنی انگلی سے اس کی طرف اشارہ کر کے کہیں: ذَا الْعُصْفُوْرُ (یہ چڑیا)۔ اس میں ذَا اسمِ اشارہ ہے جو حسّی (یعنی آپ کی انگلی کے) اشارے کے ساتھ مشارٌ الیہ کو معین کرتا ہے کہ وہ عُصْفور ہے۔ مُشارٌ الیہ عام طور پر محسوس چیز ہوتی ہے، لیکن کبھی معنوی چیز بھی ہوتی ہے، مثلاً آپ کہیں: ذَا الرَّأْيُ (یہ رائے)۔ اس میں الرّأیُ جو مشارٌ الیہ ہے ایک معنوی چیز ہے۔

اسمِ اشارہ کی اقسام: اسمِ اشارہ مذکر و مونث ہر دو کے مفرد، تثنیہ اور جمع کے صیغوں کے لیے الگ الگ ہوتا ہے۔ اسی طرح قریب و بعید کے لیے بھی جدا جدا ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

قریب کے اسمائے اشارہ

	مذکر کے لیے	مونث کے لیے
واحد کیلیے	ذَا	ذِيْ - ذِهْ - ذِهٖ - ذَاتَ - تِيْ - تَا - تِهْ - تِهِ - تِهٖ

تثنیہ کیلیے	ذَانِ (رفعی حالت) ذَیْنِ (حالتِ نصب وجر)	تَانِ (حالتِ رفع) تَیْنِ (حالتِ نصب وجر)
جمع کیلیے	اُولَاءِ - اُولٰی	اُولَاءِ - اُولٰی

ھَا کا سابقہ:

مخاطب کی تنبیہ کے لیے ان اسمائے اشارہ سے پہلے ھَا کا سابقہ لگاتے ہیں۔ تنبیہ سے مراد یہ ہے کہ اگر مخاطب غافل ہے تو اس کی غفلت دُور کر کے اسے مشارٌ الیہ کی طرف متوجہ کیا جائے اور اگر وہ پہلے سے ہی متوجہ ہے تو ھَا کے ذریعے اسے مشارٌ الیہ کی عظمت واہمیت کا احساس دلایا جائے۔ شروع میں ھَا کا اضافہ کرنے کے بعد ان کی صورت یوں ہوگی۔

	مذکر کے لیے	مؤنث کے لیے
واحد	ھٰذَا	ھٰذِی - ھَاتِی - ھَاتَا - ھٰذِہٖ - ھَاتِہٖ
تثنیہ	ھٰذَانِ (حالتِ رفع) ھٰذَیْنِ (حالتِ نصب وجر)	ھَاتَانِ (حالتِ رفع) ھَاتَیْنِ (حالتِ نصب وجر)
جمع	ھٰؤُلَاءِ	ھٰؤُلَاءِ

کاف کا لاحقہ:

ان اسمائے اشارہ میں سے بعض کے ساتھ کاف (ذٰلِکَ) کا لاحقہ بھی لگا دیا جاتا

---

[1] بعض نحویوں کے نزدیک کافِ خطاب لگانے کے بعد اسم اشارہ قریب اور بعید کے درمیان یعنی متوسط فاصلے پر چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

ہے۔ یہ لاحقہ واحد مؤنث کے صرف تین اسماء، تِی۔ تَا۔ ذِی کے ساتھ لگتا ہے (باقی ساتھ اسماء کے ساتھ نہیں لگتا)۔ باقی تمام اسماء کے ساتھ یہ لاحقہ آتا ہے۔ اس کاف کو کافِ خطاب کا حرف (نہ کہ ضمیر) کہتے ہیں۔ کاف لگانے کے بعد ان کی زیادہ مشہور و مستعمل صورتیں یہ ہیں۔

ذَاكَ۔ ذَانِكَ۔ أُولٰئِكَ (مذکر)۔ تِيكَ۔ تَانِكَ۔ أُولٰئِكَ (مؤنث)۔

بعید کے لیے اسمائے اشارہ:

قریب کے لیے جو اسمائے اشارہ ہیں ان کے آخر میں اگر کافِ خطاب اور کاف سے پہلے لام (جسے لامِ بُعد کہتے ہیں) لگا دیں تو یہ بعید کے لیے اشارے کا کام دیتا ہے ان دونوں حروف کے لگانے کے بعد صورت یوں بنے گی۔

ذَا سے ذَالِكَ۔ ذِیْ سے ذِلْكَ، تِیْ سے تِلْكَ، تَا سے تَلْكَ۔

تثنیہ مذکر بعید کے لیے ذَالِكَ، تثنیہ مؤنث بعید کے لیے تَانِكَ اور مذکر و مؤنث کے جمع کے صیغے کے لیے أُولٰئِكَ ہی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ اس طرح بعید کے لیے اسمائے اشارہ کی جدول اس طرح سے ہے۔

	مذکر	مؤنث
واحد	ذَالِكَ	تِلْكَ
تثنیہ	ذَانِكَ	تَانِكَ
جمع	أُولٰئِكَ	أُولٰئِكَ

مثالیں:

(الف) بغیر سابقہ ولاحقہ کے: ذَا الْقَلَمُ (یہ قلم)۔ ذَانِ الْقَلَمَانِ (یہ دو قلم) أُولَاءِ الْأَقْلَامُ (یہ بہت سے قلم) ذِی الْعِمَارَةُ (یہ عمارت) تَانِ الْعِمَارَتَانِ (یہ دو عمارتیں)۔ أُولَاءِ الْعِمَارَاتُ (یہ بہت سی عمارتیں)۔

(ب) ھَا کے سابقہ کے ساتھ: ھٰذَا الکتاب۔ ھٰذَانِ الْکِتَابَانِ۔ ھٰؤُلَاءِ الکُتُبُ۔ ھٰذِہِ الْحَدِیْقَۃُ۔ ھَاتَانِ الْحَدِیْقَتَانِ۔ ھٰؤُلَاءِ الحدائقُ۔

(ج) کاف کے لاحقے کے ساتھ: ذَاکَ الْوَلَدُ (یہ لڑکا۔ جو نہ بہت دُور ہے اور نہ ہی بہت قریب ہے)۔ ذَانِکَ الْوَلَدَانِ (یہ دو لڑکے/وہ دو لڑکے۔ جو نہ بہت دُور ہیں اور نہ ہی بہت قریب ہیں)۔ اُولٰئِکَ الْاَوْلَادُ (یہ بہت سے لڑکے/وہ بہت سے لڑکے۔ جو نہ بہت دور ہیں اور نہ بہت قریب ہیں)۔

ذِیْکَ/تِیْکَ/تَاکَ الدَّارُ (یہ گھر۔ جو نہ بہت دور ہے اور نہ ہی بہت قریب ہے)۔ تَانِکَ الدَّارَانِ (یہ دو گھر/وہ دو گھر۔ جو نہ بہت دور ہیں اور نہ ہی بہت قریب)۔ اُولٰئِکَ الدِّیَارُ (یہ/وہ بہت سے گھر جو نہ بہت دور ہیں اور نہ ہی بہت قریب)۔

(د) لام اور کاف کے لاحقہ کے ساتھ: ذَالِکَ الْوَلَدُ (وہ لڑکا)۔ تِلْکَ/ذِلْکَ/تَلْکَ الْبِنْتُ (وہ لڑکی)۔

قواعدِ استعمال

۱۔ اسمِ اشارہ ان پانچ چیزوں میں اپنے مُشَارٌ اِلَیہ کے مطابق ہوتا ہے:-

(ا) مذکر ہونے میں
(ب) مؤنث ہونے میں } (دیکھیے نیچے سیٹ الف کی مثالیں)

(ج) مفرد ہونے میں
(د) تثنیہ ہونے میں
(ہ) جمع ہونے میں } (دیکھیے نیچے سیٹ 'ب' کی مثالیں)

۲۔ کافِ خطاب بھی مذکورہ پانچ چیزوں میں مخاطب کے مطابق ہوتا ہے۔ (دیکھیے نیچے سیٹ 'ج' میں دی گئی مثالیں۔

۴۔ مذکر کی جمع مکسر کے صیغے کے لیے اسم اشارہ جمع مذکر والا بھی آسکتا ہے اور واحد مؤنث والا بھی (دیکھیے نیچے سیٹ 'د' میں دی گئی مثالیں)۔

(الف)

۱۔ هٰذَا الرَّجُلُ (یہ آدمی)
۲۔ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ (یہ عورت)
۳۔ ذٰلِكَ الْوَلَدُ (وہ لڑکا)
۴۔ تِلْكَ الْبِنْتُ (وہ لڑکی)

(ب)

۱۔ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ (یہ دو آدمی)
۲۔ هَاتَانِ الْمَرْأَتَانِ (یہ دو عورتیں)
۳۔ ذَانِكَ الْوَلَدَانِ (وہ دو لڑکے)
۴۔ تَانِكَ الْبِنْتَانِ (وہ دو لڑکیاں)
۵۔ أُولٰئِكَ الرِّجَالُ (وہ سب آدمی)
۶۔ أُولٰئِكَ النِّسَاءُ (وہ سب عورتیں)
۷۔ هٰؤُلَاءِ الْأَوْلَادُ (یہ سب لڑکے)
۸۔ هٰؤُلَاءِ الْبَنَاتُ (یہ سب لڑکیاں)

(ج)

۱۔ ذٰلِكَ الْكِتَابُ مُفِيْدٌ يَا أَحْمَدُ (اے احمد وہ کتاب مفید ہے)
۲۔ ذٰلِكِ الْكِتَابُ مُفِيْدٌ يَا عَاتِكَةُ (اے عاتکہ وہ کتاب مفید ہے)
۳۔ ذٰلِكُمَا الْكِتَابُ مُفِيْدٌ يَا أَخَوَيَّ (اے میرے دو بھائیو، وہ کتاب مفید ہے)
۴۔ ذٰلِكُمُ الْكِتَابُ مُفِيْدٌ يَا سَادَتِيْ (حضرات، وہ کتاب مفید ہے)
۵۔ ذٰلِكُنَّ الْكِتَابُ مُفِيْدٌ يَا سَيِّدَاتِيْ (خواتین، وہ کتاب مفید ہے)

اسی طرح تِلْكَ، تِلْكِ، تِلْكُمَا، تِلْكُمْ، تِلْكُنَّ آئے گا۔

(د)

(۱) أُولٰئِكَ الرُّسُلُ (وہ رُسُل)

(۲) تِلْكَ الرُّسُلُ (وہ رُسُل)

(۳) هٰذِهِ الْكُتُبُ (یہ کتابیں)

(۴) هٰؤُلَاءِ الْكُتُبُ (یہ کتابیں)

نوٹ : لامِ بُعد صرف اس اسمِ اشارہ کے ساتھ لاحق ہوتا ہے جس کے ساتھ کافِ خطاب کا لگنا جائز ہے اور جب لامِ بُعد آئے تو شروع میں ھا نہیں آسکتا۔

تمرین

عربی میں ترجمہ کیجیے۔

۱۔ یہ دو طالب علم ۲۔ وہ دو طالبات ۳۔ وہ سبق

۴۔ یہ ڈکشنری ۵۔ یہ نظم ۶۔ یہ دو بستے

۷۔ وہ دو ناول ۸۔ یہ انعامات ۹۔ وہ نقشہ

۱۰۔ یہ دو بھائی ۱۱۔ وہ دو کھڑکیاں ۱۲۔ یہ ریفریجریٹر

۱۳۔ وہ استری ۱۴۔ وہ بہت سے گھر ۱۵۔ وہ میٹھے پانی

۱۶۔ یہ خوبصورت پھول ۱۷۔ یہ بہت سے گہرے سمندر ۱۸۔ وہ اونچے پہاڑ

۱۹۔ یہ بہتے دریا ۲۰۔ یہ دو روشن ستارے

جواب :

۱۔ هٰذَانِ التِّلْمِيْذَانِ۔ ۲۔ تَانِكَ التِّلْمِيْذَتَانِ۔

۳۔ ذٰلِكَ الدَّرْسُ۔ ۴۔ هٰذَا الْمُعْجَمُ۔

۵۔ هٰذِهِ الْقَصِيْدَةُ۔ ۶۔ هَاتَانِ الْحَقِيْبَتَانِ۔

۷۔ تَانِكَ الرِّوَايَتَانِ۔ ۸۔ هٰؤُلَاءِ/هٰذِهِ الْجَوَائِزُ۔

۹۔ تِلْكَ الْخَرِيْطَةُ۔ ۱۰۔ هٰذَانِ الْأَخَوَانِ۔

(۱۱) تَانِكَ النَّافِذَتَانِ ۱۲۔ هٰذِهِ الثَّلَّاجَةُ
۱۳۔ تِلْكَ الْمِكْوَاةُ ۱۴۔ أُولٰئِكَ / تِلْكَ الدِّيَارُ
۱۵۔ أُولٰئِكَ / تِلْكَ الْمِيَاهُ الْعَذْبَةُ ۱۶۔ هٰؤُلَاءِ / هٰذِهِ الْأَزْهَارُ الْجَمِيلَةُ
۱۷۔ هٰؤُلَاءِ / هٰذِهِ الْبِحَارُ الْعَمِيقَةُ ۱۸۔ أُولٰئِكَ / تِلْكَ الْجِبَالُ الشَّامِخَةُ
۱۹۔ هٰذَانِ / هٰذِهِ الْأَنْهَارُ الْجَارِيَةُ ۲۰۔ هٰذَانِ النَّجْمَانِ النَّيِّرَانِ

هُنَا ۔ ثَمَّ : یہ دونوں بھی اسمائے اشارہ ہیں، لیکن یہ دونوں اشارہ کے ساتھ ساتھ ظرفِ مکان بھی ہیں۔

هُنَا قریب کی جگہ کے لیے اسمِ اشارہ ہے، جیسے هُنَا الْعِلْمُ وَالْأَدَبُ (اس جگہ علم وادب ہیں)۔ اس کے شروع میں حرف تنبیہ هَا بھی لگ جاتا ہے، جیسے: هَا هُنَا الْأَبْطَالُ (دیکھو، یہاں ہیں ہیرو)۔ اس کے آخر میں کافِ خطاب بھی لاحق ہوجاتا ہے، مثلاً هُنَاكَ فِي الْحَدِيقَةِ الْفَوَاكِهُ (یہاں/وہاں (نہ زیادہ دور اور نہ بہت قریب) باغ میں پھل ہیں۔ اس کے شروع میں هَا اور آخر میں کاف دونوں اکٹھے بھی آسکتے ہیں، جیسے: هَا هُنَاكَ فِي الْحَدِيقَةِ الْفَوَاكِهُ (دیکھو، یہاں باغ میں پھل ہیں)۔ اور اگر اس کے آخر میں کافِ خطاب اور لامِ بعد دونوں لاحق ہوجائیں تو پھر یہ بعید کی جگہ کے لیے اسمِ اشارہ (اور ظرفِ مکان) بن جائے گا، جیسے: هُنَالِكَ فِي الْمَدِينَةِ الْعِمَارَاتُ الْعَالِيَةُ (وہاں شہر میں اونچی عمارتیں ہیں)۔ پس هُنَا کی درج ذیل صورتیں بنتی ہیں:۔

هُنَا ۔ هَا هُنَا ۔ هُنَاكَ ۔ هَا هُنَاكَ ۔ هُنَالِكَ

ثَمَّ بعید کی جگہ کے لیے اسمِ اشارہ (اور ظرفِ مکان بھی) ہے۔ جیسے قرآن مجید میں آیا ہے: فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (پس تم جدھر بھی منہ پھیرو گے وہاں اللہ کا رُخ ہوگا۔ ثَمَّ کے شروع میں هَا یا آخر میں لامِ بُعد اور کافِ خطاب وغیرہ کوئی چیز نہیں لگتی۔ البتہ آخر میں تاء مفتوحہ لگ جاتی ہے۔ ثَمَّةَ ۔

اسمِ ضمیر

<u>تعریف اور اقسام</u>: جو اسمِ غائب، حاضر اور متکلم کی جگہ بولا یا لکھا جاتا ہے اسے اسمِ ضمیر کہتے ہیں۔ غائب کے چھ، حاضر کے چھے اور متکلم کے دو صیغوں کے لیے الگ الگ ضمیریں ہیں۔ ویسے تو ضمیریں مُعرب نہیں ہیں اور رفع، نصب اور جر کی حالتیں ان پہ اثر انداز نہیں ہوتیں، لیکن ہر حالت کے لیے جُدا جُدا ضمیریں ہیں۔ چنانچہ رفعی حالت کے لیے مخصوص ضمیریں ہیں اور نصبی اور جری دونوں حالتوں کے لیے ایک ہی قسم کی ضمیریں الگ ہیں۔ گویا اعرابی حالت کے اعتبار سے ضمیروں کی دو قسمیں ہوئیں۔ ۱۔ رفع کی ضمیریں ۲۔ نصب اور جر کی ضمیریں۔ پھر کچھ ضمیریں اسم، فعل یا حرف سے الگ مستقل طور پہ لکھی جاتی ہیں انہیں منفصل ضمیریں کہتے ہیں اور بعض ایسی ہیں جو جداگانہ طور پہ نہیں لکھی جاتیں بلکہ اسم، فعل یا حرف کے ساتھ ملا کر لکھی جاتی ہیں، انہیں متصل ضمیریں کہتے ہیں۔ ایک اور اعتبار سے بھی ضمیروں کی قسم بندی کی جاتی ہے۔ بعض ضمیریں بارز (یعنی ظاہر) ہوتی ہیں اور بعض مستتر (یعنی پوشیدہ) ہوتی ہیں۔ پس ضمیروں کی درج ذیل اقسام بنتی ہیں۔

۱۔ رفع کی منفصل ضمیریں
۲۔ نصب کی منفصل ضمیریں } بارز ضمیریں
۳۔ رفع کی متّصل ضمیریں
۴۔ نصب و جر کی متصل ضمیریں
۵۔ مُستَتَر ضمیریں (مرفوع متّصل)

۱۔ رفع کی منفصل ضمیریں

ضَمَائِرُ الرَّفْعِ الْمُنْفَصِلَةُ یعنی رفع کی منفصل ضمیروں (یا مرفوع

منفصل ضمیروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

صیغہ	ضمیر	استعمال کی مثالیں
واحد مذکر غائب	هُوَ	هُوَ تِلْمِيْذٌ (وہ ایک طالب علم ہے)
تثنیہ مذکر غائب	هُمَا	هُمَا تِلْمِيْذَانِ (وہ دو، دو طالب علم ہیں)
جمع مذکر غائب	هُمْ	هُمْ تَلَامِيْذُ (وہ سب طلبہ ہیں)
واحد مونث غائب	هِيَ	هِيَ تِلْمِيْذَةٌ (وہ ایک طالبہ ہے)
تثنیہ مونث غائب	هُمَا	هُمَا تِلْمِيْذَتَانِ (وہ دو، دو طالبات ہیں)
جمع مونث غائب	هُنَّ	هُنَّ تِلْمِيْذَاتٌ (وہ سب طالبات ہیں)
واحد مذکر حاضر	أَنْتَ	أَنْتَ تِلْمِيْذٌ (تو ایک طالب علم ہے)
تثنیہ مذکر حاضر	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا تِلْمِيْذَانِ (تم دو، دو طالب علم ہو)
جمع مذکر حاضر	أَنْتُمْ	أَنْتُمْ تَلَامِيْذُ (تم سب طلبہ ہو)
واحد مونث حاضر	أَنْتِ	أَنْتِ تِلْمِيْذَةٌ (تو ایک طالبہ ہے)
تثنیہ مونث حاضر	أَنْتُمَا	أَنْتُمَا تِلْمِيْذَتَانِ (تم دو، دو طالبہ ہو)
جمع مونث حاضر	أَنْتُنَّ	أَنْتُنَّ تِلْمِيْذَاتٌ (تم سب طالبات ہو)
واحد متکلم	أَنَا	أَنَا تِلْمِيْذٌ / تِلْمِيْذَةٌ (میں ایک طالب علم / طالبہ ہوں)
جمع متکلم	نَحْنُ	نَحْنُ تَلَامِيْذُ / تِلْمِيْذَاتٌ (ہم طلبہ / طالبات ہیں)

نوٹ: یہ ضمیریں رفع کے ہر اس موقع میں آسکتی ہیں جس میں کوئی اسم ظاہر آسکتا ہے، مثلاً مبتدا (جو ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے) کے طور پر، جیسا کہ اوپر مثالوں سے ظاہر ہے۔ فاعل کے طور پر جیسے: مَا نَجَحَ فِي الْاِمْتِحَانِ اِلَّا هُوَ (امتحان میں صرف وہی کامیاب ہوا)۔ اس میں هُوَ فاعل ہے (اور فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے)۔ نائب فاعل کے طور پر جیسے: مَا نُصِرَ اِلَّا هُوَ (صرف اسی کی مدد کی گئی)۔ اس میں هُوَ نائب فاعل ہے (اور نائب فاعل

ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ وغیرہ

۲۔ نصب کی منفصل ضمیریں

ضَمَائِرُ النَّصَبِ الْمُنْفَصِلَۃُ یعنی نصب کی منفصل ضمیریں (یا منصوب منفصل ضمیروں) کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

صیغہ	ضمیر	معنی	استعمال کی مثال
واحد مذکر غائب	اِیَّاہُ	اس کو	اِیَّاہُ سَمَحَ الْاُسْتَاذُ (استاد نے اس کو اجازت دی)
تثنیہ مذکر غائب	اِیَّاھُمَا	ان دو کو	اِیَّاھُمَا " " (استاد نے ان دو کو " ")
جمع مذکر غائب	اِیَّاھُمْ	ان سب کو	اِیَّاھُمْ " " (" " " سب " " " ")
واحد مونث غائب	اِیَّاھَا	اس (عورت) کو	اِیَّاھَا " " (" " اس عورت " " ")
تثنیہ مونث غائب	اِیَّاھُمَا	ان دو عورتوں کو	اِیَّاھُمَا " " (" " ان دو عورتوں " " ")
جمع مونث غائب	اِیَّاھُنَّ	ان سب عورتوں کو	اِیَّاھُنَّ " " (" " سب " " " ")
واحد مذکر حاضر	اِیَّاكَ	تجھ کو	اِیَّاكَ " " (" " تجھ کو " " " ")
تثنیہ مذکر حاضر	اِیَّاکُمَا	تم دو کو	اِیَّاکُمَا " " (" " تم دونوں کو " ")
جمع مذکر حاضر	اِیَّاکُمْ	تم سب کو	اِیَّاکُمْ " " (" " سب " " " ")
واحد مونث حاضر	اِیَّاكِ	تجھ (عورت) کو	اِیَّاكِ " " (" " تجھ عورت " " ")
تثنیہ مونث حاضر	اِیَّاکُمَا	تم دو عورتوں کو	اِیَّاکُمَا " " (" " تم دو عورتوں " " ")
جمع مونث حاضر	اِیَّاکُنَّ	تم سب عورتوں کو	اِیَّاکُنَّ " " (" " سب " " " ")
واحد متکلم	اِیَّایَ	مجھ کو	اِیَّایَ " " (" " مجھ کو " " ")
جمع متکلم	اِیَّانَا	ہم کو	اِیَّانَا " " (" " ہم کو " " ")

نوٹ: مندرجہ بالا مثالوں میں ضمائر نصب منفصلہ مفعول واقع ہوتی ہیں اسی لیے

نصب کے موقع میں ہیں، کیونکہ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جس طرح اسم ظاہر کے منصوب ہونے کے کئی اور مواقع ہیں (جن کی تفصیل مرفوعات منصوبات المجرورات کے سبق میں بیان کی جائے گی) اسی طرح ان منصوب منفصل ضمیروں کے حالتِ نصب میں آنے کے بھی کئی اور مواقع ہیں۔

۳۔ رفع کی متّصل ضمیریں

ضَمَائِرُ الرَّفْعِ الْمُتَّصِلَةُ یعنی رفع کی متّصل ضمیریں (یا مرفوع متّصل ضمیریں) فعل ماضی، مضارع اور امر میں متّصل طور پر آتی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

فعل ماضی میں متصل ضمیریں		فعل مضارع اور امر میں متصل ضمیریں		
ضمیر مرفوع متصل	مثال	ضمیر مرفوع متصل	مضارع میں مثال	امر میں مثال
تثنیہ کا الف (الف الاثنین)	ذَهَبَا۔ ذَهَبَتَا	تثنیہ کا الف (الف الاثنین)	يَذْهَبَانِ۔ تَذْهَبَانِ	اِذْهَبَا
واوالجماعة (جمع مذکر کی واؤ)	ذَهَبُوْا	واوالجماعة (جمع مذکر کی واؤ)	يَذْهَبُوْنَ۔ تَذْهَبُوْنَ	اِذْهَبُوْا
نُوْنُ النِّسوة (جمع مؤنث کا نون)	ذَهَبْنَ	نُوْنُ النِّسوه (جمع مؤنث کا نون)	يَذْهَبْنَ۔ تَذْهَبْنَ	اِذْهَبْنَ
التاء (حاضر کے تمام صیغوں اور واحد متکلم کے صیغے میں)	ذَهَبْتَ۔ ذَهَبْتُمَا۔ ذَهَبْتُمْ۔ ذَهَبْتِ۔ ذَهَبْتُمَا۔ ذَهَبْتُنَّ اور ذَهَبْتُ	یاء (واحد مؤنث حاضر کے لیے یَاءُ المخاطبة)	تَذْهَبِيْنَ	اِذْهَبِيْ

نا (جمع متکلم کے صیغے میں)	ذَھَبْنَا			

وضاحت: ذیل میں فعل ماضی، مضارع اور امر کی گردانوں میں مختلف صیغوں میں رفع کی متصل ضمیریں ملاحظہ فرمائیے۔

ماضی کی گردان

گردان	ضمیر مرفوع متصل (بارز)	صیغہ	معنی
ذَھَبَ		واحد مذکر غائب	وہ گیا
ذَھَبَا	= ذَھَبَ + ا۔ اس میں اَلِفُ الاثنین (ا) ضمیر ہے۔	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو گئے
ذَھَبُوْا	= ذَھَبُ + وا۔ اس میں واو الجماعۃ یعنی جمع مذکر کی واؤ (و) ضمیر ہے۔	جمع مذکر غائب	وہ سب گئے
ذَھَبَتْ		واحد مونث غائب	وہ گئی
ذَھَبَتَا	= ذَھَبَتَ + ا۔ اس میں الف الاثنین ضمیر ہے۔	تثنیہ مونث غائب	وہ دو گئیں
ذَھَبْنَ	= ذَھَبْ + ن۔ اس میں نُوْنُ النِّسْوۃ یعنی جمع مونث کا نون (نَ) ضمیر ہے	جمع مونث غائب	وہ سب گئیں
ذَھَبْتَ	= ذَھَبْ + تَ۔ اس میں تاء (تَ) ضمیر ہے۔	واحد مذکر حاضر	تو گیا
ذَھَبْتُمَا	= ذَھَبْ + تُمَا اس میں تُمَا	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو گئے

گردان	ضمیر	صیغہ	معنی
	تُمَا ضمیر ہے		
ذَهَبْتُمْ	= ذَهَبْ + تِ - اس میں تُمْ[1] ضمیر ہے۔	جمع مذکر حاضر	تم سب گئے
ذَهَبْتِ	= ذَهَبْ + تِ - اس میں تاء (ت) ضمیر ہے۔	واحد مونث حاضر	تو گئی
ذَهَبْتُمَا	= ذَهَبْ + تُمَا - اس میں تُمَا ضمیر ہے۔	تثنیہ مونث حاضر	تم دو گئیں
ذَهَبْتُنَّ	= ذَهَبْ + تُنَّ - اس میں تُنَّ[3] ضمیر ہے۔	جمع مونث حاضر	تم سب گئیں
ذَهَبْتُ	= ذَهَبْ + تُ - اس میں 'تُ' ضمیر ہے۔	واحد متکلم	میں گیا / گئی
ذَهَبْنَا	= ذَهَبْ + نا - اس میں 'نَا' ضمیر ہے	جمع متکلم	ہم گئے / گئیں

مضارع کی گردان

گردان	ضمیر مرفوع متصل (بارز)	صیغہ	معنی
يَذْهَبُ		واحد مذکر غائب	وہ جاتا ہے یا جائیگا

۱،۲،۳ بعض علمائے نحو کے نزدیک حاضر کے تمام چھے صیغوں میں ضمیر صرف تاء ہے۔ باقی حروف (ما۔م اور نّ) زائد ہیں جو عماد ہیں جس پر ضمیر ٹھہرتی ہے اور بالترتیب تثنیہ، جمع مذکر اور جمع مونث کی علامت ہیں۔

معنی	صیغہ	ضمیر مرفوع متصل (بارز)	گردان
وہ دو جاتے ہیں یا جائیں گے	تثنیہ مذکر غائب	= یَذْهَبُ + ا + نِ۔ اس میں اَلِفُ الِاثْنَین (ا) ضمیر ہے اور 'ن' اعراب کے لیے ہے۔	یَذْهَبَانِ
وہ سب جاتے ہیں یا جائیں گے	جمع مذکر غائب	= یَذْهَبُ + وْ + نَ۔ اس میں واوالجماعۃ (و) ضمیر ہے اور 'نَ' اعراب کے لیے ہے۔	یَذْهَبُوْنَ
وہ جاتی ہے یا جائے گی	واحد مؤنث غائب		تَذْهَبُ
وہ دو جاتی ہیں یا جائیں گی	تثنیہ مؤنث غائب	= تَذْهَبُ + ا + نِ۔ اس میں الف الِاثنین (ا) ضمیر ہے اور 'نِ' اعراب کے لیے ہے۔	تَذْهَبَانِ
وہ سب جاتی ہیں یا جائیں گی	جمع مؤنث غائب	= یَذْهَبُ + ن۔ اس میں نُوْنُ النِّسْوَۃ (نَ) ضمیر ہے۔	یَذْهَبْنَ
تو جاتا ہے یا جائیگا	واحد مذکر حاضر		تَذْهَبُ
تم دو جاتے ہو یا جاؤ گے	تثنیہ مذکر حاضر	= تَذْهَبُ + ا + نِ۔ اس میں الف الِاثنین (ا) ضمیر ہے اور نون (نِ) اعرابی ہے۔	تَذْهَبَانِ
تم سب جاتے ہو یا جاؤ گے	جمع مذکر حاضر	= تَذْهَبُ + و + نَ اس میں واو الجماعۃ (و) ضمیر ہے اور نون (نَ) اعرابی ہے۔	تَذْهَبُوْنَ
تو جاتی ہے یا جائیگی	واحد مؤنث حاضر	= تَذْهَبُ + ی + نَ۔ اس میں یاء (یْ) ضمیر ہے اور نون (نَ) اعراب کے لیے ہے۔	تَذْهَبِیْنَ

گردان	ضمیر مرفوع متصل (بارز)	صیغہ	معنی
تَذْهَبَانِ	= تَذْهَبْ + ا + ن۔ اس میں الف الاثنین (ا) ضمیر ہے اور نون اعراب کے لیے ہے۔	تثنیہ مونث حاضر	تم دو جاتی ہو یا جاؤگی
تَذْهَبْنَ	= تَذْهَبْ + نَ۔ اس میں نون النسوۃ (نَ) ضمیر ہے۔	جمع مونث حاضر	تم سب جاتی ہو یا جاؤگی
اَذْهَبُ		واحد متکلم	میں جاتا/جاتی ہوں یا جاؤں گا/گی۔
نَذْهَبُ		جمع متکلم	ہم جاتے/جاتی ہیں یا جائیں گے/گی۔

گردان فعل امر حاضر

گردان	ضمیر مرفوع متصل (بارز)	صیغہ	معنی
اِذْهَبْ		واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد جا
اِذْهَبَا	= اِذْهَبْ + ا۔ اس میں الف الاثنین (ا) ضمیر ہے۔	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد جاؤ
اِذْهَبُوْا	= اِذْهَبْ + وا۔ اس میں واو الجماعۃ (و) ضمیر ہے۔	جمع مذکر حاضر	تم سب مرد جاؤ
اِذْهَبِيْ	= اِذْهَبْ + یْ۔ اس میں یاء (ی) ضمیر ہے۔	واحد مونث حاضر	تو ایک عورت جا
اِذْهَبَا	= اِذْهَبْ + ا۔ اس میں الف	تثنیہ مونث حاضر	تم دو عورتیں جاؤ

گردان	ضمیر مرفوع متصل (بارز)	صیغہ	معنی
اِذْهَبْنَ	= اِذْهَبْ + ن اس میں نُون النسوۃ (نَ) ضمیر ہے	جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتیں جاؤ

۴ - نصب و جرّ کی متّصل ضمیریں

نصب اور جر کے لیے الگ الگ متّصل ضمیریں نہیں بلکہ نصب و جر دونوں کے لیے ایک ہی ضمیریں ہیں۔ یہ ضمیریں اسم، فعل، حرف تینوں سے متصل طور پر آتی ہیں۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے:-

	نصب و جر کی متصل ضمیریں	ماضی سے متّصل	مضارع سے متّصل	امر سے متّصل
الھاءُ	هٗ - واحد مذکر غائب کے لیے	نَصَرَهٗ	يَنْصُرُهٗ	اُنْصُرْهُ
	هُمَا - تثنیہ " " " "	نَصَرَهُمَا	يَنْصُرُهُمَا	اُنْصُرْهُمَا
	هُمْ - جمع " " " "	نَصَرَهُمْ	يَنْصُرُهُمْ	اُنْصُرْهُمْ
	هَا - واحد مونث " " "	نَصَرَهَا	يَنْصُرُهَا	اُنْصُرْهَا
	هُمَا - تثنیہ " " " "	نَصَرَهُمَا	يَنْصُرُهُمَا	اُنْصُرْهُمَا
	هُنَّ جمع " " " "	نَصَرَهُنَّ	يَنْصُرُهُنَّ	اُنْصُرْهُنَّ
الکاف	كَ - واحد مذکر حاضر " "	نَصَرَكَ	يَنْصُرُكَ	
	كُمَا تثنیہ " " " "	نَصَرَكُمَا	يَنْصُرُكُمَا	
	كُمْ - جمع " " " "	نَصَرَكُمْ	يَنْصُرُكُمْ	
	كِ - واحد مونث " "	نَصَرَكِ	يَنْصُرُكِ	

نصب و جر کی متصل ضمیریں		استعمال کی مثالیں		
		ماضی سے متصل	مضارع سے متصل	امر سے متصل
انکاف	كُمَا۔ تثنیہ مونث حاضر کے لیے	نَصَرَكُمَا	يَنْصُرُكُمَا	
	كُنَّ۔ جمع 〃 〃 〃	نَصَرَكُنَّ	يَنْصُرُكُنَّ	
یاء	ی۔ واحد متکلم کے لیے	نَصَرَنِي	يَنْصُرُنِي	اُنْصُرْنِي
نَا	نا۔ جمع 〃 〃 〃	نَصَرَنَا	يَنْصُرُنَا	اُنْصُرْنَا

نَصَرَهُ کا معنی ہوگا۔ اس نے اس ایک مرد کی مدد کی۔ نَصَرَهُمَا = اس نے ان دو مردوں کی مدد کی۔ نَصَرَنِي = اس نے میری مدد کی، علیٰ ہذا القیاس۔ يَنْصُرُهُ = وہ اس مرد کی مدد کرتا ہے یا کرے گا۔ يَنْصُرُهُمَا = وہ ان دو مردوں کی مدد کرتا ہے یا کرے گا۔ يَنْصُرُنِي = وہ میری مدد کرتا ہے یا کرے گا۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اُنْصُرْهُ = تو (مرد) اس (مرد) کی مدد کر۔ اُنْصُرْهُمَا = تو ان دو مردوں کی مدد کر۔ اُنْصُرْنِي = تو میری مدد کر، علیٰ ہذا القیاس۔ ان سب مثالوں میں یہ ضمیریں مفعول واقع ہوئی ہیں اور مفعول منصوب ہوتا ہے۔

نصب و جر کی متصل ضمیریں	استعمال کی مثالیں		
	اسم سے متصل	حرف جر سے متصل	حرف ناسخ سے متصل
هُ۔ واحد مذکر غائب کے لیے	كِتَابُهُ	لَهُ	إِنَّهُ
هُمَا۔ تثنیہ 〃 〃 〃	كِتَابُهُمَا	لَهُمَا	إِنَّهُمَا
هُمْ۔ جمع 〃 〃 〃	كِتَابُهُمْ	لَهُمْ	إِنَّهُمْ
هَا۔ واحد مونث 〃 〃	كِتَابُهَا	لَهَا	إِنَّهَا
هُمَا۔ تثنیہ 〃 〃 〃	كِتَابُهُمَا	لَهُمَا	إِنَّهُمَا
هُنَّ۔ جمع 〃 〃 〃	كِتَابُهُنَّ	لَهُنَّ	إِنَّهُنَّ

نصب و جر کی متصل ضمیریں	استعمال کی مثالیں		
	اسم سے متصل	حرف جر سے متصل	حروف ناسخہ سے متصل
كَ - واحد مذکر حاضر کے لیے	كِتَابُكَ	لَكَ	إِنَّكَ
كُمَا - تثنیہ 〃 〃 〃 〃	كِتَابُكُمَا	لَكُمَا	إِنَّكُمَا
كُمْ - جمع 〃 〃 〃 〃	كِتَابُكُمْ	لَكُمْ	إِنَّكُمْ
كِ - واحد مؤنث 〃 〃 〃	كِتَابُكِ	لَكِ	إِنَّكِ
كُمَا - تثنیہ 〃 〃 〃 〃	كِتَابُكُمَا	لَكُمَا	إِنَّكُمَا
كُنَّ - جمع 〃 〃 〃 〃	كِتَابُكُنَّ	لَكُنَّ	إِنَّكُنَّ
ى - واحد متکلم 〃 〃	كِتَابِيْ	لِيْ	إِنِّيْ/إِنَّنِيْ
نَا - جمع 〃 〃 〃	كِتَابُنَا	لَنَا	إِنَّنَا/إِنَّا

كِتَابُهٗ کا معنی ہے = اس ایک مرد کی کتاب ۔ كِتَابُهُمَا = ان دو مردوں کی کتاب ۔ كِتَابِيْ = میری کتاب ۔ علیٰ ہٰذا القیاس ۔ ان مثالوں میں ضمیریں مضاف الیہ ہیں اس لیے حالتِ جر میں ہیں کیونکہ مضاف الیہ مجرور ہوتا ہے ۔ لَهٗ کا معنی ہے = اس مرد کی / اس مرد کے لیے ۔ لِيْ = میرے لیے / میری ۔ ان مثالوں میں ضمیریں حرفِ جر لام کے بعد واقع ہوئی ہیں اس لیے مجرور ہیں ۔ إِنَّهٗ کا معنی ہے = بے شک وہ مرد ۔ إِنَّهُمَا = بے شک وہ دو مرد ، علیٰ ہٰذا القیاس ۔ إِنَّ حرف ناسخ ہے جو اپنے بعد آنے والے اسم کو نصب دیتا ہے ۔ اس لیے إِنَّ کے بعد آنے والی یہ ضمیریں منصوب ہیں ۔

هَا کی حرکت : ضمیر ہٗ ۔ اگر متحرک حرف کے بعد آئے تو ہٗ (هُوْ) اور ہٖ (هِيْ) بولی لکھی جاتی ہے جیسے كِتَابُهٗ اور بِهٖ میں ہے ۔ اگر یا کے سوا کسی اور ساکن حرف کے بعد آئے تو اس پر صرف پیش لکھی اور بولی جاتی ہے ، جیسے : مِنْهُ ۔ اَبُوْهُ ۔ اگر یاء ساکنہ کے بعد آئے یا اس کے ماقبل حرف کے نیچے زیر ہو تو اکثر عرب اسے زیر کے ساتھ یعنی ہِ بولتے اور لکھتے ہیں ، جیسے عَلَيْهِ ۔ بِقَلْبِهٖ (البتہ اہل حجاز اس

صورت میں بھی اس پر پیش لکھتے اور بولتے ہیں، مثلاً عَلَيْهُ ۔ بِقَلَمِهُ)۔

یائے متکلم اور نون وقایہ: نصب وجر کی واحد متکلم کے لیے ضمیر یاء (ی) اگر فعل یا اسم فعل یا حرف مشبہ بالفعل لَيْتَ کی وجہ سے منصوب ہو تو اس سے پہلے نون مکسورہ لانا لازم ہے۔ اس نون مکسورہ کو نون وقایہ (نیز نونِ عماد) کہتے ہیں، جیسے: نَصَرَنِيْ صَدِيْقِيْ (میرے دوست نے میری مدد کی)، يَنْصُرُنِيْ صَدِيْقِيْ (میرا دوست میری مدد کرتا ہے یا کرے گا)۔ اُنْصُرْنِيْ يَا صَدِيْقِيْ (اے میرے دوست میری مدد کر)۔ يَا لَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرَابًا (کاش میں مٹی ہوتا)۔

اگر لَعَلَّ، إِنَّ، أَنَّ، لٰكِنَّ کی وجہ سے منصوب ہو تو نون وقایہ لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں، جیسے: لَعَلِّيْ / لَعَلَّنِيْ أُدْرِكُ آمَالِيْ (شاید میری آرزوئیں پوری ہو جائیں) إِنَّنِيْ / إِنِّيْ مُخْلِصٌ (بے شک میں مخلص ہوں)۔ اسی طرح أَنَّنِيْ اور أَنِّيْ، لٰكِنَّنِيْ اور لٰكِنِّيْ دونوں درست ہیں۔

اگر حرف جر مِنْ اور عَنْ کے بعد آئے تو نون وقایہ لانا واجب ہے، جیسے: مِنِّيْ، عَنِّيْ۔ دیگر حروف جر کے بعد آئے تو نون وقایہ نہیں لایا جائے گا، جیسے: لِيْ، فِيَّ، بِيْ وغیرہ۔

اگر یائے متکلم لَدُنْ (بمعنی عِنْدَ = پاس)، قَدْ اور قَطْ (دونوں کا معنی ہے: کافی) کا مضاف الیہ بنے تو نون وقایہ آئے گا، جیسے: لَدُنِّيْ، قَدْنِيْ، قَطْنِيْ۔

۵۔ رفع کی متصل مستتر ضمیریں

ضمیر	فعل ماضی میں	فعل مضارع میں	فعل امر میں
هُوَ	ذَهَبَ (یعنی واحد مذکر غائب کے صیغے میں)	يَذْهَبُ (واحد مذکر غائب)	
هِيَ	ذَهَبَتْ (واحد مؤنث	تَذْهَبُ (واحد مؤنث	

ضمیر	فعل ماضی میں	فعل مضارع میں	فعل امر میں
	غائب	غائب	
أَنْتَ		تَذْهَبُ (واحد مذکر حاضر)	اِذْهَبْ (واحد مذکر حاضر)
أَنَا		أَذْهَبُ (صیغہ واحد متکلم)	
نَحْنُ		نَذْهَبُ (صیغہ جمع متکلم)	

جیسا کہ مذکورہ بالا جدول سے ظاہر ہے رفع کی متصل ضمیریں فعل ماضی، مضارع اور امر کے بعض صیغوں میں مستتر ہوتی ہیں۔ ان افعال کے مذکورہ (یعنی ماضی کے دو، مضارع کے پانچ اور امر کے ایک) صیغے کے سوا باقی تمام صیغوں میں رفع کی متصل بارز ضمیریں ہوتی ہیں، جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

جب ہم، مثال کے طور پر، ذَهَبَ کا معنی یہ لیتے ہیں کہ: وہ گیا، تو یہ اس لیے ہے کہ ذَهَبَ میں هُوَ (وہ) کی ضمیر مستتر (پوشیدہ) ہے۔ اسی طرح جب ہم ذَهَبَا کا معنی: وہ دو گئے، کرتے ہیں تو اس لیے کہ اس میں رفع کی ضمیر بارز (ظاہر) الف الاثنین موجود ہے، علیٰ ہٰذا القیاس۔

تمام ضمائر ایک نظر میں

بارز ضمیریں						مستتر ضمیریں		
منفصل ضمیریں		متصل ضمیریں						
		مرفوع						
مرفوع	منصوب	ماضی میں	مضارع میں	امر میں	منصوب و مجرور	ماضی میں مستتر	مضارع میں مستتر	امر میں مستتر
هُوَ	اِيَّاهُ				هٗ	هُوَ	هُوَ	
هُمَا	اِيَّاهُمَا	الف الاثنين	الف الاثنين		هُمَا			
هُمْ	اِيَّاهُمْ	واو الجماعة	واو الجماعة		هُمْ			
هِيَ	اِيَّاهَا				هَا	هِيَ	هِيَ	
هُمَا	اِيَّاهُمَا	الف الاثنين	الف الاثنين		هُمَا			
هُنَّ	اِيَّاهُنَّ	نون النسوة	نون النسوة		هُنَّ			
اَنْتَ	اِيَّاكَ	تَ			كَ		اَنْتَ	اَنْتَ
اَنْتُمَا	اِيَّاكُمَا	تُمَا	الف الاثنين	الف الاثنين	كُمَا			
اَنْتُمْ	اِيَّاكُمْ	تُمْ	واو الجماعة	واو الجماعة	كُمْ			
اَنْتِ	اِيَّاكِ	تِ	ياء المخاطبة	ياء المخاطبة	كِ			
اَنْتُمَا	اِيَّاكُمَا	تُمَا	الف الاثنين	الف الاثنين	كُمَا			
اَنْتُنَّ	اِيَّاكُنَّ	تُنَّ	نون النسوة	نون النسوة	كُنَّ			
اَنَا	اِيَّايَ	تاء المتكلم			ى		اَنَا	
نَحْنُ	اِيَّانَا	نَا			نَا		نَحْنُ	

ضمیرِ فصل: رفع کی منفصل ضمیروں (ھُوَ، ھُمَا وغیرہ) میں سے جب کوئی ضمیر جملہ اسمیہ کے دو ارکان (یعنی مبتدا اور خبر) کے درمیان لائی جاتی ہے تو اسے ضمیرِ فصل کہتے ہیں۔ اسے لانے سے مقصود جملے کے مضمون کی تقویت و تاکید ہوتی ہے۔ ضمیرِ فصل کسی ناسخ (جیسے اِنَّ وغیرہ، کَانَ وغیرہ ہیں) سے خالی جملہ اسمیہ میں بھی آ سکتی ہے اور ناسخ والے جملے میں بھی آسکتی ہے۔

مثالیں:

۱۔ مَحْمُوْدٌ هُوَ الْاَوَّلُ فِی السِّبَاقِ۔ (محمود ہی دوڑ میں اول ہے)

۲۔ فَاطِمَةُ هِیَ الْفَائِزَةُ فِی الْاِمْتِحَانِ۔ (فاطمہ ہی امتحان میں کامیاب ہے)

۳۔ اِنَّ الْمُؤْمِنِیْنَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ (مومنین ہی فلاح پانے والے ہیں)

۴۔ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ (بے شک تو ہی عطا کرنے والا ہے)

۵۔ كَانَ الْبَاكِسْتَانِیُّ هُوَ الْاَوَّلُ فِی السِّبَاقِ۔ (پاکستانی ہی دوڑ میں اول تھا)

جیسا کہ اوپر بیان کی گئی مثالوں سے ظاہر ہے ضمیرِ فصل دو معرفہ اسماء کے درمیان ہی آتی ہے اور مذکر و مؤنث اور واحد، تثنیہ جمع ہونے میں اپنے ماقبل اسم کے مطابق ہوتی ہے۔ ضمیرِ فصل کے ساتھ لامِ ابتداء لگایا جا سکتا ہے، جیسے:

۶۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّادِقُوْنَ (اور بے شک ہم ہی سچے ہیں)

ضمیرِ فصل کا ماقبل اسم، اسم ظاہر بھی ہو سکتا ہے، جیسا کہ مذکورہ بالا مثال (۱)، (۲)، (۳) اور (۵) میں اور اسم ضمیر بھی ہو سکتا ہے، جیسے (۴) اور (۶) میں ہے۔ اسم ضمیر مرفوع متصل بھی ہو سکتی ہے جیسے:

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا هُمُ الظّٰلِمِیْنَ (اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ خود ہی ظالم تھے)۔ اس میں ضمیرِ فصل هُمْ کا ماقبل كَانُوْا میں واو الجماعۃ کی مرفوع متصل ضمیر ہے۔

ضمیرِ شان: اسے ضمیرِ قصہ، ضمیرِ امر، ضمیرِ حدیث، ضمیرِ مجہول وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ شَاْن کا معنی ہے حال، قصہ کا معنی کہانی، امر سے مراد

اہم معاملہ، حدیث کا مطلب ہے بات ۔ اور ضمیرِ مجہول سے مراد ہے کہ جس اسم کی جگہ ضمیر استعمال ہوئی ہے (یعنی ضمیر کا مرجع) مجہول ہے یعنی معلوم نہیں لیکن اس کا زیادہ مشہور نام ضمیرِ شأن ہے۔ فصیح زبان والے عرب جب کوئی ایسا جملہ اسمیہ یا فعلیہ بولتے ہیں جو کسی اہم مفہوم یا عظیم مقصد پر مشتمل ہو اور جو اس لائق ہو کہ سننے والے اسے نہایت توجہ اور دلجمعی سے سنیں تو وہ ایسا جملہ براہِ راست نہیں بولتے بلکہ اس جملے سے پہلے ایک مناسب ضمیر لاتے ہیں جس کا مرجع معلوم نہیں، اور وہ مبہم ہوتی ہے۔ اس سے سننے والے کے دل میں یہ جاننے کے لیے اشتیاق پیدا ہوتا ہے کہ وہ بات کیا ہے جس کے لیے تمہید کے طور پر ضمیر بولی گئی ہے۔ یہ ضمیر اس اہم بات کی تمہید ہے لیکن یہ وہی مفہوم لیے ہوتی ہے جو اس کے بعد آنے والے جملے کا ہوتا ہے۔

مثالیں:

۱۔ کوئی شخص کسی مالدار شخص کے مفلس ہو جانے کے ذکر کے سلسلے میں کہے۔
هُوَ : الزَّمَانُ غَدَّارٌ (وہ زمانہ ہے، بے وفا)۔ یا کہے۔ هِيَ : الْأَيَّامُ خَائِنَةٌ (وہ دن ہیں، خیانت کرنے یعنی دھوکہ دینے والے)۔

۲۔ کفار و مشرکین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھتے تھے کہ آپ بتوں کی پرستش کو چھوڑ کر جس ایک خدا کی عبادت کی تعلیم دیتے ہیں وہ کیسا ہے تو جواب میں ارشاد ہوا۔
قُلْ هُوَ : اللّٰهُ أَحَدٌ (کہیے وہ اللہ ہے، یکتا)

۳۔ إِنَّهُ : لَا يُفْلِحُ الْكَافِرُوْنَ (بے شک وہ کافر کامیاب نہ ہوں گے)

۴۔ هِيَ ، الْأُمُّ مَدْرَسَةٌ (وہ ماں ہے، سکول)

ان سب مثالوں میں ضمیر بارز منفصل استعمال ہوئی ہے، جو انگریزی زبان کے "لو" (بمعنی، دیکھو، سنو، غور کرو) کے ہم معنی ہے۔ ضمیر شان مستتر بھی ہو سکتی ہے، جیسے : كَانَ عَلِيٌّ عَادِلٌ (حال یہ ہے، علی عادل ہے)۔ كَانَ میں هُوَ کی ضمیر شان مستتر ہے۔ ضمیر شأن ان مثالوں میں مبتدا ہے اور بعد کی عبارت جملہ ہو کر اس کی خبر ہے۔

تمرین (۱)

سوال: مندرجہ ذیل آیت مبارکہ میں ضمیریں الگ کر کے ہر ایک کی قسم بتائیے۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلّٰهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ۔

جواب: آمَنُوا ۔ كُلُوا ۔ اشْكُرُوا ۔ تَعْبُدُونَ میں واو الجماعۃ ضمیر ہے جو مرفوع متصل بارز ضمیر ہے۔

رَزَقْنَاكُمْ میں نَا ضمیر ہے جو مرفوع متصل بارز ہے۔ اس میں دوسری ضمیر کُم ہے جو منصوب متصل ہے۔

كُنْتُمْ میں تُمْ ضمیر ہے جو مرفوع متصل بارز ہے۔

إِيَّاهُ ضمیر منصوب منفصل ہے۔

تمرین (۲)

مندرجہ ذیل جملوں میں سے ضمیر فصل اور ضمیر شان الگ کر کے لکھیے۔

۱۔ اَلْعِلْمُ هُوَ الْكَفِيلُ بِالتَّرَقِّي (علم ترقی کا ضامن ہے)

۲۔ اَلْعُلَمَاءُ هُمُ الْأَبْطَالُ (علماء ہیرو ہیں)

۳۔ هُوَ، نِظَامُ الْكَوْنِ ثَابِتٌ (وہ کائنات کا نظام ہے، پختہ)

۴۔ لَيْسَ خَلَقَ اللّٰهُ مِثْلَهُ (اللہ نے اپنے مثل پیدا نہیں کیا)

۵۔ ظَنَنْتُهُ الصَّدِيقُ نَافِعٌ (میں نے گمان کیا وہ دوست ہے، نفع دینے والا)

۶۔ اَلْعَقْلُ هُوَ الْحَارِسُ (عقل پاسبان ہے)

۷۔ إِنَّهَا الطَّبِيعَةُ ثَابِتَةُ الْقَوَانِينِ (بیشک وہ فطرت ہے، پختہ قوانین والی)

۸۔ اَلِاسْتِسْلَامُ هُوَ أَقْبَحُ مِنَ الْهَزِيمَةِ (ہتھیار ڈالنا شکست سے بدتر ہے)

جواب: ۱۔ هُوَ ضمیر فصل ہے ۲۔ هُمْ ضمیر فصل ہے

۳۔ هُوَ ضمیر شأن ہے۔ ۴۔ لَیْسَ میں هُوَ کی ضمیر مستتر ضمیر شأن ہے
۵۔ ظَنَنْتُهُ میں ۂ ضمیر شأن ہے ۶۔ هُوَ ضمیر فصل ہے۔
۷۔ اِنَّهَا میں هَا ضمیر شأن ہے ۸۔ هُوَ ضمیر فصل ہے۔

تمرین (۳)

مندرجہ ذیل جملوں میں، ان کے اردو ترجمے کو سامنے رکھ کر، مناسب ضمیر وں سے خالی جگہیں پُر کیجیے۔

۱۔ ---------- صَادِقُوْنَ (وہ سچے ہیں)
۲۔ ---------- رَجُلٌ صَالِحٌ (وہ نیک آدمی ہے)
۳۔ ---------- أُوْلُوْ قُوَّةٍ (ہم طاقت والے ہیں)
۴۔ ---------- تِلْمِيْذَةٌ مُجْتَهِدَةٌ (وہ محنتی طالبہ ہے)
۵۔ ---------- رَجُلَانِ قَصِيْرَانِ (وہ دو چھوٹے قد کے مرد ہیں)
۶۔ ---------- وَلَدٌ مُهَذَّبٌ (تو ایک مہذب لڑکا ہے)
۷۔ ---------- بِنْتَانِ مُؤَدَّبَتَانِ (تم دو مؤدب لڑکیاں ہو)
۸۔ ---------- أَصْدِقَاءُ مُخْلِصُوْنَ (تم سب مخلص دوست ہو)
۹۔ ---------- فَلَّاحَانِ نَشِيْطَانِ (تم دو مستعد کسان ہو)
۱۰۔ ---------- اِمْرَأَةٌ صَبُوْرٌ (تو ایک بہت صبر کرنے والی عورت ہے)

جواب:

۱۔ هُمْ ۲۔ هُوَ
۳۔ نَحْنُ ۴۔ هِيَ
۵۔ هُمَا ۶۔ أَنْتَ
۷۔ أَنْتُمَا ۸۔ أَنْتُمْ
۹۔ أَنْتُمَا ۱۰۔ أَنْتِ

مُرَکَّب اِضافی

تعریف: مرکب اضافی دو اسموں کے ایسے مرکب کو کہتے ہیں جن میں سے ایک اسم کو دوسرے اسم سے اضافت دی جاتی ہے۔ اضافت سے مراد ہے مُقَیَّد کر دینے والی نسبت (یا نسبتِ تقییدی)۔ یعنی یہ کوئی عام نسبت نہیں، بلکہ مقید یعنی مخصوص اور پابند کر دینے والی نسبت ہے۔ جس اسم کو یہ نسبت دی جاتی ہے اسے مضاف اور جس اسم سے یہ نسبت دی جاتی ہے اسے مُضاف اِلیہ کہتے ہیں۔

اردو میں مرکب اضافی کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ دو اسموں کے درمیان کا، کی، کے آتا ہے یا پھر اضافی ضمیریں میرا، میری، تیرا، تیری، تمہارا، تمہاری وغیرہ استعمال ہوتی ہیں۔ جیسے زید کی کتاب۔ میری کتاب وغیرہ۔

اردو میں مُضاف اِلیہ پہلے آتا ہے اور مضاف بعد میں۔ اس کے برعکس عربی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ جیسے کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)۔ قَلَمُ خَالِدٍ (خالد کا قلم)۔

عربی میں اضافت کے لیے کوئی حرف استعمال نہیں کیا جاتا، جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

مثالیں:

(ا)	(ب)
کِتَابُ الْوَلَدِ (لڑکے کی کتاب)	سَاعَتُهٗ (اس مرد کی گھڑی)
قَلَمُ زَیْدٍ (زید کا قلم)	کُتُبُهُمْ (ان مردوں کی کتابیں)
بَیْتُ صَدِیْقٍ (ایک دوست کا گھر)	نَظَّارَتُكِ (تجھ عورت کی عینک)

سیٹ (ا) کی مثالوں پر غور کریں تو پتا چلتا ہے کہ:

(i) مضاف اسم ظاہر نکرہ ہے، لیکن اس پر تنوین (ـــٌ) نہیں ہے یعنی نہ اس پر 'اَلْ' (لامِ تعریف) ہے اور نہ ہی تنوین اور اسم ظاہر ہے۔

(ii) مضاف الیہ 'اَلْ' والا اسم معرفہ، اسم عَلَم کے طور پر اسم معرفہ اور اسم نکرہ تینوں قسم کا ہے اور ہر مضافِ الیہ مجرور ہے (اس کے نیچے ایک زیر یا دو زیریں ہیں)۔

سیٹ (ب) کی مثالوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ مضاف تو ہر مثال میں اسم ظاہر ہے، نکرہ ہے (یعنی اس پر 'اَلْ' نہیں ہے) لیکن مضافِ الیہ ہر تین مثالوں میں اسم ضمیر ہے۔ پس ہم اس سے درج ذیل قواعد حاصل کرتے ہیں۔

قواعد:

(۱) مضاف ہمیشہ اسم ظاہر ہوتا ہے جب کہ مضافِ الیہ اسم ظاہر بھی ہو سکتا ہے اور اسم ضمیر بھی۔

(۲) مضاف پر نہ 'اَلْ' آتا ہے اور نہ ہی تنوین۔ بلکہ وہ مرفوع ہوتا ہے اور اس کی حالت رفع کو ایک پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۳) مضافِ الیہ اسم معرفہ بھی ہو سکتا ہے اور اسم نکرہ بھی۔

مثالیں:

كُلِّيَّتِيْ ۔ كُلِّيَّتِيَ (میرا کالج)

عَمِّيْ ۔ عَمِّيَ (میرا چچا)

دَارِيْ ۔ دَارِيَ (میرا گھر)

ان مثالوں پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ جب مضافِ الیہ واحد متکلم کی ضمیر (ی) ہو تو مضاف کے آخری حرف پر پیش کے بجائے زیر آتی ہے اور ضمیر (ی) ساکن بھی ہو سکتی ہے اور اس پر زبر بھی آسکتی ہے (پیش کے ساتھ دونوں کو مِلا کر پڑھا ہی نہیں جا سکتا)۔

قواعد:

(۴) مضافِ الیہ واحد متکلم کی ضمیر ہو تو مضاف کے آخری حرف کے نیچے زیر

ڈال دیتے ہیں۔

۵۔ اگر مضافِ الیہ واحد متکلم کی ضمیر ہو تو وہ ساکن بھی ہو سکتی ہے اور اس پہ زبر بھی ڈالی جا سکتی ہے۔

مثالیں:

مُعَلِّمَا الْكُلِّيَّةِ (کالج کے دو معلم۔ اصل میں مُعَلِّمَانِ تھا)

كِتَابَا الرَّجُلِ (آدمی کی دو کتابیں۔ اصل میں كِتَابَانِ تھا)

مُعَلِّمُوا الْمَدْرَسَةِ (سکول کے معلمین۔ اصل میں مُعَلِّمُوْنَ تھا)

مُسْلِمُوا الْهِنْدِ (ہند کے مسلمان۔ اصل میں مُسْلِمُوْنَ تھا)

ان مثالوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ جب مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو تو آخر سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

قاعدہ:

اگر مضاف تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہو تو آخر سے نونِ اعرابی گر جاتا ہے۔

مثالیں:

أَصْحَابُ رَسُوْلِ اللهِ (اللہ کے رسولؐ کے اصحاب)

بَابُ بَيْتِ صَدِيْقِكَ (تیرے دوست کے گھر کا دروازہ)

سَيَّارَةُ ابْنِ عَمِّكَ (تیرے چچا کے بیٹے کی موٹر کار)

پہلی مثال میں أَصْحَابُ مضاف ہے اور رسول اس کا مضاف الیہ۔ پھر رسول مضاف ہے اور اللہ مضافِ الیہ۔ دوسری مثال میں باب مضاف ہے بَيْتِ اس کا مضاف الیہ، پھر بَيْت مضاف ہے اور صَدِيق اس کا مضاف الیہ، پھر صَدِيق مضاف ہے اور كَ اس کا مضافِ الیہ۔ تیسری مثال میں سَيَّارَةُ مضاف، ابْنِ مضاف الیہ، ابن مضاف اور عَمّ مضاف الیہ، عَمّ مضاف اور كَ مضاف الیہ ہے۔ تمام مثالوں میں کسی بھی مضاف پہ، خواہ وہ شروع میں ہے یا درمیان میں یا آخر میں، نہ تنوین ہے اور نہ ال، حالانکہ درمیان

اور آخر والے مضاف اپنے سے پہلے اسم کا مضاف الیہ بھی ہیں۔ انہیں مضاف الیہ مضاف کہتے ہیں۔

قاعدہ:

مضاف الیہ مضاف پر بھی نہ اَلْ آتا ہے اور نہ تنوین آسکتی ہے۔

مثالیں:

(ا)	(ب)
بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ (نیک آدمی کی بیٹی)	بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ (آدمی کی نیک بیٹی)
وَلَدُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحَةِ (نیک عورت کا لڑکا)	وَلَدُ الْمَرْأَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک لڑکا)
اَزْهَارُ الْحَدِيقَةِ الْجَمِيلَةِ (خوبصورت باغ کے پھول)	اَزْهَارُ الْحَدِيقَةِ الْجَمِيلَةُ (باغ کے خوبصورت پھول)

اوپر سیٹ (ا) کی مثالوں میں صفت مضاف الیہ کی بیان ہوئی ہے اور وہ اپنے موصوف کے مطابق مجرور ہے۔ سیٹ (ب) کی مثالوں میں صفت مضاف کی بیان ہوئی ہے اور اپنے موصوف کے مطابق مرفوع ہے نیز مضاف بھی چونکہ اسمِ معرفہ کی اقسام میں سے ہے اس لیے اس کی صفت بھی معرفہ (اَلْ کے ساتھ) آئی ہے۔ لیکن مضاف کی صفت اپنے موصوف (مضاف) کے ساتھ نہیں واقع ہوئی بلکہ مضاف الیہ کے بعد آئی ہے کیونکہ مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان کوئی چیز واقع نہیں ہو سکتی۔

صفت چونکہ ہر لحاظ سے (یعنی تذکیر و تانیث، تعریف و تنکیر، عدد اور اعراب میں) اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اس لیے صفت پر ان پہلوؤں سے غور کرنے پر پتا چل جاتا ہے کہ یہ مضاف کی صفت ہے یا مضاف الیہ کی۔

قاعدہ

مضاف کی صفت مضافِ الیہ کے بعد آتی ہے۔

مثالیں:

(الف)	(ب)
يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! (اے عبداللہ !)	جَاءَ حَارِسُ الْبَيْتِ (گھر کا چوکیدار آیا)
يَا ابْنَ عَمِّيْ ! (اے میرے چچا کے بیٹے !)	رَأَيْتُ حَارِسَ الْبَيْتِ (میں نے گھر کے چوکیدار کو دیکھا)
يَا حَارِسَ الْبَيْتِ ! (اے گھر کے چوکیدار !)	ذَهَبْتُ إِلٰى حَارِسِ الْبَيْتِ (میں گھر کے چوکیدار کے پاس گیا)

سیٹ (الف) کی تینوں مثالوں میں مضاف سے پہلے حرفِ ندا 'یا' آیا ہے اور مضاف منصوب ہے۔ سیٹ (ب) کی پہلی مثال میں مضاف جَاءَ کا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے کیونکہ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔ دوسری مثال میں مضاف فعل رَأَيْتُ کا مفعول ہے اس لیے منصوب ہے کیونکہ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے تیسری مثال میں چونکہ مضاف حرفِ جر إِلٰى کے بعد آیا ہے اس لیے مجرور ہے۔

قاعدہ:

مضاف ویسے تو مرفوع ہوتا ہے لیکن جملے میں اس سے پہلے آنے والے عامل کی وجہ سے اس کا اعراب بدل جاتا ہے، پس اگر مضاف منادیٰ ہوگا (یعنی اس سے پہلے حرفِ ندا آجائے) تو وہ منصوب ہوگا۔ اسی طرح کسی اور عامل کے آنے سے بھی اس کا اعراب بدل جائے گا۔

مثالیں:

اَلْحَافِظَا الدُّرُوْسِ (سبقوں کے دو یاد کرنے والے)

اَلصَّادِقُوْا الْقَوْلِ (بات کے سچے)

اَلْمُنْجِزُ الْوَعْدِ (وعدے کا پورا کرنے والا)

اَلْمُحِبُّ فِعْلِ الْخَیْرِ (نیکی کے کام کا چاہنے والا)

ان چاروں مثالوں میں مضاف وصف (یعنی اسم ذات نہیں بلکہ تمام اسمائے مُشْتَقَّہ، یعنی اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ اسم وصف ہیں) ہے اور مضاف الیہ اسم معرفہ ہے۔ پہلی تین مثالوں میں تو مضاف الیہ معرّف باللّام ہے اور چوتھی مثال میں مضاف الیہ مضاف ہے، لہٰذا اسم معرفہ ہے۔ پہلی مثال میں مضاف تثنیہ اور دوسری میں جمع مذکر سالم ہے۔

ایک اور بات قابلِ غور ہے۔ ان چار مثالوں سے پہلے مرکب اضافی کی جتنی بھی مثالیں بیان کی گئی ہیں ان سب میں مضاف الیہ کوئی محسوس وجود ہے اور اس کے ساتھ مضاف کی (جو خود بھی کوئی محسوس وجود ہے یا اسم ذات ہے) معنوی یا حقیقی نسبتِ تقییدی قائم کی گئی ہے۔ لیکن مذکورہ چار مثالوں میں مضاف وصف ہے، تثنیہ یا جمع مذکر سالم ہے اور مضافِ الیہ کوئی محسوس وجود نہیں۔ ان میں مضاف کو مضاف الیہ سے صرف لفظی اِضافت دی گئی ہے، یعنی مضاف ہونے کی وجہ سے نونِ اعرابی گر گیا اور تنوین نہ آسکی۔ اس کی اضافت کو لفظی اضافت کہتے ہیں۔

قاعدہ:

اگر اضافت لفظی ہو (یعنی مضاف وصف ہو) اور مضافِ الیہ معرف باللّام ہو یا معرف باللّام کا مضاف الیہ مضاف ہو تو مضاف پر "اَلْ" آسکتا ہے۔

مرکب اضافی کے قواعد ایک نظر میں

۱۔ مضاف پر کبھی تنوین نہیں آسکتی۔

۲۔ مضاف پر 'ال' نہیں آتا۔ البتہ اگر اضافت لفظی ہو (مضاف وصف ہو) اور اس کا مضاف الیہ معرف باللام ہو یا معرف باللام کا مضاف ہو تو مضاف پر 'ال' آسکتا ہے۔

۳۔ مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

۴۔ مضاف اگر تثنیہ یا جمع مذکر سالم کے صیغے میں ہو تو اس کا نون اعرابی گر جاتا ہے۔

۵۔ مضاف بالعموم اسم نکرہ ہوتا ہے اور اسم ظاہر ہوتا ہے۔

۶۔ مضاف الیہ اسم نکرہ، اسم معرفہ، اسم ظاہر، اسم ضمیر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

۷۔ اگر مضاف سے پہلے کوئی عامل نہ ہو تو یہ مرفوع ہوتا ہے اور اگر کوئی عامل آجائے تو عامل کے عمل کے مطابق منصوب اور مجرور ہوتا ہے۔

۸۔ مضاف اگر کسی اور مضاف کا مضافِ الیہ بھی ہو تو مضافِ الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔

۹۔ مضاف اور مضاف الیہ یکجا آتے ہیں۔ کوئی چیز ان دونوں کے درمیان واقع نہیں ہو سکتی۔ اگر مضاف کی کوئی صفت بیان کی جائے تو وہ مضاف الیہ کے بعد آئے گی۔

تمرین (۱)

مندرجہ ذیل کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

۱۔	بہار کا موسم	۶۔	گائے کا دودھ	۱۱۔	گھر کی چھت
۲۔	چاند کی روشنی	۷۔	شہر کی گلیاں	۱۲۔	فطرت کا حسن
۳۔	برسات کا موسم	۸۔	اللہ کی نشانیاں	۱۳۔	مومنین کی مائیں
۴۔	درخت کی ٹہنی	۹۔	عرب کی زبان	۱۴۔	تیرا بھائی
۵۔	سمندر کا پانی	۱۰۔	دریا کا کنارا	۱۵۔	مسلمانوں کا لیڈر

جواب :

۱۔	فَصْلُ الرَّبِيْعِ	۶۔	لَبَنُ الْبَقَرَةِ	۱۱۔	سَقْفُ الْبَيْتِ
۲۔	ضَوْءُ الْقَمَرِ	۷۔	شَوَارِعُ الْمَدِيْنَةِ	۱۲۔	جَمَالُ الطَّبِيْعَةِ
۳۔	فَصْلُ الْمَطَرِ	۸۔	آيَاتُ اللّٰهِ	۱۳۔	أُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ
۴۔	غُصْنُ الشَّجَرِ	۹۔	لِسَانُ الْعَرَبِ	۱۴	أَخُوْكَ
۵۔	مَاءُ الْبَحْرِ	۱۰۔	شَاطِئُ النَّهْرِ	۱۵۔	زَعِيْمُ الْمُسْلِمِيْنَ

تمرین (۲)

عمود (ا) اور عمود (ب) میں سے مناسب اسماء لے کر مرکب اضافی بنائیے۔

	(ا)			(ب)	
۱۔	فَصْلٌ	(موسم)	(i)	اَلْجَرَسُ	(گھنٹی)
۲۔	ظَلَامٌ	(تاریکی)	(ii)	اَلصَّبَاحُ	(صبح)
۳۔	أَوْرَاقٌ	(اوراق)	(iii)	اَلرَّحْمٰنُ	(رحمٰن)
۴۔	أَمَةٌ	(بندی)	(iv)	اَللَّيْلُ	(رات)
۵۔	سَيِّدٌ	(سردار)	(v)	اَلرَّبِيْعُ	(بہار)
۶۔	نُوْرٌ	(نور)	(vi)	اَلْكِتَابُ	(کتاب)
۷۔	أُسْتَاذٌ	(استاد)	(vii)	اَلرَّجُلُ	(آدمی)
۸۔	دَرَّاجَةٌ	(بائیسکل)	(viii)	اَلْقَوْمُ	(قوم)
۹۔	لَحْمٌ	(گوشت)	(ix)	اَلطَّيْرُ	(پرندہ)
۱۰۔	صَوْتٌ	(آواز)	(x)	اَلْجَامِعَةُ	(یونیورسٹی)

جواب :

۱- (v) ۲- (iv) ۳- (vi) ۴- (iii) ۵- (viii) ٦- (ii)

۷- (x) ۸- (vii) ۹- (ix) ۱۰- (i)

نوٹ : مرکب اضافی بناتے وقت مضاف سے تنوین اڑا دیں اور صرف ایک پیش ڈالیں اور مضافِ الیہ کے آخری حرف کے نیچے ایک زیر ڈال دیں۔

تمرین (۳)

مندرجہ ذیل کا عربی میں ترجمہ کیجیے۔

۱- پرندے کے دو پَر
۲- بائیسکل کے دو پہیے
۳- گھڑی کی دو سوئیاں
۴- شتر مرغ کی دو ٹانگیں
۵- ہرن کی دو آنکھیں
٦- دروازے کے دو کواڑ
۷- ومدرسے کے سچے
۸- ہوائی جہاز کے مسافر
۹- کشتی کے سوار
۱۰- موٹر کاروں کے ڈرائیور
۱۱- فطرت کے حسین مناظر
۱۲- بلی کی دو چمکدار آنکھیں
۱۳- شہر کی پُرہجوم سڑکیں
۱۴- سرما کا شدید ٹھنڈ والا دن
۱۵- ہاتھی کے دو بڑے کان
۱٦- ہندوستان کے مسلمانوں کی زبان
۱۷- گاؤں کی زمین کی زرخیزی
۱۸- کپڑوں کی مل کے مزدور
۱۹- ان کے کالج کے طلباء
۲۰- تمہارے بھائی کے دوست کا باپ

جواب :

۱- جَنَاحَا الطَّيْرِ
۲- عَجَلَتَا الدَّرَّاجَةِ
۳- عَقْرَبَا السَّاعَةِ
۴- سَاقَا النَّعَامَةِ
۵- عَيْنَا الظَّبْيِ
٦- مِصْرَاعَا الْبَابِ
۷- صَادِقُوْا / اَلصَّادِقُوْا الْوَعْدِ
۸- مُسَافِرُوْا / اَلْمُسَافِرُوْا الطَّائِرَةِ

٩- رَاكِبُوا/ اَلرَّاكِبُوا السَّفِينَةِ
١٠- سَائِقُوا/ اَلسَّائِقُوا السَّيَّارَاتِ
١١- مَنَاظِرُ الطَّبِيْعَةِ الْجَمِيْلَةُ
١٢- عَيْنَا الْقِطَّةِ اللَّامِعَتَانِ
١٣- طُرُقُ الْمَدِيْنَةِ الْمُزْدَحِمَةُ
١٤- يَوْمُ الشِّتَاءِ الْقَارِسُ -
١٥- أُذُنَا الْفِيْلِ الْكَبِيْرَتَانِ
١٦- لِسَانُ مُسْلِمِي الْهِنْدِ
١٧- خِصْبُ أَرْضِ الْقَرْيَةِ
١٨- عُمَّالُ مَصْنَعِ الْأَقْمِشَةِ
١٩- تَلَامِيْذُ كُلِّيَّتِهِمْ
٢٠- أَبُوْ صَدِيْقِ أَخِيْكَ

عام استعمال ہونے والے چند مرکب اضافی

تعلیم سے متعلق

رَئِيْسُ الْكُلِّيَّةِ	(کالج کا پرنسپل)	كُلِّيَّةُ الْبَيْطَرَةِ	(اینیمل ہسبینڈری کالج)
مُدِيْرُ الْجَامِعَةِ	(یونیورسٹی کا وائس چانسلر)	كُلِّيَّةُ الْحُقُوْقِ	(لاء کالج)
مُدِيْرُ الْمَدْرَسَةِ	(سکول کا ہیڈ ماسٹر)	كُلِّيَّةُ الْأَلْسِنَةِ الشَّرْقِيَّةِ	(اورنٹیل کالج)
مَدْرَسَةُ الْبَنِيْنَ	(لڑکوں کا سکول)	عِلْمُ الْاِقْتِصَادِ	(اکنامکس)
مَدْرَسَةُ الْبَنَاتِ	(لڑکیوں کا سکول)	عِلْمُ الْإِحْصَاءِ	(شماریات)
كُلِّيَّةُ الْعُلُوْمِ	(سائنس کالج)	عِلْمُ الْكِيْمِيَاءِ	(کیمسٹری)
كُلِّيَّةُ الْآدَابِ	(آرٹس کالج)	عِلْمُ الطَّبِيْعِيَّاتِ	(فزکس)
كُلِّيَّةُ الطِّبِّ	(میڈیکل کالج)	عِلْمُ الْهَنْدَسَةِ	(انجینئرنگ، جیومیٹری)
كُلِّيَّةُ الْهَنْدَسَةِ	(انجینئرنگ کالج)	عِلْمُ الْحِسَابِ	(حساب)
كُلِّيَّةُ التَّرْبِيَةِ	(ٹریننگ کالج)	عِلْمُ النَّفْسِ	(نفسیات)
كُلِّيَّةُ الْفُنُوْنِ	(فائن آرٹس کالج)	عِلْمُ السِّيَاسَةِ	(پولیٹیکل سائنس)
		عِلْمُ اللُّغَةِ	(لسانیات)
		غُرْفَةُ الصَّفِّ	(کلاس روم)

قَاعَةُ الصَّفِّ (کلاس روم)
قَاعَةُ الْمُحَاضَرَاتِ (لیکچر تھیٹر)
دَفْتَرُ الْحُضُوْرِ (حاضری کا رجسٹر)
لَوْحَةُ الْحَائِطِ (چارٹ)
فِنَاءُ الْمَدْرَسَةِ (سکول کا صحن)
جَدْوَلُ الْاَوْقَاتِ (ٹائم ٹیبل)
قَلَمُ الرَّصَاصِ (سکے کی پنسل)
صَالَةُ الطَّعَامِ (ڈائننگ ہال / روم)
صَالَةُ التِّلِفِزْيُوْنِ کامن روم / ٹی وی لاؤنج
اَمِيْنُ الْمَكْتَبَةِ (لائبریرین)
قَائِمَةُ الْكُتُبِ (کیٹلاگ۔ کتابوں کی فہرست)
ثَقَّالَةُ الْوَرَقِ (پیپر ویٹ)
اَوْرَاقُ الْاِمْتِحَانِ (امتحانی جوابی کاپیاں)
رَقْمُ الْجُلُوْسِ (رول نمبر)

دَوْرَةُ الْمِيَاهِ (غسل خانہ)
لَمْبَةُ الطَّاوِلَةِ (ٹیبل لیمپ)
خَزَّانُ الْمَاءِ (پانی کی ٹینکی)
بَرَّادُ الْمِيَاهِ (واٹر کولر)
مَاكِيْنَةُ الْخِيَاطَةِ (سلائی مشین)
اُسْطُوَانَةُ الْغَازِ (گیس کا سلنڈر)
عُلْبَةُ الثِّقَابِ (ماچس کی ڈبیا)
مَوْقِدُ الْغَازِ (گیس کا چولہا)
مِلْقَطُ النَّارِ (چمٹا)
طَقْمُ الشَّايِ (ٹی سیٹ)
طَقْمُ الْمِيَاهِ (واٹر سیٹ)
طَقْمُ الطَّعَامِ (ڈنر سیٹ)
اِبْرِيْقُ الشَّايِ (چائے دانی)
اِبْرِيْقُ الْمَاءِ (جگ)

گھر / گھریلو استعمال کی اشیا سے متعلق

غُرْفَةُ الْجُلُوْسِ (ڈرائنگ روم)
صَالَةُ التِّلِفِزْيُوْنِ (ٹی وی لاؤنج)
سَاعَةُ الْحَائِطِ (وال کلاک)
سَخَّانُ الْمَاءِ (گیزر۔ واٹر ہیٹر)
سَلَّةُ الْمُهْمَلَاتِ (ردی کی ٹوکری)
قَاعَةُ النَّوْمِ (بیڈ روم)

صحت، مرض، ہسپتال سے متعلق

وَجَعُ الْبَطْنِ (پیٹ کا درد)
وَجَعُ الْمَعِدَةِ (معدے کا درد)
وَجَعُ الْكُلْيَةِ (گردے کا درد)
وَجَعُ الْمَفَاصِلِ (جوڑوں کا درد)
وَجَعُ السِّنِّ (دانت کا درد)
ضَغْطُ الدَّمِ (بلڈ پریشر)

فَقْرُ الدَّمِ	(خون کی کمی۔ اینیمیا)
فَحْصُ الدَّمِ	(خون کا ٹیسٹ)
تَسَوُّسُ الْاَسْنَانِ	(دانتوں کا کیڑا لگنا)
فَصِیْلَۃُ الدَّمِ	(بلڈ گروپ)
نَوْبَۃُ الصَّرْعِ	(مرگی کا دورہ)
فَحْصُ الْبَوْلِ	(پیشاب کا ٹیسٹ)
فَحْصُ الْبِرَازِ	(پاخانہ کا ٹیسٹ)
مَکْتَبُ الْاِسْتِعْلَامَاتِ	(انکوائری آفس)
مَخْزَنُ الْاَدْوِیَۃِ	(میڈیکل سٹور)
قِسْمُ الطَّوَارِیْ	(ایمرجنسی)
قِسْمُ الْحَوَادِثِ	(شعبہ حادثات)
قِسْمُ الْاِسْعَافِ	(شعبہ ابتدائی طبی امداد)
قِسْمُ الْاَنْفِ وَالْاُذُنِ وَالْحَلْقِ	ای این ٹی (کان، ناک، گلہ کا شعبہ)
قِسْمُ الْعُیُوْنِ	(شعبہ امراض چشم)
قِسْمُ الْاَسْنَانِ	(شعبہ امراض دنداں)
قِسْمُ الْجِرَاحَۃِ	(سرجری سیکشن)
قِسْمُ الْاَطْفَالِ	(شعبہ بچگان)
قِسْمُ اَمْرَاضِ الْجِلْدِ	(شعبہ امراض جلد)
جَنَاحُ الْعَائِلَاتِ	(فیملی وارڈ)
جَنَاحُ النِّسَاءِ	(زنانہ وارڈ)
صَالَۃُ الْعَمَلِیَّاتِ	(اپریشن تھیٹر)
عِیَادَۃُ الطِّبِّ	(کلینک)

ڈاک وسائل نشرواشاعت مواصلات

مَکْتَبُ الْبَرِیْدِ	(ڈاک خانہ)
مَکْتَبُ الْبَرِیْدِ الْعَامِّ	(جی پی او)
مَکْتَبُ الْبَرِیْدِ الْمَرْکَزِیِّ	(سنٹرل پوسٹ آفس)
صُنْدُوْقُ الْبَرِیْدِ	(پوسٹ بکس)
سَاعِی الْبَرِیْدِ	(ڈاکیا)
اَوْقَاتُ التَّفْرِیْغِ	(ڈاک نکلنے کے اوقات)
طَوَابِعُ الْبَرِیْدِ	(ڈاک کی ٹکٹیں)
مَحَطَّۃُ الْاِذَاعَۃِ	(ریڈیو اسٹیشن)
مَحَطَّۃُ التِّلِفِزْیُوْنِ	(ٹیلیویژن اسٹیشن)
نَشْرَۃُ الْاَخْبَارِ	(خبرنامہ)
مُذِیْعُ الْاَخْبَارِ	(نیوز کاسٹر)
مُهَنْدِسُ التَّسْجِیْلِ	(ریکارڈنگ انجینئر)
مُهَنْدِسُ الْاِضَاءَۃِ	(لائٹ انجینئر)
مَحَطَّۃُ سِکَّۃِ الْحَدِیْدِ	(ریلوے اسٹیشن)
سِکَّۃُ الْحَدِیْدِ	(ریلوے لائن)
قِطَارُ الرُّکَّابِ	(مسافر گاڑی)
عَرَبَۃُ الْقِطَارِ	(ریل گاڑی کا ڈبہ)
طَائِرَۃُ الرُّکَّابِ	(مسافر ہوائی جہاز)
هُبُوْطُ الطَّائِرَۃِ	ہوائی جہاز کی لینڈنگ)
مَوْقِفُ الْحَافِلَاتِ	(بس سٹینڈ)
مَوْقِفُ سَیَّارَاتِ الْاُجْرَۃِ	(ٹیکسی سٹینڈ)

رُخصۃُ القِیادۃِ ڈرائیونگ لائسنس
مَکتبُ الحجزِ (ریزرویشن آفس)
تاکیدُ الحجزِ کنفرمیشن
جدولُ الرِّحلاتِ (ریلوے وغیرہ کا ٹائم ٹیبل)
تذکرۃُ الرّاکبِ (ٹکٹ)
مَکتبُ الجُمرُکِ (کسٹم آفس)
وکیلُ التخلیصِ الجُمرُکی (کسٹم کلیئرنگ ایجنٹ)
مَکتبُ الشَّحنِ (کارگو آفس)
تسدیدُ العفشِ (سامان کی جنبطی)
وکالۃُ السَّفریّاتِ (ٹریولنگ ایجنسی)
اِغلاقُ المطارِ (ہوائی اڈا کو بند کرنا)
وکالۃُ الاَنباءِ (نیوز ایجنسی)
بِطاقۃُ دُخولِ الطائرۃِ (بورڈنگ کارڈ)

بازار اور تجارت وغیرہ سے متعلق

سُوقُ الخُضارِ سبزی منڈی
سُوقُ الاَقمشۃِ (کلاتھ مارکیٹ)
سُوقُ الذَّھبِ (سونا بازار)
سُوقُ السَّمکِ (مچھلی بازار)
مَعرِضُ التَّسوِیقِ (شاپنگ سنٹر)
مَحلُّ الاَقمشۃِ (کپڑے کی دکان)
مَحلُّ / مَعرِضُ الاَحذِیۃِ (جوتوں کی دکان)

مَعرِضُ الاَلبِسۃِ الجاھِزۃِ (ریڈیمیڈ کپڑوں کی دکان)
بقالۃُ الخُضارِ (سبزی کی دکان)
اِرتفاعُ السِّعرِ (قیمت کا چڑھنا)
نُزولُ السِّعرِ (قیمت کا گرنا)
قائمۃُ الاَسعارِ (قیمتوں کی فہرست)
رأسُ المالِ (اصل زر)
اِذنُ تسلیمٍ (ڈلیوری آرڈر)
تسوِیۃُ المُنازَعاتِ (جھگڑے کا تصفیہ)
خِطابُ اعتمادٍ (لیٹر آف کریڈٹ۔ ایل سی)
اُجرۃُ التَّنقلِ (ٹرانسپورٹ چارجز)
مَصاریفُ اللَّفِّ والحَزمِ (پیکنگ کے اخراجات)
عقدُ شِراءٍ (خرید کا معاہدہ)
اَمینُ المُستودَعِ (سٹورکیپر)
شرکۃُ التّامینِ (انشورنس کمپنی)
وکیلُ التّامینِ (انشورنس ایجنٹ)
مَکتبُ المَبیعاتِ (سیلز آفس)

متفرق

جوازُ السَّفرِ (پاسپورٹ)
تجدیدُ جوازِ السَّفرِ (پاسپورٹ کی تجدید)
بِطاقۃُ العَملِ (ورک پرمٹ)

مَكْتَبُ الْجَوَازَاتِ	(پاسپورٹ آفس)	وَثِيْقَةُ النَّجَاحِ	(سند)
قَذْفُ الْقَنَابِلِ	(بمباری)	نِصْفُ اللَّيْلِ	(آدھی رات کا وقت)
سُقُوْطُ الثُّلُوْجِ	(برف باری)	نِصْفُ النَّهَارِ	(دوپہر کا وقت)
وَزَارَةُ الْمَعَارِفِ	(وزارتِ تعلیم)	كُرَةُ الْقَدَمِ	(فٹ بال)
رَئِيْسُ الدَّوْلَةِ	(سربراہِ مملکت)	كُرَةُ السَّلَّةِ	(باسکٹ بال)
رَئِيْسُ الْوُزَرَاءِ	(وزیرِ اعظم)	كُرَةُ الطَّائِرَةِ	(والی بال)
دَرَجَةُ الْحَرَارَةِ	(درجہ حرارت)	حَارِسُ الْمَرْمٰى	(گول کیپر)
حَفْلَةُ التَّخَرُّجِ	(کانووکیشن)	خَطْفُ الطَّائِرَةِ	(ہوائی جہاز کی ہائی جیکنگ)
حَفْلَةُ الزَّوَاجِ	(شادی کی تقریب)		
اِسْتِمَارَةُ النِّكَاحِ	(نکاح کا فارم)	صَالَةُ الْاِنْتِظَارِ	(انتظار گاہ)
مُسَجِّلُ النِّكَاحِ	(نکاح رجسٹرار)	عُلْبَةُ السَّجَائِرِ	(سگریٹ کی ڈبیا)
عَقْدُ زِوَاجٍ	(نکاح)	وَلَّاعَةُ السَّجَائِرِ	(سگریٹ لائٹر)
وَثِيْقَةُ النِّكَاحِ	(نکاح نامہ)		

اسمِ موصول

اسم موصول دو قسم کے ہیں، مخصوص اور مشترک۔ مخصوص اسمائے موصول جو عاقل و غیر عاقل سب کے لیے استعمال ہوتے ہیں یہ ہیں۔

جنس	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	اَلَّذِيْ (جو۔ جس۔ جسے)	اَللَّذَانِ/اَللَّذَيْنِ (جو۔ جن دو)	اَلَّذِيْنَ (جو۔ جنھوں۔ جنہیں)
مؤنث	اَلَّتِيْ (جو۔ جس۔ جسے)	اَللَّتَانِ/اَللَّتَيْنِ (جو۔ جن دو)	اَللَّاتِيْ (جو۔ جنھوں۔ جنہیں)

تثنیہ کے صیغے حالتِ رفع میں الف نون کے ساتھ اور نصب وجر کی حالتوں میں یاء نون کے ساتھ آتے ہیں۔ جمع مؤنث کے صیغے کے لیے اَللَّاتِی کے علاوہ اَللَّاتِ، اَللَّاءِ اور اَللَّائِی کے الفاظ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

مشترک اسمائے موصول، یعنی وہ اسماء جو مذکر، مونث اور واحد، تثنیہ، جمع سب کے لیے یکساں طور پر استعمال ہیں یہ ہیں۔

مَنْ: یہ اکثر و بیشتر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مَا۔ یہ اکثر و بیشتر غیر عاقل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اَیّ۔ یہ عاقل و غیر عاقل سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اسم موصول اسم مبہم ہوتا ہے، اس سے واضح نہیں ہوتا کہ کون مراد ہے۔ اس لیے اس کے ابہام کو دور کرنے کے لیے اس کے بعد جملہ (یا مرکب) لایا جاتا ہے۔ بعد میں جو جملہ وغیرہ آتا ہے اسے صلہ کہتے ہیں۔ صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو اسم موصول کی طرف لوٹتی ہے۔ یہ ضمیر، جسے عائد (لوٹنے والا) کہتے ہیں۔ اپنے اسم موصول کی مطابقت میں مذکر، مؤنث اور واحد، تثنیہ یا جمع کے صیغے میں ہوتی ہے۔

کیفیتِ استعمال: اسمائے موصولہ مبتدا، فاعل اور مفعول تینوں طرح سے استعمال ہوتے ہیں۔ تاہم مخصوص اسمائے موصولہ (اَلَّذِی وغیرہ) زیادہ تر صفت کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں۔ اسمائے موصولہ چونکہ معرفہ ہیں لہٰذا ان کا موصوف بھی لازماً اسم معرفہ ہوگا کیونکہ اسم معرفہ کی صفت اسم معرفہ ہی ہو سکتی ہے۔ پس یہ کہنا غلط ہے کہ نَجَحَ تِلْمِیْذٌ اَلَّذِی اجْتَهَدَ۔ تِلْمِیْذٌ کے بجائے اَلتِّلْمِیْذُ ہونا چاہیے۔

مثالیں:

(ا)	(ب)
اُحِبُّ الَّذِیْ یَجْتَهِدُ	جَاءَ الَّذِیْ فَازَ فِی الْاِمْتِحَانِ

(الف)	(ب)
(میں اسے پسند کرتا ہوں جو محنت کرتا ہے	وہ شخص آیا جو امتحان میں کامیاب ہوا۔
أُحِبُّ اللَّذَيْنِ يَجْتَهِدَانِ	يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ۔
أُحِبُّ الَّذِيْنَ يَجْتَهِدُوْنَ	(اے لوگو! اپنے اس رب کی عبادت کرو جس نے تمہیں پیدا کیا)
أُحِبُّ الَّتِيْ تَجْتَهِدُ	إِنَّ الَّذِيْنَ سَافَرُوْا هُمْ أَقَارِبِيْ
أُحِبُّ اللَّتَيْنِ تَجْتَهِدَانِ	بے شک جن لوگوں نے سفر کیا وہ میرے رشتے دار ہیں۔
أُحِبُّ اللَّاتِيْ يَجْتَهِدْنَ	اَلَّتِيْ تَضْرِبُ الْوَلَدَ هِيَ أُمُّهُ۔

اوپر سیٹ (الف) کی مثالوں سے ظاہر ہے کہ اسم موصول کے بعد جو صلہ ہے اس میں ضمیر (عائد) اپنے اسم موصول کے مطابق آتی ہے۔ مثلاً پہلی مثال میں اسم موصول (الذی) واحد مذکر کے صیغے میں ہے تو اس کے لیے عائد (یَجْتَهِدُ میں هُوَ کی ضمیر مستتر) بھی واحد مذکر کی ضمیر ہے۔ نیز ان تمام مثالوں میں اسم موصول مفعول کے طور پر آیا ہے۔

سیٹ (ب) کی پہلی مثال میں اسم موصول فاعل ہے، دوسری مثال میں منصوب موصوف کی صفت ہے، تیسری میں إِنَّ کا اسم ہے، چوتھی میں مبتدا ہے۔

(ج) وَمِنْهُمْ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَنْ لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ۔

(اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو اس پر ایمان نہیں لاتے)۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ

(اور ان میں سے بعض ایسے ہیں جو آپ کی بات دھیان سے سنتے ہیں)۔

پہلی مثال میں مَنْ کے صلہ میں ضمیر عائد (یُؤْمِنُ میں ھُوَ کی ضمیر مستتر) واحد کے صیغے میں ہے حالانکہ مَنْ جمع مذکر کے لیے استعمال ہوا ہے۔ تو یہ واحد کی ضمیر مَنْ کی لفظی رعایت کی وجہ سے ہے، کیونکہ لفظاً یہ واحد ہے۔ دوسری مثال میں ضمیر عائد جمع کے صیغے میں ہے (یَسْتَمِعُوْنَ میں واو الجماعۃ ضمیر عائد ہے)۔ تو یہ مَنْ کی معنوی رعایت کے سبب سے ہے کیونکہ مَنْ جمع کے لیے استعمال ہوا ہے (یہ دونوں مثالیں قرآن مجید کی آیاتِ مبارکہ ہیں)۔

دَفَعْتُ ثَمَنَ مَا اشْتَرَيْتُهٗ (میں نے جو خریدا تھا اس کی قیمت ادا کر دی ہے)

وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ (اور اللہ کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین میں ہے)۔

(۵) یُعْجِبُنِیْ اَیٌّ اَدّٰی وَاجِبَهٗ (جو بھی اپنا فریضہ ادا کرتا ہے مجھے اچھا لگتا ہے)۔

تَصَدَّقْ عَلَى الْبَائِسِيْنَ وَابْدَأْ أَيًّا بِأَيِّ هُوَ اَقْرَبُ اِلَيْكَ

(مفلوک الحال لوگوں پر صدقہ کر اور اس سے شروع کر جو تیرا سب سے قریبی رشتہ دار ہے)۔

اِقْرَأْ أَيًّا هُوَ نَافِعٌ (جو بھی مفید ہے اسے پڑھ)

عَاشِرْ مِنَ النَّاسِ اَيَّهُمْ اَفْضَلُ (لوگوں میں سے جو بھی بہتر ہو اس کے ساتھ میل جول رکھ)

نوٹ:۔ اسمائے موصولہ میں سے صرف تثنیہ کے صیغے (اَللَّذَانِ ۔ اَللَّتَانِ) مُعْرَب ہیں (کہ یہ نصب اور جر کی حالت میں اَللَّذَيْنِ اور اَللَّتَيْنِ ہو جاتے ہیں۔ اَیّ بھی مُعْرَب ہے، جیسا کہ اوپر پہلی تین مثالوں سے ظاہر ہے البتہ یہ اس صورت میں مُعْرَب نہیں رہتا (بلکہ مبنی ہوتا ہے) جب یہ مضاف ہو کر آئے اور اس کے صلہ کے شروع میں ضمیر محذوف ہو، جیسا کہ چوتھی مثال میں ہے۔ اس میں اَیّ حالانکہ عَاشِرْ کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے پھر بھی اَیُّ آیا ہے (اَیَّ نہیں آیا) کیونکہ یہ ضمیر هُمْ کا مضاف ہے اور اَيُّهُمْ کے بعد ضمیر هُوَ محذوف ہے۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں مناسب اسم موصول کے ساتھ خالی جگہیں پُر کیجیے (اُردو ترجمہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے):-

۱- تَقْبَلِ الْهَدَايَا إِلَّا .... يُقْصَدُ بِهَا الرِّشْوَةُ
(تحفے قبول کر سوائے ان کے کہ جن سے رشوت مقصود ہو)

۲- .... تُحْسِنَانِ عَمَلَهُمَا تَفُوْزَانِ -
(جو دو اپنا کام اچھی طرح کرتی ہیں کامیاب ہوتی ہیں)

۳- خَيْرُ النَّاسِ .... يَنْفَعُ النَّاسَ -
(لوگوں میں بہترین وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے)

۴- ذَكَّرْتُهُ بِ......... قَالَ -
(میں نے اسے یاد دلایا جو اس نے کہا تھا)

۵- أَعْرِفُ .... نَجَحَا فِي الْاِمْتِحَانِ -
(میں جانتا ہوں ان دو کو جو امتحان میں کامیاب ہوئے)

۶- اَلصَّيْدُ لِ....... يَصِيْدُهُ -
(شکار اس کا ہوتا ہے جو اسے شکار کرتا ہے)

۷- رَبَّنَا إِنَّكَ تَعْلَمُ ..... نُخْفِيْ وَ..... نُعْلِنُ -
(اے ہمارے رب! بے شک تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ہم ظاہر کرتے ہیں)

۸- اِعْتَمَدْتُ عَلَى ...... هُمْ أَكْفَاءُ -
(میں نے ان پر بھروسہ کیا جو ان میں سب سے زیادہ کفایت کرنیوالا (کافی) تھا)

۹- سَأُصَافِحُ .... هُمْ هُوَ أَشْجَعُ
(میں اس سے مصافحہ کروں گا جو ان میں سے سب سے زیادہ بہادر ہے)

۱۰- بَشِّرْنِيْ .... هُوَ نَافِعٌ -

(جو فائدہ مند ہوتا ہے مجھے بھاتا ہے)

۱۱۔ هٰذَا جَزَاءُ ...... يَسْعَىٰ بِالنَّمِيمَةِ۔

(یہ اس شخص کی سزا ہے جو چغلی کھاتا رہتا ہے)

۱۲۔ اَلْخَيْرُ فِيْ ...... اخْتَارَهُ اللّٰهُ

(بھلائی اس میں ہے جسے اللہ پسند کرے)

۱۳۔ لَا تُعَاشِرْ اِلَّا .... تَثِقُ بِاِخْلَاصِهِمْ۔

(صرف انہی لوگوں سے میل جول رکھ جن کے اخلاص پہ تجھے بھروسہ ہے)

۱۴۔ اِنَّ مِنَ النَّاسِ ...... يَخْدَعُ بِحَلَاوَةِ لِسَانِهٖ۔

(بے شک لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو اپنی زبان کی شیرینی سے دھوکا دیتے ہیں)

۱۵۔ اَلْغَرِيْبُ ...... لَيْسَ لَهٗ حَبِيْبٌ۔

(پردیسی وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں)

جواب :۔

۱۔ اَلَّتِيْ / مَا ۔۔۔ ۲۔ اَللَّتَانِ

۳۔ مَنْ (یہ جملہ حدیث نبویؐ ہے) ۔۔۔ ۴۔ مَا / الَّذِيْ

۵۔ اَلَّذِيْنَ ۔۔۔ ۶۔ مَنْ / الَّذِيْ

۷۔ مَا ۔ مَا (یہ قرآنی آیت ہے) ۔۔۔ ۸۔ اَيُّ

۹۔ اَيَّ ۔۔۔ ۱۰۔ اَيٌّ / الَّذِيْ

۱۱۔ مَنْ / الَّذِيْ ۔۔۔ ۱۲۔ مَا / الَّذِيْ

۱۳۔ مَنْ / الَّذِيْنَ ۔۔۔ ۱۴۔ مَنْ

۱۵۔ مَنْ / الَّذِيْ

اسم عدد

مثالیں:

(ایک سے دس تک کے اعداد)

(ب)		(الف)	
كُرَّاسَةٌ وَاحِدَةٌ	(ایک کاپی)	قَلَمٌ وَاحِدٌ	(ایک قلم)
كُرَّاسَتَانِ اثْنَتَانِ	(دو کاپیاں)	قَلَمَانِ اثْنَانِ	(دو قلم)
(د)		(ج)	
ثَلَاثُ كُرَّاسَاتٍ	(تین کاپیاں)	ثَلَاثَةُ أَقْلَامٍ	(تین قلم)
أَرْبَعُ كُرَّاسَاتٍ	(چار کاپیاں)	أَرْبَعَةُ أَقْلَامٍ	(چار قلم)
خَمْسُ كُرَّاسَاتٍ	(پانچ کاپیاں)	خَمْسَةُ أَقْلَامٍ	(پانچ قلم)
سِتُّ كُرَّاسَاتٍ	(چھ کاپیاں)	سِتَّةُ أَقْلَامٍ	(چھ قلم)
سَبْعُ كُرَّاسَاتٍ	(سات کاپیاں)	سَبْعَةُ أَقْلَامٍ	(سات قلم)

[1] وَاحِدٌ کا عدد مذکر کے لیے ایک کے معنی میں استعمال ہوتا ہے یا پھر بیس تا نوے کی دہائیوں کے ساتھ معطوف علیہ ہو کر، اس کے سوا کسی اور ہندسے کے ساتھ نہیں آتا، یہی حال وَاحِدَةٌ کا ہے کہ وہ مؤنث کے لیے ایک کے معنی میں آتا ہے یا معطوف علیہ ہو کر۔ أَحَدٌ کا عدد صرف عشر کے ساتھ آتا ہے۔ اس کا معنی بھی ایک ہے۔ یہ دوسری دہائیوں کے ساتھ معطوف علیہ ہو کر نہیں آتا اور نہ تنہا آتا ہے۔ پس یہ نہیں کہتے: جَاءَ أَحَدٌ یا جَاءَ أَحَدٌ وَعِشْرُونَ۔ إِحْدٰى مؤنث کے لیے عشرۃ کے ساتھ یا دوسری دہائیوں کے ساتھ معطوف علیہ ہو کر آتا ہے۔

ثَمَانِيَةُ أَقْلَامٍ (آٹھ قلم)	ثَمَانِي كُرَّاسَاتٍ (آٹھ کاپیاں)
تِسْعَةُ أَقْلَامٍ (نو قلم)	تِسْعُ كُرَّاسَاتٍ (نو کاپیاں)
عَشَرَةُ أَقْلَامٍ (دس قلم)	عَشْرُ كُرَّاسَاتٍ (دس کاپیاں)

وضاحت : سیٹ (الف) اور سیٹ (ب) کی مثالوں پر غور کریں تو واضح ہوتا ہے کہ :

۱۔ مذکر معدود کے لیے ایک اور دو کے عدد کے لیے وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ کے الفاظ ہیں جبکہ مؤنث معدود کے لیے وَاحِدَةٌ اور اِثْنَتَانِ (نیز ثِنْتَانِ) کے اعداد ہیں۔ ایک اور دو کے اعداد کا معدود عدد سے پہلے آتا ہے۔

سیٹ (ج) اور (د) کی مثالوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ :

۲۔ تین سے دس تک کے اعداد مذکر معدود کے لیے تاء کے ساتھ اور مونث معدود کے لیے بغیر تاء کے آتے ہیں۔ یعنی تین سے دس تک کے اعداد کا معدود جو عدد کے بعد آتا ہے جمع کے صیغے میں اور مجرور ہوتا ہے۔ (مضاف الیہ ہونیکی وجہ سے)

نوٹ : معدود جو بعد میں آتا ہے اسے تمیز (یعنی شناخت، پہچان) بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ عدد کے ابہام کو دور کرتا ہے اور واضح اور معین کرتا ہے کہ اس عدد سے مراد اس تعداد کی کون سی چیز ہے۔

مثالیں : (۱۱ تا ۱۹ کے اعداد)

(الف)	(ب)
أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا (۱۱ مرد)	إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً (۱۱ عورتیں)

لہ اس کے کئی تلفظ ہیں (شین کی حرکت کے اعتبار سے) لیکن زیادہ مشہور تلفظ یہ ہے کہ اگر بغیر تاء کے ہو تو شین پر زبر (عَشَرَ) اور اگر تاء کے ساتھ ہو تو شین ساکن (عَشْرَةَ)

(الف)		(ب)	
اِثْنَا عَشَرَ رَجُلاً	(۱۲ مرد)	اِثْنَتَا عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۲ عورتیں)
ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۳ ")	ثَلٰثَ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۳ ")
اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۴ ")	اَرْبَعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۴ ")
خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۵ ")	خَمْسَ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۵ ")
سِتَّةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۶ ")	سِتَّ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۶ ")
سَبْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۷ ")	سَبْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۷ ")
ثَمَانِيَةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۸ ")	ثَمَانِيَ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۸ ")
تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلاً	(۱۹ ")	تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً	(۱۹ ")

وضاحت: اوپر سیٹ (الف) اور سیٹ (ب) کی مثالوں سے ظاہر ہے کہ:

۱۔ گیارہ اور بارہ کے اعداد میں اکائی اور دہائی دونوں مذکر کے لیے مذکر (یعنی بغیر تاء کے) اور مؤنث کے لیے مؤنث (یعنی تاء کے ساتھ) آتی ہیں۔

۲۔ تیرہ سے لے کر انیس تک اکائی مذکر کے لیے تاء کے ساتھ (جیسے تین سے نو میں ہے) اور مؤنث کے لیے بغیر تاء کے (جیسے تین سے نو میں ہے) آتی ہے، جبکہ دہائی مذکر اور مؤنث کے موافق آتی ہے، یعنی مذکر کے لیے بغیر تاء کے اور مؤنث کے لیے تاء کے ساتھ یعنی عشر/عشرۃ اکیلا آئے تو تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس آتا ہے اور اگر اکائی کے ساتھ مل کر آئے تو معدود کے موافق آتا ہے۔

۳۔ گیارہ سے لے کر انیس تک کے اعداد کا معدود واحد کے صیغے میں آتا ہے اور منصوب ہوتا ہے۔

نوٹ:

ایک تا دس کے اعداد کو مفرد اعداد اور گیارہ سے انیس کے اعداد کو مرکب اعداد کہتے ہیں۔

مثالیں: (۲۰ تا ۹۰ کی دہائیاں)

عِشْرُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۲۰ مرد / عورتیں)
ثَلٰثُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۳۰ ″ / ″)
اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۴۰ ″ / ″)
خَمْسُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۵۰ ″ / ″)
سِتُّوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۶۰ ″ / ″)
سَبْعُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۷۰ ″ / ″)
ثَمَانُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۸۰ ″ / ″)
تِسْعُوْنَ رَجُلًا / اِمْرَأَةً (۹۰ ″ / ″)

وضاحت:

۱۔ بیس سے لے کر نوّے تک کی دہائیاں (عُقُوْد) مذکر اور مؤنث معدود کے لیے یکساں ہیں۔

۲۔ ۲۰ تا ۹۰ کی دہائیوں کا معدود واحد کے صیغے میں اور منصوب آتا ہے۔

مثالیں: (۲۱ تا ۹۹ دہائیوں کے درمیان کے اعداد)

الف	(ب)
وَاحِدٌ[1] وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۱ مرد)	اِحْدٰی[2] وَعِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً (۲۱ عورتیں)

---

[1] جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے ۲۰ تا ۹۰ کی دہائیوں کے ساتھ مذکر کے لیے صرف وَاحِدٌ ہی معطوف علیہ بنتا ہے۔ اَحَدٌ وَعِشْرُوْنَ کہنا غلط ہے۔ اَحَدٌ صرف عشر کے ساتھ آتا ہے۔

[2] مؤنث کے لیے ۲۰ تا ۹۰ کی دہائیوں کے ساتھ اِحْدٰی کے علاوہ وَاحِدَةٌ کو بھی معطوف علیہ بنانا درست ہے۔ پس وَاحِدَةٌ وعشرون کہنا صحیح ہے لیکن عشرة کے ساتھ صرف اِحدٰی آسکتا ہے۔

ب	الف
اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۲ عورتیں)	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۲ مرد)
ثَلَاثٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۳ ")	ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۳ ")
أَرْبَعٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۴ ")	أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۴ ")
خَمْسٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۵ ")	خَمْسَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۵ ")
سِتٌّ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۶ ")	سِتَّةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۶ ")
سَبْعٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۷ ")	سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۷ ")
ثَمَانٍ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۸ ")	ثَمَانِيَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۸ ")
تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً (۲۹ ")	تِسْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا (۲۹ ")

اسی طرح دوسری دہائیوں (۳۰ تا ۹۰) کے ساتھ اکائیاں آئیں گی، مثلاً:

أَرْبَعَةٌ وَثَلٰثُوْنَ رَجُلًا (۳۴ مرد)، أَرْبَعٌ وَثَلٰثُوْنَ امْرَأَةً (۳۴ عورتیں)

سَبْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَجُلًا (۹۷ مرد)، سَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ امْرَأَةً (۹۷ مرد)

وضاحت:

۱۔ ۲۱ سے لے کر ۹۹ تک دہائیاں تو مذکر اور مؤنث کے لیے یکساں ہیں اور اکائیاں حسبِ سابق مذکر کے لیے تاء کے ساتھ اور مؤنث کے لیے بغیر تاء کے آتی ہیں۔

۲۔ ۲۱ سے لے کر ۹۹ تک کے اعداد کا معدود واحد کے صیغے میں اور منصوب ہوتا ہے۔

نوٹ: ۲۱ تا ۹۹، دہائیوں کے درمیان کے اعداد معطوف کہلاتے ہیں کیونکہ یہ معطوف اور معطوف علیہ سے مل کر بنتے ہیں اور ان کے درمیان حرفِ عطف واؤ ہے۔

---

[1] اصل میں ثمانی تھا، تنوین کی وجہ سے آخر سے یاء گر گئی۔

سَو اور اُوپر کے اَعداد

مِئَةٌ (۱۰۰)	مِئَةُ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(ایک سو مرد / عورتیں)
مِئَتَانِ (۲۰۰)	مِئَتَا رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(دو سو ″ / ″)
ثَلَاثُ مِئَةٍ (۳۰۰)	ثَلَاثُ مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(تین سو ″ / ″)
أَرْبَعُ مِئَةٍ (۴۰۰)	أَرْبَعُ مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(چار سو ″ / ″)
خَمْسُ مِئَةٍ (۵۰۰)	خَمْسُ مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(پانچ سو ″ / ″)
سِتُّ مِئَةٍ (۶۰۰)	سِتُّ مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(چھ سو ″ / ″)
سَبْعُ مِئَةٍ (۷۰۰)	سَبْعُ مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(سات سو ″ / ″)
ثَمَانِي مِئَةٍ (۸۰۰)	ثَمَانِي مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(آٹھ سو ″ / ″)
تِسْعُ مِئَةٍ (۹۰۰)	تِسْعُ مِئَةِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(نو سو ″ / ″)
أَلْفٌ (۱۰۰۰)	أَلْفُ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(ایک ہزار مرد / عورتیں)
أَلْفَانِ (۲۰۰۰)	أَلْفَا رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(دو ″ ″ / ″)
ثَلَاثَةُ آلَافٍ (۳۰۰۰)	ثَلَاثَةُ آلَافِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(تین ″ ″ / ″)
تِسْعَةُ آلَافٍ (۹۰۰۰)	تِسْعَةُ آلَافِ رَجُلٍ / امْرَأَةٍ	(نو ″ ″ / ″)

۱؎ متقدمین میم کے بعد الف زائدہ کے ساتھ مِائَةٌ لکھتے تھے لیکن عہدِ حاضر کے علماء نے سہولت کے لیے اسے مِئَةٌ کی شکل میں لکھنا بھی درست قرار دے دیا ہے۔ لہٰذا یہاں اس صورت کو اختیار کیا گیا ہے۔

۲؎ متقدمین ثلث تا تسع کو مائۃ سے ملا کر لکھتے تھے (ثَلَاثَمِائَةٍ، خَمْسُمِائَةٍ وغیرہ) لیکن عہدِ حاضر کے علماء (المجمع اللغوی) نے انہیں علیحدہ لکھنے کو روا کر دیا ہے، املاء کی سہولت کے لیے۔

۳؎ ملا کر یوں لکھیں گے: [illegible]مِائَةٍ

عَشَرَةُ آلَافٍ (۱۰,۰۰۰) عَشَرَةُ آلَافِ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (دس ہزار مرد/عورتیں)

أَحَدَ عَشَرَ أَلْفاً (۱۱,۰۰۰) أَحَدَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (گیارہ " "/")

اِثْنَا عَشَرَ أَلْفاً (۱۲,۰۰۰) اِثْنَا عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (بارہ " "/")

ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفاً (۱۳,۰۰۰) ثَلَاثَةَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۱۳ " "/")

تِسْعَةَ عَشَرَ أَلْفاً (۱۹,۰۰۰) تِسْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۱۹ " "/")

وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ أَلْفاً (۲۱,۰۰۰) وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۲۱ " "/")

اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ أَلْفاً (۲۲,۰۰۰) اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۲۲ " "/")

ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفاً (۲۳,۰۰۰) ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۲۳ " "/")

ثَلَاثُونَ أَلْفاً (۳۰,۰۰۰) ثَلَاثُونَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۳۰ " "/")

تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ أَلْفاً (۹۹,۰۰۰) تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ أَلْفَ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۹۹ " "/")

مِائَةُ أَلْفٍ (ایک لاکھ) مِائَةُ أَلْفِ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (ایک لاکھ مرد/عورتیں)

مِئَتَا أَلْفٍ (دو لاکھ) مِئَتَا أَلْفِ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (دو " "/")

ثَلَاثُمِائَةِ أَلْفٍ (تین لاکھ) ثَلَاثُمِائَةِ أَلْفِ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (تین " "/")

تِسْعُمِائَةِ أَلْفٍ (۹ لاکھ) تِسْعُمِائَةِ أَلْفِ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۹ " "/")

أَلْفُ أَلْفٍ (دس لاکھ) أَلْفُ أَلْفِ رَجُلٍ/امْرَأَةٍ (۱۰ " "/")

دس لاکھ کے لیے مِلْيُونٌ (انگریزی لفظ (مِلّین کا معرب) بھی استعمال ہوتا ہے۔

اگر یہ کہنا ہو، مثلاً کہ سینکڑوں مرد تو کہیں گے: مِئَاتٌ مِنَ الرِّجَالِ (یا مِئَاتُ رَجُلٍ)۔ مِئَةٌ کی جمع مِئُونَ بھی آتی ہے۔ ہزاروں مرد کے لیے کہیں گے: آلَافٌ مِنَ الرِّجَالِ یا (آلَافُ رَجُلٍ) أَلْفٌ کی جمع أُلُوفٌ بھی آتی ہے۔ لاکھوں کے لیے مِلْيُون کی جمع مَلَايِين استعمال کریں گے۔

أعداد کا إعراب: گیارہ اور تیرہ تا ۱۹ کے لیے عربی کے کل آٹھ اعداد کو چھوڑ کر باقی سب اعداد مُعرب ہیں جبکہ مذکورہ آٹھ اعداد مبنی ہیں (یعنی اعراب کو قبول نہیں کرتے اور رفع، نصب، جر تینوں حالتوں میں یکساں رہتے ہیں)

مثلاً: ذَهَبَ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (گیارہ مرد گئے)، رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (میں نے گیارہ مرد دیکھے)، ذَهَبْتُ اِلٰی اَحَدَ عَشَرَ رَجُلاً (میں گیارہ مردوں کی طرف گیا)۔ پہلے جملے میں اَحَدَ عَشَرَ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ دوسرے میں مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور تیسرے میں حرف جر اِلٰی کی وجہ سے مجرور ہے۔ مگر تینوں حالتوں میں اَحَدَ عَشَرَ ہی آیا ہے۔ یہی حال اِحْدٰی عَشْرَةَ اور ۱۳ تا ۱۹ کے لیے مذکر و مؤنث کے باقی اعداد کا ہے۔ رہا بارہ کا عدد (اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشْرَةَ) تو اس کا وہی حکم ہے جو تثنیہ کا ہوتا ہے، یعنی رفع کی حالت میں الف کے ساتھ اور نصب و جر کی حالت میں یاء کے ساتھ (اِثْنَیْ اور اِثْنَتَیْ)۔

مذکورہ آٹھ اعداد کو چھوڑ کر باقی سب اعداد معرب ہیں۔ عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ دہائیوں کا معاملہ جمع مذکر سالم والا ہے، یعنی رفع کی حالت میں وْن کے ساتھ اور نصب و جر کی حالتوں میں "یْن" کے ساتھ۔ جیسے، جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلاً (بیس آدمی آئے)۔ رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلاً (میں نے بیس آدمی دیکھے) ذَهَبْتُ اِلٰی عِشْرِیْنَ رَجُلاً (میں بیس آدمیوں کی طرف گیا)۔

نوٹ: جیسا کہ اوپر مثالوں سے ظاہر ہے اعرابی حالت کے بدلنے کا اثر صرف عدد پر پڑتا ہے، معدود کے اعراب پر نہیں۔ معدود کا اعراب اس کے عدد کی وجہ سے جو بھی ہوتا ہے ہر حالت میں وہی رہتا ہے۔

عدد و معدود کے احکام ایک نظر میں

معدود کے احکام:

۱۔ تین سے دس تک کا معدود جمع اور مجرور ہوتا ہے۔

۲۔ گیارہ سے ننانوے تک کا معدود مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔

۳۔ سو (مِائَة) اور ہزار (اَلْف) کا معدود مفرد اور مجرور ہوتا ہے۔

عدد کے احکام :

۱۔ تین سے نو تک کے اعداد تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس آتے ہیں، خواہ عدد مفرد ہو، مرکب ہو (یعنی عَشَرَ / عَشْرَۃَ کے ساتھ) یا معطوف ہو (یعنی بیس سے نوے تک کی دہائیوں کے ساتھ)۔

۲۔ عشرۃ اگر اکیلا آئے تو تذکیر و تانیث میں معدود کے برعکس ہوتا ہے (۳ تا ۹ کے اعداد کی طرح) اور اگر مرکب عدد میں آئے (یعنی اکائی کے ساتھ) تو معدود کے موافق ہوتا ہے۔

۳۔ بیس سے ۹۰ تک کی دہائیاں، خواہ اکیلی آئیں یا معطوف ہو کر آئیں مذکر و مؤنث دونوں قسم کے معدود کے لیے یکساں ہیں۔ یہی صورت مئۃ اور الف کی ہے۔

۴۔ ایک اور دو کے عدد، خواہ مفرد طور پہ آئیں یا مرکب عدد میں یا معطوف میں ہر صورت میں تذکیر و تانیث میں اپنے معدود کے موافق آتے ہیں۔

۵۔ گیارہ اور تیرہ تا ۱۹ کے اعداد مبنی ہیں (یعنی اعرابی حالت کے بدلنے سے ان کا اعراب نہیں بدلتا)۔ ان آٹھ اعداد کو چھوڑ کر باقی سب اعداد معرب ہیں۔ اثنان اور اِثْنَتَانِ تثنیہ کے صیغے کے مانند ہیں اور عشرون تا تسعون دہائیوں کے اعراب کی صورت وہی ہے جو جمع مذکر سالم کی ہے۔

تمرین (۱)

عربی میں ترجمہ کیجیے۔

۱۔ بارہ مہینے	۶۔ گیارہ ستارے	۱۱۔ اکانوے اونٹنیاں
۲۔ تیس دن	۷۔ ترپن لڑکے	۱۲۔ دس اونٹ
۳۔ پانچ راتیں	۸۔ پچانوے عورتیں	۱۳۔ اکتالیس کتابیں
۴۔ دو سو مرد	۹۔ چار سو طالب علم	۱۴۔ بارہ کاپیاں
۵۔ ایک ہزار طالبات	۱۰۔ سات سو لڑکیاں	۱۵۔ دس گائیں

۱۶-	انیس کتے	۱۸-	آٹھ قلم	۲۰-	پچاسی طبیب
۱۷-	پندرہ کمرے	۱۹-	اکسٹھ معلمات	۲۱-	پینتالیس زمینیں

جواب:

۱- اِثْنَا عَشَرَ شَهْرًا
۲- ثَلٰثُوْنَ يَوْمًا
۳- خَمْسُ لَيَالٍ
۴- مِئَتَا رَجُلٍ
۵- اَلْفُ تِلْمِيْذَةٍ
۶- اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا
۷- ثَلٰثَةٌ وَخَمْسُوْنَ وَلَدًا
۸- خَمْسٌ وَتِسْعُوْنَ امْرَأَةً
۹- اَرْبَعُ مِائَةِ تِلْمِيْذٍ
۱۰- سَبْعُ مِائَةِ بِنْتٍ
۱۱- اِحْدٰى وَتِسْعُوْنَ نَاقَةً
۱۲- عَشَرَةُ جِمَالٍ
۱۳- وَاحِدٌ وَاَرْبَعُوْنَ كِتَابًا
۱۴- اِثْنَتَا عَشْرَةَ كُرَّاسَةً
۱۵- عَشْرُ بَقَرَاتٍ
۱۶- تِسْعَةَ عَشَرَ كَلْبًا
۱۷- خَمْسَ عَشْرَةَ غُرْفَةً
۱۸- ثَمَانِيَةُ اَقْلَامٍ
۱۹- اِحْدٰى وَسِتُّوْنَ مُعَلِّمَةً
۲۰- خَمْسَةٌ وَثَمَانُوْنَ طَبِيْبًا
۲۱- سَبْعٌ وَاَرْبَعُوْنَ مُمَرِّضَةً

تمرین (۲)

درج ذیل جملوں کے سامنے قوسین میں دیئے گئے اعداد میں سے مناسب عدد کے ساتھ خالی جگہ پُر کیجیے۔

۱- ذَهَبَ ...... رِجَالٍ۔ (خَمْسُمِائَةِ ۔ خَمْسَةُ ۔ خَمْسُوْنَ)
۲- رَأَيْتُ ..... كَوْكَبًا۔ (آلافَ ۔ مِئَاتِ ۔ اَحَدَ عَشَرَ)
۳- حَضَرَ ..... تَلَامِيْذٍ۔ (عَشْرُ ۔ عَشَرَةُ ۔ عِشْرُوْنَ)
۴- كَتَبْتُ ..... رِسَالَةً۔ (خَمْسَةَ عَشَرَ ۔ خَمْسَ ۔ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ)
۵- قَرَأْتُ ..... كِتَابًا۔ (اِحْدٰى عَشْرَةَ، خَمْسَ عَشْرَةَ ، ثَلٰثِيْنَ)

۶۔ اِشْتَرَيْتُ ..... قَلَم ۔ (مِئَتَيْ ۔ اِثْنَا عَشَرَ ۔ ثَلٰثَةَ)

۷۔ دَرَسْتُ ..... دُرُوْس ۔ (سَبْعَةَ ۔ سَبْعَةَ عَشَرَ ۔ مِئَةَ)

۸۔ جَاءَتْ ..... تِلْمِيْذَةٌ ۔ (مِئَةُ ۔ تِسْعَ عَشْرَةَ ۔ ثَلٰثَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ)

۹۔ لَعِبَ ..... وَلَدًا ۔ (خَمْسَ عَشْرَةَ ۔ عَشَرُ ۔ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ)

۱۰۔ فَتَحْتُ ..... بَاب ۔ (تِسْعَةَ ۔ تِسْعَةٌ وَتِسْعِيْنَ ۔ اَلْفَ)

۱۱۔ دَعَوْتُ ..... صَدِيْقًا ۔ (سِتَّ عَشْرَةَ، اَرْبَعًا وَعِشْرِيْنَ، خَمْسَةً وَسَبْعِيْنَ)

۱۲۔ شَاهَدَ الْمُبَارَاةَ ..... رَجُلًا ۔ (خَمْسُمِائَةِ ۔ سِتَّةٌ وَسَبْعُوْنَ ۔ آلَافُ)

۱۳۔ طَلَعَ ..... نَجْم ۔ (آلَافُ ۔ ثَمَانِيَةٌ وَثَمَانُوْنَ ۔ سِتُّوْنَ)

۱۴۔ قُتِلَ ..... اِنْسَانًا ۔ (سَبْعَ عَشْرَةَ ۔ سِتَّةٌ وَاَرْبَعُوْنَ ۔ ثَلٰثٌ وَخَمْسُوْنَ)

۱۵۔ زُرْتُ ..... مَدِيْنَةً ۔ (ثَمَانِيَةَ ۔ اَرْبَعَةٌ وَعِشْرِيْنَ ۔ تِسْعَ عَشْرَةَ)

جواب:

۱۔ خَمْسَةُ	۲۔ اَحَدَ عَشَرَ	۳۔ عَشْرَةُ
۴۔ اِثْنَتَيْ عَشْرَةَ	۵۔ ثَلٰثِيْنَ	۶۔ مِئَتَيْ
۷۔ سَبْعَةَ	۸۔ تِسْعَ عَشْرَةَ	۹۔ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ
۱۰۔ اَلْفَ	۱۱۔ خَمْسَةً وَسَبْعِيْنَ	۱۲۔ سِتَّةٌ وَسَبْعُوْنَ
۱۳۔ آلَافُ	۱۴۔ سِتَّةٌ وَاَرْبَعُوْنَ	۱۵۔ تِسْعَ عَشْرَةَ

اگر دو معدود ہوں: اگر مفرد عدد کے معدود (یا تمیز) دو ہوں اور ان کے درمیان واوِ عطف ہو، ان میں سے ایک مذکر اور دوسرا مونث ہو تو عدد پہلے معدود کے لحاظ سے آئے گا، مثلاً: جَاءَ سَبْعَةُ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ (سات مرد اور عورتیں آئیں)۔ جَاءَ سَبْعُ نِسَاءٍ وَرِجَالٍ (سات عورتیں اور مرد آئے)۔ اگر عدد مرکب ہو اور ایک معدود مذکر عاقل ہو تو مذکر کا ہی اعتبار ہوگا خواہ وہ پہلے آئے یا بعد میں اور اگر مذکر غیر ذوی العقول میں سے ہو تو پھر دونوں میں سے جو پہلے آئے اس کا لحاظ ہوگا۔

بِضْعٌ اور نَيِّفٌ :

۱۔ بِضْعٌ کا لفظ تین سے لے کر نو تک کے کسی عدد کے لیے استعمال ہوتا ہے، پس یہ ایک مبہم عدد ہے۔ بِضْعٌ سے سننے والے کا ذہن تین سے نو تک کے (سات اعداد) میں سے کسی طرف جا سکتا ہے۔

۲۔ اس کا استعمال مفرد اعداد کی طرح ہوتا ہے اور عشرۃ کے ساتھ مرکب عدد میں اور بیس سے نوے کی دہائیوں کے ساتھ معطوف علیہ ہو کر بھی استعمال ہوتا ہے۔

۳۔ تین سے نو تک کے اعداد کی طرح بضع بھی مذکر معدود کے لیے تاء کے ساتھ (یعنی بِضْعَةٌ) آتا ہے اور مؤنث معدود کے لیے بغیر تاء کے (یعنی بِضْعٌ)۔

۴۔ مفرد عدد کے طور پر آئے یا معطوف علیہ ہو کر آئے تو ۳ تا ۹ کے مفرد اعداد کی طرح معرب ہے اور اگر عشرہ کے ساتھ مرکب عدد میں ہو تو مبنی بر فتحہ (یعنی رفع، نصب اور جر تینوں حالتوں میں بِضْعَ اور بِضْعَةَ)۔ اس کے استعمال کی مثالیں ذیل میں ملاحظہ کیجیے۔

ذَهَبَتْ بِضْعُ بَنَاتٍ (چند (یعنی تین سے لے کر نو کے درمیان کی کسی تعداد میں) لڑکیاں گئیں)

ذَهَبَ بِضْعَةُ أَوْلَادٍ (چند لڑکے گئے)

جَاءَ بِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا (دس سے کچھ اوپر مرد آئے)

جَاءَتْ بِضْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً (دس سے کچھ اوپر عورتیں آئیں)

حَضَرَ بِضْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ تِلْمِيْذًا (بیس سے کچھ اوپر طلبہ حاضر ہوئے)

حَضَرَتْ بِضْعٌ وَعِشْرُوْنَ تِلْمِيْذَةً (بیس سے کچھ اوپر طالبات حاضر ہوئیں)

(معرب ہونے کی صورت میں: حالتِ رفع میں بِضْعٌ / بِضْعُ اور بِضْعَةٌ / بِضْعَةُ۔ حالتِ نصب میں بِضْعًا / بِضْعَ اور بِضْعَةً / بِضْعَةَ۔ حالتِ جر میں بِضْعٍ / بِضْعِ اور بِضْعَةٍ / بِضْعَةِ آئے گا۔

نَيِّفٌ کا لفظ بھی مبہم عدد کے لیے ہے جو ۱ تا ۹ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ ہمیشہ

مذکر ہی استعمال ہوتا ہے اور اس کے آخر میں تائے تانیث (ۃ) نہیں آتی۔ یہ دہائی (دس تا نوّے) کے بعد معطوف ہوکر ہی آتا ہے اور اکیلا نہیں آتا۔ جیسے: عَشَرَۃٌ وَّنَیِّفٌ۔ عِشْرُوْنَ وَنَیِّفٌ، ثَلٰثُوْنَ وَنَیِّفٌ ..... تِسْعُوْنَ وَنَیِّفٌ (کچھ اوپر نوّے)

عددِ وصفی: عددِ وصفی ترتیب کو ظاہر کرتا ہے اور صفت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ وصفی اعداد اس طرح سے ہیں۔

مذکر کے لیے		مؤنث کے لیے	
عددِ وصفی	معنی	عددِ وصفی	معنی
اَلْاَوَّلُ	پہلا	اَلْاُوْلٰی	پہلی
اَلثَّانِیْ	دوسرا	اَلثَّانِیَۃُ	دوسری
اَلثَّالِثُ	تیسرا	اَلثَّالِثَۃُ	تیسری
اَلرَّابِعُ	چوتھا	اَلرَّابِعَۃُ	چوتھی
اَلْخَامِسُ	پانچواں	اَلْخَامِسَۃُ	پانچویں
اَلسَّادِسُ	چھٹا	اَلسَّادِسَۃُ	چھٹی
اَلسَّابِعُ	ساتواں	اَلسَّابِعَۃُ	ساتویں
اَلثَّامِنُ	آٹھواں	اَلثَّامِنَۃُ	آٹھویں
اَلتَّاسِعُ	نواں	اَلتَّاسِعَۃُ	نویں
اَلْعَاشِرُ	دسواں	اَلْعَاشِرَۃُ	دسویں
اَلْحَادِیَ عَشَرَ	گیارہواں	اَلْحَادِیَۃَ عَشْرَۃَ	گیارہویں
اَلثَّانِیَ عَشَرَ	بارہواں	اَلثَّانِیَۃَ عَشْرَۃَ	بارہویں
تا	تا	تا	تا
اَلتَّاسِعَ عَشَرَ	انیسواں	اَلتَّاسِعَۃَ عَشْرَۃَ	انیسویں
اَلْعِشْرُوْنَ	بیسواں	اَلْعِشْرُوْنَ	بیسویں

مذکر کے لیے		مؤنث کے لیے	
عدد وصفی	معنی	عدد وصفی	معنی
اَلْحَادِیْ وَالْعِشْرُوْنَ	اکیسواں	اَلْحَادِیَةُ وَالْعِشْرُوْنَ	اکیسویں
تا	تا	تا	تا
اَلتَّاسِعُ وَالْعِشْرُوْنَ	انتیسواں	اَلتَّاسِعَةُ وَالْعِشْرُوْنَ	انتیسویں
اَلثَّلَاثُوْنَ	تیسواں	اَلثَّلَاثُوْنَ	تیسویں
تا	تا	تا	تا
اَلتَّاسِعُ وَالتِّسْعُوْنَ	ننانواں	اَلتَّاسِعَةُ وَالتِّسْعُوْنَ	ننانویں

سوواں/سوویں کے لیے اَلْمِائَةُ اور ہزارواں/ہزارویں کے لیے اَلْاُلُوْفُ کا عدد آتا ہے۔ ۱ تا ۱۰ کے لیے عدد وصفی معرب ہیں، ۱۱ تا ۱۹ کے لیے عدد وصفی فتحہ پر مبنی ہیں۔ اس کے بعد کے تمام اعداد وصفیہ معرب ہیں۔

عدد کسری: عربی میں کسری اعداد اس طرح آتے ہیں:۔
۱/۲ کے لیے نِصْفٌ۔ ۱/۳ کے لیے ثُلُثٌ/ثُلْثٌ۔ ۱/۴ کے لیے رُبُعٌ/رُبْعٌ۔ ۱/۵ کے لیے خُمُسٌ/خُمْسٌ۔ ۱/۶ کے لیے سُدُسٌ/سُدْسٌ۔ ۱/۷ کے لیے سُبُعٌ/سُبْعٌ۔ ۱/۸ کے لیے ثُمُنٌ/ثُمْنٌ۔ ۱/۹ کے لیے تُسُعٌ۔ ۱/۱۰ کے لیے عُشُرٌ۔

۲/۳ کے لیے ثُلُثَانِ۔ ۳/۴ کے لیے ثَلٰثَةُ اَرْبَاعٍ۔ ۲/۵ کے لیے خُمُسَانِ۔ ۳/۵ کے لیے ثَلٰثَةُ اَخْمَاسٍ۔ ۴/۵ کے لیے اَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ۔ اسی طرح بناتے جائیے۔ مثلاً ۵/۶ کے لیے خَمْسَةُ اَسْدَاسٍ۔ ۶/۷ کے لیے سِتَّةُ اَسْبَاعٍ۔ ۷/۸ کے لیے سَبْعَةُ اَثْمَانٍ۔ ۸/۹ کے لیے ثَمَانِيَةُ اَتْسَاعٍ۔ ۹/۱۰ کے لیے تِسْعَةُ اَعْشَارٍ۔ وغیرہ۔ اس کے بعد جزء کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً ۱/۱۱ = جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً۔ ۲/۱۵ = جزآنِ مِنْ خَمْسَةَ

عَشَرَ جُزْءً۔

اجزائی عدد : ثُنَائِیٌّ (دو اجزاء والا)۔ ثُلَاثِیٌّ (تین اجزاء والا)۔ رُبَاعِیٌّ (چار اجزاء والا)۔ خُمَاسِیٌّ (پانچ اجزاء والا)۔ سُدَاسِیٌّ (چھے اجزاء والا)۔ سُبَاعِیٌّ (سات اجزاء والا) وغیرہ۔

اس کے بعد عدد سے پہلے ذو اور اس کے بعد جزء کا لفظ استعمال کرتے ہیں مثلاً: ذُوْ اَحَدَ عَشَرَ جُزْءً (گیارہ اجزاء والا)۔ ذُوْ اثْنَیْ عَشَرَ جُزْءً (بارہ اجزاء والا) ذُوْ ثَلٰثَةَ عَشَرَ جُزْءً (تیرہ اجزاء والا) وغیرہ۔

دوہرے عدد : مَثْنٰی (دو دو)۔ ثُلٰثَ / مَثْلَثُ (تین تین)۔ رُبَاعَ / مَرْبَعُ (چار چار)۔ خُمَاسُ / مَخْمَسُ (پانچ پانچ)

نوٹ : اگر تینوں، چاروں، پانچوں وغیرہ کا مفہوم ادا کرنا ہو تو معدود کے بعد 'اَلْ' کے ساتھ عدد لے آتے ہیں، جیسے: حَضَرَ التَّلَامِیْذُ الثَّلَاثَةُ (تینوں طالب علم آ گئے)، ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ الثَّلَاثُ (تینوں لڑکیاں چلی گئیں)۔ وغیرہ۔

بڑی رقمیں اور سنہ : بڑی رقموں اور سنہ کو پڑھنے اور لفظوں میں لکھنے کے دو طریقے ہیں: ایک یہ کہ دائیں سے بائیں کی طرف جائیں۔ یعنی پہلے اکائی، دہائی پھر سینکڑہ اور ہزار۔ دوسرا طریقہ اس کے برعکس ہے، یعنی پہلے ہزار پھر سینکڑہ، دہائی اور اکائی۔ لیکن زیادہ فصیح دائیں سے بائیں پڑھنا یا لکھنا ہے۔

عربی میں سَنَةٌ (سنہ) چونکہ مؤنث ہے اس لیے عدد اس کی مناسبت سے آئے گا۔ بڑی رقم کے بعد اگر معدود ہو تو اس کا اعراب اور واحد یا جمع کا صیغہ آخری عدد کے لحاظ سے آئے گا، اگر آخر میں سینکڑہ یا ہزار (مِئَةٌ یا اَلْف) ہے تو اس کے مطابق اور اگر اکائی کا ہندسہ ہے تو اس کے مطابق۔ مثلاً:

الف :

۱۔ ۵۴۷ = سَبْعَةٌ وَاَرْبَعُوْنَ وَخَمْسُمِائَةٍ۔

۲۔ ۱۰۳۶ = سِتَّةٌ وَثَلٰثُوْنَ وَاَلْفٌ۔

۳- ۹۴۸۳ = ثَلٰثَةٌ وَثَمَانُوْنَ وَاَرْبَعُمِائَةٍ وَتِسْعَةُ آلَافٍ-

ب :

۱- ۷۲۸۳ کتابیں = (دائیں سے بائیں) ثَلٰثَةٌ وَثَمَانُوْنَ وَمِئَتَانِ وَسَبْعَةُ آلَافِ كِتَابٍ- (بائیں سے دائیں) سَبْعَةُ آلَافٍ وَمِئَتَانِ وَ ثَمَانُوْنَ وَثَلٰثَةُ كُتُبٍ-

۲- ۱۵۹۷۴ کاپیاں = (دائیں سے بائیں) اَرْبَعٌ وَسَبْعُوْنَ وَتِسْعُمِائَةٍ وَخَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفَ كُرَّاسَةٍ- (بائیں سے دائیں) خَمْسَةَ عَشَرَ اَلْفًا وَتِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعُوْنَ وَاَرْبَعُ كُرَّاسَاتٍ-

ج :

۱- ۱۹۹۰ء = سَنَةَ تِسْعِيْنَ وَتِسْعُمِائَةٍ وَاَلْفٍ مِنَ الْمِيْلَادِ- یا- سَنَةَ اَلْفٍ وَتِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعِيْنَ مِنَ الْمِيْلَادِ-

۲- ۱۹۹۱ء = اِحْدٰى وَتِسْعِيْنَ وَتِسْعُمِائَةٍ وَاَلْفُ سَنَةٍ مِنَ الْمِيْلَادِ-

۳- ۱۲۷۸ھ = سَنَةَ ثَمَانٍ وَسَبْعِيْنَ وَمِئَتَيْنِ وَاَلْفٍ مِنَ الْهِجْرَةِ-

۴- بروز پیر، ۱۵ مئی ۱۹۹۲ء = يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ اَلْخَامِسَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ مَايُوْ سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِيْنَ وَاَلْفٍ مِنَ الْمِيْلَادِ-

تاریخ عمر بتانے کا طریقہ

(الف) اَلْيَوْمُ تَاسِعَ عَشَرَ مِنْ رَمَضَانَ (آج رمضان کی ۱۹ تاریخ ہے)

اَلْيَوْمُ سَادِسَ عَشَرَ مِنْ فَبْرَايِرَ (آج فروری کی ۱۶ تاریخ ہے)

اَلْيَوْمُ ثَلٰثُوْنَ مِنْ اَغُسْطُسْ (آج اگست کی ۳۰ تاریخ ہے)

نوٹ :

مِنْ کے بعد اور مہینے کے نام سے پہلے شَهْر (مہینہ) کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں:

مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ

(ب) عُمْرُكَ كَمْ سَنَةً؟
اِبْنُ كَمْ سَنَةً اَنْتَ؟ } آپ کی عمر کیا ہے؟

عُمْرِیْ سَبْعَ عَشَرَ سَنَةً
اَنَا ابْنُ سَبْعَ عَشَرَ سَنَةً } (میری عمر سترہ سال ہے)

سِنُّهُ ثَلٰثُوْنَ سَنَةً (اس کی عمر تیس سال ہے)

هُوَ فِی السَّادِسَةِ وَالْعِشْرِیْنَ مِنْ عُمْرِهٖ (وہ اپنی عمر کے چھبیسویں برس میں ہے)

وقت بتانے کا طریقہ:

كَمِ السَّاعَةُ الْاٰنَ؟ (اب کیا وقت ہے؟)
اَلسَّاعَةُ الْخَامِسَةُ صَبَاحًا/مَسَاءً (صبح/شام کے پانچ بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ لَيْلًا (رات کے گیارہ بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الثَّامِنَةُ تَمَامًا۔ (پورے آٹھ بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الْوَاحِدَةُ وَالرُّبُعُ (سوا ایک بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الثَّانِيَةُ وَالنِّصْفُ (ڈیڑھ بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الثَّالِثَةُ اِلَّا الرُّبُعَ (پونے تین بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الرَّابِعَةُ وَخَمْسُ دَقَائِقَ (چار بج کر پانچ منٹ ہوئے ہیں)
اَلسَّاعَةُ السَّادِسَةُ اِلَّا عَشْرَ دَقَائِقَ (چھ بجنے میں دس منٹ ہیں)
اَلسَّاعَةُ السَّابِعَةُ اِلَّا سِتُّ دَقَائِقَ (سات بجنے میں چھ منٹ رہتے ہیں)
اَلسَّاعَةُ التَّاسِعَةُ وَاثْنَتَا عَشْرَةَ دَقِيْقَةً (نو بج کر بارہ منٹ ہوئے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الْعَاشِرَةُ وَالرُّبُعُ (سوا دس بجے ہیں)
اَلسَّاعَةُ الثَّامِنَةَ عَشْرَةَ (بارہ بجے ہیں)

كَمْ ۔ كَاَيِّنْ ۔ كَذَا

ان تین اسماء سے بھی عدد کا کنایہ کرتے ہیں، اس لیے انہیں کنایات العدد کہتے ہیں

ان کے استعمال کے احکام درج ذیل ہیں:

كَمْ : کَم خبر اور استفہام دونوں معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ کَمْ استفہامیہ کے بعد جو اسم آتا ہے، جسے اس کی تمیز کہتے ہیں، مفرد اور منصوب ہوتا ہے۔ جیسے: كَمْ كِتَابًا فِي الْحَقِيْبَةِ؟ (بستے میں کتنی کتابیں ہیں؟) كَمْ كُلِّيَّةً فِي الْمَدِيْنَةِ؟ (شہر میں کتنے کالج ہیں؟) كَمْ غُرْفَةً فِي الْبَيْتِ؟ (گھر میں کتنے کمرے ہیں؟)

اگر کَمْ سے پہلے کوئی حرف جر آجائے تو اس کی تمیز مجرور ہو جاتی ہے، جیسے بِكَمْ رُوْبِيَّةٍ اشْتَرَيْتَ الْقَلَمَ؟ (تو نے قلم کتنے روپوں میں خریدا؟)۔ مُنْذُ كَمْ سَاعَةٍ تَنْتَظِرُ؟ تو کتنے گھنٹوں سے انتظار کر رہا ہے؟)

کَمْ خبریہ کی تمیز بھی مجرور ہوتی ہے، البتہ وہ مفرد اور جمع دونوں صیغوں میں آسکتی ہے۔ جیسے: كَمْ كِتَابٍ/كُتُبٍ قَرَأْتُ (میں نے کتنی ہی کتابیں پڑھی ہیں) کَمْ خبریہ کی تمیز سے پہلے حرفِ جر مِنْ بھی لے آتے ہیں، جیسے: كَمْ مِنْ مَدِيْنَةٍ زُرْتُ (میں نے کتنے ہی شہر دیکھے ہیں)

نوٹ: کَمْ خبریہ سے کثیر اشیاء کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے۔

كَاَيِّنْ : اس اسم کی تمیز مفرد آتی ہے، ہمیشہ حرفِ جر مِنْ کے ساتھ اور مجرور آتی ہے، جیسے: كَاَيِّنْ مِنْ رَجُلٍ يَكْذِبُ (کتنے ہی آدمی جھوٹ بولتے ہیں) كَاَيِّنْ مِنْ تِلْمِيْذٍ رَسَبَ فِي الْاِمْتِحَانِ (امتحان میں کتنے ہی طلبہ فیل ہوگئے)۔ كَاَيِّنْ مِنْ حَبِيْبٍ فَارَقَنِيْ (کتنے ہی عزیز مجھ سے جدا ہوگئے)

نوٹ: كَاَيِّنْ سے بھی کثیر اشیاء کی طرف کنایہ کیا جاتا ہے۔

كَذَا : یہ اسم کثیر اور قلیل دونوں کی طرف کنایہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اس کی تمیز ہمیشہ منصوب ہوتی ہے۔ البتہ مفرد اور جمع دونوں صیغوں میں آسکتی ہے جیسے:
اَنْفَقْتُ كَذَا كَذَا دِنَانِيْرَ فِيْ رِحْلَتِيْ (میں نے اپنے سفروں پر اتنے دینار خرچ کیے)۔ اکثر حرف عطف واؤ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: عِنْدِيْ كَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا (میرے پاس اتنے درہم ہیں)

نوٹ: یہ تینوں اسماء مبنی ہیں (یعنی معرب نہیں ہیں)

مُرکب جاری

بعض حروف ایسے ہیں جو اپنے بعد والے اسم کو جر دیتے ہیں، اس لیے ان حروف کو حروفِ جارّہ (واحد: حرفِ جارّ) یا حروفِ جر کہتے ہیں۔ حرف جر اور اس کا مابعد اسم جو مجرور ہوتا ہے دونوں مل کے مرکب جاری بنتے ہیں۔ مرکب جاری جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ دونوں میں آسکتا ہے۔ عام طور پر مرکب جاری کسی سے متعلق ہوتا ہے، یعنی فاعل، مفعول یا فعل سے متعلق یا مبتدا، خبر میں سے کسی سے متعلق۔ لیکن کبھی یہ جملہ اسمیہ میں خبر بھی بنتا ہے۔

حروف جر: حروفِ جر کل سترہ ہیں، جنہیں یاد کرنے کی سہولت کے لیے یوں ترتیب دے دیا گیا ہے۔

بَاءٌ تَاءٌ كَافٌ لَامٌ وَاوٌ مُنْذُ مُذْ خَلَا رُبَّ
حَاشَا مِنْ عَدَا فِيْ عَنْ اِلٰى حَتّٰى عَلٰى

ان کے معانی اور استعمال کی صورتیں درج ذیل ہیں:۔

۱۔ ب: (ساتھ۔ سے)۔ جیسے: كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (میں نے قلم کے ساتھ لکھا)۔ سَافَرْتُ بِالْقِطَارِ (میں نے ریل گاڑی سے سفر کیا)۔ کبھی "میں" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: بِالْمَدِيْنَةِ (شہر میں)۔ بِالْمَسْجِدِ (مسجد میں)۔ ذیلی "میں" کے لیے اصل حرف تو فی ہے۔ قسم کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے:

بِاللّٰہِ (اللہ کی قسم)۔

۲۔ تَ: یہ قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: تَاللّٰہِ (اللہ کی قسم)

۳۔ كَ (کی طرح۔ کے مانند)۔ یہ حرفِ تشبیہ ہے۔ جیسے: زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (زید شیر کی مانند ہے)

۴۔ لِ: (لیے۔ برائے)۔ جیسے: ھٰذَا الْکِتَابُ لِزَیْدٍ (یہ کتاب زید کے لیے ہے یا زید کی ملکیت ہے)۔ لَنَا بَیْتٌ جَمِیْلٌ (ہمارا ایک خوبصورت گھر ہے) ضَرَبْتُہٗ لِلتَّاْدِیْبِ (میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا)۔ قسم کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔

۵۔ وَ: یہ حرفِ جر قسم کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: وَاللّٰہِ (اللہ کی قسم) (وَ، حرفِ عطف بھی ہے، بمعنی اور۔ لیکن یہاں ہم اس 'وَ، کی بات کر رہے ہیں جو حرفِ جر ہے)۔

۶۔ مُنْذُ: (سے)۔ یہ کسی کام کے ہونے یا نہ ہونے کی مدت کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے، یعنی وہ کام کب سے ہو رہا ہے یا کتنے عرصے سے نہیں ہو رہا۔ جیسے: مَا رَأَیْتُہٗ مُنْذُ یَوْمَیْنِ (میں نے اسے دو روز سے نہیں دیکھا)

۷۔ مُذْ: (سے) یہ بھی مُنْذُ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمَیْنِ (میں نے اسے دو روز سے نہیں دیکھا)

۸ تا ۱۰۔ حَاشَا۔ خَلَا۔ عَدَا: (سوائے۔ ماسوا)۔ یہ تینوں حروف جر استثناء کے لیے آتے ہیں، جیسے: جَاءَ الْقَوْمُ حَاشَا زَیْدٍ/ خَلَا زَیْدٍ/ عَدَا زَیْدٍ (قوم آئی سوائے زید کے)

۱۱۔ رُبَّ: (اکثر۔ بہت سے۔ کم ہی)۔ یہ حرفِ جر کبھی کثرت ظاہر کرنے کے لیے آتا ہے اور کبھی قلت کے لیے۔ سننے والا اپنے تجربات و معلومات کی روشنی میں سمجھ لیتا ہے کہ یہ کثرت کے لیے استعمال ہوا ہے یا قلت کے لیے۔ جیسے: رُبَّ اَمَلٍ قَدْ خَابَ (بہت سی آرزوئیں ہیں جو پوری نہ ہوئیں)۔ رُبَّ

صَدِيْقٍ وَفِيٍّ رَأَيْتُهُ (میں نے وفادار دوست کم ہی دیکھے ہیں)
واؤ، فاء اور بَلْ کے بعد رُبَّ کو حذف بھی کر دیتے ہیں لیکن محذوف رُبَّ کی وجہ سے مابعد اسم مجرور ہوتا ہے جیسے وَصَدِيْقٍ وَفِيٍّ رَأَيْتُهُ (اور وفادار دوست میں نے کم ہی دیکھے ہیں)۔

۱۲۔ مِنْ: (سے۔ میں سے)۔ یہ حرفِ جر فاصلے یا مدت کی ابتدا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ تک گیا)۔ خَرَجَ مِنَ الْبَيْتِ وَذَهَبَ إِلَى الْكُلِّيَّةِ (وہ گھر سے نکلا اور کالج کو گیا)۔
بعض کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ (میں نے دراہم میں سے کچھ لیے)۔

۱۳۔ فِيْ: (میں)۔ یہ ظرفیت (مکانی اور زمانی) کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے: اَلْقَلَمُ فِي الْحَقِيْبَةِ (قلم بستے میں ہے)۔ قَرَأْتُ الْكِتَابَ فِيْ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ (میں نے کتاب تین دن میں پڑھی)۔

۱۴۔ عَنْ: (سے)۔ یہ اس معنی میں آتا ہے کہ اس کا ماقبل اس کے مابعد سے دور ہو گیا ہے، ہٹ گیا ہے۔ جیسے: أَطْعَمْتُهُ عَنِ الْجُوْعِ (میں نے کھانا کھلا کر اس کی بھوک دور کر دی)۔ رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ (میں نے کمان سے تیر چلا دیا، یعنی تیر کو چلا کر کمان سے دُور کر دیا)۔

۱۵۔ إِلٰى: (کی طرف۔ کو۔ تک)۔ جیسے: سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ (میں بصرہ سے کوفہ تک چلا)۔ ذَهَبَ إِلَى السُّوْقِ (وہ بازار کو گیا)۔

۱۶۔ حَتّٰى: (تک)۔ یہ حرف انتہائے غایت کے معنی میں آتا ہے جیسے: نِمْتُ اللَّيْلَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ (میں رات کو سویا صبح تک)۔ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (یہ صبح کے طلوع ہونے تک ہوتی ہے)۔ اسے حَتّٰى غَائِيَة کہتے ہیں۔

۱۷۔ عَلٰى: (پر۔ اوپر)۔ جیسے: اَلْكِتَابُ عَلَى الْمَكْتَبِ (کتاب میز پر ہے)

جَلَسْتُ عَلَى الْكُرْسِيِّ (میں کرسی پر بیٹھا)

نوٹ:

عربی میں حروفِ جر کی ویسی ہی حیثیت و اہمیت ہے جیسی انگریزی میں Pre-position کی ہے انہیں اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے اور جملوں میں ان کے استعمال پر غور کرنا چاہیے۔ یہ بات بھی ہمیشہ ذہن میں رہنی چاہیے ایک زبان کی Preposition کا دوسری زبان کی Preposition سے ترجمہ نہیں کرتے بلکہ جملے کا ترجمہ کرتے ہیں۔ مثلاً: • عربی میں اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہتے ہیں اور اردو میں اس کا ترجمہ میں اللہ پر ایمان لایا کہتے ہیں، اللہ سے یا اللہ کے ساتھ ایمان لایا نہیں کہتے، حالانکہ "ب" کا معنی ہے "سے" ساتھ۔

جملہ اسمیہ

مرکب تام - جملہ: ایک سے زیادہ الفاظ کے مجموعے کو مرکب کہتے ہیں۔ مرکب کی دو قسمیں ہیں: مرکب ناقص اور مرکب تام۔ مرکب ناقص سے مراد ایسا مرکب ہے کہ جس سے بات مکمل نہ ہو اور مفہوم تشنہ رہے۔ مرکب توصیفی، مرکب اضافی، مرکب اشاری (اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ)، مرکب جاری (حرف جرّ اور اس کا مجرور) مرکب عددی یہ سب مرکب ناقص ہیں۔ اگر بات مکمل ہو جائے تو ایسے مرکب کو مرکب تام یا جملہ یا مرکب مفید یا کلام کہتے ہیں۔

جملہ اسمیہ: جو جملہ اِسم سے شروع ہوا سے جملہ اسمیہ کہتے ہیں۔ اس کے دو جزء ہوتے ہیں۔ پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ مبتدا وہ ہے کہ جس کے بارے میں کچھ بتایا جائے اور جو کچھ بتایا جائے وہ خبر ہے۔ جیسے زَيْدٌ عَالِمٌ (زید عالم ہے) اس میں "زَيْدٌ" مبتدا اور "عَالِمٌ" خبر ہے۔ جملہ اسمیہ سے متعلق مندرجہ ذیل قواعد اہم ہیں:

۱۔ مبتدا عموماً اسم معرفہ (یعنی اسم علم، اسم ضمیر، اسم اشارہ، اسم معرفہ کا مضاف یا معرّف باللام اسم) ہوتا ہے اور خبر اسم نکرہ ہوتی ہے۔

۲۔ خبر تذکیر و تانیث اور واحد، تثنیہ، جمع ہونے میں مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ البتہ اگر مبتدا غیر عاقل کی جمع ہو خواہ وہ غیر عاقل مذکر ہو یا مؤنث تو اس کی خبر واحد مؤنث یا جمع مؤنث دونوں صیغوں میں آسکتی ہے۔

۳۔ مبتدا اور خبر دونوں مرفوع ہوتے ہیں۔

مثالیں:

الف (مبتدا اسم علم)
خَالِدٌ شُجَاعٌ (خالد بہادر ہے)

ب (مبتدا اسم ضمیر)
أَنْتَ رَحِيْمٌ (تو مہربان ہے)

(ب) مبتدا اسم علم

مَحْمُوْدٌ جَبَانٌ (محمود بزدل ہے)
عَاتِكَةُ صَابِرَةٌ (عاتکہ صبر کرنیوالی ہے)
خَدِيجَةُ طَاهِرَةٌ (خدیجہ طاہرہ ہے)

(ج) مبتدا اسم ضمیر

اَنْتِ رَحِيْمَةٌ (تو عورت مہربان ہے)
هُوَ مُتْعَبٌ (وہ تھکا ہوا ہے)
هِيَ مُتْعَبَةٌ (وہ تھکی ہوئی ہے)

(ج) مبتدا اسم اشارہ

هٰذَا فَرِحٌ (یہ خوش ہے)
هٰذِهٖ فَرِحَةٌ (یہ (مونث) خوش ہے)
ذٰلِكَ كِتَابٌ (وہ کتاب ہے)
تِلْكَ كُرَّاسَةٌ (وہ کاپی ہے)
اُولٰئِكَ صَادِقُوْنَ (وہ سچے ہیں)
هٰؤُلَاءِ نَاجِحُوْنَ (یہ کامیاب ہیں)
ذَانِكَ رَاسِبَانِ (وہ دو فیل ہیں)

(د) مبتدا اسم معرفہ کا مضاف

وَلَدُ زَيْدٍ ذَكِيٌّ (زید کا لڑکا ذہین ہے)
بِنْتُ الرَّجُلِ ذَكِيَّةٌ
(آدمی کی بیٹی ذہین ہے)
تَلَامِيْذُ الْكُلِّيَّةِ مُجْتَهِدُوْنَ
(کالج کے طلبہ محنتی ہیں)
تِلْمِيْذَاتُ الْكُلِّيَّةِ مُجْتَهِدَاتٌ
(کالج کی طالبات محنتی ہیں)

(ہ) تذکیر و تانیث اور عدد میں مطابقت

اَلرَّجُلُ صَالِحٌ (آدمی نیک ہے)
اَلرَّجُلَانِ صَالِحَانِ (دو آدمی نیک ہیں)
اَلرِّجَالُ صَالِحُوْنَ (آدمی نیک ہیں)
اَلْمَرْأَةُ صَالِحَةٌ (عورت نیک ہے)
اَلْمَرْأَتَانِ صَالِحَتَانِ (دو عورتیں نیک ہیں)
اَلنِّسَاءُ صَالِحَاتٌ (عورتیں نیک ہیں)

(و) مبتدا غیر عاقل جمع کی خبر

اَلْجِبَالُ شَامِخَةٌ / شَامِخَاتٌ
(پہاڑ اونچے ہیں)
اَلْقُصُوْرُ عَالِيَةٌ / عَالِيَاتٌ
(محلات اونچے ہیں)
اَلنُّجُوْمُ لَامِعَةٌ / لَامِعَاتٌ
(ستارے چمکدار ہیں)

۴۔ مبتدا مرکب توصیفی، مرکب اضافی اور مرکب اشاری بھی ہو سکتا ہے اور خبر بھی مرکب توصیفی اور مرکب اضافی آسکتی ہے۔

مثالیں :

(الف) مبتدا مرکب توصیفی

اَلْاُسْتَاذُ الْعَطُوْفُ مَحْبُوْبٌ
(شفیق استاد محبوب ہے)

اَلتِّلْمِیْذَۃُ الْمُجْتَهِدَۃُ نَاجِحَۃٌ
(محنتی طالبہ کامیاب ہے)

اَلْفَلَّاحُ النَّشِیْطُ سَعِیْدٌ
(مستعد کسان خوش حال ہے)

اَلْمَاءُ الْبَارِدُ طَیِّبٌ
(ٹھنڈا پانی اچھا ہے)

(ب) مبتدا مرکب اضافی

اَرْضُ بَاکِسْتَانَ خَصِبَۃٌ
(پاکستان کی زمین سرسبز ہے)

طُرُقُ الْمَدِیْنَۃِ مُزْدَحِمَۃٌ
(شہر کی سڑکیں بھیڑ والی ہیں)

شَوَارِعُ الْقَرْیَۃِ ضَیِّقَۃٌ
(گاؤں کی گلیاں تنگ ہیں)

عَیْنَا الْقِطَّۃِ لَامِعَتَانِ
(بلی کی آنکھیں چمک دار ہیں)

(ج) (خبر مرکب توصیفی)

عَائِشَۃُ بِنْتٌ مُهَذَّبَۃٌ
(عائشہ مہذب لڑکی ہے)

اَلتُّفَّاحُ فَاکِهَۃٌ لَذِیْذَۃٌ
(سیب مزے دار پھل ہے)

هٰذِهٖ رِوَایَۃٌ مُمْتِعَۃٌ
(یہ پُر لطف ناول ہے)

اَلْحَیَاۃُ نِعْمَۃٌ عَظِیْمَۃٌ
(زندگی ایک عظیم نعمت ہے)

(د) (خبر مرکب اضافی)

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ
(محمد اللہ کے رسول ہیں)

اَلْقُرْاٰنُ کِتَابُ اللّٰهِ
(قرآن اللہ کی کتاب ہے)

اِسْلَامُ آبَادُ عَاصِمَۃُ بَاکِسْتَانَ
(اسلام آباد پاکستان کا دارالحکومت ہے)

اَلْجَمَلُ سَفِیْنَۃُ الصَّحْرَاءِ
(اونٹ ریگستان کا جہاز ہے)

(ہ) (مبتدا مرکب اشاری)

هٰذِهِ السَّاعَةُ ثَمِيْنَةٌ (یہ گھڑی قیمتی ہے)
ذٰلِكَ الْمَنْظَرُ جَمِيْلٌ (وہ منظر خوبصورت ہے)
هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ صَادِقُوْنَ (یہ مرد سچے ہیں)
هٰؤُلَاءِ الْاُمَمُ مُتَخَلِّفَةٌ (یہ قومیں پس ماندہ ہیں)

(و) (مبتدا اور خبر دونوں مرکب)

خَدِيْجَةُ الطَّاهِرَةُ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ (خدیجہ طاہرہؓ ام المومنین ہیں)
اَلْقَائِدُ الْاَعْظَمُ مُؤَسِّسُ بَاكِسْتَانَ (قائداعظمؒ بانی پاکستان ہیں)
دَوْلَةُ بَاكِسْتَانَ دَوْلَةٌ عَظِيْمَةٌ (پاکستان کی ریاست ایک عظیم ریاست ہے)
هٰذِهِ الشَّجَرَةُ شَجَرَةٌ مُثْمِرَةٌ (یہ درخت ایک پھل دار درخت ہے)

۵- اسم نکرہ کب مبتدا ہو سکتا ہے:

بعض صورتوں میں اسم نکرہ بھی مبتدا بن سکتا ہے۔ وہ صورتیں یہ ہیں:

(ا) اگر اسم نکرہ سے پہلے حرف نفی یا کلمۂ استفہام آجائے۔ جیسے: مَا مُجْتَهِدٌ رَاسِبٌ (کوئی محنتی فیل نہیں ہے)۔ هَلْ كَرِيْمٌ يُغِيْثُ الْمَلْهُوْفَ؟ (کیا کوئی شریف آدمی ہے جو مصیبت زدہ کی مدد کرے؟) اس میں خبر جملہ فعلیہ ہے۔

(ب) اگر اسم نکرہ دوسرے اسم نکرہ کی طرف مضاف ہو (جس سے وہ اسم معرفہ تو نہیں بنتا لیکن اسے ایک تخصیص حاصل ہو جاتی ہے) جیسے: طَالِبُ اِحْسَانٍ وَاقِفٌ (احسان کا طلب گار کھڑا ہے)۔

(ج) اگر اسم نکرہ موصوف ہو، جیسے: رَجُلٌ مَرِيْضٌ مَاتَ (بیمار آدمی مرگیا)، اس میں خبر (مَاتَ) جملہ فعلیہ ہے۔

(د) اگر خبر جار مجرور یا ظرف ہو اور وہ اپنے مبتدا سے پہلے آجائے، جیسے: فِيهَا اَنْهَارٌ (اس میں دریا ہیں)۔ اس میں اسم نکرہ اَنْهَارٌ مبتدا ہے اور اس کی خبر فِيهَا جو جار مجرور ہے مبتدا سے پہلے آگئی ہے۔ عِنْدِي كِتَابٌ (میرے پاس ایک کتاب ہے) اس میں اسم نکرہ كِتَابٌ مبتدا ہے جس کی خبر عِنْدِي جو کہ ظرف ہے مبتدا سے پہلے آگئی ہے۔

۶۔ **خبر جملہ فعلیہ یا اسمیہ:** خبر جملہ فعلیہ یا اسمیہ بھی ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو خبر کو مبتدا کے ساتھ جوڑ دے۔

(الف) خبر جملہ اسمیہ

اَلْعِلْمُ فَائِدَتُهٗ عَظِيمَةٌ (علم کا بڑا فائدہ ہے)

اَلْمِصْبَاحُ ضَوْئُهٗ شَدِيدٌ (چراغ کی روشنی تیز ہے)

اَلصَّبْرُ ثَمَرَتُهٗ حُلْوَةٌ (صبر کا پھل میٹھا ہے)

اَلْخِيَانَةُ عَاقِبَتُهَا هَلَاكٌ (خیانت کا انجام ہلاکت ہے)

پہلی مثال میں اَلْعِلْمُ مبتدا ہے اور فَائِدَتُهٗ عَظِيمَةٌ جملہ اسمیہ ہو کر اس کی خبر ہے۔ فَائِدَتُهٗ اس جملہ اسمیہ کا مبتدا ہے اور اس میں ہٗ کی ضمیر العلم کی طرف لوٹتی ہے۔ اس ضمیر نے جملہ اسمیہ پر مشتمل خبر کو مبتدا العلم سے جوڑ دیا ہے۔ یہی صورت باقی مثالوں کی ہے۔

(ب) خبر جملہ فعلیہ

زَيْدٌ ذَهَبَ: (زید گیا)۔ اس میں زَيْدٌ مبتدا ہے۔ ذَهَبَ فعل با فاعل ہو کر جملہ فعلیہ بن کے خبر بنا زَيْدٌ کی۔ ذَهَبَ میں فاعل هُوَ کی مستتر ضمیر ہے جو زَيْدٌ کی طرف لوٹتی ہے۔

خَالِدٌ فَتَحَ الْبَابَ (خالد نے دروازہ کھولا)۔ اس میں خَالِدٌ مبتدا ہے۔ فَتَحَ فعل با فاعل (فاعل اس میں هُوَ کی ضمیر مستتر ہے جو خَالِدٌ

کی طرف لوٹتی ہے)، اَلْبَابَ مفعول۔ فعل با فاعل اور مفعول مل کے جملہ فعلیہ ہوئے۔ یہ جملہ فعلیہ خبر بنا مبتدا خَالِدٌ کی۔ مبتدا اور خبر مل کے جملہ اسمیہ بنے۔

۷۔ مبتدا کی خبر پر تقدیم:

چار صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں مبتدا کو خبر سے پہلے لانا واجب ہے:

(۱) جب مبتدا ان الفاظ میں سے ہو جو ہمیشہ جملے کے شروع میں آتے ہیں اور وہ ہیں: مَنْ۔ مَا وغیرہ کے کلماتِ استفہام۔ مَا تعجبیہ۔ کم خبریہ، ضمیرِ شان۔ اسم موصول الّذی جس کی خبر پہ فاء جزائیہ آئے۔

مثالیں:

مَنْ زَعِيْمُ الْمُسْلِمِيْنَ؟ (مسلمانوں کا لیڈر کون ہے؟)۔

مَاعَاصِمَةُ بَاكِسْتَانَ؟ (پاکستان کا دارالحکومت کون سا ہے؟)

مَا اَجْمَلَ الْمَنْظَرَ! منظر کتنا خوبصورت ہے!)

كَمْ تِلْمِيْذٍ رَسَبَ فِي الْاِمْتِحَانِ (امتحان میں کتنے ہی طلبہ فیل ہو گئے)

هُوَ مَحْمُوْدٌ تَقَدَّمَ فِي السِّبَاقِ (وہ محمود ہے جو دوڑ میں آگے رہا)

لَكِنْ هُوَ اِ نِعْمَةٌ عَظِيْمَةٌ (یہ ایک عظیم نعمت ہے)

اَلَّذِيْ يَجْتَهِدُ فَلَهُ النَّجَاحُ (جو محنت کرتا ہے کامیابی اس کے لیے ہے)

(۲) جب مبتدا خبر پہ منحصر ہو یعنی مبتدا سے پہلے اِنَّمَا یا مَا آئے، جیسے: اِنَّمَا الْحَدِيْدُ صُلْبٌ (لوہا تو سخت ہے)۔ مَا اَنْتَ اِلَّا شَاعِرٌ (تو تو شاعر ہی ہے)۔

(۳) جب خبر جملہ فعلیہ ہو اور فاعل ایک ضمیر مستتر ہو جو مبتدا کی طرف لوٹتی ہو، جیسے: زَيْدٌ ذَهَبَ۔ مَحْمُوْدٌ فَتَحَ الْبَابَ۔

(۴) جب مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں یا برابر کے اسم خاص ہوں، جیسے: عَلِيٌّ صَدِيْقِيْ (علی میرا دوست ہے)۔ اس میں علی اسم علم ہونے کی وجہ سے

اسم معرفہ ہے اور صَدِیقِی میں صَدِیق اس لیے اسم معرفہ ہے کہ یہ اسم ضمیر (یائے متکلّم) کی طرف مضاف ہے۔

۸۔ **خبر کی مبتدا پر تقدیم :** چار صورتوں میں خبر کو مبتدا سے پہلے لانا ضروری ہے۔
۱۔ جب خبر ان الفاظ میں سے ہو جو ہمیشہ جملے کے شروع میں آتے ہیں، جیسے :

اَیْنَ کِتَابُکَ ؟ (تیری کتاب کہاں ہے؟) اس میں اَیْنَ خبر اور کتابُک مبتدا ہے۔
مَتَی الْاِمْتِحَانُ ؟ (امتحان کب ہے؟)۔ مَتَی خبر ہے اور الامتحان مبتدا ہے۔
کَیْفَ الْجَوُّ ؟ (موسم کیسا ہے؟)۔ کیف خبر اور الجوّ مبتدا ہے۔

نوٹ : ان جملوں کے اردو ترجے میں مبتدا ہی پہلے آیا ہے لیکن عربی میں یہ کلماتِ استفہام چونکہ ہمیشہ جملے کے شروع میں ہی آتے ہیں اس لیے یہاں بھی شروع میں ہی آئے اور مبتدا کو ان کی خاطر مؤخر کر دیا گیا۔

۲۔ جب خبر مبتدا پر منحصر ہو۔ جیسے : اِنَّمَا الشَّاعِرُ الْبُحْتُرِیُّ (شاعر تو بحتری ہی ہے۔ یعنی شاعر ہونا تو بحتری پر منحصر ہے)۔ اس میں الشاعر خبر ہے۔
مَا الْخَطِیْبُ اِلَّا عَلِیٌّ (خطیب تو حضرت علیؓ ہی ہیں)

۳۔ جب خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتدا اسم نکرہ ہو، جیسے :
عِنْدِیْ کِتَابٌ (میرے پاس ایک کتاب ہے)۔
لَدَیَّ خَبَرٌ (میرے پاس ایک خبر ہے)۔
فِی الْبَیْتِ رَجُلٌ (گھر میں ایک آدمی ہے)۔

۴۔ جب مبتدا میں کوئی ضمیر ہو جو خبر کے کسی حصے کی طرف لوٹتی ہو، جیسے :
لِلْعَامِلِ جَزَاءُ عَمَلِهٖ (کام کرنے والے کے لیے اس کے کام کا بدلہ ہے)۔
عَلَی الْحِصَانِ سَرْجُهٗ (گھوڑے پر اس کی زین ہے)۔

جملہ اسمیہ پر داخل ہونیوالے عوامل

جملہ اسمیہ کے شروع میں بعض عوامل آجاتے ہیں جو اس کے ارکان (مبتدا، خبر) کے اعراب پر اثرانداز ہوتے ہیں، انہیں نَواسِخِ جملہ کہتے ہیں۔ ان کے داخل ہونے کے بعد بھی جملہ اسمیہ ہی رہتا ہے، بس مبتدا کو داخل ہونے والے عامل کا اسم اور خبر کو اس عامل کی خبر کہہ دیتے ہیں اور یہ عامل اپنے اسم اور اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بناتا ہے۔

یہ عوامل حسبِ ذیل ہیں :-

۱۔ حُرُوف مُشَبَّہَہ بِالفعل

یہ حروف چونکہ فعل سے لفظی و معنوی مشابہت رکھتے ہیں اس لیے انہیں مُشَبَّہَہ بالفعل کہتے ہیں۔ یہ اپنے اسم کو نصب اور اپنی خبر کو رفع دیتے ہیں۔ یہ حروف کل چھے ہیں۔

(۱) اِنَّ : یہ تحقیق کا معنی دیتا ہے، یعنی بتاتا ہے کہ خبر تحقیق شدہ بات ہے۔ جیسے :

اِنَّ التِّلْمِيْذَ مُجْتَهِدٌ۔ (بے شک طالب علم محنتی ہے)۔

اِنَّ الْعِلْمَ نَافِعٌ۔ (بے شک علم نفع بخش ہے)۔

اِنَّ الصِّدْقَ مُنْجٍ۔ (بے شک سچ نجات دینے والا ہے)۔

(۲) اَنَّ : یہ بھی تحقیق کا معنی دیتا ہے۔ یہ جملے کے درمیان میں آتا ہے۔ جیسے :

عَرَفْتُ اَنَّ الرِّيَاءَ بَلَاءٌ۔ (میں جانتا ہوں کہ دکھاوا مصیبت ہے)۔

عَلِمْتُ اَنَّ الْمُدُنَ مُزْدَحِمَةٌ۔ (مجھے معلوم ہے کہ شہر بھیڑ والے ہیں)۔

حَسِبْتُ اَنَّ الرَّجُلَ صَادِقًا۔ (میں نے آدمی کو سچا گمان کیا)۔

(۳) كَاَنَّ : یہ حرف تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے :

كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ۔ (گویا زید شیر ہے)۔

كَاَنَّ خَالِدًا قَمَرٌ۔ (گویا خالد چاند ہے)۔

حرفِ جرّ کاف (كَ) بھی تشبیہ کے لیے استعمال ہوتا ہے مگر کَاَنَّ کی تشبیہ اس سے قوی تر ہوتی ہے۔

(۴) **لٰكِنَّ** : یہ لیکن کے معنی میں استعمال ہوتا ہے (یعنی استدراک کے لیے)، جیسے :

اَلرَّجُلُ غَنِیٌّ لٰكِنَّهٗ بَخِیْلٌ۔ (آدمی امیر ہے لیکن کنجوس ہے)

اَلتِّلْمِیْذُ ذَكِیٌّ لٰكِنَّهٗ غَیْرُ مُجْتَهِدٍ۔ (طالب علم ذہین ہے لیکن محنتی نہیں)

اَلرِّیَاضَةُ مُفِیْدَةٌ لٰكِنَّ الْاِسْرَافَ فِیْهَا ضَارٌّ۔ (ورزش مفید ہے لیکن اس میں زیادتی نقصان دہ ہے)۔

(۵) **لَیْتَ** : یہ تمنا کے معنی میں آتا ہے، خواہ کسی ایسی چیز کے لیے (تمنا) ہو جسے حاصل کرنا ممکن ہے یا ایسی چیز کے لیے جسے حاصل کرنا ممکن نہ ہو، جیسے :

لَیْتَ الْجَوَّ مُعْتَدِلٌ۔ (کاش موسم معتدل ہوتا)۔

لَیْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ۔ (کاش جوانی لوٹ آتی)۔

(۶) **لَعَلَّ** : یہ امید اور توقع کے معنی میں آتا ہے، جیسے :

لَعَلَّ الصَّدِیْقَ وَفِیٌّ۔ (شاید [یا توقع ہے کہ] دوست وفادار ہو)۔

لَعَلَّ الْغَائِبَ قَادِمٌ۔ (شاید غیر حاضر شخص آجائے)

لَعَلَّ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ آئے تو تحقیق اور یقین کے معنی میں آتا ہے۔

۲۔ افعالِ ناقصہ

افعال ناقصہ سے مراد وہ افعال ہیں جو کام کا (یعنی مصدری) معنیٰ نہیں دیتے بلکہ صرف زمانے کو ظاہر کرتے ہیں۔ جو فعل مصدری معنیٰ اور زمانہ دونوں معنیٰ دے اسے فعل تام کہتے ہیں۔

افعالِ ناقصہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر پہلے جزو (یعنی مبتدا جواب اس فعل ناقص کا اسم کہلائے گا) کو رفع اور دوسرے جزو (یعنی خبر) کو نصب دیتے ہیں۔ افعالِ ناقصہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بناتے ہیں۔ یہ کل تیرہ ہیں :

كَانَ۔ صَارَ۔ اَصْبَحَ۔ اَمْسٰی۔ اَضْحٰی۔ ظَلَّ۔ بَاتَ۔ مَادَامَ۔

مَازَالَ - مَا بَرِحَ - مَا انْفَكَّ - مَا فَتِئَ - لَيْسَ -

ان تیرہ افعال میں سے صرف لَيْسَ جامد (غیر متصرف ہے) یعنی صرف ماضی میں استعمال ہوتا ہے، اس سے مضارع اور امر ونہی نہیں آتے۔ باقی افعال سے مضارع اور امر وغیرہ بھی آتے ہیں اس لیے وہ افعال متصرف ہیں۔ مثلاً ان سے مضارع اس طرح آتا ہے۔

يَكُوْنُ - يَصِيْرُ - يُصْبِحُ - يُمْسِيْ - يُضْحِيْ - يَظَلُّ - يَبِيْتُ - لَا يَدُوْمُ - لَا يَزَالُ - لَا يَبْرَحُ - لَا يَنْفَكُّ - لَا يَفْتَأُ -

فعل امر ونہی: كُنْ، لَا تَكُنْ - صِرْ، لَا تَصِرْ - أَصْبِحْ، لَا تُصْبِحْ - أَمْسِ، لَا تُمْسِ - أَضْحِ، لَا تُضْحِ - ظَلَّ، لَا تَظْلَلْ - بِتْ، لَا تَبِتْ - آخری پانچ افعال چونکہ منفی ہیں اس لیے ان سے فعل امر نہیں آتا صرف فعل نہی آتا ہے: لَا تَدُمْ - لَا تَزَلْ - لَا تَبْرَحْ - لَا تَنْفَكَّ - لَا تَفْتَأْ -

لَيْسَ سے فعل ماضی کی گردان اس طرح ہوگی۔ لَيْسَ - لَيْسَا - لَيْسُوْا - لَيْسَتْ - لَيْسَتَا - لَسْنَ - لَسْتَ - لَسْتُمَا - لَسْتُمْ - لَسْتِ - لَسْتُمَا - لَسْتُنَّ - لَسْتُ - لَسْنَا -

ان افعال ناقصہ کا معنی اور استعمال حسب ذیل ہے۔

۱- كَانَ: (تھا۔ ہوا۔ تھا اور ہے)۔ جیسے:

كَانَ زَيْدٌ قَائِمًا۔ (زید کھڑا تھا)

كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا۔ (اللہ علیم وحکیم تھا اور ہے)۔

۲- صَارَ: (ہوگیا، یعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں۔ ہوا۔ تھا)۔ جیسے:

صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا۔ (غریب امیر ہوگیا)۔

صَارَ الْمَاءُ بُخَارًا۔ (پانی بخارات بن گیا)۔

۳- أَصْبَحَ: (صبح کو ہوا۔ ہوگیا)۔ جیسے:

أَصْبَحَ السَّاهِرُ مُتْعَبًا۔ (شب بیدار صبح کے وقت تھکا ماندہ ہوگیا)

أَصْبَحَ الْغُلَامُ عَاقِلًا۔ (لڑکا عاقل ہوگیا)۔

۴۔ اَضْحٰی : (چاشت کے وقت ہوا۔ ہوگیا)۔ جیسے :

اَضْحَی الطَّرِیْقُ مُزْدَحِمًا۔ (چاشت کے وقت سڑک بھیڑ والی ہوگئی)

اَضْحَی الْوَلَدُ کَاتِبًا۔ (لڑکا لکھاری ہوگیا)۔

۵۔ اَمْسٰی : (شام کے وقت ہوگیا۔ ہوگیا)۔ جیسے :

اَمْسَی الزَّهْرُ ذَابِلًا (شام کو پھول مرجھا گیا)۔

اَمْسَی الْوَلَدُ قَارِئًا (لڑکا پڑھنے والا ہوگیا)۔

۶۔ ظَلَّ : (دن بھر رہا۔ رہا)۔ جیسے :

ظَلَّ الْجَوُّ مُعْتَدِلًا۔ (دن بھر موسم معتدل رہا)۔

۷۔ بَاتَ : (رات بھر رہا)۔ جیسے :

بَاتَ الْمَرِیْضُ سَاهِرًا (بیمار رات بھر جاگتا رہا)۔

۸۔ مَادَامَ : (جب تک)۔ جیسے

اَلتَّلَامِیْذُ قَائِمُوْنَ مَادَامَ الْاُسْتَاذُ قَائِمًا۔

(جب تک استاد کھڑا ہے طلبہ کھڑے ہیں)

۹ تا ۱۲۔ مَازَالَ۔ مَابَرِحَ۔ مَاانْفَكَّ۔ مَافَتِئَ : (برابر رہا، غیر منقطع رہا)۔ جیسے :

مَازَالَ زَیْدٌ غَنِیًّا۔ (زید ابھی تک امیر ہے)۔

مَابَرِحَ خَالِدٌ صَائِمًا۔ (خالد ابھی تک روزے سے ہے)۔

مَاانْفَكَّ بَکْرٌ مُجْتَهِدًا۔ (بکر ابھی تک محنتی ہے)۔

مَافَتِئَ الْعَامِلُ فَقِیْرًا (مزدور ابھی تک غریب ہے)۔

۱۳۔ لَیْسَ : (نہیں ہے)۔ جیسے :

لَیْسَ الْفَلَّاحُ سَعِیْدًا۔ (کسان خوشحال نہیں ہے)۔

لَیْسَ الْجَانِیْ نَادِمًا۔ (مجرم پشیمان نہیں ہے)

لَسْتَ صَادِقًا۔ (تو سچا نہیں ہے)۔ لَسْتَ میں "تَ" کی ضمیر متصل

اس کا اسم ہے۔

لَیْسَ کی خبر سے پہلے بَاء (ب [illegible] جاتی ہے، جو معنی کے لحاظ سے زائد ہوتی ہے لیکن جر دینے کا عمل کرتی ہے۔ جار مجرور مل کر لیس کی خبر بنتے ہیں۔ جیسے
لَیْسَ التِّلْمِیْذُ بِمُجْتَھِدٍ ۔ (طالب علم محنتی نہیں ہے)۔

۳۔ مَا ۔ لَا (مُشَبَّہ بِہ لَیْسَ)

مَا اور لَا معنی اور عمل میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں۔ یہ دونوں لَیْسَ کی طرح نفی (نہیں ہے) کا معنی دیتے ہیں اور جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔ مَا اور لَا اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بناتے ہیں۔

مَا اور لَا کے استعمال میں صرف اتنا فرق ہے کہ مَا کا اسم اور خبر دونوں نکرہ بھی آ سکتے ہیں اور معرفہ بھی جب کہ لَا کا اسم اور خبر دونوں لازماً نکرہ ہوتے ہیں۔

مثالیں:

مَا زَیْدٌ قَائِمًا (زید کھڑا نہیں ہے)۔ اسم اور خبر دونوں نکرہ۔
مَا ھٰذَا بَشَرًا (یہ بشر نہیں ہے) اسم معرفہ، خبر نکرہ
مَا ھُنَّ اُمَّھَاتِکُمْ (وہ تمہاری مائیں نہیں ہیں)۔ اسم اور خبر دونوں معرفہ
لَا ثَمَرَۃٌ نَاضِجَۃً (کوئی پھل پکا ہوا نہیں ہے)۔ اسم اور خبر دونوں نکرہ
لَا صَدَاقَۃٌ دَائِمَۃً (کوئی دوستی دائمی نہیں ہوتی)۔ اسم اور خبر دونوں نکرہ
لَا شَیْءٌ بَاقِیًا (کوئی چیز باقی رہنے والی نہیں)۔ 〃 〃 〃 〃

مَا کی خبر سے پہلے باء زائدہ آ سکتی ہے، جیسے:

مَا الْفَقْرُ بِعَیْبٍ (غربت عیب نہیں ہے)۔
مَا التَّنَافُسُ بِمَذْمُوْمٍ (مقابلہ بُرا نہیں ہوتا)۔
مَا أَصْدِقَاؤُکَ بِمُخْلِصِیْنَ (تیرے دوست مخلص نہیں ہیں)۔

إِنْ : حرف إِنْ بھی مَا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور وہی عمل کرتا ہے جو

مـا کرتا ہے۔ البتہ اس کی خبر سے پہلے باء زائدہ نہیں آتی۔ جیسے :

إِنِ التِّلْمِيْذُ مُجْتَهِدًا ۔ (طالب علم محنتی نہیں ہے)۔

إِنِ الرَّجُلُ أَمِيْنًا ۔ (آدمی امین نہیں ہے)۔

لَاتَ : یہ حرف بھی مَا اور لَا کی طرح نفی کا معنی دیتا ہے اور ویسا ہی عمل کرتا ہے۔ اس کا اسم اور خبر دونوں اسم زمان ہوتے ہیں مگر اسم محذوف ہوتا ہے۔ جیسے :

لَاتَ وَقْتَ نَدَامَةٍ (پشیمانی کا وقت نہیں ہے)

لَاتَ سَاعَةَ تَوْبَةٍ (توبہ کی گھڑی نہیں ہے)

اصل میں یہ یوں تھے : لَاتَ الْوَقْتُ وَقْتَ نَدَامَةٍ ۔ لَاتَ السَّاعَةُ سَاعَةَ تَوْبَةٍ ۔ ان میں سے الوقتُ اور السّاعۃُ محذوف ہو گئے ہیں۔

۴۔ لائے نَفْیِ جنس

یہ لَا پوری جنس کی نفی کے لیے آتا ہے۔ اس کا عمل یہ ہے کہ جملہ اسمیہ پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتا ہے۔ اس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا کو لائے نفیِ جنس کا اسم اور خبر کو لائے نفیِ جنس کی خبر کہتے ہیں۔ لائے نفیِ جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بناتا ہے۔

لائے نفیِ جنس کا اسم اگر مفرد ہو (یعنی مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو) تو فتحہ (زبر) پر مبنی ہوتا ہے، جیسے :

لَا تِلْمِيْذَ فِي الصَّفِّ ۔ (کلاس میں کوئی بھی طالب علم نہیں ہے)

لَا سُرُوْرَ دَائِمٌ ۔ (کوئی خوشی دائمی نہیں ہے)

اگر اس کا اسم مضاف ہو تو منصوب ہوتا ہے، جیسے :

لَا قَوْلَ زُوْرٍ نَافِعٌ (جھوٹ کی کوئی بات نفع بخش نہیں ہے)

لائے نفیِ جنس کے عمل کے لیے ضروری ہے کہ :

(۱) اس پر حرف جر داخل نہ ہو۔ پس حَضَرْتُ بِلَا تَأْخِيْرٍ (بِن تاخیر کے بغیر

آگیا) میں لَا، لائے نفی جنس نہیں کیونکہ اس سے پہلے حرف جر "ب" آگیا ہے۔

(ب) اس کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہوں۔

(ج) لَا اور اس کے اسم کے درمیان اور کوئی کلمہ نہ ہو، ورنہ اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔ اور اسے دوبارہ لانا (تکرار) لازم ہو جائے گا۔ جیسے:

لَا فِی الْبَیْتِ رَجُلٌ وَلَا امْرَأَۃٌ (گھر میں نہ کوئی مرد ہے اور نہ عورت)

جملہ اسمیہ کی مزید مثالیں

عربی	اردو
اَلسَّمَاءُ زَرْقَاءُ۔	آسمان نیلا ہے۔
اَلْعِلْمُ نُوْرٌ۔	علم روشنی ہے۔
اَلصِّدْقُ عِزٌّ۔	سچائی عزت ہے۔
شَعْرُ الْبِنْتِ اَسْوَدُ۔	لڑکی کے بال کالے ہیں۔
اَلصَّمْتُ حِرْزٌ۔	خاموشی بچاؤ ہے۔
اَلتَّقْوٰی خَیْرُ زَادٍ۔	تقویٰ بہترین توشہ ہے۔
وَجْهُ الطِّفْلِ اَبْیَضُ۔	بچے کا چہرہ سفید ہے۔
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ	مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔
رَایَتُنَا خَضْرَاءُ	ہمارا جھنڈا سبز ہے۔
رَأْسُ الْحِکْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ	اصل دانائی اللہ کا خوف ہے۔
اَلْخَیْرُ فِی الْبُکُوْرِ	بھلائی صبح سویرے اٹھنے میں ہے۔
اَلْبَخِیْلُ حَارِسُ مَالِهٖ	کنجوس اپنے مال کا چوکیدار ہوتا ہے۔
خَیْرُ الْاُمُوْرِ اَوْسَطُهَا	بہترین معاملہ میانہ روی ہے۔

عربی	اردو
حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ	سوال کی عمدگی نصف علم ہے۔
اِذَاعَةُ الْاَسْرَارِ سَجِيَّةُ الْاَشْرَارِ	رازوں کا افشاء بروں کی خصلت ہے۔
مَبْدَئِي خِدْمَةُ الْاِنْسَانِيَّةِ	میرا اصول انسانیت کی خدمت ہے۔
اَلسَّنَةُ اَرْبَعَةُ فُصُولٍ	سال کے چار موسم ہوتے ہیں۔
اَلْاُسْبُوعُ سَبْعَةُ اَيَّامٍ	ہفتے کے سات دن ہوتے ہیں۔
اَلْيَوْمُ اَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ سَاعَةً	دن چوبیس گھنٹوں کا ہوتا ہے۔
اَلسَّاعَةُ سِتُّونَ دَقِيقَةً	گھنٹہ میں ساٹھ منٹ ہوتے ہیں۔
اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ	بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا	بے شک تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔
اِنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ	بے شک تکلیف کے ساتھ کشائش ہے۔
اِنَّ الرِّشْوَةَ جَرِيمَةٌ	بے شک رشوت جرم ہے۔
اِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ	بے شک دین سہولت ہے۔
اِنَّ الْاِعْتِدَالَ حَسَنٌ	بے شک اعتدال اچھی چیز ہے۔
لَيْتَ الصِّحَّةَ دَائِمَةٌ	کاش صحت ہمیشہ رہتی۔
لَعَلَّ الْعِلَاجَ مُفِيدٌ	شاید علاج مفید ہو۔
عَلِمْتُ اَنَّ الْكَذِبَ مُهْلِكٌ	مجھے معلوم ہے کہ جھوٹ تباہ کن ہے۔
كَاَنَّ الْجَمَلَ فِيلٌ فِي الضَّخَامَةِ	اونٹ جسامت میں ہاتھی کے مانند ہے۔
اِنَّ السَّيَّارَةَ سَرِيعَةٌ	بے شک موٹر کار تیز رفتار ہے۔
اَلرَّجُلُ بَخِيلٌ وَلٰكِنَّ ابْنَهُ جَوَادٌ	آدمی کنجوس ہے لیکن اس کا بیٹا سخی ہے۔
كَاَنَّ الْقَصْرَ جَبَلٌ شَامِخٌ	گویا کہ محل ایک بلند پہاڑ ہے۔
لَيْتَ الرَّبِيعَ دَائِمٌ	کاش موسم بہار ہمیشہ رہتا۔
اِنَّ الْحَيَاةَ جِهَادٌ	بے شک زندگی جدوجہد ہے۔

عربی	اردو
لَيْتَ الْاِنْسَانَ كَامِلٌ	کاش انسان کامل ہوتا۔
اِنَّ الْيَاْسَ قَاتِلٌ	بے شک ناامیدی قاتل ہے۔
عَلِمْتُ اَنَّ الدِّرَاسَةَ مُفِيْدَةٌ	میں جانتا ہوں کہ پڑھائی مفید ہے۔
عَرَفْتُ اَنَّ الْعَمَلَ وَسِيْلَةُ الرِّزْقِ	مجھے معلوم ہے کہ کام وسیلہ رزق ہے
كَاَنَّ الشَّمْسَ قُرْصٌ مِّنَ الذَّهَبِ	گویا کہ سورج سونے کی ایک ٹکیا ہے
صَارَ الْكَسِلُ نَشِيْطًا	کاہل مستعد ہو گیا۔
اَصْبَحَ الْعَامِلُ مَشْغُوْلًا بِعَمَلِهٖ	صبح کو مزدور اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔
لَيْسَ جَبَانًا	وہ بزدل نہیں ہے۔
كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا	اللہ غفور رحیم ہے۔
صَارَ الضَّعِيْفُ قَوِيًّا	کمزور طاقتور ہو گیا۔
لَيْسَتْ بَاكِسْتَانُ دَوْلَةً مُتَقَدِّمَةً	پاکستان ایک ترقی یافتہ ملک نہیں ہے۔
كَانَ الْقَائِدُ الْاَعْظَمُ زَعِيْمًا مُخْلِصًا	قائد اعظم ایک مخلص رہنما تھے۔
مَا زَالَ الْعَامِلُ بَائِسًا	مزدور ابھی تک مفلوک الحال ہے۔
مَا زَالَتْ كَشْمِيْرُ مُحْتَلَّةً	کشمیر ابھی تک مقبوضہ ہے۔
مَا بَرِحَ الْمُسْلِمُوْنَ مُتَخَلِّفِيْنَ	مسلمان ابھی تک پسماندہ ہیں۔
مَا تِجَارَتُكَ رَابِحَةً	تیری تجارت نفع بخش نہیں ہے۔
مَا مَعْرُوْفُكَ ضَائِعًا	تیری نیکی ضائع ہونیوالی نہیں ہے۔
مَا عُذْرُكَ مَقْبُوْلًا	تیرا عذر قابل قبول نہیں ہے۔
مَا الشَّوَارِعُ نَظِيْفَةً	گلیاں صاف ستھری نہیں ہیں۔
لَا زَمَانٌ مُسَالِمًا	کوئی زمانہ سازگار نہیں ہے۔
لَا رَجُلٌ كَسِلٌ سَعِيْدٌ	کوئی کاہل آدمی خوش حال نہیں ہے۔
لَا مُجِدٌّ مَحْرُوْمٌ	کوئی بھی کوشش کرنے والا محروم نہیں ہوتا۔

اردو	عربی
کوئی بھی دو اضداد یکجا نہیں ہوتے۔	لَا ضِدَّيْنِ مُجْتَمِعَانِ
کوئی بھی جھوٹا محترم نہیں ہوتا۔	لَا كَاذِبَ مُحْتَرَمٌ
کوئی بھی کام گھٹیا نہیں ہے۔	لَا عَمَلَ حَقِيْرٌ
وہ اس سے بڑا ہے۔	هُوَ أَكْبَرُ مِنْهُ
بے شک عربی زبان آسان ہے۔	إِنَّ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ سَهْلَةٌ
میری بہن لیڈی ڈاکٹر ہے۔	أُخْتِيْ طَبِيْبَةٌ
اس کا باپ انجینئر ہے۔	أَبُوْهُ مُهَنْدِسٌ
بیشک اس کا سب سے بڑا بھائی جینئس ہے۔	إِنَّ أَخَاهُ الْأَكْبَرُ عَبْقَرِيٌّ
مومن کو گالی دینا گناہ ہے۔	سِبَابُ الْمُؤْمِنِ فُسُوْقٌ
یہ گھڑی کھڑی ہے۔	هٰذِهِ السَّاعَةُ وَاقِفَةٌ
وہ مجھ سے پانچ سال چھوٹا ہے۔	هُوَ أَصْغَرُ مِنِّيْ بِخَمْسِ سَنَوَاتٍ
اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔	اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى
بہترین ہدایت انبیاء کی ہدایت ہے۔	أَحْسَنُ الْهَدْيِ هَدْيُ الْأَنْبِيَاءِ
کتا وفادار جانور ہے۔	اَلْكَلْبُ حَيَوَانٌ وَفِيٌّ
اس کا چچازاد بھائی مالدار تاجر تھا۔	كَانَ ابْنُ عَمِّهٖ تَاجِرًا مُوْسِرًا
تمہارا دوست مخلص نہیں ہے۔	لَيْسَ صَدِيْقُكَ مُخْلِصًا
کتاب سستی ہے لیکن مفید ہے۔	اَلْكِتَابُ رَخِيْصٌ وَلٰكِنَّهٗ مُفِيْدٌ
اللہ تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔	اَللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ
بے شک مکہ تمام بستیوں کی ماں ہے۔	إِنَّ مَكَّةَ أُمُّ الْقُرٰى

مُعْرَب اور مَبْنی

مُعَرَب : عوامل کے بدلنے سے جس کلمہ کی اعراب[1] کی علامات بدلتی رہیں اسے مُعرب کہتے ہیں۔ مثلاً اگر وہ اسم ہے حالتِ رفع میں ہے تو اس کے آخری حرف پر پیش آجائے، نصب کی حالت میں ہو تو زبر آجائے۔ جر کی حالت میں ہو تو زیر آجائے، یا رفع، نصب، جر کی (سابقہ سبق میں مذکورہ) دوسری علامات میں سے کوئی علامت آجائے۔ فعل مضارع اگر حالتِ رفع میں ہو تو اس پر رفع کی علامات ہوں، حالتِ نصب میں نصب کی علامات ہوں اور جزم کی حالت میں مختلف علامت ہو۔

مَبْنی : جو کلمہ ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہے اور عوامل کے بدلنے سے اس کی حالت پر کچھ اثر نہ پڑے اسے مبنی کہتے ہیں۔ مثلاً: ذَهَبَ هٰذَا، رَأَيْتُ هٰذَا، ذَهَبْتُ إِلَى هٰذَا۔ ان تین مثالوں میں هٰذَا ایک ہی حالت پر قائم رہا ہے، حالانکہ پہلی مثال میں وہ فاعل ہے، دوسری مثال میں مفعول ہے اور تیسری مثال میں حرف جر کے بعد واقع ہوا ہے پس هٰذَا مبنی ہے۔

اعراب تقدیری و محلّی : بعض کلمات ایسے ہیں جو ہیں تو معرب لیکن ان کے اعراب کو رفع، نصب، جر کی علامات کے ذریعے ظاہر نہیں کرتے، جیسے: ذَهَبَ الْقَاضِيْ، رَأَيْتُ الْقَاضِيْ۔ ذَهَبْتُ إِلَى الْقَاضِيْ، یا ذَهَبَ مُوْسٰى۔ رَأَيْتُ مُوْسٰى۔ ذَهَبْتُ إِلَى مُوْسٰى۔ ان میں القاضی اور مُوْسٰى معرب کلمات ہیں مگر اعراب کی مختلف حالتوں کو اعراب کی علامات کے ذریعے ظاہر نہیں کیا گیا۔ ایسے کلمات (یعنی جن اسماء کے آخر میں یاء یا الف مقصورہ ہو) کے اعراب کو اعراب تقدیری یا تقدیراً کہتے ہیں۔ اور مبنی کلمہ اگر فاعل ہو (یا مبتدا وغیرہ)

---

[1] اعراب اور اس کی علامات کا تفصیل سے ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔

تو ہم کہتے ہیں کہ وہ محلاً مرفوع ہے، یعنی اس کا موقع ومحل رفع کا ہے اگرچہ وہ مبنی ہے۔ پس ھٰذَا کی مذکورہ بالا مثالوں میں ھٰذَا پہلی مثال میں محلاً مرفوع ہے، دوسری مثال میں محلاً منصوب اور تیسری میں محلاً مجرور ہے۔ اسے اعراب محلّی کہتے ہیں اور آسان لفظوں میں یوں کہیے کہ اگر اس مبنی کلمہ کی جگہ کوئی معرب کلمہ ہوتا تو اس کا اس موقع یا پوزیشن میں جو اعراب ہوتا (رفع، نصب، یا جر کا) اس مبنی کلمہ کا وہی محلّی اعراب ہے۔

مَبنی کی علامات: سابق میں اعراب کی علامات بیان کی جا چکی ہیں۔ یہاں علاماتِ بناء کا مختصر ذکر کیا جائے گا۔ ضمّہ (پیش) فتحہ (زبر) کسرہ (زیر) اور سکون یہ چار علاماتِ بناء ہیں۔ ضمّہ، فتحہ اور سکون کی علامات تو اسم، فعل، حرف تینوں قسم کے مبنی کلمات پر آتی ہیں جبکہ کسرہ صرف مبنی اسم اور حرف پر آتا ہے فعل پر نہیں آتا۔ ان کے علاوہ حروف علّت: الف، واؤ، یاء کا حذف اور فعل میں نون اعرابی کا حذف بھی مبنی کی علامات ہیں۔

مثالیں:

(الف) اسم

اَلَّذِیْ: اس میں بناء کی علامت سکون ہے۔ (پس اَلَّذِیْ مبنی عَلَی السُّکُوْن ہے)

اَلَّذِیْنَ: اس میں بناء کی علامت فتحہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الفتحہ)

ھٰذَا / ذَا: اس میں بناء کی علامت سکون ہے۔ (مَبنی عَلَی السُّکون)

ھٰؤُلَاءِ: اس میں بناء کی علامت کسرہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الکسرۃ)

ھٰذِہٖ: اس میں بناء کی علامت کسرہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الکسرۃ)

(ب) فعل

نَزَلَ: اس میں بناء کی علامت فتحہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الفتحہ)

نَزَلْتُمَا: اس میں بناء کی علامت سکون ہے۔ (مَبنی عَلَی السُّکون)

اُکْتُبْ: اس میں بناء کی علامت سکون ہے۔ (مَبنی عَلَی السُّکون)

(ج) حرف

هَلْ : اس میں بناء کی علامت سکون ہے۔ (مَبنی عَلَی السُّکون)

مِنْ : اس میں بناء کی علامت سکون ہے۔ (مَبنی عَلَی السُّکون)

فَ : (حرفِ عطف) اس میں بناء کی علامت فتحہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الفتحہ)

إِنَّ : اس میں بناء کی علامت فتحہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الفتحہ)

لِ : اس میں بناء کی علامت کسرہ ہے۔ (مَبنی عَلَی الکسرہ)

مُعرب کلمات :

(الف) **اسم :** تمام اسماء معرب ہیں سوائے ان کے جن کا ذکر ذیل میں مبنی اسماء کے ضمن میں کیا جا رہا ہے۔

(ب) **فعل :** افعال میں سے صرف فعل مضارع (بغیر نونِ تاکید کے) کے بارہ صیغے معرب ہیں اور جمع مؤنث (غائب و حاضر) کے دو صیغے معرب نہیں ہیں۔

(ج) **حرف :** حروف میں سے کوئی حرف بھی معرب نہیں ہے۔

مَبنی کلمات :

(الف) **اسم :** اسماء میں سے مندرجہ ذیل مبنی ہیں :-

۱۔ اسمِ ضمیر : تمام ضمیریں مبنی ہیں۔

۲۔ اسمِ اشارہ : تثنیہ کے صیغوں کو چھوڑ کر باقی تمام اسمائے اشارہ مبنی ہیں۔

۳۔ اسمِ موصول : تمام اسمائے موصولہ مبنی ہیں سوائے تثنیہ کے صیغوں کے بعض صورتوں میں اَیّ بھی مبنی نہیں۔

۴۔ اسمائے استفہام : اَیّ کے سوا تمام اَسمائے استفہام (مَنْ ۔ مَا ۔ مَتَی ۔ اَیَّانَ ۔ اَیْنَ ۔ اَنّٰی ۔ کَیفَ ۔ کَمْ) مبنی ہیں۔

۵۔ اَسمائے شرط : تمام اَسمائے شرط (اِذَا ۔ لَمَّا ۔ کُلَّمَا ۔ مَنْ ۔ مَا ۔ مَهْمَا ۔ مَتَی ۔ اَیَّانَ ۔ اَیْنَ ، اَنّٰی ۔ حَیْثُمَا ۔ کَیْفَمَا ۔ اَیّ) مبنی ہیں سوائے اَیّ کے۔

۶۔ اَسمائے ظَرف : مندرجہ ذیل اسمائے ظرف بھی مبنی ہیں :-

اَلْاٰنَ (اب۔ مبنی علی الفتحہ) ۔ اَمْسِ (کل گزشتہ ۔ مبنی علی الکسرہ)
حَیْثُ (جہاں۔ مبنی علی الضمّہ)۔ لَدُنْ (پاس ۔مبنی علی السکون)۔
اِذَا (جب ۔ مبنی علی السّکون)۔ قَبْلُ (پہلے ۔ مبنی علی الضمّہ)
بَعْدُ (بعد ۔ مبنی علی الضمّہ ۔ صَبَاحَ مَسَاءَ (صبح وشام۔ مبنی
علی فتح الجزأین)۔

۷۔ مرکب اعداد : ۱۱ تا ۱۹ کے تمام مرکب اعداد، سوائے ۱۲ کے عدد کے، مبنی ہیں اور ان کے دونوں جزر فتحہ پر مبنی ہیں۔ یہ مرکب اعداد اَحَدَعَشَرَ، ثَلَاثَةَ عَشَرَ تا تِسْعَةَ عَشَرَ ہیں ۔

۸۔ بعض وصفی اعداد: ۱۱ تا ۱۹ کے وصفی اعداد، سوائے ۱۲ کے وصفی عدد کے، مبنی ہیں اور ان کے دونوں جزر فتحہ پر مبنی ہیں۔ وہ اعداد ہیں : اَلْحَادِیَ عَشَرَ (مذکر کے لیے)، اَلْحَادِیَةَ عَشْرَةَ (مؤنث کے لیے)، اَلثَّالِثَ عَشَرَ (مذکر کیلیے) اَلثَّالِثَةَ عَشْرَةَ (مؤنث کے لیے)ــــ تا ــــ اَلتَّاسِعَ عَشَرَ (مذکر کے لیے)، اَلتَّاسِعَةَ عَشْرَةَ (مؤنث کے لیے)۔

۹۔ لائے نفی جنس کا اسم ، جب وہ مفرد ہو (یعنی مضاف یا شِبہِ مضاف نہ ہو) بہ حالتِ نصب میں ہوتا ہے اور فتحہ پر مبنی ہوتا ہے۔

۱۰۔ مُنادیٰ : حرف ندا یا وغیرہ کے بعد آنے والا اسم (منادیٰ) ضمّہ پر مبنی ہوتا ہے۔

۱۱۔ اسمائے افعال : تمام اسمائے افعال مبنی ہیں ، مثلاً هَیْهَاتَ ، شَتَّانَ ، هَلُمَّ ، حَيَّ ، اِمَامَكَ ، مَكَانَكَ ، دُوْنَكَ فتحہ پر مبنی ہیں۔ فعل امر والے اسمائے افعال جو فَعَالِ کے وزن پر آتے ہیں (مثلاً حَذَارِ، نَزَالِ وغیرہ) کسرہ پر مبنی ہیں۔

(ب) **فعل :** فعل ماضی اور فعل امر مکمل طور پر (یعنی سب صیغے) مبنی ہیں۔ وہ فعل مضارع مبنی ہے جس کے ساتھ نونِ تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) یا نونِ نسوۃ متصل ہو [illegible] ان افعال کی علاماتِ بنا حسبِ ذیل ہیں:

۱- فعل ماضی کے ساتھ جب رفع کی متحرک ضمیر متصل ہو تو سکون پر مبنی ہوتا ہے۔ مثلاً، كَتَبْنَ، كَتَبْتَ، كَتَبْتُمَا، كَتَبْتُمْ، كَتَبْتِ، كَتَبْتُمَا، كَتَبْتُنَّ، كَتَبْتُ، كَتَبْنَا کے نو صیغوں میں كَتَبَ کے ساتھ رفع کی متحرک ضمیریں آئی ہیں، پس ان تمام صیغوں میں فعل ماضی كَتَبْ مَبْنِي على السُّكُون ہے۔ كَتَبَ، كَتَبَا، كَتَبَتْ اور كَتَبَتَا ان چار صیغوں میں مبنی على الفتحه ہے۔ (یعنی ہر صیغے میں كَتَبَ ہے اس کے ساتھ پہلے صیغے میں هُوَ اور تیسرے میں هِيَ کی ضمیر مستتر ہے اور باقی دو صیغوں میں غیر متحرک ضمیر (الف الاثنین) ہے۔ واو الجماعة (جمع مذکر غائب) کے ساتھ یہ مبنی عَلَى الضمه ہوتا ہے۔ (كَتَبُوْا = كَتَبُ + وا)

۲- فعل امر کا اگر آخری حرف صحیح ہو (یعنی حرفِ علت نہ ہو) اور اس کے ساتھ نونِ نسوہ کے سوا اور کوئی چیز متصل نہ ہو تو مبنی علی السُّکون ہوتا ہے، مثلاً: اُكْتُبْ اور اُكْتُبْنَ ہیں۔ اگر اس کے ساتھ نونِ تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) آئے تو فتحہ پر مَبنی ہوتا ہے، مثلاً اُكْتُبَنَّ، اُكْتُبَنْ (= اُكْتُبَ + نَّ / نْ) ہیں۔ اس کے ساتھ الف الاثنین، وَاوِ الجماعۃ یا یائے مخاطبۃ (یعنی تثنیہ مذکر و مؤنث کا الف، جمع مذکر کی واو اور واحد مؤنث حاضر کی یاء) آئے تو حذفِ نون پر مبنی ہوتا ہے، مثلاً: اُكْتُبَا، اُكْتُبُوْا، اُكْتُبِيْ (اصل میں یوں تھے: اُكْتُبَانِ، اُكْتُبُوْنَ، اُكْتُبِيْنَ۔ فعل امر بناتے وقت آخر سے اس نون اعرابی کو حذف کر دیا جاتا ہے)۔ اور اگر آخری حرف، حرفِ علت (ا۔ و۔ ی) ہو تو اس کے حذف پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: اُدْعُ (اصل میں اُدْعُوْ تھا واؤ کو حذف کر دیا گیا)۔

۳- فعل مضارع کے ساتھ نونِ تاکید (ثقیلہ یا خفیفہ) آجائے تو یہ فتحہ پر مبنی ہوتا ہے (یعنی پھر اس پر حروف ناصبۂ مضارع اور جازمۂ مضارع اثر انداز نہیں ہوتے) جیسے: لَيَكْتُبَنَّ، لَيَكْتُبَنْ۔ اگر اس کے ساتھ نونِ نسوہ (جمع مؤنث غائب و حاضر کا نون) آجائے تو یہ سکون پر مبنی ہوتا ہے، جیسے: يَكْتُبْنَ (= يَكْتُبْ + نَ) اور تَكْتُبْنَ (تَكْتُبْ + نَ)۔

اِسمِ منصرف اور غیر منصرف

مُعرب اَسماء کی دو قسمیں ہیں: منصرف اور غیر منصرف (یا ممنوع الصرف[1])

منصرف:

منصرف سے مراد وہ اَسماء ہیں جن پر تنوین آسکتی ہو جو اسمیت کے قوی ترین ہونے کی دلیل ہے (کیونکہ کلمہ کی تین اَقسام، اسم، فعل، حرف میں سے تنوین صرف اسم پر آتی ہے)، کیونکہ خالص اسم پر ہمیشہ تنوین رہتی ہے، جب تک کہ کوئی ایسا عارضی عامل نہ داخل ہو جس کی وجہ سے تنوین دور کرنی پڑے (مثلاً وہ مضاف ہو جائے، یا اس پر 'ال' داخل ہو جائے، یا وہ منادیٰ ہو جائے، یا لائے نفی جنس کا اسم ہو جائے)۔

غیر منصرف:

جو اَسماء حرف کے مشابہ ہیں وہ مبنی ہیں (ان کا ذکر گزر چکا ہے) اور جو فعل سے مشابہت رکھتے ہیں وہ غیر منصرف ہیں۔

غیر منصرف سے وہ اسماء مراد ہیں جن پر تنوین نہیں آسکتی، یعنی یہ خالص یا قوی ترین اسم نہیں ہیں بلکہ اسم ہونے میں قدرے کمزور ہیں اور غیر اسم (فعل) سے مشابہت رکھتے ہیں۔ ان پر بعض صورتوں میں (یعنی اگر وہ مضاف نہ ہوں یا ان پر 'ال' نہ ہو) کسرہ بھی نہیں آسکتی اور ان کی حالتِ جرّ کو زبر سے ہی ظاہر کیا جاتا ہے۔

پس غیر منصرف اس اسم کو کہتے ہیں جس پر تنوین نہ آسکے اور بعض صورتوں میں کسرہ بھی نہ آسکے۔

---

[1] صَرف کا لغوی معنی ہے: آواز دینا (تصویت)، خالص دودھ، ایک چیز سے دوسری کی طرف پھرنا۔ انہی معانی سے اسم منصرف کی نحوی اصطلاح ماخوذ ہے۔ یعنی ایسا اسم جس کا آخری حرف تنوین کی آواز دے، جو خالص اسم ہو یعنی فعل اور حرف کی مشابہت سے پاک ہو یا جو فعل اور حرف کے راستے سے دوسرے راستے یعنی اسم محض کے راستے کی طرف پھرتا ہو۔

اسباب منع صرف :

علمائے نحو نے وہ اسباب معلوم کر کے یکجا کر لیے جن کی بنا پر کوئی اسم غیر منصرف (یا اَلْمَمْنُوْع مِنَ الصَّرْف) ہوتا ہے۔ ان اسباب (یا عِلَل) کو اسباب منع صرف کہتے ہیں۔ ہمیں غیر منصرف اسماء کی فہرست یاد کرنے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہمیں اسباب منع صرف معلوم ہوں اور ہم کسی اسم میں ان اسباب میں سے کوئی سبب پائیں تو ہم بڑے اطمینان اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ یہ اسم غیر منصرف ہے اور پھر ہم اس کے ساتھ غیر منصرف اسماء والا برتاؤ کر لیں گے۔ منع صرف کے اسباب درج ذیل ہیں:۔

۱۔ کوئی بھی اسم، خواہ وہ مفرد ہو یا جمع، وصف ہو، اسم علم، مذکر ہو یا مؤنث اگر اس کے آخر میں تانیث کی علامت الف مقصورہ یا الف ممدودہ پائی جائے یا وہ صیغۂ منتہی الجموع کے وزن (مَفَاعِلُ، مَفَاعِيْلُ۔ یعنی وہ جمع مکسر جس کے الف تکسیر کے بعد دو حرف ہوں، یا تین حروف ہوں تو ان تینوں میں سے درمیان والا حرف ساکن ہو) پر ہو، خواہ وہ منتہی الجموع ہو یا اسم علم ہو، تو وہ غیر منصرف ہوتا ہے۔ نہ اس پر تنوین آسکتی ہے اور نہ ہی کسرہ، جب تک کہ وہ مضاف نہ ہو یا اس پر اَلْ نہ آئے۔

مثالیں :

(۱) الف مقصورہ والے اسماء : ذِكْرٰى (اسم نکرہ۔ ذَكَرَ کا مصدر)۔ رَضْوٰى (اسم علم۔ حجاز میں ایک پہاڑ کا نام)۔ جَرْحٰى (جَرِيْحٌ کی جمع۔ زخمی)۔ صُغْرٰى (وصف۔ اَصْغَر کا مؤنث)۔

(۲) الف ممدودہ والے اسماء : صَحْرَاءُ (اسم نکرہ)۔ زَكَرِيَّاءُ (اسم علم)۔ اَصْدِقَاءُ (صدیق کی جمع)۔ خَضْرَاءُ (وصف۔ اَخْضَرُ کا مؤنث)۔

(۳) صیغۂ منتہی الجموع کے وزن پر : مَسَاجِدُ۔ اَقَارِبُ۔ طَبَائِعُ۔ فَضَائِلُ۔ مَكَاتِيْبُ۔ مَنَادِيْلُ۔ عَصَافِيْرُ۔ اَحَادِيْثُ (یہ سب منتہی الجموع کے صیغے ہیں)۔

اگر منتہی الجموع 'اَلْ' اور اضافت سے خالی ہو اور وہ اسم

منقوص[1] ہو، جیسے دَوَاعٍ (دَاعِیَۃٌ کی جمع۔ محرّک) اور ثَوَانٍ (ثَانِیَۃٌ کی جمع۔ لمحہ) ہیں (جو اصل میں دَوَاعِیُ اور ثَوَانِیُ تھے) تو ان کے آخر سے یاء کو حذف کرکے اس کے بدلے میں تنوین لگا دیتے ہیں (یعنی یاء کے ماقبل حرف کی کسرہ کو تنوین میں بدل دیتے ہیں)۔ رفع اور جر کی حالتوں میں یہ تنوین باقی رہتی ہے اور حالتِ نصب میں یاء باقی رہتی ہے اور اس پر زبر آجاتی ہے (تنوین نہیں آتی) جیسے : رفعی اور جری حالت میں دَوَاعٍ اور نصب کی حالت میں دَوَاعِیَ آئے گا۔ اور اگر اس پر "اَل" آجائے یا وہ مضاف ہو تو یاء باقی رہے گی اور رفع اور جر کی حالت میں ساکن ہوگی (اَلدَّوَاعِیْ) اور اس کا اعراب تقدیری ہوگا، نصب کی حالت میں اس پر فتحہ آئے گی (اَلدَّوَاعِیَ)۔

منتہی الجموع کے وزن پر اسم علم کی مثال ھَوَازِنُ (عرب کے ایک قبیلے کا نام)، کُشَاجِمُ (آدمی کا نام)، صَنَافِیْرُ (مصر میں ایک گاؤں کا نام) ہے۔

۲۔ اسم اگر اسم عَلَم ہو اور اس میں مندرجہ ذیل اسباب میں سے کوئی ایک سبب پایا جائے تو وہ غیر منصرف ہوگا۔

(۱) اس کے آخر میں تائے تانیث (ۃ) ہو، یعنی مؤنث لفظی ہو، خواہ مذکر کا علم ہو، جیسے : حَمْزَۃُ، طَلْحَۃُ، مُعَاوِیَۃُ، عَنْتَرَۃُ ہیں یا مؤنث کا علم، جیسے : فَاطِمَۃُ، بُثَیْنَۃُ، مَیَّۃُ، عَائِشَۃُ ہیں۔ اگر وہ لفظی طور پر مؤنث نہ ہو، یعنی اس کے آخر میں تائے تانیث تو نہ ہو لیکن وہ مؤنث کا نام ہو تو بھی غیر منصرف ہوگا، جیسے : زَیْنَبُ، سُعَادُ ہے۔ اگر مؤنث کا علم ہو، تین حرفی ہو لیکن درمیان والا حرف متحرک ہو تو بھی غیر منصرف ہوگا، جیسے : أَمَلُ، تُحَفُ (عورتوں کے نام) ہیں۔

(۲) اگر اسم علم مرکب امتزاجی (یا مزجی[2]) ہو، جیسے : بُرْ سَعِیْدُ (پورٹ سعید)،

---

[1] جس کے آخر میں غیر مشدد یاء ہو اور اس سے پہلے والا حرف مکسور ہو، جیسے : حَاذِقٌ، ھَادِیْ وغیرہ۔

[2] مرکب مزجی سے مراد یہ ہے کہ دو کلمات ایک دوسرے سے مل کر ایک کلمہ بن جائیں۔ ان میں سے پہلے کلمہ کا آخری حرف ساکن ہوگا یا اس پر زبر ہوگی اور اعراب یا بنا دوسرے کلمہ پر ہوگی۔

نُیُوْ یُوْرْكُ (نیویارک)، حَضْرَمَوْتُ (یمن میں ایک شہر کا نام)، بَعْلَبَكُّ (لبنان میں ایک شہر کا نام)، طَبَرِسْتَانُ (ایران کے ایک شہر کا نام) خَالَوَیْهِ اور سِیْبَوَیْهِ (دو مشہور علمائے لغت ونحو کے نام)۔

(۳) اگر اسم علم کے آخر میں الف ونون زائد ہوں، جیسے: شَعْبَانُ، رَمَضَانُ (دو عربی مہینوں کے نام) قَحْطَانُ، مَرْوَانُ، حَیَّانُ، غَطَفَانُ، عُثْمَانُ (آدمیوں کے نام)، عَمَّانُ (شہر کا نام)۔

اگر الف ونون دونوں اصلی ہوں یا تنہا نون اصلی ہو تو پھر وہ منصرف ہوگا جیسے: أَمَانٌ (پناہ) لِسَانٌ (زبان) ہیں۔

(۴) وہ اصل میں عجمی (غیر عربی) اسم علم ہو پھر عربی زبان میں بھی اسم علم کے طور پر استعمال ہوتا ہو، یا پھر اس میں یہ شرط پائی جائے کہ وہ اصلاً عجمی اسم علم ہو اور تین سے زیادہ حروف پر مشتمل ہو، جیسے: یُوْسُفُ، إِبْرَاهِیْمُ، إِسْمَاعِیْلُ ہیں۔ یہ آدمیوں کے نام ہیں اپنی اصل زبان میں بھی اور عربی زبان میں بھی۔ پھر ان کے تو حروف بھی تین سے زیادہ ہیں۔ فرشتوں کے نام جِبْرِیْلُ، إِسْرَافِیْلُ، مِیْکَائِیْلُ اور شیطان کا نام إِبْلِیْسُ بھی غیر منصرف ہیں کہ یہ اسم علم ہیں اور اصلاً عجمی ہیں۔

(۵) اسم علم فعل (ماضی، مضارع، امر) کے وزن پر ہو، جیسے: أَحْمَدُ (أَفْعَلُ کے وزن پر)، یَشْکُرُ (ایک قبیلے کا نام۔ فعل مضارع کے وزن یَفْعُلُ پر)، یَزِیْدُ۔

(۶) اسم علم فُعَلُ کے وزن پر ہو[۱] جیسے: عُمَرُ، مُضَرُ، زُفَرُ، هُذَلُ، جُمَحُ ہیں (کہ یہ بالترتیب عَامِرٌ، مَاضِرٌ، زَافِرٌ، هَاذِلٌ، جَامِحٌ

---

[۱] اس سبب کو اصطلاح میں عَدْل کہتے ہیں۔ عدل سے مراد یہ ہے کہ ایک اسم کو اس کی ایک لفظی حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کر دیا جائے اور اس کے اصلی معنی کو برقرار رکھا جائے، بشرطیکہ یہ تبدیلی قلب (الٹنے)، تخفیف، الحاق (کسی حرف کو لاحق کرنا) یا معنی میں اضافہ کرنے کے لیے نہ ہو۔

سے معدول ہیں)۔

نوٹ : فُعَلٌ کے وزن پر جمع یا مصدر ہو تو وہ غیر منصرف نہیں ہوتا، بلکہ منصرف ہوتا ہے، جیسے غُرَفٌ غُرْفَةٌ کی جمع غُرَفٌ ہے، یا جیسے هُدًى اور تُقًى مصدر ہیں۔

۳۔ اسم صفت[1] ان صورتوں میں غیر منصرف ہوتا ہے۔

(۱) فَعْلَانُ کے وزن پر ہو، بشرطیکہ اس کی مؤنث تائے تانیث (ة) کے ساتھ نہ آئے، نیز یہ کہ وہ اصلاً وصف ہو۔ جیسے: لَحْيَانُ (لمبی ڈاڑھی والا آدمی۔ اس کی مؤنث نہیں آتی کیونکہ یہ وصف مردوں کے ساتھ مختص ہے)۔ عَطْشَانُ (پیاسا)، غَضْبَانُ (غصیلا)، سَكْرَانُ (نشے میں دھت۔ مدہوش)۔ ان کی مؤنث بالترتیب عَطْشَى، غَضْبَى اور سَكْرَى آتی ہے، پس یہ تینوں غیر منصرف ہیں۔ صَفْوَانٌ اگرچہ پتھروں کے معنی میں بطور وصف استعمال ہوتا ہے لیکن یہ اصلاً وصف نہیں، بلکہ اسم ذات (پتھر، چٹان) ہے لہٰذا یہ غیر منصرف نہیں بلکہ منصرف ہے۔ نَدْمَانٌ (شرمندہ) بھی منصرف ہے کیونکہ اس کی مونث تائے تانیث کے ساتھ (نَدْمَانَةٌ) آتی ہے۔

(۲) أَفْعَلُ کے وزن پر ہو، جس کی مؤنث فَعْلَاءُ یا فُعْلَى آتی ہے، جیسے:
أَحْمَرُ، حَمْرَاءُ (مؤنث) أَخْضَرُ، خَضْرَاءُ۔ أَبْيَضُ، بَيْضَاءُ۔ أَجْمَلُ، جَمْلَاءُ۔ أَفْضَلُ، فُضْلَى (مؤنث)۔ أَصْغَرُ، صُغْرَى۔ أَحْسَنُ، حُسْنَى، أَدْنَى (دُنْيَا)۔

اگر اس کی مؤنث تائے تانیث کے ساتھ آئے پھر وہ غیر منصرف نہ ہوگا، جیسے: أَرْمَلُ (غریب آدمی، رنڈوا) ہے جس کی مؤنث أَرْمَلَةٌ ہے۔ اگر وہ اصلاً وصف نہ

---

[1] اسم صفت سے مراد مرکب توصیفی کا اسم صفت نہیں بلکہ وہ اسمائے مشتقہ مراد ہیں جو اسمائے علم یا اسمائے ذات نہیں بلکہ وصف کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

ہو لیکن وصف کے طور پر بھی استعمال کر لیا جاتا ہو وہ بھی غیر منصرف نہ ہوگا جیسے اَرْنَبٌ
ہے کہ یہ اصلاً تو خرگوش کے معنی میں ہے، لیکن بزدل (جَبَانٌ) کے معنی میں بھی استعمال
ہوتا ہے، تو یہ غیر منصرف نہیں ہے۔ اسی طرح اَرْبَعٌ بھی غیر منصرف نہیں کیونکہ اس
کی مؤنث تائے تانیث کے ساتھ (اَرْبَعَةٌ آتی ہے)۔

(۳) وہ اسم صفت معدول ہو، اور فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو جیسے:
اُحَادُ وَمَوْحَدُ (ایک ایک)۔ ثُنَاءُ وَمَثْنَیٰ (دو دو)۔ ثُلَاثُ وَمَثْلَثُ
(تین تین)۔ رُبَاعُ وَمَرْبَعُ (چار چار)۔ خُمَاسُ وَمَخْمَسُ (پانچ پانچ)۔
سُدَاسُ وَمَسْدَسُ (چھے چھے)۔ سُبَاعُ وَمَسْبَعُ (سات سات)۔
ثُمَانُ وَمَثْمَنُ (آٹھ آٹھ)۔ تُسَاعُ وَمَتْسَعُ (نو نو) عُشَارُ وَ
مَعْشَرُ (دس دس)۔

یا جیسے اُخَرُ ہے، جو اُخْرٰی (آخَرُ کی مؤنث) کی جمع ہے۔ یہ فُعَلُ کے وزن پر
اُخَرُ سے اسم معدول ہے لہٰذا غیر منصرف ہے۔

غیر منصرف کا اعراب:

جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے غیر منصرف پر تنوین ہرگز نہیں آسکتی اور کسرہ بھی نہیں آسکتی سوائے
اس کے کہ اس پر اَلْ لگ جائے یا وہ مضاف ہو جائے۔ مثلاً: جَاءَ اَحْمَدُ۔
رَاَیْتُ اَحْمَدَ۔ ذَهَبْتُ اِلٰی اَحْمَدَ۔ آخری مثال میں احمد مجرور ہے
لیکن دال کے نیچے زیر (یا دو زیریں) آنے کے بجائے زبر آئی ہے۔ پس غیر منصرف
جب اَلْ اور اضافت سے خالی ہو تو مجرور ہونے کی صورت میں اس پر زبر ہی
آتی ہے۔

البتہ اگر اس پر اَلْ (لام تعریف) داخل ہو جائے یا وہ مضاف ہو جائے تو حالت جر
میں اس کے آخری حرف کے نیچے زیر آسکتی ہے، جیسے: اِلَی الْمَدَارِسِ۔ فِی مَدَارِسِکُمْ
مَدَارِسُ منتہی الجموع ہونے کے سبب غیر منصرف ہے، پہلی مثال میں اس پر اَلْ
داخل ہو گیا ہے اور دوسری مثال میں وہ مضاف ہے اس لیے اس کی حالت جر کو کسرہ سے
ظاہر کر دیا گیا ہے۔

اسم غیر منصرف کی اقسام ایک نظر میں

نمبر شمار	اسم منصرف کی قسم	وضاحت	مثالیں
۱۔	آخر میں الف مقصورہ ہو	خواہ مذکر ہو یا مؤنث، مفرد ہو یا جمع، وصف ہو یا اسم علم	نَجْوٰی، رُجْعٰی۔ قَتْلٰی، رَضْوٰی
۲۔	آخر میں الف ممدودہ ہو	ایضاً	عُلَمَاءُ۔ اَنْبِيَاءُ۔ صَحْرَاءُ
۳۔	مَفَاعِلُ یا مَفَاعِيْلُ کے وزن پر	ایضاً	مَسَاجِدُ۔ مَسَاكِيْنُ هَوَازِنُ۔
۴۔	اسم علم ہو اور		
(۱)	اس کے آخر میں تائے تانیث ہو	مذکر کا اسم علم ہو یا مؤنث کا	حَمْزَةُ۔ طَلْحَةُ۔ فَاطِمَةُ۔
(۲)	مؤنث کے لیے خاص ہو	خواہ مؤنث کی کوئی علامت نہ ہو	زَيْنَبُ، سُعَادُ۔ اَمَلُ۔
(۳)	مرکب امتزاجی ہو		حَضْرَمَوْتُ، بَعْلَبَكُّ۔ سِيْبَوَيْه
(۴)	آخر میں الف ونون زائدتان ہوں	یعنی اصلی نہ ہوں	رَمَضَانُ۔ عُثْمَانُ۔ مَرْوَانُ
(۵)	عجمی ہو		يُوْسُفُ۔ اِبْرَاهِيْمُ۔ جِبْرِيْلُ
(۶)	فعل کے وزن پر ہو	ماضی، مضارع، امر کسی کے	اَحْمَدُ۔ تَغْلِبُ۔ يَشْكُرُ۔ يَزِيْدُ
(۷)	فُعَلُ کے وزن پر ہو	یعنی معدول ہو	عُمَرُ۔ زُفَرُ۔ مُضَرُ
۵۔	اسم صفت ہو اور		
(ا)	فَعْلَانُ کے وزن پر ہو	بشرطیکہ اس کی مؤنث فَعْلَانَةٌ کے وزن پر نہ ہو۔	عَطْشَانُ، غَضْبَانُ، سَكْرَانُ، جَوْعَانُ
(ب)	اَفْعَلُ کے وزن پر ہو	جس کی مؤنث فَعْلَاءُ یا فُعْلٰی آتی ہو۔	اَكْبَرُ۔ اَصْفَرُ۔ اَحْسَنُ۔
(ج)	فُعَالُ یا مَفْعَلُ کے وزن پر ہو۔	یعنی معدول ہو	اُحَادُ۔ خُمَاسُ۔ مَثْنٰى مَسْبَعُ

تمرین

۱۔ معرب اور مبنی کی تعریف بیان کیجیے۔ مبنی اسماء کی دس مثالیں دیجیے۔

۲۔ منصرف اور غیر منصرف کی تعریف بیان کیجیے، نیز دس غیر منصرف اسماء لکھیے۔

۳۔ منع صرف کے کوئی سے پانچ اسباب مع امثلہ تحریر کیجیے۔

۴۔ مندرجہ ذیل اسماء میں سے منصرف اور غیر منصرف اسماء الگ کیجیے۔

اَنْبِیَاء ۔ خَالِد ۔ عُمَر ۔ زَیْنَب ۔ حَمْزَة ۔ اَسْوَد ۔

صَحْرَاء ۔ صَفْوَان ۔ یُوسُف ۔ حِرْمَان ۔

جواب:

منصرف اسماء: خَالِدٌ ۔ صَفْوَانٌ ۔ حِرْمَانٌ

غیر منصرف اسماء: اَنْبِیَاءُ ۔ عُمَرُ ۔ زَیْنَبُ ۔ حَمْزَةُ ۔ اَسْوَدُ ۔

صَحْرَاءُ ۔ یُوسُفُ ۔

۵۔ عربی میں ترجمہ کیجیے۔

(۱) بیشک یوسف ایک ہوشیار طالب علم ہے (۲) بے شک فاطمہ زینب کی سہیلی ہے۔

(۳) یہ کتاب احمد کی ہے۔ (۴) ابراہیم کا بھائی پیاسا ہے (۵) خالد عثمان کا دوست تھا۔

(۶) کپڑے کا رنگ سرخ ہے (۷) وہ مکہ کے باشندوں میں سے تھا (۸) آدمی مسجدوں میں ہیں (۹) یہ دوست ہیں (۱۰) یہ سرکاری سکول ہیں۔

جواب:۔ (۱) اِنَّ یُوسُفَ تِلْمِیْذٌ نَشِیْطٌ (۲) اِنَّ فَاطِمَةَ صَدِیْقَةُ زَیْنَبَ ۔

(۳) هٰذَا الْكِتَابُ لِاَحْمَدَ (۴) اَخُوْ اِبْرَاهِیْمَ عَطْشَانُ (۵) كَانَ خَالِدٌ صَدِیْقَ عُثْمَانَ (۶) لَوْنُ الثَّوْبِ اَحْمَرُ (۷) كَانَ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ

(۸) اَلرِّجَالُ فِي الْمَسَاجِدِ (۹) هٰؤُلَاءِ اَصْدِقَاءُ (۱۰) هٰؤُلَاءِ مَدَارِسُ حُكُوْمِيَّةٌ

جو کلمہ کسی زمانے میں کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرے اسے فعل کہتے ہیں۔
زمانے تین ہیں: ماضی۔ حال۔ مستقبل۔ عربی زبان میں زمانہ ماضی کے لیے الگ صیغہ ہے لیکن حال اور مستقبل دونوں کے لیے ایک صیغۂ فعل ہے جسے مضارع کہتے ہیں۔ پس عربی میں فعل کی دو بڑی اقسام ہوئیں: فعل ماضی اور فعل مضارع۔

فعل ماضی اور اس کی اقسام

اگر کسی کام کا گذرے ہوئے زمانے میں کرنا یا ہونا پایا جائے تو اسے فعل ماضی کہتے ہیں۔ فعل ماضی کی اقسام درج ذیل ہیں:

ماضی مُطلَق اگر کسی کام کا گذرے ہوئے زمانے میں کرنا یا ہونا پایا جائے لیکن یہ معلوم نہ ہو کہ وہ فعل ماضی قریب میں واقع ہوا یا ماضی بعید میں تو اسے ماضی مطلق کہتے ہیں یعنی قریب اور بعید کی شرط سے آزاد' صرف ماضی۔ اور اگر اس کا فاعل معلوم ہو تو اسے ماضی مطلق معروف کہیں گے اور اگر فاعل معلوم نہ ہو تو ماضی مطلق مجہول کہیں گے۔

عربی زبان میں تین حرفوں والے افعال کی ماضی مطلق معروف فَعَلَ۔ فَعِلَ۔ فَعُلَ کے وزن پر آتی ہے یعنی پہلے اور تیسرے حرف پر لازماً زبر آتی ہے البتہ دوسرے یعنی درمیان والے حرف پر کسی فعل میں زبر کسی میں زیر اور کسی میں پیش آتی ہے۔ یہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس کے بعد اس صیغے میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف کا اضافہ کر کے دوسرے صیغے بنا لیے جاتے ہیں۔ یہ زائد حروف فاعل کے عدد (واحد، تثنیہ، جمع) فاعل کی جنس (مذکر، مؤنث) اور اس کے غائب' حاضر اور متکلم ہونے کو ظاہر کرتے ہیں۔ کسی فعل کے ان تمام صیغوں کے مجموعے کو گردان کہتے ہیں۔

فعل ماضی مطلق معروف کی گردان

		واحد	تثنیہ	جمع
غائب	مذکر	فَعَلَ اس ایک مذکر نے کیا	فَعَلَا ان دو مذکر نے کیا	فَعَلُوْا ان سب مذکر نے کیا
	مؤنث	فَعَلَتْ اس ایک مؤنث نے کیا	فَعَلَتَا ان دو مؤنث نے کیا	فَعَلْنَ ان سب مؤنث نے کیا
حاضر	مذکر	فَعَلْتَ تو ایک مذکر نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مذکر نے کیا	فَعَلْتُمْ تم سب مذکر نے کیا
	مؤنث	فَعَلْتِ تو ایک مؤنث نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مؤنث نے کیا	فَعَلْتُنَّ تم سب مؤنث نے کیا
متکلم		فَعَلْتُ میں نے کیا	فَعَلْنَا ہم نے کیا	

نوٹ: جیسا کہ مندرجہ بالا گردان سے ظاہر ہے متکلّم میں مذکر اور مؤنث کے لیے مشترکہ صیغے ہیں، نیز اس میں تثنیہ کا صیغہ نہیں ہے۔ اس طرح کل چودہ صیغے بن گئے۔ چھ غائب کے، چھ حاضر کے اور دو متکلّم کے۔

اس وزن پر ہم کسی بھی دیے گئے فعل سے فعل ماضی کی پوری گردان یعنی تمام

صیغے بنا سکتے ہیں، مثلاً:
ذَهَبَ کا معنی ہے: وہ ایک مذکر گیا۔ اس سے گردان یوں بنے گی:

فعل	حرف کا اضافہ	صیغہ	معنی
ذَهَبَ	——	واحد مذکر غائب	وہ ایک مذکر گیا
ذَهَبَا	ذَهَبَ + ا	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو مذکر گئے
ذَهَبُوْا	ذَهَبُ + وْا (نیز تیسرے حرف پر پیش ڈالی)	جمع مذکر غائب	وہ سب مذکر گئے
ذَهَبَتْ	ذَهَبَ + تْ	واحد مؤنث غائب	وہ ایک مؤنث گئی
ذَهَبَتَا	ذَهَبَ + تَا	تثنیہ مؤنث غائب	وہ دو مؤنث گئیں
ذَهَبْنَ	ذَهَبْ + نَ (آخری حرف کو ساکن کر دیا)	جمع مؤنث غائب	وہ سب مؤنث گئیں
ذَهَبْتَ	ذَهَبْ + تَ (آخری حرف کو ساکن کر دیا)	واحد مذکر حاضر	تُو ایک مذکر گیا
ذَهَبْتُمَا	ذَهَبْ + تُمَا (آخری حرف کو ساکن کر دیا)	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مذکر گئے
ذَهَبْتُمْ	ذَهَبْ + تُمْ (آخری حرف کو ساکن کر دیا)	جمع مذکر حاضر	تم سب مذکر گئے
ذَهَبْتِ	ذَهَبْ + تِ (آخری حرف کو ساکن کر دیا)	واحد مؤنث حاضر	تُو ایک مؤنث گئی
ذَهَبْتُمَا	ذَهَبْ + تُمَا (آخری حرف کو ساکن کر دیا)	تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو مؤنث گئیں
ذَهَبْتُنَّ	ذَهَبْ + تُنَّ	جمع مؤنث حاضر	تم سب مؤنث گئیں

فعل	حروف کا اضافہ	صیغہ	معنی
	(آخری حرف کو ساکن کر دیا)		
ذَهَبْتُ	ذَهَبْ + تُ	واحد متکلّم	میں گیا / گئی
	(آخری حرف کو ساکن کر دیا)		
ذَهَبْنَا	ذَهَبْ + نَا	جمع متکلّم	ہم (دو یا دو سے زیادہ) گئے / گئیں
	(آخری حرف کو ساکن کر دیا)		

نوٹ:

۱۔ آخری نو صیغوں میں آخری یعنی تیسرے حرف کو ساکن کر دیتے ہیں۔

۲۔ تیسرے یعنی جمع مذکر غائب کے صیغے میں آخری یعنی تیسرے حرف پر زَبَر کے بجائے پیش ڈال دیتے ہیں۔

۳۔ تثنیہ کے لیے الف اور جمع مذکّر غائب کے لیے واؤ اور جمع مؤنث کے لیے نون کا اضافہ کرتے ہیں۔

۴۔ واحد مؤنث غائب کے لیے تْ، تثنیہ مؤنث غائب کے لیے تَا اور واحد مؤنث حاضر کے لیے تِ کا اضافہ کرتے ہیں۔

۵۔ واحد مؤنث حاضر کے لیے تِ، واحد مذکّر حاضر کے لیے تَ کا اضافہ کرتے ہیں۔

۶۔ واحد متکلّم کے لیے تُ اور جمع متکلّم کے لیے نَا کا اضافہ کرتے ہیں۔

۷۔ تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث حاضر کے صیغے یکساں ہوتے ہیں۔

۸۔ جمع مذکر حاضر کے لیے آخر میں تُمْ اور جمع مؤنث حاضر کے لیے تُنَّ کا اضافہ کرتے ہیں۔

۹۔ بارِز و مُستتر ضمائر: اضافہ شدہ حروف یعنی: واحد متکلّم، واحد مذکر و مؤنث حاضر کے لیے تاء، جمع متکلّم کے لیے نَا، تثنیہ کے لیے الف اور جمع مذکر غائب کے لیے واوَ، جمع مؤنث کے لیے نون یہ سب مرفوع ضمائر متّصلہ ہیں

جو بارہ صیغوں میں آتی ہیں۔ یہ ضمیریں بارز (ظاہر) ہیں، البتہ واحد مذکر غائب میں هُوَ اور واحد مؤنث غائب میں هِيَ کی پوشیدہ (مُستتر) ہے۔

۱۰۔ ان بارز اور پوشیدہ ضمیروں کی وجہ سے ہی ہم ذَهَبَ کا ترجمہ: وہ ایک مذکر گیا، ذَهَبَا کا ترجمہ: وہ دو مذکر گئے کرتے ہیں، یعنی خالی گیا' نہیں کرتے۔ اس طرح صرف ذَهَبَ بھی ایک مکمل جملہ فعلیہ ہے کہ اس میں فعل اور فاعل دونوں موجود ہیں۔

تمرین

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے

افعال: قَرَأَ (اس نے پڑھا) | كَتَبَ (اس نے لکھا) | أَكَلَ (اس نے کھایا)
شَرِبَ (اس نے پیا) | طَبَخَ (اس نے پکایا) | جَلَسَ (وہ بیٹھا)
فَتَحَ (اس نے کھولا) | نَصَرَ (اس نے مدد کی) | سَمِعَ (اس نے سنا)
ضَرَبَ (اس نے مارا) | ذَبَحَ (اس نے ذبح کیا) | سَبَحَ (وہ تیرا)
رَفَعَ (اس نے بلند کیا) | دَخَلَ (وہ داخل ہوا) | خَرَجَ (وہ نکلا)
هَرَبَ (وہ بھاگا) | عَلِمَ (اس نے جانا) | حَفِظَ (اس نے یاد کیا)
ظَلَمَ (اس نے ظلم کیا) | قَصَدَ (اس نے قصد کیا) | نَزَلَ (وہ اُترا)

(۱) میں نے پڑھا۔ (۲) تو ایک مرد نے لکھا۔ (۳) اُن دو مردوں نے کھایا (۴) ہم نے پیا۔ (۵) اس ایک عورت نے پکایا۔ (۶) تم سب سرد بیٹھے۔ (۷) تم دو مردوں نے کھولا۔ (۸) تم سب عورتوں نے مدد کی۔ (۹) اُن سب مردوں نے سُنا۔ (۱۰) تو ایک عورت نے مارا۔ (۱۱) ہم سب مردوں نے ذبح کیا (۱۲) وہ دو مرد تیرے۔ (۱۳) ان دو عورتوں نے بلند کیا۔ (۱۴) وہ سب مرد داخل ہوئے۔ (۱۵) تم دو مرد نکلے۔ (۱۶) وہ دو مرد بھاگے۔ (۱۷) تم سب عورتوں نے جانا۔ (۱۸) ان دو عورتوں نے یاد کیا۔ (۱۹) تم سب مردوں نے ظلم کیا۔ (۲۰) میں نے قصد کیا۔ (۲۱) تم دو مرد اُترے۔

جواب: (۱) قَرَأْتُ۔ (۲) كَتَبْتَ۔ (۳) أَكَلَا۔ (۴) شَرِبْنَا۔ (۵) طَبَخَتْ

(۶) جَلَسْتُمْ۔ (۷) فَتَحْتُمَا۔ (۸) نَصَرْتُنَّ۔ (۹) سَمِعُوْا۔ (۱۰) ضَرَبْتِ۔ (۱۱) ذَبَحْنَا۔ (۱۲) سَبَحَا۔ (۱۳) رَفَعْتَا۔ (۱۴) دَخَلُوْا۔ (۱۵) خَرَجْتُمَا۔ (۱۶) هَرَبَا۔ (۱۷) عَلِمْتُنَّ۔ (۱۸) حَفِظْتَا۔ (۱۹) ظَلَمْتُمْ۔ (۲۰) قَصَدْتُ۔ (۲۱) نَزَلْتُمَا۔

جملہ فعلیہ

جو جملہ فعل سے شروع ہوتا ہے اسے جملہ فعلیہ کہتے ہیں۔ اس کے قواعد درج ذیل ہیں:

۱۔ جملہ فعلیہ کی ترتیب اس طرح ہوتی ہے کہ سب سے پہلے فعل آتا ہے، پھر فاعل پھر مفعول اور پھر فعل، فاعل یا مفعول سے متعلق چیزیں۔ بسا اوقات مفعول کو فاعل سے پہلے بھی لے آتے ہیں۔ فاعل ہمیشہ مرفوع اور مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

۲۔ فعل ہمیشہ واحد کے صیغے میں آتا ہے، مذکر کے لیے مذکر کا صیغہ اور مؤنث کے لیے مؤنث کا صیغہ، خواہ فاعل واحد ہو، تثنیہ ہو یا جمع ہو۔

۳۔ غیر ذوی العقول مذکر کی جمع مکسّر کے لیے واحد مؤنث کا صیغہ آتا ہے۔

۴۔ اگر فاعل اسم ظاہر نہ ہو بلکہ اسم ضمیر ہو تو پھر فعل فاعل کی مطابقت میں واحد، تثنیہ اور جمع کے صیغے میں آتا ہے، لیکن مذکر کی جمع مکسّر کے لیے جو غیر ذوی العقول کے لیے ہو اس کا فعل ہر حالت میں واحد مؤنث کے صیغے میں آئے گا۔

مثالیں:

ا۔ ذَهَبَ رَجُلٌ ذَهَبَ رَجُلَانِ ذَهَبَ رِجَالٌ	فاعل اسم ظاہر اور مذکر ہے۔ اس کے واحد تثنیہ اور جمع تینوں صیغوں کے لیے فعل واحد مذکر کے صیغے میں آیا ہے۔	ب۔ ذَهَبَتْ اِمْرَأَةٌ ذَهَبَتْ اِمْرَأَتَانِ ذَهَبَتْ نِسَاءٌ	فاعل اسم ظاہر اور مؤنث ہے۔ اس کے واحد تثنیہ اور جمع تینوں صیغوں کے لیے فعل واحد مؤنث کے صیغے میں آیا ہے۔
ج۔ اَكَلَتْ ذِئَابٌ (بھیڑیوں نے کھایا)	فاعل اسم ظاہر مذکر ہے مگر جمع مکسّر ہے۔ اس	د۔ ذَهَبُوْا (وہ سب مرد گئے)	فاعل اسم ضمیر ہے اس لیے فعل اپنے فاعل کی

خَرَجَتْ اُسُدٌ (شیر نکلے) نَبَحَتْ کِلَابٌ (کتے بھونکے)	یہ فعل واحد مؤنث کے صیغے میں آیا ہے	ذَهَبْنَ (وہ سب عورتیں گئیں) ذَهَبَا (وہ سب مرد گئے)	مطابقت میں جمع مذکر، جمع مؤنث اور تثنیہ مذکر کے صیغے میں آیا ہے۔

ہ۔ اَلرِّجَالُ ذَهَبُوْا
اَلرَّجُلَانِ ذَهَبَا
اَلنِّسَاءُ ذَهَبْنَ

یہ تینوں اسمیہ جملے ہیں کیونکہ اسم سے شروع ہوتے ہیں۔ پہلا حصہ جو کہ اسم ہے مبتدا ہے۔ دوسرا حصہ جو کہ جملہ فعلیہ ہے اس مبتدا کی خبر ہے۔ جملہ فعلیہ (ذَهَبُوْا۔ ذَهَبَا۔ ذَهَبْنَ) میں فعل کا فاعل اسمِ ظاہر نہیں بلکہ اسم ضمیر ہے جو مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے۔ چونکہ فاعل اسمِ ضمیر ہے اس لیے فعل فاعل کی مطابقت میں جمع اور تثنیہ کے صیغے میں آیا ہے۔ الرِّجالُ، الرَّجلان اور النِّساء مبتدا ہیں، فاعل ہرگز ہرگز نہیں۔ فاعل کبھی فعل سے پہلے نہیں آتا۔

و۔ اَلذِّئَابُ اَکَلَتْ
اَلْاُسُدُ خَرَجَتْ
اَلْکِلَابُ نَبَحَتْ

یہ تینوں بھی اسمیہ جملے ہیں کیونکہ اسم سے شروع ہوتے ہیں۔ اَلذِّئَابُ۔ اَلْاُسُدُ۔ اَلْکِلَابُ مبتدا ہیں۔ اَکَلَتْ۔ خَرَجَتْ۔ نَبَحَتْ جملہ فعلیہ بن کر اپنے مبتدا کی خبر ہیں۔ ان تینوں فعلیہ جملوں میں فاعل اسم ضمیر ہے جو مبتدا کی طرف لوٹ رہی ہے۔ ضمیر کا مرجع چونکہ مذکر کی جمع مکسّر ہے جو غیر ذوی العقول میں سے ہے اس لیے فعل واحد مؤنث کے صیغے میں آیا ہے۔

ز۔ قَرَأَ زَیْدٌ کِتَابًا (زید نے ایک کتاب پڑھی)
کَتَبَ مَحْمُوْدٌ رِسَالَةً اِلٰی صَدِیْقِهٖ (محمود نے اپنے دوست کو ایک خط لکھا)
طَبَخَتْ اُمِّیْ طَعَامًا لَذِیْذًا (میری ماں نے مزیدار کھانا پکایا)

ان تینوں مثالوں پر غور کیجیے۔ پہلی مثال میں سب سے پہلے فعل (قَرَأَ) آیا ہے، پھر فاعل (زَیْدٌ) اور پھر مفعول (کِتَابًا) آیا ہے۔

دوسری مثال میں سب سے پہلے فعل (کَتَبَ) پھر فاعل (مَحْمُوْدٌ) ، اس کے بعد مفعول (رِسَالَۃً) اور سب سے آخر میں مفعول سے متعلق (اِلیٰ صدیقہ) آیا ہے۔

تیسری مثال میں سب سے پہلے فعل (طَبَخَتْ) پھر فاعل (اُمِّی۔ جو مرکب اضافی ہے اُمّ + ی سے) اور سب سے آخر میں مفعول (طَعَامًا لَذِیْذًا۔ جو مرکب توصیفی ہے)۔

تمرین

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

اَفعال: قَرَأَ (اس نے پڑھا) کَتَبَ (اس نے لکھا)۔ اَکَلَ (اس نے کھایا)۔ شَرِبَ (اس نے پیا)۔ طَبَخَ (اس نے پکایا)۔ ذَھَبَ (وہ گیا)۔ جَلَسَ (وہ بیٹھا)۔ فَتَحَ (اس نے کھولا)۔ نَصَرَ (اس نے مدد کی) سَمِعَ (اس نے سنا) ضَرَبَ (اس نے مارا)۔ ذَبَحَ (اس نے ذبح کیا)۔ دَخَلَ (وہ داخل ہوا)۔ خَرَجَ (وہ نکلا) حَفِظَ (اس نے یاد کیا)۔ نَزَلَ (وہ اترا)۔ کَسَرَ (اس نے توڑا) فَھِمَ (وہ سمجھ گیا) نَجَحَ (وہ کامیاب ہو گیا)۔ لَبِسَ (اس نے پہنا)

جملے: (۱) میں نے ایک نئی کتاب پڑھی۔ (۲) فاطمہ نے اپنے بھائی کو خط لکھا۔ (۳) بھیڑیے نے بھیڑ کا ایک بچہ کھایا۔ (۴) سب مردوں نے گرم چائے پی۔ (۵) ان دو لڑکیوں نے مزیدار کھانا پکایا (۶) سب لڑکے کھیل کے میدان کی طرف گئے۔ (۷) ہم سب بنچوں پر بیٹھ گئے۔ (۸) تو ایک مرد نے دروازہ کھولا۔ (۹) شہر کے لوگوں نے مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کی۔ (۱۰) ہم نے اس کی بات سنی۔ (۱۱) استاد نے شاگرد کو مارا۔ (۱۲) سب مسلمانوں نے گائیں ذبح کیں (۱۳) بھیڑیے بستی میں داخل ہو گئے (۱۴) سب طالبات کالج سے باہر نکل آئیں (۱۵) لڑکی نے اپنا سبق یاد کر لیا (۱۶) رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر قرآن نازل

ہوا۔ (۱۷) لڑکے نے ایک پیالہ توڑ دیا۔ (۱۸) سب مرد عربی زبان میں لیکچر کو سمجھ گئے۔ (۱۹) سب طالب علم امتحان میں کامیاب ہو گئے۔ (۲۰) لڑکیوں نے عید کے روز نئے کپڑے پہنے۔

جواب : (۱) قَرَأْتُ كِتَابًا جَدِيْدًا۔ (۲) كَتَبَتْ فَاطِمَةُ رِسَالَةً إِلَى أَخِيْهَا (۳) أَكَلَ الذِّئْبُ خَرُوْفًا۔ (۴) شَرِبَ الرِّجَالُ الشَّايَ الْحَارَّ۔ (۵) طَبَخَتِ الْبِنْتَانِ طَعَامًا لَذِيْذًا۔ (۶) ذَهَبَ الْأَوْلَادُ إِلَى الْمَلْعَبِ۔ (۷) جَلَسْنَا عَلَى الْمَقَاعِدِ۔ (۸) فَتَحْتَ الْبَابَ۔ (۹) نَصَرَ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ الْمُصَابِيْنَ۔ (۱۰) سَمِعْنَا قَوْلَهُ۔ (۱۱) ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ۔ (۱۲) ذَبَحَ الْمُسْلِمُوْنَ بَقَرَاتٍ۔ (۱۳) دَخَلَتِ الذِّئَابُ فِي الْقَرْيَةِ۔ (۱۴) خَرَجَتِ التِّلْمِيْذَاتُ مِنَ الْكُلِّيَّةِ۔ (۱۵) حَفِظَتِ الْبِنْتُ دَرْسَهَا۔ (۱۶) نَزَلَ الْقُرْآنُ الْكَرِيْمُ عَلَى الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔ (۱۷) كَسَرَ الْوَلَدُ كَأْسًا۔ (۱۸) فَهِمَ الرِّجَالُ الْمُحَاضَرَةَ بِاللُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ۔ (۱۹) نَجَحَ التَّلَامِيْذُ فِي الْاِمْتِحَانِ۔ (۲۰) لَبِسَتِ الْبَنَاتُ ثِيَابًا جَدِيْدَةً يَوْمَ الْعِيْدِ۔

ماضی مطلق مجہول : فعل ماضی مطلق میں اگر فاعل معلوم نہ ہو تو اسے ماضی مطلق مجہول کہتے ہیں۔ ماضی مطلق مجہول میں جو مفعول ہوتا ہے اسے المفعول مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ (= ایسا مفعول جس کا فاعل مذکور نہیں) کہتے ہیں اور سہولت کے لیے اسے نائب فاعل بھی کہہ دیتے ہیں۔ یہ فاعل ہرگز نہیں بلکہ مفعول ہوتا ہے لیکن چونکہ فعل کے فوراً بعد آتا ہے جو کہ فاعل کے آنے کی جگہ ہے اور فاعل کی طرح یہ بھی مرفوع ہوتا ہے اس لیے اسے نائب فاعل کہہ دیتے ہیں۔

افعال دو طرح کے ہوتے ہیں: لازم اور متعدّی۔ فعل لازم وہ فعل ہوتا ہے جو مفعول کو نہیں چاہتا، بلکہ صرف فاعل کے ساتھ ہی اس کا مفہوم مکمل ہو جاتا ہے، جیسے ذَهَبَ زَيْدٌ (= زید گیا) اس میں ذَهَبَ فعل لازم ہے جس کا مفہوم اس کے فاعل زَيْدٌ کے آنے سے مکمل ہو گیا۔ فعل متعدی اس فعل کو کہتے ہیں جو مفعول کو بھی چاہتا ہے یعنی جب تک فاعل کے علاوہ مفعول

بھی مذکور نہ ہو جائے اس کا مفہوم مکمل نہیں۔ مثلاً: اَکَلَ زَیْدٌ (= زید نے کھایا) اس میں اَکَلَ فعل متعدی ہے اور زَیْدٌ اس کا فاعل۔ صرف فاعل کا ذکر کر دینے سے مفہوم مکمل نہیں ہوا، بلکہ بات ادھوری رہ گئی۔ سننے والے کو یہ جاننے کی طلب رہی کہ زید نے کیا کھایا۔ اگر یہ کہہ دیں کہ: اَکَلَ زَیْدٌ تُفَّاحًا (= زید نے سیب کھایا) تو مفہوم مکمل ہو جائے گا۔

فعل مجہول صرف فعل متعدی سے بنتا ہے۔ اس کا بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق معروف کے پہلے حرف پر زبر ہٹا کر پیش لگا دیں اور دوسرے یعنی درمیان والے حرف کے نیچے زیر لگا دیں (اگر پہلے سے اس پر زیر نہ ہو)۔ جیسے: کَتَبَ سے کُتِبَ۔ عَلِمَ سے عُلِمَ۔ سَمِعَ سے سُمِعَ۔ فَتَحَ سے فُتِحَ۔ باقی صیغے حسب سابق بنیں گے۔

ماضی مطلق مجہول کی گردان: مثال کے طور پر نَصَرَ سے ماضی مطلق مجہول کی گردان اس طرح بنے گی: نُصِرَ (اس ایک مذکر کی مدد کی گئی)۔ نُصِرَا۔ نُصِرُوْا۔ نُصِرَتْ۔ نُصِرَتَا۔ نُصِرْنَ۔ نُصِرْتَ۔ نُصِرْتُمَا۔ نُصِرْتُمْ۔ نُصِرْتِ۔ نُصِرْتُمَا۔ نُصِرْتُنَّ۔ نُصِرْتُ۔ نُصِرْنَا۔

تمرین

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

اَفعال:

مَدَحَ (اس نے تعریف کی)	خَلَقَ (اس نے پیدا کیا)	قَطَفَ (اس نے پھول وغیرہ توڑا)
صَنَعَ (اس نے بنایا)	زَرَعَ (اس نے کاشت کیا)	حَصَدَ (اس نے فصل کاٹی)
قَطَعَ (اس نے کاٹا)	بَعَثَ (اس نے بھیجا)	غَلَقَ (اس نے بند کیا)
کَتَمَ (اس نے چھپایا)	بَسَطَ (اس نے پھیلایا)	غَرَسَ (اس نے پودا لگایا)

جملے: (۱) کھلاڑیوں کی تعریف کی گئی۔ (۲) زمین پیدا کی گئی۔ (۳) پھول توڑے گئے۔ (۴) چائے بنائی گئی۔ (۵) زمین کاشت کی گئی۔ (۶) کھیتی کاٹی گئی۔ (۷) سیب کاٹا گیا۔ (۸) انبیاء علیہم السّلام بھیجے گئے۔ (۹) دروازہ بند کیا گیا۔ (۱۰) بھیدوں کو چھپایا گیا۔ (۱۱) رزق پھیلا دیا گیا۔ (۱۲) موسم بہار میں درخت لگائے گئے۔

جواب:

(۱) مُدِحَ اللّٰعِبُوْنَ (۲) خُلِقَتِ الْاَرْضُ۔ (۳) قُطِفَتِ الْاَزْهَارُ۔ (۴) صُنِعَ الشَّايُ۔ (۵) زُرِعَتِ الْاَرْضُ۔ (۶) حُصِدَ الزَّرْعُ۔ (۷) قُطِعَ التُّفَّاحُ۔ (۸) بُعِثَ الْاَنْبِيَاءُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ (۹) فُلِقَ الْبَابُ۔ (۱۰) كُتِمَتِ الْاَسْرَارُ۔ (۱۱) بُسِطَ الرِّزْقُ۔ (۱۲) غُرِسَتِ الْاَشْجَارُ فِي فَصْلِ الرَّبِيعِ۔

ماضی قریب: ماضی مطلق سے پہلے قَدْ لگا دیں تو ماضی قریب بن جاتی ہے۔ صیغوں کے بدلنے سے قَدْ میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔ جیسے: قَدْ نَصَرَ (اس ایک مرد نے مدد کی ہے)۔ قَدْ نَصَرَا (ان دو مردوں نے مدد کی ہے)۔ قَدْ نَصَرْتُنَّ (تم سب عورتوں نے مدد کی ہے) وغیرہ۔ ماضی مطلق مجہول سے پہلے قَدْ لگا دیں تو ماضی قریب مجہول بن جائے گی جیسے: قَدْ نُصِرَ (اس ایک مرد کی مدد کی گئی ہے)۔

ماضی بعید: ماضی مطلق سے پہلے کَانَ لگا دیں تو ماضی بعید بن جاتی ہے، لیکن صیغے بدلنے سے کَانَ کا صیغہ بھی بدلے گا۔ ماضی بعید کی گردان درج ذیل ہے:

كَانَ ذَهَبَ (وہ گیا تھا)۔ كَانَا ذَهَبَا۔ كَانُوْا ذَهَبُوْا۔ كَانَتْ ذَهَبَتْ۔ كَانَتَا ذَهَبَتَا۔ كُنَّ ذَهَبْنَ۔ كُنْتَ ذَهَبْتَ۔ كُنْتُمَا ذَهَبْتُمَا۔ كُنْتُمْ ذَهَبْتُمْ۔ كُنْتِ ذَهَبْتِ۔ كُنْتُمَا ذَهَبْتُمَا۔ كُنْتُنَّ ذَهَبْتُنَّ۔ كُنْتُ ذَهَبْتُ۔ كُنَّا ذَهَبْنَا۔

ماضی بعید مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ ماضی مطلق مجہول سے پہلے کَانَ لگا دیجیے، جیسے: كَانَ نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی تھی) كَانَا نُصِرَا (ان دو مردوں کی مدد کی گئی تھی)۔

ماضی منفی: فعل ماضی سے پہلے مَا لگا دینے سے ماضی منفی بن جاتی ہے، جیسے: مَا ذَهَبَ (وہ نہیں گیا)۔ مَا ذَهَبَا (وہ دو مرد نہیں گئے)۔ مَا ذَهَبُوْا (وہ سب مرد نہیں گئے)۔ ہر صیغے کے ساتھ مَا لگتا ہے اور صیغے کے بدلنے سے مَا میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ اگر ماضی کے دو فعلوں کی نفی کرنی ہو (دونوں کے درمیان میں حرف عطف

لا کر تو اس صورت میں مَا کے بجائے لَا لگاتے ہیں جیسے: لَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی (نہ اس نے تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی)۔ دوسرے لفظوں میں مَا صرف ایک بار آتا ہے اور لَا مکرّر (دو بار) آتا ہے۔

فعل لازم سے ماضی مجہول: جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے فعل مجہول صرف فعل متعدی سے بنتا ہے فعل لازم سے نہیں آتا۔ اگر فعل لازم سے مجہول کا معنی حاصل کرنا مطلوب ہو تو حسب قاعدہ فعل کا مجہول صیغہ بنا کر اس کے بعد بِہٖ کا اضافہ کر دیں گے۔ یہ ضمیر نائب فاعل کے مطابق بدلتی رہے گی۔ اس کی گردان اس طرح ہو گی:

ذُهِبَ بِهٖ (اس ایک مرد کو لے جایا گیا)۔ ذُهِبَ بِهِمَا (ان دو مردوں کو لے جایا گیا)۔
ذُهِبَ بِهِمْ۔ ذُهِبَ بِهَا۔ ذُهِبَ بِهِمَا۔ ذُهِبَ بِهِنَّ۔ ذُهِبَ بِكَ۔ ذُهِبَ بِكُمَا۔ ذُهِبَ بِكُمْ۔ ذُهِبَ بِكِ۔ ذُهِبَ بِكُمَا۔ ذُهِبَ بِكُنَّ۔ ذُهِبَ بِيْ۔ ذُهِبَ بِنَا۔

تمرین (۱)

نیچے دیئے گئے افعال کی مدد سے درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

اَفعال:

فَرِقَ (وہ ڈر گیا) شَرِبَ (اس نے پیا) هَرَبَ (وہ بھاگ گیا)
قَصَدَ (اس نے قصد کیا) نَزَلَ (وہ اُترا) صَبَرَ (اس نے صبر کیا)
جَمَعَ (اس نے اکٹھا کیا) رَسَبَ (وہ فیل ہو گیا) حَضَرَ (وہ آیا)
حَصَلَ (اس نے حاصل کیا) طَلَعَ (وہ طلوع ہُوا) لَعِبَ (وہ کھیلا)
حَرَثَ (اس نے ہل چلایا) عَمِلَ (اس نے کام کیا) سَقَطَ (وہ گر گیا)

جُملے:

(۱) لڑکا ڈر گیا ہے۔ (۲) ہم نے دودھ پی لیا ہے۔ (۳) چور بھاگ گیا ہے۔ (۴) ان دو عورتوں نے حج کا ارادہ کیا ہے۔ (۵) پچھلے مہینے موسلا دھار بارش ہوئی تھی۔ (۶) مسلمان عورت نے مصیبت پر صبر کیا ہے۔ (۷) کنجوس آدمی نے بہت سا مال جمع کر لیا ہے۔ (۸)

کاہل طالب علم امتحان میں فیل ہو گیا ہے۔ (۹) سب طالب علم کلاس روم میں آ گئے تھے۔ (۱۰) محنتی طالب علم نے انعام حاصل کر لیا ہے (۱۱) سورج طلوع ہو گیا ہے۔ (۱۲) وہ ڈیڑھ گھنٹہ کھیلے تھے۔ (۱۳) کسان نے بارش سے پہلے زمین جوت لی تھی (۱۴) ان سب عورتوں نے نیک اعمال کیے تھے۔ (۱۵) چھوٹا لڑکا چھت پر سے گر گیا تھا۔

جواب:

(۱) قَدْ فَرِقَ الْوَلَدُ۔ (۲) قَدْ شَرِبْنَا اللَّبَنَ۔ (۳) قَدْ هَرَبَ اللِّصُّ۔ (۴) قَدْ قَصَدْنَا الْحَجَّ۔ (۵) كَانَ نَزَلَ الْمَطَرُ الْغَزِيْرُ فِي الشَّهْرِ الْمَاضِيِّ۔ (۶) قَدْ صَبَرَتِ الْمُسْلِمَةُ عَلَى الْمُصِيْبَةِ۔ (۷) قَدْ جَمَعَ الرَّجُلُ الْبَخِيْلُ مَالًا كَثِيْرًا۔ (۸) قَدْ رَسَبَ التِّلْمِيْذُ الْكَسِلُ فِي الْإِمْتِحَانِ۔ (۹) كَانَ حَضَرَ التَّلَامِيْذُ كُلُّهُمْ فِي غُرْفَةِ الصَّفِّ۔ (۱۰) قَدْ حَصَلَ التِّلْمِيْذُ الْمُجْتَهِدُ عَلَى الْجَائِزَةِ۔ (۱۱) قَدْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ۔ (۱۲) كَانُوْا لَعِبُوْا سَاعَةً وَالنِّصْفَ (۱۳) كَانَ حَرَثَ الْفَلَّاحُ الْأَرْضَ قَبْلَ الْمَطَرِ۔ (۱۴) كُنَّ عَمِلْنَ اَعْمَالًا صَالِحَةً۔ (۱۵) كَانَ سَقَطَ الْوَلَدُ الصَّغِيْرُ مِنْ فَوْقِ السَّقْفِ۔

تمرین (۲)

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

اَفْعَال:

دَرَسَ (اس نے سبق پڑھا)	سَهِرَ (وہ جاگا)	شَهِدَ (اس نے دیکھا، گواہی دی)
رَجَعَ (وہ واپس آیا)	بَحَثَ (اس نے تلاش کیا)	فَرِحَ (وہ خوش ہوا)
قَدَرَ (وہ قادر ہوا)	غَلَبَ (وہ غالب ہوا)	سَرَقَ (اس نے چرایا)
حَزِنَ (وہ غمگین ہوا)	نَزَعَ (اس نے چھینا)	نَفَعَ (اس نے فائدہ دیا)
سَمَحَ (اس نے اجازت دی)	شَعَرَ (اس نے محسوس کیا)	قَنِطَ (وہ مایوس ہوا)

جملے:

(۱) آج لڑکوں نے اپنا سبق نہیں پڑھا۔ (۲) وہ رات بھر نہیں جاگی تھیں۔ (۳) میں نے فطری مناظر نہیں دیکھے تھے (۴) اس نے جھوٹی گواہی نہیں دی (۵) حضرت عمرؓ نے تمام غزوات میں حصہ لیا۔ (۶) وہ نہ تو خوش ہوتے نہ غمگین۔ (۷) وہ نہ مایوس ہوا اور نہ ہی خوش ہوا۔ (۸) وہ ابھی تک سفر سے واپس نہیں آیا۔ (۹) میں نے یہ لفظ ڈکشنری میں تلاش نہیں کیا۔ (۱۰) زید کو اس کام پر قدرت نہیں ہوئی۔ (۱۱) یہودیوں نے نصرانیوں پر غلبہ نہیں پایا۔ (۱۲) زید نے تیری کتاب نہیں چرائی۔ (۱۳) کتے نے دوسرے کتے سے گوشت کا ٹکڑا نہیں چھینا۔ (۱۴) اسے اس کے مال نے کچھ نفع نہیں دیا۔ (۱۵) استاد نے طالب علم کو کلاس روم میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دی۔ (۱۶) اس نے درد محسوس نہیں کیا۔

جواب:

(۱) مَا دَرَسَ التَّلَامِيذُ دُرُوسَهُمُ الْيَوْمَ۔ (۲) مَا كُنَّ سَهِرْنَ طِوَالَ اللَّيْلِ۔ (۳) مَا كُنْتُ شَهِدْتُ الْمَنَاظِرَ الطَّبِيعِيَّةَ۔ (۴) مَا شَهِدَ بِالزُّورِ۔ (۵) شَهِدَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، الْغَزَوَاتِ كُلَّهَا۔ (۶) لَا فَرِحُوا وَلَا حَزِنُوا۔ (۷) لَا قَنِطَ وَلَا فَرِحَ۔ (۸) مَا رَجَعَ مِنَ السَّفَرِ حَتَّى الْآنَ۔ (۹) مَا بَحَثْتُ عَنْ هٰذِهِ الْكَلِمَةِ فِي الْمُعْجَمِ (۱۰) مَا قَدَرَ زَيْدٌ عَلٰى هٰذَا الْعَمَلِ۔ (۱۱) مَا غَلَبَ الْيَهُودُ عَلَى النَّصَارٰى۔ (۱۲) مَا سَرَقَ زَيْدٌ كِتَابَكَ۔ (۱۳) مَا نَزَعَ الْكَلْبُ قِطْعَةَ اللَّحْمِ مِنَ الْكَلْبِ الْآخَرِ (۱۴) مَا نَفَعَهُ مَالُهُ شَيْئًا۔ (۱۵) مَا سَمَحَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيذَ بِالدُّخُولِ فِي غُرْفَةِ الصَّفِّ۔ (۱۶) مَا شَعَرَ الْأَلَمَ۔

فعل مضارع

عربی زبان میں حال اور مستقبل دونوں زمانوں کے لیے ایک مشترک فعل ہے یعنی مضارع۔ معرب اور مبنی والے سبق میں یہ بھی بتایا جا چکا ہے کہ افعال میں سے صرف فعل مضارع کے بارہ صیغے (جمع مونث غائب و حاضر کے دو صیغے چھوڑ کر جو کہ مبنی ہیں) معرب ہیں۔ یہ بارہ صیغے مرفوع ہیں۔ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلّم۔ ان پانچ صیغوں میں حالتِ رفع کو آخری حرف پر ایک پیش ڈال کر ظاہر کیا جاتا ہے۔ تثنیہ مذکر غائب، تثنیہ مذکر حاضر اور تثنیہ مؤنث غائب و حاضر ان چار صیغوں میں حالتِ رفع کو تثنیہ کے الف کے بعد نون مکسورہ (نِ) کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جمع مذکر غائب، جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر کے صیغوں میں حالتِ رفع کو نون مفتوحہ (نَ) کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ ان سات صیغوں کے نون کو نونِ اعرابی کہتے ہیں۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ:

فعل مضارع ماضی سے بنتا ہے۔ اس کا طریقہ درج ذیل ہے:

ماضی کے صیغے سے پہلے مضارع کی چار علامتوں (ا۔ت۔ی۔ن) میں سے مناسب علامت لگائیے۔ الف صرف واحد متکلم اور نون صرف جمع متکلم کے صیغے سے پہلے لگتا ہے۔ 'ی' چار صیغوں سے پہلے آتی ہے: مذکر غائب کے تین صیغے اور جمع مؤنث غائب۔ باقی آٹھ صیغوں یعنی واحد و تثنیہ مؤنث غائب اور مذکر و مؤنث حاضر کے چھے صیغوں میں 'ت' لگتی ہے۔

علامت مضارع لگانے کے بعد پہلے حرف کو ساکن کر دیں۔ الف تثنیہ کے بعد نون مکسورہ، واوِ جمع کے بعد نون مفتوحہ اور واحد مؤنث حاضر کے صیغے میں آخری حرف کے بعد 'یْنَ' کا اضافہ کر دیں۔

فعل مضارع کی گردان

گردان	صیغہ	معنی
يَفْعَلُ	واحد مذکر غائب	وہ ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا
يَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو مرد کرتے ہیں یا کریں گے
يَفْعَلُوْنَ	جمع مذکر غائب	وہ سب مرد کرتے ہیں یا کریں گے
تَفْعَلُ	واحد مؤنث غائب	وہ ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی
تَفْعَلَانِ	تثنیہ مؤنث غائب	وہ دو عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی
يَفْعَلْنَ	جمع مؤنث غائب	وہ سب عورتیں کرتی ہیں یا کریں گی
تَفْعَلُ	واحد مذکر حاضر	تُو ایک مرد کرتا ہے یا کرے گا
تَفْعَلَانِ	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد کرتے ہو یا کرو گے
تَفْعَلُوْنَ	جمع مذکر حاضر	تم سب مرد کرتے ہو یا کرو گے
تَفْعَلِيْنَ	واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت کرتی ہے یا کرے گی
تَفْعَلَانِ	تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو عورتیں کرتی ہو یا کرو گی
تَفْعَلْنَ	جمع مؤنث حاضر	تم سب عورتیں کرتی ہو یا کرو گی
أَفْعَلُ	واحد متکلم	میں کرتا / کرتی ہوں یا کروں گا / گی
نَفْعَلُ	جمع متکلم	ہم کرتے / کرتی ہیں یا کریں گے / گی

نوٹ: فعل ماضی کی طرح مضارع میں بھی درمیان والے حرف پر بعض افعال میں زبر، بعض میں پیش اور بعض میں زیر آتی ہے۔ جیسے: کَتَبَ سے يَكْتُبُ۔ جَلَسَ سے يَجْلِسُ اور فَتَحَ سے يَفْتَحُ میں ہے۔ اس کی وضاحت ابواب ثلاثی مجرد کے سبق میں آئے گی، تاہم اس سے گردان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

تمرین (۱)

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) وہ دو مرد لکھتے ہیں۔ (۲) تم سب مرد پیتے ہو۔ (۳) تو ایک عورت پکاتی ہے۔ (۴) وہ سب عورتیں جاتی ہیں (۵) ہم بیٹھتے ہیں۔ (۶) تو کھولتا ہے۔ (۷) تم دو عورتیں مدد کرتی ہو۔ (۸) تم دو مرد سنتے ہو۔ (۹) وہ سب مرد مارتے ہیں۔ (۱۰) میں ذبح کرتا ہوں۔ (۱۱) وہ دو عورتیں یاد کرتی ہیں۔ (۱۲) وہ صبر کرتا ہے۔ (۱۳) تم سب عورتیں کام کرتی ہو۔ (۱۴) وہ سمجھتی ہے۔

جواب:

(۱) يَكْتُبَانِ۔ (۲) تَشْرَبُونَ۔ (۳) تَطْبَخِينَ۔ (۴) يَذْهَبْنَ۔ (۵) نَجْلِسُ۔ (۶) تَفْتَحُ۔ (۷) تَنْصُرَانِ۔ (۸) تَسْمَعَانِ۔ (۹) يَضْرِبُونَ۔ (۱۰) أَذْبَحُ۔ (۱۱) تَذْكُرَانِ۔ (۱۲) يَصْبِرُ۔ (۱۳) تَعْمَلْنَ۔ (۱۴) تَفْهَمُ۔

تمرین (۲)

درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) میں اپنے دوست کو ایک خط لکھوں گا۔ (۲) وہ ٹھنڈا پانی پیتے ہیں۔ (۳) میری ماں مزے دار کھانا پکاتی ہے۔ (۴) ہم تفریح کے لیے باغ کو جائیں گے۔ (۵) وہ عید کے روز نئے کپڑے پہنتی ہیں۔ (۶) وہ کھیل کے میدان میں کھیلتے ہیں۔ (۷) میری ماں میری خوشی پر خوش اور میرے غم پر غمگین ہوتی ہے۔ (۸) کل بارش ہو گی۔ (۹) سورج پانچ بجے طلوع ہو گا۔ (۱۰) وہ اپنا سبق یاد کرتی ہیں۔

جواب:

(۱) أَكْتُبُ رِسَالَةً إِلَى صَدِيقِي۔ (۲) يَشْرَبُونَ الْمَاءَ الْبَارِدَ۔ (۳) تَطْبَخُ أُمِّي طَعَامًا لَذِيذًا۔ (۴) نَذْهَبُ إِلَى الْحَدِيقَةِ لِلنُّزْهَةِ۔ (۵) يَلْبَسْنَ ثِيَابًا جَدِيدَةً يَوْمَ الْعِيدِ۔ (۶) يَلْعَبُونَ فِي الْمَلْعَبِ۔ (۷) تَفْرَحُ أُمِّي لِفَرَحِي وَتَحْزَنُ لِحُزْنِي۔ (۸) يَنْزِلُ الْمَطَرُ غَدًا۔ (۹) تَطْلُعُ الشَّمْسُ

فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ۔ (۱۰) يَحْفَظْنَ دُرُوسَهُنَّ۔

تمرین (۳)

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

افعال:

عَبَدَ (اس نے عبادت کی) ذَكَرَ (اس نے یاد کیا) شَرَحَ (اس نے تشریح کی)
نَشَرَ (اس نے چیرا/پھیلایا) هَبَطَ (وہ نیچے اترا) صَعِدَ (وہ اوپر چڑھا)
رَزَقَ (اس نے رزق دیا) تَعِبَ (وہ تھک گیا) لَقَطَ (اس نے چگا)
لَدَغَ (اس نے ڈسا) شَتَمَ (اس نے گالی دی) عَبَثَ (اس نے چھیڑا)
شَبِعَ (وہ سیر ہوا) طَرَقَ (اس نے ہتھوڑے سے کوٹا) ظَهَرَ (وہ نمودار ہوا)

جملے:

(۱) ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔ (۲) ہم اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔ (۳) استاد ہمارے لیے سبق کی تشریح کرتا ہے۔ (۴) بڑھئی آری کے ساتھ لکڑی چیرتا ہے (۵) پرندے شام کو نیچے اتر آتے ہیں (۶) وہ سب مرد پہاڑ پر چڑھتے ہیں۔ (۷) اللہ ہمیں بے حساب رزق دیتا ہے۔ (۸) میری ماں میری خاطر تھکتی ہے۔ (۹) مرغی دانہ چگتی ہے (۱۰) سانپ ڈستا ہے۔ (۱۱) وہ گالی دیتے ہیں۔ (۱۲) تو دوسروں کی چیزوں کو چھیڑتا ہے۔ (۱۳) وہ پڑھنے کے وقت پڑھتی اور کھیلنے کے وقت کھیلتی ہیں۔ (۱۴) وہ سیر ہو کر کھاتے ہیں۔ (۱۵) لوہار ہتھوڑے کے ساتھ لوہا کوٹتا ہے۔ (۱۶) سورج دن کے وقت نمودار ہوتا ہے۔

جواب:

(۱) نَعْبُدُ اللّٰهَ (۲) نَذْكُرُ اللّٰهَ كَثِيْرًا۔ (۳) يَشْرَحُ الْأُسْتَاذُ لَنَا الدَّرْسَ۔ (۴) يَنْشُرُ النَّجَّارُ الْخَشَبَ بِالْمِنْشَارِ۔ (۵) تَهْبِطُ الطُّيُوْرُ فِي الْمَسَاءِ۔ (۶) يَصْعَدُوْنَ الْجَبَلَ۔ (۷) يَرْزُقُنَا اللّٰهُ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (۸) تَتْعَبُ أُمِّيْ مِنْ أَجْلِيْ۔ (۹) تَلْقُطُ الدَّجَاجَةُ الْحَبَّ۔ (۱۰) تَلْدَغُ الْحَيَّةُ (۱۱) يَشْتِمُوْنَ۔ (۱۲) تَعْبَثُ أَشْيَاءَ غَيْرِكَ۔ (۱۳) يَدْرُسْنَ وَقْتَ الدَّرْسِ وَيَلْعَبْنَ وَقْتَ اللَّعِبِ۔

(۱۴) يَأْكُلُوْنَ وَيَشْبَعُوْنَ۔ (۱۵) يَطْرُقُ الْحَدَّادُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَاقِ۔ (۱۶) تَظْهَرُ الشَّمْسُ فِي النَّهَارِ۔

مضارع مجہول مضارع مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل متعدی کے مضارع معروف کے صیغے کو لے لیجیے، علامت مضارع (ی، ت، ا یا ن) پر پیش لگا دیجیے اور درمیان والے حرف (عین کلمہ) پر زبر ڈال دیں۔ جیسے: یَنْصُرُ سے یُنْصَرُ۔ یَقْتُلُ سے یُقْتَلُ۔ باقی گردان اسی طرح رہے گی، مثلاً یَنْصُرُ سے مضارع مجہول کی گردان اس طرح ہو گی:

یُنْصَرُ (اس ایک مرد کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی) یُنْصَرَانِ یُنْصَرُوْنَ تُنْصَرُ۔ تُنْصَرَانِ۔ یُنْصَرْنَ۔ تُنْصَرُ۔ تُنْصَرَانِ۔ تُنْصَرُوْنَ۔ تُنْصَرِیْنَ تُنْصَرَانِ۔ تُنْصَرْنَ۔ أُنْصَرُ۔ نُنْصَرُ۔

مضارع منفی فعل مضارع سے پہلے لَا (یا مَا) لگا دینے سے مضارع منفی بن جاتا ہے، جیسے: لَایَنْصُرُ (وہ مدد نہیں کرتا/کرے گا)۔ لَایُنْصَرُ (اس ایک مرد کی مدد نہیں کی جاتی/جائے گی)۔

مضارع مختص بہ حال اگر فعل مضارع سے پہلے لام مفتوح (لَ) لگا دیں تو پھر مضارع صرف حال سے خاص ہو جاتا ہے اور مستقبل کے معنی نہیں دیتا، جیسے: لَیَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے)۔ لَیَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے)

مضارع مختص بہ مستقبل اگر فعل مضارع سے پہلے سین مفتوحہ (سَ) یا سَوْفَ لگا دیں تو وہ مستقبل کے لیے خاص ہو جاتا ہے اور پھر حال کے معنی نہیں دیتا۔ سَ، لگانے سے مستقبل قریب کا معنی حاصل ہوتا ہے اور سَوْفَ لگانے سے مستقبل بعید کا معنی حاصل ہوتا ہے۔ جیسے: سَیَنْصُرُ (وہ ابھی یا عنقریب مدد کرے گا)۔ سَوْفَ یَنْصُرُ (وہ کچھ دیر میں مدد کرے گا) سَیَذْهَبَانِ (وہ دو مرد ابھی جائیں گے) سَوْفَ یَذْهَبَانِ (وہ دو مرد کچھ دیر بعد جائیں گے)۔

مضارع سے ماضی استمراری: اگر فعل مضارع سے پہلے کَانَ لگا دیں تو ماضی

استمراری کا معنی حاصل ہو جائے گا جیسے: كَانَ يَذْهَبُ (وہ جاتا تھا یا جایا کرتا تھا)۔ پوری گردان اس طرح ہوگی:

كَانَ يَذْهَبُ۔ كَانَ يَذْهَبَانِ۔ كَانُوا يَذْهَبُونَ۔ كَانَتْ تَذْهَبُ۔ كَانَتَا تَذْهَبَانِ۔ كُنَّ يَذْهَبْنَ۔ كُنْتَ تَذْهَبُ۔ كُنْتُمَا تَذْهَبَانِ۔ كُنْتُمْ تَذْهَبُونَ۔ كُنْتِ تَذْهَبِينَ۔ كُنْتُمَا تَذْهَبَانِ۔ كُنْتُنَّ تَذْهَبْنَ۔ كُنْتُ أَذْهَبُ۔ كُنَّا نَذْهَبُ۔

مضارع سے پہلے قَدْ

اگر فعل مضارع سے پہلے حرف قَدْ لگا دیا جائے تو اس کے معنی میں تھوڑی سی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے: (۱) شک یا احتمال کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً: قَدْ يَحْضُرُ صَدِيْقِي (ہو سکتا ہے کہ میرا دوست آ جائے)۔ (۲) تقلیل کا معنی پیدا ہو جاتا ہے جیسے: قَدْ يَجُوْدُ الْبَخِيْلُ (کبھی کبھار کنجوس آدمی بھی سخاوت کر لیتا ہے) قَدْ يَنْزِلُ الْمَطَرُ فِي الصَّحْرَاءِ (بسا اوقات/ کبھی کبھار صحرا میں بارش ہو جاتی ہے)۔ (۳) تکثیر کے معنی دیتا ہے جیسے: قَدْ يَجُوْدُ الْكَرِيْمُ (کریم آدمی سخاوت کرتا ہے)۔

تمرین

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے عربی میں ترجمہ کیجیے:

افعال:

رَحِمَ (اس نے رحم کیا)	شَكَرَ (اس نے شکر ادا کیا)	لَدَغَ (اس نے ڈسا)
شَتَمَ (اس نے گالی دی)	سَتَرَ (اس نے پردہ پوشی کی)	صَدَقَ (اس نے سچ بولا)
حَذِرَ (بچا۔ احتیاط کی)	سَكَنَ (ٹھہر گیا/ ساکن ہو گیا)	كَتَمَ (اس نے چھپایا)
قَطَفَ (اس نے پھول وغیرہ توڑا)	قَطَعَ (اس نے کاٹا/ توڑا)	لَعِبَ (وہ کھیلا)

جملے:

(۱) جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ (۲) جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرتا۔ (۳) مومن ایک بل سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔ (۴) اچھے لڑکے گالیاں نہیں

دیتے۔ (۵) عیوب کی پردہ پوشی کی جاتی ہے۔ (۶) کبھی کبھار جھوٹا بھی سچ بول لیتا ہے۔ (۷) بُرے آدمیوں سے بچا جاتا ہے۔ (۸) کچھ دیر کے بعد بارش رک جائے گی۔ (۹) بھید چھپائے جاتے ہیں۔ (۱۰) ہم نہ پھول توڑتے ہیں اور نہ ٹہنیاں۔ (۱۱) وہ گلیوں میں نہیں کھیلتے۔ (۱۲)

جواب:

(۱) لَا يُرْحَمُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ۔ (۲) لَا يَشْكُرُ اللّٰهَ مَنْ لَّا يَشْكُرُ النَّاسَ۔ (۳) لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَيْنِ۔ (۴) لَا يَشْتِمُ الْاَوْلَادُ الصَّالِحُوْنَ۔ (۵) تُسْتَرُ الْعُيُوْبُ۔ (۶) قَدْ يَصْدُقُ الْكَذَّابُ۔ (۷) يُحْذَرُ مِنَ الْاَشْرَارِ (۸) سَوْفَ يَسْكُنُ الْمَطَرُ۔ (۹) تُكْتَمُ الْاَسْرَارُ۔ (۱۰) لَا نَقْطِفُ الْاَزْهَارَ وَ لَا نَقْطَعُ الْاَغْصَانَ۔ (۱۱) لَا يَلْعَبُوْنَ فِي الشَّوَارِعِ۔

مضارع سے ماضی منفی بذریعہ لَمْ۔ لَمَّا

اگر فعل مضارع سے پہلے لَمْ یا لَمَّا لگا دیں تو فعل مضارع لفظاً تو مضارع ہی رہتا ہے لیکن معنی ماضی منفی کا دیتا ہے۔ دوسری تبدیلی یہ واقع ہوتی ہے کہ مضارع پر جزم آجاتی ہے اور اس جزم کا اظہار اس طرح ہوتا ہے:

(الف) جن پانچوں صیغوں (واحد مذکر غائب۔ واحد مؤنث غائب۔ واحد مذکر حاضر۔ واحد متکلم۔ جمع متکلم) کے آخری حرف پر پیش آتی ہے وہ سکون میں بدل جاتی ہے۔

(ب) جن سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی (رفع کے اظہار کے لیے) آتا ہے وہ گر جاتا ہے۔

(ج) جمع مؤنث غائب و حاضر کا نون چونکہ اعرابی نہیں بلکہ ضمیر کا نون ہے اس لیے وہ نہیں گرتا، یعنی یہ دونوں صیغے اپنے حال پر قائم رہتے ہیں، ان میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی۔

(د) اگر تیسرا یعنی آخری حرف حروفِ عِلّت (الف۔ واؤ۔ یاء) میں سے ہو تو وہ گر جاتا ہے۔

چنانچہ یَذْهَبُ کا معنی ہے: وہ ایک مرد جاتا ہے یا جائے گا۔ لَمْ يَذْهَبْ

کا معنی ہے: وہ ایک مرد نہیں گیا۔ لَمَّا یَذْهَبْ کا معنی ہے: وہ ایک مرد ابھی تک نہیں گیا۔ یَذْهَبُ سے پہلے لَمْ لگائیں تو گردان اس طرح ہوگی:

لَمْ یَذْهَبْ۔ لَمْ یَذْهَبَا۔ لَمْ یَذْهَبُوْا۔ لَمْ تَذْهَبْ۔ لَمْ تَذْهَبَا۔ لَمْ یَذْهَبْنَ۔ لَمْ تَذْهَبْ۔ لَمْ تَذْهَبَا۔ لَمْ تَذْهَبُوْا۔ لَمْ تَذْهَبِیْ۔ لَمْ تَذْهَبَا۔ لَمْ تَذْهَبْنَ۔ لَمْ اَذْهَبْ۔ لَمْ نَذْهَبْ۔

مَا۔ لَمْ۔ لَمَّا میں فرق

فعل ماضی کے صیغے سے پہلے مَا لگا دیں تو ماضی منفی بن جاتی ہے جیسے: مَاذَهَبَ (وہ نہیں گیا)۔ اور فعل مضارع سے پہلے لَمْ یا لَمَّا لگا دیں تو بھی ماضی منفی کا معنی حاصل ہوتا ہے۔ ان تینوں حروف سے بننے والی ماضی منفی قدرے مختلف معنی رکھتی ہے۔ مَاذَهَبَ کا معنی ہے: وہ ماضی قریب میں نہیں گیا۔ لَمْ یَذْهَبْ کا معنی ہے: وہ پورے زمانۂ ماضی میں نہیں گیا۔ لَمَّا یَذْهَبْ کا معنی ہے: وہ پورے زمانۂ ماضی میں بات کرنے والے کے بات کرنے تک نہیں گیا۔ لَمَّا سے جو ماضی منفی بنتی ہے اس میں یہ توقع بھی مفہوم ہوتی ہے کہ جو فعل ابھی تک نہیں ہوا شاید آئندہ ہو جائے جبکہ لَمْ یا مَا سے بننے والی ماضی منفی میں یہ توقع مفہوم نہیں ہوتی۔ مثلاً:

مَا اَمْطَرَتِ السَّمَاءُ آسمان نے بارش (ماضی قریب میں) نہیں برسائی۔

لَمْ تُمْطِرِ السَّمَاءُ = آسمان نے (پورے زمانہ ماضی میں) بارش نہیں برسائی۔

لَمَّا تُمْطِرِ السَّمَاءُ = آسمان نے ابھی تک بارش نہیں برسائی (البتہ توقع ہے کہ آئندہ بارش برسائے)

اسی طرح مثلاً، سورہ الحجرات میں آیا ہے:

وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ، یعنی: اور ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا (البتہ توقع ہے کہ مستقبل میں داخل ہو جائے)۔

تمرین

نیچے دیے گئے افعال کی مدد سے درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

ظَهَرَ (وہ غالب آیا)	غَسَلَ (اس نے دھویا)	تَرَكَ (اس نے چھوڑا)
رَحِمَ (اس نے رحم کیا)	خَسِرَ (وہ گھاٹے میں رہا)	حَبِطَ (وہ رائیگاں گیا)
صَدَقَ (وہ سچ بولا)	كَذِبَ (وہ جھوٹ بولا)	عَزَمَ (اس نے ارادہ کیا)
فَقَدَ (اس نے کھو دیا)	كَشَفَ (اس نے پردہ ہٹایا)	فَشَلَ (وہ ناکام ہوا)

جملے:

(۱) باطل غالب نہیں آیا۔ (۲) ان عورتوں نے ابھی تک کپڑے نہیں دھوئے۔ (۳) ان سب مردوں نے ابھی تک تمباکو نوشی نہیں چھوڑی (۴) بھیڑیے نے بھیڑ بچیوں پر رحم نہیں کیا۔ (۵) مومنین گھاٹے میں نہیں رہے (۶) نیک اعمال رائیگاں نہیں گئے۔ (۷) منافق نے سچ نہیں بولا۔ (۸) نیک مومن نے جھوٹ نہیں بولا۔ (۹) میں نے ابھی تک اس سے انتقام لینے کا ارادہ نہیں کیا۔ (۱۰) بہادر آدمی نے اپنے ہوش و حواس نہیں کھوئے۔ (۱۱) ڈاکٹر نے ابھی تک اس کا مرض دریافت نہیں کیا۔ (۱۲) محنت کرنے والے ناکام نہیں ہوئے۔

جواب:

(۱) لَمْ يَظْهَرِ الْبَاطِلُ[1] (۲) لَمَّا يَغْسِلْنَ ثِيَابَهُنَّ۔ (۳) لَمَّا يَتْرُكُوا التَّدْخِيْنَ۔ (۴) لَمْ يَرْحَمِ الذِّئْبُ الْغَنَمَ۔ (۵) لَمْ يَخْسَرِ الْمُؤْمِنُوْنَ۔ (۶) لَمْ تَحْبَطِ الْأَعْمَالُ الصَّالِحَةُ۔ (۷) لَمْ يَصْدُقِ الْمُنَافِقُ۔ (۸) لَمْ يَكْذِبِ الْمُؤْمِنُ الصَّالِحُ۔ (۹) لَمَّا أَعْزِمْ عَلَى الْاِنْتِقَامِ مِنْهُ۔ (۱۰) لَمَّا يَفْقِدِ الشُّجَاعُ صَوَابَهُ۔ (۱۱) لَمَّا يَكْشِفِ الطَّبِيْبُ عَنْ عِلَّتِهِ۔ (۱۲) لَمْ يَفْشَلِ الْمُجْتَهِدُوْنَ۔

---

[1] يَظْهَرِ کی را ساکن تھی۔ عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جس لفظ کا آخری حرف ساکن ہو اگر اس لفظ کو بعد والے الف لام والے لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھیں تو اس کے آخری ساکن حرف کو زیر دے دیتے ہیں۔ یہ قاعدہ ہمیشہ ذہن میں رکھیے گا۔

مضارع سے پہلے اَنْ۔ لَنْ۔ کَیْ۔ اِذَنْ یہ چاروں حرف فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں۔ یعنی جب یہ فعل مضارع سے پہلے آتے ہیں تو مضارع کے جن پانچ صیغوں میں آخری حرف پر پیش ہوتی ہے وہ زبر میں بدل جاتی ہے اور سات صیغوں سے نون اعرابی گر جاتا ہے۔ بس جمع مؤنث غائب و حاضر کے دو صیغوں میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، ان کا نون برقرار رہتا ہے۔ ان حروف کے استعمال کی صورت درج ذیل ہے:

۱۔ اَنْ۔ اسے اَنْ مصدریہ کہتے ہیں۔ وہی معنی دیتا ہے جو انگریزی کا لفظ that (= کہ) دیتا ہے۔ مضارع کے زمانے کو مستقبل کے لیے خاص کر دیتا ہے۔ جیسے:

عَلَیْکَ اَنْ تَنْصُرَ اَخَاکَ (تجھ پر لازم ہے کہ تو اپنے بھائی کی مدد کرے)۔

اگر اَنْ کے بعد لَا آئے تو ان دونوں کو ملا کر یوں لکھتے ہیں: اَلَّا۔

لام (لِ)، حتّٰی اور فاء سَبَبِیَّہ (یعنی جو سبب بیان کرنے کے لیے آئے) کے بعد اَنْ کو نہ بولا جاتا ہے اور نہ لکھا جاتا ہے، بلکہ پوشیدہ رکھا جاتا ہے (یعنی understood ہوتا ہے)۔ جیسے:

ضَرَبَ عَدُوَّہٗ لِیَقْتُلَہٗ[1] (اس نے اپنے دشمن پر وار کیا تاکہ اسے قتل کر دے)۔

اَنْتَظِرُ کَ حَتّٰی تَعُوْدَ (میں تیرا انتظار کروں گا یہاں تک کہ تو واپس آ جائے)۔

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ (اور آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی)۔ ان مثالوں میں بالترتیب یَقْتُلَ، تَعُوْدَ، تَفْشَلُوْا اور تَذْھَبَ منصوب ہوئے ہیں کیونکہ ان سے پہلے اَنْ مضمر (پوشیدہ) ہے۔

۲۔ لَنْ۔ یہ حرف مضارع کو مستقبل کے لیے خاص کر دیتا ہے (یعنی پھر مضارع زمانۂ حال کا معنی نہیں دیتا) اور مستقبل کی نفی کا معنی دیتا ہے۔ جیسے: لَنْ اَشْرَبَ الشَّایَ

---

[1] لام جرّ کے بعد اَنْ کو ظاہر کرنا بھی جائز ہے، یعنی لِاَنْ یَقْتُلَہٗ بھی درست ہے۔

(میں چائے نہیں پیوں گا)۔ لَنْ یَذْهَبَ (وہ نہیں جائے گا)۔ اس کے ساتھ یذھب کی گردان یوں ہو گی:

لَنْ یَذْهَبَ۔ لَنْ یَذْهَبَا۔ لَنْ یَذْهَبُوْا۔ لَنْ تَذْهَبَ۔ لَنْ تَذْهَبَا لَنْ یَذْهَبْنَ۔ لَنْ تَذْهَبَ۔ لَنْ تَذْهَبَا۔ لَنْ تَذْهَبُوْا۔ لَنْ تَذْهَبِیْ۔ لَنْ تَذْهَبَا۔ لَنْ تَذْهَبْنَ۔ لَنْ اَذْهَبَ۔ لَنْ نَذْهَبَ۔

۳۔ کَیْ۔ اس سے پہلے لامِ جرّ آتا ہے اور تاکہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ جواب کا معنی دینے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی کہے: مَاذَا تَفْعَلُ لَوْ رَأَیْتَ بَائِسًا؟ (اگر تو کسی مصیبت زدہ کو دیکھے تو کیا کرے گا؟) تو وہ جواب میں کہے: إِذَنْ أَبْذُلَ طَاقَتِیْ فِیْ تَخْفِیْفِ بُؤْسِهٖ (تب میں اس کی خستہ حالی کو کم کرنے کے لیے طاقت صرف کر دوں گا)۔

فعل مضارع کے ساتھ نونِ تاکید

فعل مضارع کے آخر میں نون ثقیلہ (شد والا = نّ) یا نون خفیفہ (بغیر شد کے = نْ) لگا دیں تو ایک تو مضارع زمانۂ مستقبل کے لیے خاص ہو جاتا ہے اور دوسرے اس میں تاکید کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ اسے نونِ تاکید کہتے ہیں۔

جب مضارع کے صیغے کے آخر میں نونِ تاکید کا اضافہ کرتے ہیں تو اس کے شروع میں لامِ مفتوح (زبر والا لام) بھی لازماً لگاتے ہیں (لام کے بجائے کبھی اِمَّا بھی لگا دیتے ہیں)، یہ بھی نون کی طرح تاکید کا معنی دیتا ہے، اس لیے اسے لامِ تاکید کہتے ہیں۔ نون ثقیلہ مضارع کے تمام صیغوں کے آخر میں لگایا جا سکتا ہے لیکن نون خفیفہ صرف آٹھ صیغوں کے ساتھ آ سکتا ہے اور چھ صیغوں (تثنیہ کے چار اور جمع مؤنث غائب و حاضر کے دو صیغوں) کے ساتھ نہیں آتا۔ یَذْهَبُ کا معنی ہے: وہ جاتا ہے یا جائے گا۔ لَیَذْهَبَنَّ اور لَیَذْهَبَنْ کا معنی ہے: وہ ضرور جائے گا۔ یَذْهَبُ کے ساتھ نون ثقیلہ و خفیفہ لگانے سے گردان اس طرح بنے گی:

گردان بہ نون ثقیلہ	گردان بہ نون خفیفہ	صیغے میں لفظی تغیرات	صیغہ	معنی
لَيَذْهَبَنَّ	لَيَذْهَبَنْ	تیسرے حرف (ہاء) پر زبر	واحد مذکر غائب	وہ ضرور جائے گا
لَيَذْهَبَانِّ	×	نون اعرابی گر گیا	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو ضرور جائیں گے
لَيَذْهَبُنَّ	لَيَذْهَبُنْ	نون اعرابی اور واؤ گر گئے	جمع مذکر غائب	وہ سب ضرور جائیں گے
لَتَذْهَبَنَّ	لَتَذْهَبَنْ	تیسرے حرف پر زَبر	واحد مؤنث غائب	وہ ضرور جائے گی
لَتَذْهَبَانِّ	×	نون اعرابی گر گیا	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو ضرور جائیں گی
لَيَذْهَبْنَانِّ	×	جمع مؤنث کے نون کے بعد الف کا اضافہ	جمع مؤنث غائب	وہ سب ضرور جائیں گی
لَتَذْهَبَنَّ	لَتَذْهَبَنْ	تیسرے حرف پر زبر	واحد مذکر حاضر	تو ضرور جائے گا
لَتَذْهَبَانِّ	×	نون اعرابی گر گیا	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو ضرور جاؤ گے
لَتَذْهَبُنَّ	لَتَذْهَبُنْ	نون اعرابی اور واؤ گر گئے	جمع مذکر حاضر	تم سب ضرور جاؤ گے
لَتَذْهَبِنَّ	لَتَذْهَبِنْ	نون اعرابی اور یاء گر گئے	واحد مؤنث حاضر	تو ضرور جائے گی
لَتَذْهَبَانِّ	×	نون اعرابی گر گیا	تثنیہ مؤنث حاضر	تم دو ضرور جاؤ گی
لَتَذْهَبْنَانِّ	×	جمع مؤنث کے نون کے بعد الف کا اضافہ	جمع مؤنث حاضر	تم سب ضرور جاؤ گی
لَاَذْهَبَنَّ	لَاَذْهَبَنْ	تیسرے حرف پر زبر	واحد متکلم	میں ضرور جاؤں گا / گی
لَنَذْهَبَنَّ	لَنَذْهَبَنْ	تیسرے حرف پر زبر	جمع متکلم	ہم ضرور جائیں گے / گی

فعل اَمر

تعریف: اگر زمانۂ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کا حکم، طلب یا التماس پائی جائے تو اسے فعل امر کہتے ہیں۔ حکم وغیرہ مخاطب (حاضر) کو دیا جائے تو اسے اَمر حاضر کہتے ہیں اور غائب و متکلم کو حکم دیا جائے تو اسے امر غائب کہتے ہیں۔ عربی زبان میں امر حاضر اور امر غائب

دونوں فعل مضارع سے بنتے ہیں لیکن دونوں کے بنانے کا طریقہ جدا جدا ہے۔

امر حاضر معروف فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔ بنانے

اُمر حاضر بنانے کا طریقہ

کا طریقہ یہ ہے کہ :

۱۔ واحد مذکر حاضر کا صیغہ لے کر علامتِ مضارع (یاء۔ تاء۔ الف۔ نون) کو دور کر دیں۔

۲۔ علامتِ مضارع ہٹانے کے بعد دیکھیں کہ پہلا حرف متحرک ہے یا ساکن۔ اگر متحرک ہو تو اس کے آخری حرف کو ساکن کر دیں۔ اور اگر آخر میں حرفِ علّت (الف۔ واؤ۔ یاء) ہو تو اسے گرا دیں۔ مثلاً :

وَعَدَ (اس نے وعدہ کیا) سے فعل مضارع کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ بنتا ہے :
تَعِدُ۔ علامتِ مضارع (تاء) کو ہٹایا تو رہ گیا : عِدُ۔ یعنی پہلا حرف (عین) متحرک ہے، لہذا آخری حرف یعنی دال کو ساکن کر دیں گے تو عِدْ بن جائے گا جس کا معنی ہے : تو ایک مرد وعدہ کر۔ اسی طرح تَصِلُ سے صِلْ (تو ملا۔ جوڑ)۔ تَدَعُ سے دَعْ (تو چھوڑ)۔ تَقِیْ (تو بچتا ہے) سے قِ۔

۳۔ اگر علامتِ مضارع کو ہٹانے کے بعد پہلا حرف ساکن ہو تو اس کے شروع میں ہمزہ لگائیں گے۔ اگر دوسرے یعنی درمیان والے حرف (عین کلمہ) پر پیش ہو تو ہمزہ پر بھی پیش ڈال دیں گے اور اگر اس پر زبر یا زیر ہو تو دونوں صورتوں میں ہمزہ کے نیچے زیر ڈال دیں گے، جیسے :

تَكْتُبُ سے اُكْتُبْ (تو ایک مرد لکھ)۔ تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ (تو ایک مرد مدد کر) تَسْمَعُ سے اِسْمَعْ (تو ایک مرد سن)۔ تَفْتَحُ سے اِفْتَحْ (تو ایک مرد کھول) تَجْلِسُ سے اِجْلِسْ (تو ایک مرد بیٹھ)۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ (تو ایک مرد مار) تَدْعُوْ سے اُدْعُ (آخر سے حرف علت واؤ گرا دی۔ تو ایک مرد بلا)۔ تَخْشٰی سے اِخْشَ (تو ایک مرد ڈر)۔

۴۔ تثنیہ مذکر حاضر و مؤنث حاضر اور جمع مذکر حاضر کے صیغوں میں آخر سے نونِ اعرابی گرا دیں گے، جیسے :

تَنْصُرَانِ سے اُنْصُرَا۔ تَضْرِبُوْنَ سے اِضْرِبُوْا۔
البتہ جمع مؤنث حاضر کا نون برقرار رہے گا کیونکہ وہ اعرابی نہیں بلکہ ضمیر کا نون ہے۔ پس تَنْصُرْنَ سے اُنْصُرْنَ بنے گا۔

امر حاضر معروف کی گردان

تَنْصُرُ سے			
	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اُنْصُرْ (تو مدد کر)	اُنْصُرَا (تم دو مرد مدد کرو)	اُنْصُرُوْا (تم سب مرد مدد کرو)
مؤنث	اُنْصُرِیْ (تو عورت مدد کر)	اُنْصُرَا (تم دو عورتیں مدد کرو)	اُنْصُرْنَ (تم سب عورتیں مدد کرو)

تَضْرِبُ سے

	واحد	تثنیہ	جمع
مذکر	اِضْرِبْ (تو مار)	اِضْرِبَا (تم دو مرد مارو)	اِضْرِبُوْا (تم سب مرد مارو)
مؤنث	اِضْرِبِیْ (تو عورت مار)	اِضْرِبَا (تم دو عورتیں مارو)	اِضْرِبْنَ (تم سب عورتیں مارو)

امر غائب بنانے کا طریقہ امر غائب (جس میں متکلم کے دو صیغے بھی شامل ہیں) بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع معروف کے صیغوں کے شروع میں "لِ" (اسے لامِ امر کہتے ہیں) لگا دیتے ہیں اور آخری حرف کو ساکن کر دیتے ہیں۔ نون اعرابی کو بھی گرا دیتے ہیں۔ (جمع مؤنث غائب کا نون برقرار رہے گا کیونکہ یہ اعرابی نہیں بلکہ ضمیر کا نون ہے) جیسے:
یَنْصُرُ سے لِیَنْصُرْ (وہ ایک مرد مدد کرے)

اَمر غائب معروف کی گردان

گردان	صیغہ	معنی
لِیَنْصُرْ	واحد مذکر غائب	وہ ایک مرد مدد کرے
لِیَنْصُرَا	تثنیہ مذکر غائب	وہ دو مرد مدد کریں
لِیَنْصُرُوْا	جمع مذکر غائب	وہ سب مرد مدد کریں
لِتَنْصُرْ	واحد مؤنث غائب	وہ ایک عورت مدد کرے
لِتَنْصُرَا	تثنیہ مؤنث غائب	وہ دو عورتیں مدد کریں
لِیَنْصُرْنَ	جمع مؤنث غائب	وہ سب عورتیں مدد کریں
لِاَنْصُرْ	واحد متکلم	مجھے مدد کرنی چاہیے / میں مدد کروں
لِنَنْصُرْ	جمع متکلم	ہمیں مدد کرنی چاہیے / ہم مدد کریں

امر مجہول بنانے کا طریقہ

غائب و حاضر و متکلم تمام صیغوں کے اَمر مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع مجہول سے پہلے لامِ امر (لِ) لگا دیجیے، آخری حرف کو ساکن کر دیجیے اور آخر سے نونِ اعرابی کو گرا دیتے ہیں۔

گردان امر مجہول

گردان	صیغہ	معنی
لِيُنْصَرْ	واحد مذکر غائب	اس ایک مرد کی مدد کی جانی چاہیے / کی جائے
لِيُنْصَرَا	تثنیہ ″ ″	ان دو مردوں کی ″ ″ ″ ″
لِيُنْصَرُوْا	جمع ″ ″	ان سب مردوں کی ″ ″ ″
لِتُنْصَرْ	واحد مؤنث غائب	اس عورت کی مدد کی جانی چاہیے
لِتُنْصَرَا	تثنیہ ″ ″	ان دو عورتوں کی مدد کی جانی چاہیے
لِيُنْصَرْنَ	جمع ″ ″	ان سب ″ ″ ″ ″ ″
لِتُنْصَرْ	واحد مذکر حاضر	تجھ ایک مرد کی ″ ″ ″
لِتُنْصَرَا	تثنیہ ″ ″	تم دو مردوں کی ″ ″ ″
لِتُنْصَرُوْا	جمع ″ ″	تم سب ″ ″ ″ ″ ″
لِتُنْصَرِیْ	واحد مؤنث ″	تجھ ایک عورت کی ″ ″ ″
لِتُنْصَرَا	تثنیہ ″ ″	تم دو عورتوں کی ″ ″ ″
لِتُنْصَرْنَ	جمع ″ ″	تم سب ″ ″ ″ ″
لِأُنْصَرْ	واحد متکلم	میری مدد ″ ″ ″
لِنُنْصَرْ	جمع متکلم	ہماری ″ ″ ″ ″

امر با نونِ ثقیلہ و خفیفہ جس طرح فعل مضارع پر نون ثقیلہ و خفیفہ داخل ہو کر تاکید کا معنی پیدا کرتے ہیں ویسے ہی فعل امر حاضر و غائب پر بھی داخل ہو کر تاکید کا معنی دیتے ہیں۔ اُنْصُرْ کا معنی ہے: تو ایک مرد مدد کر۔ اُنْصُرَنَّ اور اُنْصُرَنْ کا معنی ہے: تو ایک مرد ضرور مدد کر۔ لِيَنْصُرْ کا معنی ہے: وہ

ایک مرد مدد کرے اور لِيَنْصُرُنَّ اور لِيَنْصُرُنْ کا معنی ہے : وہ ایک مرد ضرور مدد کرے ۔

گردان امر حاضر با نون ثقیلہ

اُنْصُرُنَّ ۔ اُنْصُرَانِّ ۔ اُنْصُرُنَّ ۔ اُنْصُرِنَّ ۔ اُنْصُرَانِّ ۔ اُنْصُرْنَانِّ

گردان امر حاضر با نون خفیفہ

اُنْصُرُنْ	اُنْصُرُنْ	اُنْصُرِنْ
(تو ایک مرد ضرور مدد کر)	(تم سب مرد ضرور مدد کرو)	(تو ایک عورت ضرور مدد کر)

گردان امر غائب با نون ثقیلہ

لِيَنْصُرُنَّ ۔ لِيَنْصُرَانِّ ۔ لِيَنْصُرُنَّ ۔ لِتَنْصُرُنَّ ۔ لِيَنْصُرَانِّ ۔ لِيَنْصُرْنَانِّ ۔ لِاَنْصُرُنَّ ۔ لِنَنْصُرُنَّ ۔

گردن امر غائب با نون خفیفہ

لِيَنْصُرُنْ	لِيَنْصُرُنْ	لِتَنْصُرُنْ
(وہ ایک مرد ضرور مدد کرے)	(وہ سب مرد ضرور مدد کریں)	(وہ ایک عورت ضرور مدد کرے)
لِاَنْصُرُنْ	لِنَنْصُرُنْ	
(مجھے ضرور مدد کرنی چاہیے)	(ہمیں ضرور مدد کرنی چاہیے)	

تمرین (۱)

مندرجہ ذیل افعال سے امر حاضر کی گردانیں کیجیے :

(۱) تَذْهَبُ ۔ (۲) تَذْكُرُ (۳) تَغْسِلُ

جواب :

(۱) اِذْهَبْ ۔ اِذْهَبَا ۔ اِذْهَبُوْا ۔ اِذْهَبِيْ ۔ اِذْهَبَا ۔ اِذْهَبْنَ

(۲) اُذْكُرْ ۔ اُذْكُرَا ۔ اُذْكُرُوْا ۔ اُذْكُرِيْ ۔ اُذْكُرَا ۔ اُذْكُرْنَ

(۳) اِغْسِلْ ۔ اِغْسِلَا ۔ اِغْسِلُوْا ۔ اِغْسِلِيْ ۔ اِغْسِلَا ۔ اِغْسِلْنَ

تمرین (۲)

مندرجہ ذیل افعال سے فعل امر غائب کی گردانیں لکھیے :

(۱) يَدْرُسُ (۲) يَعْمَلُ

جواب :

(۱) لِيَدْرُسْ ۔ لِيَدْرُسَا ۔ لِيَدْرُسُوْا ۔ لِتَدْرُسْ ۔ لِتَدْرُسَا ۔ لِيَدْرُسْنَ ۔ لِأَدْرُسْ ۔ لِنَدْرُسْ (۲) لِيَعْمَلْ ۔ لِيَعْمَلَا ۔ لِيَعْمَلُوْا ۔ لِتَعْمَلْ ۔ لِتَعْمَلَا ۔ لِيَعْمَلْنَ ۔ لِأَعْمَلْ ۔ لِنَعْمَلْ ۔

تمرین (۳)

درج ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے :

(۱) تم سب مرد لکھو۔ (۲) تو ایک عورت عبادت کر۔ (۳) تم دو مرد نکلو۔ (۴) ان سب مردوں کو سمجھنا چاہیے۔ (۵) وہ دو مرد پئیں۔ (۶) تم سب عورتیں احتیاط کرو۔ (۷) ہمیں شکر کرنا چاہیے۔ (۸) تم سب مرد پودے لگاؤ۔ (۹) اس ایک مرد کو حاضر ہونا چاہیے۔ (۱۰) تم سب عورتیں گواہی دو۔ (۱۱) ان سب عورتوں کو خوش ہونا چاہیے۔ (۱۲) تو ایک عورت پکا۔ (۱۳) تم سب مرد رحم کرو۔ (۱۴) وہ دو عورتیں زبانی یاد کریں۔ (۱۵) مجھے تشریح کرنی چاہیے۔

جواب :

(۱) اُكْتُبُوْا ۔ (۲) اُعْبُدِيْ ۔ (۳) اُخْرُجَا ۔ (۴) لِيَفْهَمُوْا ۔ (۵) لِيَشْرَبَا ۔ (۶) اِحْذَرْنَ ۔

(۷) لِنَشْكُرْ۔ (۸) اُخْرُسُوْا۔ (۹) لِيَحْضُرْ۔ (۱۰) اِشْهَدْنَ۔ (۱۱) لِيَفْرَحْنَ۔
(۱۲) اِطْبَخِيْ۔ (۱۳) اِرْحَمُوْا۔ (۱۴) لِتَحْفَظَا۔ (۱۵) لِاَشْرَحْ۔

فعل نہی جس فعل میں کسی کام کے نہ کرنے کا حکم پایا جائے اسے فعل نہی کہتے ہیں۔ غائب، حاضر اور متکلم سب صیغوں کے لیے فعل نہی بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع سے پہلے لَا لگا دیجیے، آخری حرف کو ساکن کر دیں اور نون اعرابی گرا دیں۔ فعل نہی معروف مضارع معروف سے اور فعل نہی مجہول مضارع مجہول سے بنے گا۔

فعل نہی معروف کی گردان

گردان	صیغہ	معنی
لَا يَذْهَبْ	واحد مذکر غائب	وہ ایک مرد نہ جائے
لَا يَذْهَبَا	تثنیہ 〃 〃	وہ دو مرد نہ جائیں
لَا يَذْهَبُوْا	جمع 〃 〃	وہ سب 〃 〃 〃
لَا تَذْهَبْ	واحد مؤنث غائب	وہ ایک عورت نہ جائے
لَا تَذْهَبَا	تثنیہ 〃 〃	وہ دو عورتیں نہ جائیں
لَا يَذْهَبْنَ	جمع 〃 〃	وہ سب 〃 〃 〃
لَا تَذْهَبْ	واحد مذکر حاضر	تو ایک مرد نہ جا
لَا تَذْهَبَا	تثنیہ مذکر حاضر	تم دو مرد نہ جاؤ
لَا تَذْهَبُوْا	جمع 〃 〃	تم سب 〃 〃 〃
لَا تَذْهَبِيْ	واحد مؤنث حاضر	تو ایک عورت نہ جا
لَا تَذْهَبَا	تثنیہ 〃 〃	تم دو عورتیں نہ جاؤ
لَا تَذْهَبْنَ	جمع 〃 〃	تم سب 〃 〃 〃
لَا اَذْهَبْ	واحد متکلم	میں نہ جاؤں
لَا نَذْهَبْ	جمع 〃	ہم نہ جائیں

گردان فعل نہی مجہول

لَا یُظْلَمْ (اس ایک مرد پر ظلم نہ کیا جائے)۔ لَا یُظْلَمَا۔ لَا یُظْلَمُوْا۔ لَا تُظْلَمْ۔ لَا تُظْلَمَا۔ لَا یُظْلَمْنَ۔ لَا تُظْلَمْ۔ لَا تُظْلَمَا۔ لَا تُظْلَمُوْا۔ لَا تُظْلَمِیْ۔ لَا تُظْلَمَا۔ لَا تُظْلَمْنَ۔ لَا اُظْلَمْ۔ لَا نُظْلَمْ۔

فعل نہی با نون ثقیلہ و خفیفہ

جس طرح فعل مضارع کے ساتھ نون ثقیلہ اور نون خفیفہ لگ کے تاکید کا معنی دیتے ہیں بالکل اسی طرح فعل نہی کے ساتھ بھی لگنے کے بعد تاکید کا معنی دیتے ہیں جیسے: لَا یَذْهَبَنَّ اور لَا یَذْهَبَنْ (وہ ایک مرد ہرگز نہ جائے)۔ لَا تَذْهَبِنَّ اور لَا تَذْهَبِنْ (تو ایک عورت ہرگز نہ جا)۔

(نوٹ) فعل امر اور فعل نہی کو اگر معرف باللام اسم وغیرہ کے ساتھ ملایا جائے تو آخری حرف کی جزم کو زیر سے بدل دیتے ہیں جیسے: اِفْتَحِ الْبَابَ۔ لَا تَعْبُدِ الْاَصْنَامَ (تو بتوں کی پوجا نہ کر) اسی طرح لام امر سے پہلے اگر واؤ یا فاء آجائے تو لام کو ساکن کر دیتے ہیں جیسے: وَلْیَنْصُرْ۔ فَلْیَکْتُبْ۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں کا عربی میں ترجمہ کیجیے:

(۱) تم سب مرد اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو جاؤ۔ (۲) وہ سب مرد کسی پر ظلم نہ کریں۔ (۳) وہ دو مرد ظالم کی مدد نہ کریں۔ (۴) تم سب عورتیں دوسروں کی چیزیں نہ چھیڑو۔ (۵) تم دو مرد بروں کی صحبت اختیار نہ کرو۔ (۶) وہ سب مرد گلیوں میں نہ کھیلیں۔ (۷) تم دو مرد غم نہ کرو۔ (۸) وہ سب عورتیں اپنے گھروں سے باہر نہ نکلیں۔ (۹) تو ایک عورت کسی کو گالی نہ دے۔ (۱۰) وہ دو مرد کھیل کے وقت نہ پڑھیں اور نہ پڑھائی کے وقت کھیلیں۔ (۱۱) تم سب مرد ٹھنڈا پانی نہ پیو۔ (۱۲) وہ سب مرد گواہی کو

نہ چھپائیں۔ (۱۳) وہ اپنے بھائی کے لیے گڑھا نہ کھودے۔ (۱۴) تم سب عورتیں پھول نہ توڑو۔ (۱۵) تم سب مرد بچوں کو نہ مارو۔

جواب:
(۱) لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ۔ (۲) لَا يَظْلِمُوْا اَحَدًا۔ (۳) لَا يَنْصُرِ الظَّالِمَ (۴) لَا تَعْبَثْنَ بِاَشْيَاءِ غَيْرِكُنَّ۔ (۵) لَا تَصْحَبَا الْاَشْرَارَ۔ (۶) لَا يَلْعَبُوْا فِي الشَّوَارِعِ۔ (۷) لَا تَحْزَنَا۔ (۸) لَا يَخْرُجْنَ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ۔ (۹) لَا تَشْتِمِي اَحَدًا۔ (۱۰) لَا يَدْرُسَا وَقْتَ اللَّعِبِ وَلَا يَلْعَبَا وَقْتَ الدَّرْسِ۔ (۱۱) لَا تَشْرَبُوا الْمَاءَ الْبَارِدَ۔ (۱۲) لَا يَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ۔ (۱۳) لَا يَحْفُرْ حُفْرَةً لِاَخِيْهِ۔ (۱۴) لَا تَقْطِفْنَ الْاَزْهَارَ۔ (۱۵) لَا تَضْرِبُوا الْاَوْلَادَ۔

جملہ شرطیہ

جملہ شرطیہ دو جملوں سے مل کر بنتا ہے اور اس کے شروع میں حروف یا اسمائے شرط میں سے کوئی ایک آتا ہے۔ پہلے جملے کو شرط یا جملۂ شرط اور دوسرے جملے کو جزا یا جواب جملۂ جزا / جواب کہتے ہیں۔ پہلا جملہ یعنی شرط لازماً فعلیہ جملہ ہوتی ہے۔ دوسرا جملہ یعنی جزا فعلیہ جملہ ہو سکتی ہے اور اسمیہ جملہ بھی۔ شرط کا فعل ماضی بھی ہو سکتا ہے اور مضارع بھی۔ جزا اگر فعلیہ جملہ ہو تو اس کا فعل ماضی، مضارع، امر، نہی یا دُعا پر مشتمل ہو سکتا ہے، اور جزا اسمیہ جملہ بھی ہو سکتی ہے۔

اگر شرط اور جزا دونوں کا فعل مضارع ہو تو حرفِ شرط اِنْ (اور بعض دوسرے کلماتِ شرط) فعل مضارع کو لازماً جزم دیتے ہیں، جیسے: اِنْ تَنْصُرْنِيْ اَنْصُرْكَ (اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا) اس میں تَنْصُرْنِيْ شرط اور اَنْصُرْكَ جزا ہے، دونوں کا فعل مضارع ہے اور مجزوم ہے۔ اگر صرف جزا میں فعل مضارع ہو (یعنی شرط میں فعل مضارع نہ ہو) تو اس صورت میں فعل مضارع کا مجزوم اور

مرفوع ہونا دونوں درست ہیں، جیسے: إِنْ نَصَرْتَنِيْ أَنْصُرْكَ (یا أَنْصُرُكَ)، اگر تو میری مدد کرے گا تو میں تیری مدد کروں گا۔

(نوٹ) جملہ شرطیہ میں فعل ماضی کا ترجمہ بھی فعل مستقبل میں ہی کرتے ہیں، کیونکہ یہ یہاں مستقبل کا معنی دیتا ہے۔

کلماتِ شرط

(ا) حروفِ شرط: إِنْ۔ إِذْمَا۔ لَوْ۔ لَوْ لَا۔ أَمَّا۔

(ب) اسمائے شرط: مَنْ۔ مَا۔ مَهْمَا۔ مَتَى۔ أَيَّانَ۔ أَيْنَ۔ أَنَّى۔ حَيْثُمَا۔ كَيْفَمَا۔ أَيٌّ۔ إِذَا۔ لَمَّا[1]۔ كُلَّمَا۔

ان میں سے آخر الذکر تین اسمائے شرط (إِذَا۔ لَمَّا۔ كُلَّمَا) مضارع کو جزم نہیں دیتے۔

کلماتِ شرط کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔ إِنْ: جیسے: إِنْ تُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْكَ (اگر تو میری عزت کرے گا تو میں تیری عزت کروں گا)۔ إِنْ ضَرَبْتَنِيْ أَضْرِبْكَ (یا أَضْرِبُكَ)، (اگر تو مجھے مارے گا تو میں تجھے ماروں گا)۔ إِنْ سَافَرْتَ ازْدَادَتْ تَجَارِبُكَ (اگر تو سفر کرے گا تو تیرے تجربات زیادہ ہوں گے)۔

۲۔ إِذْمَا۔ یہ حرف بھی إِنْ کی طرح شرط کا معنی دیتا ہے، جیسے: إِذْمَا يَأْتِ الرَّبِيْعُ يَصْفُ الْجَوُّ (جب بھی بہار آتی ہے موسم خوشگوار ہو جاتا ہے)۔

۳۔ مَنْ۔ یہ اسم شرط ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے اور شرط کا معنی دیتا ہے، جیسے: مَنْ يَسْتَمِعْ إِلَى النَّمِيْمَةِ يَفْقِدْ أَصْدِقَاءَهُ (جو چغلی پر کان دھرتا ہے اپنے دوست کھو بیٹھتا ہے)۔

۴۔ مَا۔ یہ اسم شرط غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے اور شرط کا معنی دیتا ہے، جیسے: مَا تَدَّخِرْهُ يَنْفَعْكَ (تو جو بھی ذخیرہ کرے گا تجھے فائدہ

---

[1] لَمَّا حِيْنِيَّة کو بعض نحوی حروفِ شرط میں اور بعض اسمائے شرط میں شامل کرتے ہیں۔

دے گا)

۵۔ مَهْمَا۔ یہ بھی مَا کی طرح غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: مَهْمَا تُكْرِمِ اللَّئِيْمَ يَتَمَرَّدْ (تو کمینے کی جتنی بھی عزت کرے گا وہ سرکش ہی ہو گا)۔

۶۔ مَتَىٰ۔ وقت کے لیے آتا ہے (ظرف زمان ہے) جیسے مَتَىٰ يَكْثُرْ كَلَامُكَ يَكْثُرْ خَطَؤُكَ (جب تیری گفتگو زیادہ ہو گی تو تیری غلطی زیادہ ہو گی)۔

۷۔ أَيَّانَ۔ یہ بھی وقت کے لیے آتا ہے، جیسے: أَيَّانَ تَدْخُلِ الْمَكْتَبَةَ تَجِدْ طُلَّابًا (تو جب بھی لائبریری میں داخل ہو گا طلبہ کو پائے گا)۔

۸۔ أَيْنَ۔ یہ جگہ (ظرف مکان) کے لیے آتا ہے، جیسے: أَيْنَ تَسْكُنْ تَجِدْ أَصْدِقَاءَ (تو جہاں سکونت کرے گا دوست پالے گا)۔

۹۔ أَنَّىٰ۔ یہ بھی جگہ کے لیے آتا ہے، جیسے: أَنَّىٰ تَكْثُرِ الْمَصَانِعُ تَزْدَحِمِ الْمَسَاكِنُ (جہاں فیکٹریاں زیادہ ہوں گی وہاں گنجان آبادی ہو گی)۔

۱۰۔ حَيْثُمَا۔ یہ بھی جگہ کے لیے آتا ہے، جیسے: حَيْثُمَا يَنْزِلْ مَطَرٌ يَنْبُتْ زَرْعٌ (جہاں کہیں بارش ہو گی کھیتی اُگے گی)۔

۱۱۔ كَيْفَمَا۔ یہ حال یا حالت کے لیے آتا ہے، جیسے: كَيْفَمَا يَكُنِ الْأَبُ يَكُنِ الِابْنُ (جیسا باپ ہو گا ویسا بیٹا ہو گا)۔

۱۲۔ أَيٌّ۔ وقت، جگہ، حالت سب معنوں میں استعمال ہوتا ہے اور اس میں ذوی العقول اور غیر ذوی العقول کی بھی کوئی تفریق نہیں، جیسے: أَيَّ لَعِبٍ تَلْعَبْ يَلْعَبْ أَخُوكَ (جو کھیل تو کھیلے گا تیرا بھائی بھی کھیلے گا)۔

لَوْ۔ لَوْلَا۔ لَوْمَا۔ إِذَا۔ أَمَّا۔ لَمَّا۔ كُلَّمَا یہ مضارع کو جزم نہیں دیتے۔ آخر الذکر دو کلمات (لَمَّا اور كُلَّمَا) کے بعد صرف فعل ماضی آتا ہے (مضارع نہیں آتا)۔ ان کے استعمال کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۳۔ لَوْ۔ یہ حرف کسی چیز (یعنی شرط) کے نہ ہونے کی وجہ سے کسی دوسری چیز (یعنی جزا) کے ہونے کا معنی دیتا ہے، جیسے: (ارشاد ربانی) وَلَوْ شَاءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوهُ

(اور اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے)۔ چونکہ رب تعالیٰ نے نہیں چاہا اس لیے انہوں نے ایسا کیا۔ نیز ارشاد ربانی ہے: وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ (اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لیے رزق پھیلا دیتا تو وہ ضرور زمین میں سرکشی کرتے)۔ چونکہ رزق نہیں پھیلایا لہذا سرکشی نہ ہوئی۔

۱۴۔ لَوْلَا۔ یہ حرف یہ معنی دیتا ہے کہ چونکہ شرط موجود ہے اس لیے جزا موجود نہیں ہے، جیسے: لَوْلَا النِّيْلُ لَكَانَتْ مِصْرُ صَحْرَاءَ (اگر نیل نہ ہوتا تو ضرور مصر صحرا ہوتا)۔ چونکہ نیل موجود ہے (جس کا نہ ہونا شرط تھا) اس لیے مصر صحرا نہیں ہے (یعنی جزا موجود نہیں)۔

۱۵۔ لَوْمَا۔ یہ بھی بالکل وہی معنی دیتا ہے جو لَوْلَا دیتا ہے، جیسے: لَوْمَا التَّعَبُ مَا كَانَتِ الرَّاحَةُ (اگر تھکن نہ ہوتی تو آرام نہ ہوتا)۔

۱۶۔ لَمَّا۔ یہ ظرف زمان کا معنی دیتا ہے اور اس کے بعد صرف فعل ماضی آتا ہے، جیسے: لَمَّا نَزَلَ الْمَطَرُ رَبَا الزَّرْعُ (جب بارش ہوئی کھیتی پھلی پھولی)۔

۱۷۔ كُلَّمَا۔ یہ بھی لَمَّا کی طرح ظرف زمان ہے اور اس کے بعد بھی صرف فعل ماضی آتا ہے، جیسے: كُلَّمَا رَأَيْتُ فَقِيْرًا عَطَفْتُ عَلَيْهِ (میں نے جب بھی کوئی غریب دیکھا میں نے اس پر شفقت کی)۔

۱۸۔ إِذَا۔ یہ زمانہ مستقبل کا ظرف ہے، اس کے بعد فعل کا آنا لازم ہے (خواہ فعل ظاہر ہو یا مقدر)، جیسے: إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ (جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم اس کی طرف لوٹنے والے ہیں)۔

۱۹۔ أَمَّا۔ اسے حرفِ شرط و تفصیل کہتے ہیں کیونکہ یہ شرط کا مفہوم دینے کے ساتھ ساتھ تفصیل (فرق کرنا، جدا کرنا) کا معنی بھی دیتا ہے۔ اس کی شرط کا فعل پہلے سے ہی سمجھ آتا ہے، گویا أَمَّا نہ صرف حرفِ شرط بلکہ فعل شرط کا بھی قائم مقام ہوتا ہے۔ أَمَّا کے جواب پر فاء کا آنا لازم ہے، جیسے لَيْسَ الْمَالُ كَالْعِلْمِ فَأَمَّا

الْمَالَ فَيَنْقُصُ بِالْإِنْفَاقِ، وَأَمَّا الْعِلْمُ فَيَزِيْدُ بِهٖ (مال علم کی مانند نہیں مال تو خرچ کرنے سے گھٹتا ہے اور رہا علم تو وہ اس سے بڑھتا ہے)۔

مندرجہ ذیل صورتوں میں جزا (جواب شرط) پر فاء کا داخل کرنا

جزا سے پہلے فاء لازم ہے:

۱۔ اگر جزا جملہ اسمیہ ہو جیسے: مَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ (جسے اللہ ہدایت دے تو وہ ہے ہدایت پانے والا)۔

۲۔ جب جزا ایسا جملہ فعلیہ ہو جو فعل امر یا فعل نہی، دعا پر مشتمل ہو جیسے: أَيَّانَ تَكُنْ مُتْعَبًا فَاسْتَرِحْ (تو جب بھی تھکا ہوا ہو آرام کر)۔ اس میں جزا میں فعل امر ہے۔ مَا يَكُنْ مُسْتَحِيْلًا فَلَا تُحَاوِلْهُ (جو ناممکن ہو اس کی کوشش نہ کر) اس میں جزا فعل نہی ہے۔

۳۔ اس میں فعل جامد (لَيْسَ) ہو جیسے: مَنْ اَفْشٰى سِرَّ صَدِيْقِهٖ فَلَيْسَ بِاَمِيْنٍ (جو اپنے دوست کا راز فاش کردے وہ امانت دار نہیں)۔

۴۔ جب جملہ جزا قَدْ، لَنْ، سین یا سَوْفَ سے شروع ہو جیسے (ارشاد ربانی ہے): فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ (سو اگر وہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو آپ سے پہلے رسولوں کو جھٹلایا جاچکا ہے)۔ مَا تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يَّضِيْعَ جَزَاؤُهٗ (تو نیکی کا جو کام بھی کرے گا اس کا بدلہ ضائع نہ ہوگا)۔ اِنْ تَاَخَّرْتَ فَسَيَفُوْتُكَ الْقِطَارُ (اگر تم نے تاخیر کی تو تمہاری گاڑی نکل جائے گی)۔ اِنْ ظَلَمْتَ فَسَوْفَ تُحَاسَبُ (اگر تو ظلم کرے گا تو تمہارا محاسبہ ہوگا)۔

۵۔ اگر جزا مَا نافیہ سے شروع ہو جیسے: اِنْ تَجْتَهِدْ فَمَا اُقَصِّرُ فِيْ مُكَافَاَتِكَ (اگر تم محنت کرو گے تو میں تمہارے بدلے/ریوارڈ میں کمی نہیں کروں گا)۔

اِلَّا کی شرط کا حذف: اِنْ کے ساتھ اگر لَا آجائے تو ان دونوں کو ملا کر اِلَّا کر

دیتے ہیں جس کا معنی ہے ورنہ۔ اِلَّا کے بعد شرط کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے: قُلْ خَيْرًا وَ اِلَّا فَاصْمُتْ (بھلی بات کہہ ورنہ خاموش رہ)۔ اصل میں یوں تھا: قُلْ خَيْرًا وَ اِلَّا تَقُلْ فَاصْمُتْ۔ تو اِلَّا کے بعد شرط تَقُلْ کو حذف کر دیا گیا۔

فعلِ طلب کے بعد مضارع کا جزم

اگر فعل مضارع فعلِ طلب یعنی امر، نہی، دعا وغیرہ کے جواب میں آئے اور اس فعلِ طلب سے پہلے اگر اِنْ حرف شرط لگا دیں تو جملے کے مفہوم میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو تو ایسے فعلِ طلب کے جواب میں آنے والا مضارع مجزوم[1] ہوتا ہے، جیسے: لَا تَعْجَلْ فِيْ اُمُوْرِكَ تَسْلَمْ (تو اپنے معاملات میں جلد بازی نہ کر تو سلامت رہے گا)۔ اگر شروع میں اِنْ لگا دیں یعنی اِنْ لَا تَعْجَلْ . . . کہیں تو معنی ہوگا: اگر تو اپنے معاملات میں جلد بازی نہیں کرے گا تو سلامت رہے گا۔ گویا شروع میں ان لگانے سے کچھ فرق نہیں پڑا۔ اسی طرح عَامِلِ النَّاسَ بِالْمَعْرُوْفِ يُعَامِلُوْكَ بِالْمَعْرُوْفِ (تو لوگوں سے اچھا برتاؤ کر وہ تجھ سے اچھا برتاؤ کریں گے)۔ اگر اِنْ تُعَامِلِ النَّاسَ کہیں تو مفہوم وہی رہتا ہے۔

جملہ شرطیہ کی مزید مثالیں

اُردو	عربی	نمبر شمار
اگر تو بروں کی صحبت اختیار کرے گا تو پشیمان ہوگا۔	اِنْ صَحِبْتَ الْاَشْرَارَ تَنْدَمْ	۱۔
اگر تو طبیب/ڈاکٹر کی نصیحت پر عمل کرے گا تو شفا پائے گا۔	اِنِ اتَّبَعْتَ نُصْحَ الطَّبِيْبِ تُشْفَ	۲۔

[1] ایک محذوف شرط کی وجہ سے مجزوم ہوتا ہے۔

نمبر شمار	عربی	اُردو
۳-	وَإِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللهِ لَا تُحْصُوْهَا۔	اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو شمار کرو تو ان سب کو شمار نہ کر پاؤ گے۔
۴-	إِنْ هَانَتْ نَفْسُكَ عَلَيْكَ لَكَانَتْ عَلَى النَّاسِ أَهْوَنَ۔	اگر تمہاری ذات خود تمہارے نزدیک حقیر ہوگی تو لوگوں کے نزدیک حقیر تر ہوگی۔
۵-	إِنْ تَعْطِفُوْا عَلَى الْفُقَرَاءِ تَنَالُوْا مَحَبَّتَهُمْ۔	اگر تم غریبوں پر شفقت کرو گے تو ان کی محبت پاؤ گے۔
۶-	إِنْ تَتَأَنَّ فِيْ عَمَلِكَ تَنْءَ عَنِ الْخَطَإِ	اگر تو اپنے عمل میں دھیرج سے کام لے گا تو غلطی سے دور ہو جائے گا۔
۷-	إِنْ يَسْتَقِمِ النَّاسُ يَسْتَرِحِ الْقَاضِيْ	اگر لوگ درست رہیں تو قاضی آرام کرے گا (یعنی اس کے پاس کوئی کام نہ رہے گا)
۸-	إِنْ تُحْسِنْ تَرْبِيَةَ ابْنِكَ صَغِيْرًا، تُسَرُّ بِهِ كَبِيْرًا	اگر تو اپنے بیٹے کی کمسنی میں اچھی تربیت کرے گا تو اس کے بڑے ہونے پر تو اس سے خوش ہو گا۔
۹-	قُلْ إِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ أَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللهُ۔	کہیے، اگر تم اپنے سینے کے اندر کی باتوں کو چھپاؤ یا انہیں ظاہر کرو اللہ انہیں جانتا ہے۔
۱۰-	إِنْ يَّشَأْ يُذْهِبْكُمْ أَيُّهَا النَّاسُ وَيَأْتِ بِآخَرِيْنَ۔	اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں ہٹا دے اور دوسرے لوگ لے آئے۔
۱۱-	إِنْ تُفْتَحْ نَوَافِذُ الْبَيْتِ تَدْخُلْهُ الشَّمْسُ۔	اگر گھر کی کھڑکیاں کھولی جائیں تو اس میں دھوپ داخل ہوتی ہے۔
۱۲-	مَنْ جَدَّ فَالنَّجَاحُ	جو کوشش کرتا ہے کامیابی اس کی

نمبر شمار	عربی	اردو
	حَلِيفُهُ۔	حلیف ہوتی ہے۔
۱۳-	مَنْ لَّمْ يَنْفَعِ النَّاسَ يَسْتَغْنُوا عَنْهُ	جو لوگوں کو فائدہ نہیں پہنچائے گا لوگ اس سے بے نیاز ہو جائیں گے۔
۱۴-	وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ	اور جسے وہ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں۔
۱۵-	مَنْ يَّكُنْ ذَاهِمَّةٍ يَّنَلْ مَآرِبَهُ	جو ہمت والا ہوتا ہے اپنے مقاصد کو حاصل کر لیتا ہے۔
۱۶-	مَنْ يَّكْثُرْ كَلَامُهُ يَكْثُرْ مَلَامُهُ	جس کی گفتگو کثیر ہو گی اس کی ملامت کثرت سے ہو گی۔
۱۷-	مَنْ يَّكُنْ عَجُوْلًا يَّكْثُرْ زَلَلُهُ۔	جو جلد باز ہو گا اس کی لغزش بکثرت ہو گی
۱۸-	مَنْ اِحْتَرَمَ النَّاسَ اِحْتَرَمُوْهُ۔	جو لوگوں کا احترام کرے گا لوگ اس کا احترام کریں گے۔
۱۹-	مَنْ يَّكْثُرْ مِزَاحُهُ تَسْقُطْ هَيْبَتُهُ۔	جو زیادہ مذاق کرے گا اس کا رُعب چلا جائے گا۔
۲۰-	مَنْ يَصْحَبِ الْاَخْيَارَ تَسْتَقِمْ اُمُوْرُهُ۔	جو نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے گا اس کے معاملات درست رہیں گے۔
۲۱-	مَنْ لَمْ يَذُدْ عَنْ حَوْضِهٖ يُهَدَّمْ۔	جو اپنے حوض کی مدافعت نہیں کرے گا (حوض) گرا دیا جائے گا۔
۲۲-	مَنْ حَفَرَ حَفِيْرًا لِاَخِيْهِ كَانَ حَتْفُهُ فِيْهِ۔	جو اپنے بھائی کے لیے گڑھا کھودے گا اس کی موت اس میں واقع ہو گی۔

نمبر شمار	عربی	اردو
		(چاہ کن را چاہ درپیش)
۲۳-	مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ	جو بُرا کام کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔
۲۴-	مَنْ تَكُوْنُوْا اَنْصَارًا لَّهٗ يَنْتَصِرْ	جس کے تم مددگار رہوگے وہ فتح پائے گا۔
۲۵-	وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا	اور جو ایسا کرے گا گناہ (کا بدلہ) پائے گا۔
۲۶-	مَا تَحْفَظْ مِنَ الْاَدَبِ الْجَيِّدِ يُفِدْكَ۔	تو عمدہ لٹریچر میں سے جو بھی یاد کرے گا تجھے فائدہ دے گا۔
۲۷-	مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَا اَوْ مِثْلِهَا۔	جو بھی آیت ہم منسوخ کرتے ہیں یا اسے بھلوا دیتے ہیں ہم اس سے بہتر یا اس کے مثل لے آتے ہیں۔
۲۸-	مَا تَقْرَأْ يُفِدْكَ	جو کچھ بھی تو پڑھے گا تجھے فائدہ دے گا۔
۲۹-	مَا تُقَدِّمْ مِنْ خَيْرٍ اَوْ شَرٍّ تُجْزَ بِهٖ۔	تو نیکی یا بدی میں سے جو کچھ بھی آگے بھیجے گا تو اس کا بدلہ پائے گا۔
۳۰-	مَا تَفْعَلْ مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ	جو بھی تو نیکی کرے گا اللہ اسے جان لے گا۔
۳۱-	اِذْ مَا تَتَفَاءَلْ تَعِشْ سَعِيْدًا۔	جب بھی تو رجائیت سے کام لے گا خوشحال زندگی بسر کرے گا۔
۳۲-	مَتٰى يَحُلَّ الصَّيْفُ تَزْدَحِمِ الْمَصَايِفُ۔	جب موسم گرما آتا ہے گرمائی (صحت افزا) مقامات پر بھیڑ ہو جاتی ہے۔
۳۳-	مَتٰى تَغْرُبِ الشَّمْسُ تَسْكُنْ حَرَكَةُ الْقَرْيَةِ۔	جب سورج ڈوب جاتا ہے گاؤں میں حرکت بند ہو جاتی ہے۔
۳۴-	مَتٰى يَأْتِ فَصْلُ الصَّيْفِ يَنْضَجِ الْعِنَبُ۔	جب موسم گرما آتا ہے انگور پک جاتے ہیں۔

نمبر شمار	عربی	اردو
۳۵۔	مَتَى يَأْتِ الرَّبِيْعُ يُزْرَعِ الْقُطْنُ۔	جب موسم بہار آتا ہے کپاس کاشت کی جاتی ہے۔
۳۶۔	أَيْنَ يَكْثُرِ الظُّلْمُ يَضْعُفِ الْعُمْرَانُ۔	جہاں ظلم بڑھ جاتا ہے معاشرہ کمزور ہو جاتا ہے۔
۳۷۔	أَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُمُ الْمَوْتُ۔	تم جہاں بھی ہو گے موت تمہیں آ لے گی۔
۳۸۔	أَيْنَمَا تُوَجِّهْهُ لَا يَأْتِ بِخَيْرٍ۔	جہاں بھی تو اسے بھیجے گا وہ بھلائی نہیں لائے گا۔
۳۹۔	أَنَّى تَكُنِ التُّرْبَةُ خَصِبَةً يَنْمُ الزَّرْعُ۔	جہاں بھی مٹی زرخیز ہو گی کھیتی نشوونما پائے گی۔
۴۰۔	حَيْثُمَا يَكُنِ الْمِصْبَاحُ يَنْتَشِرِ الضَّوْءُ۔	جہاں بھی چراغ ہو گا روشنی پھیلے گی۔
۴۱۔	حَيْثُمَا يُسْتَنْبَطِ الْبِتْرُوْلُ تَتَّسِعِ الثَّرْوَةُ۔	جہاں بھی معاشرت بڑھے گی سکول تعمیر کیے جائیں گے۔
۴۲۔	حَيْثُمَا يَكْثُرِ الْعُمْرَانُ تُبْنَ الْمَدَارِسُ۔	جہاں بھی معاشرت بڑھے گی سکول تعمیر کیے جائیں گے۔
۴۳۔	كَيْفَمَا يَكُنِ الْعُوْدُ يَكُنْ ظِلُّهُ	جیسی ٹہنی ہو گی ویسا اس کا سایہ ہو گا۔
۴۴۔	كَيْفَمَا تُعَامِلْ إِخْوَانَكَ يُعَامِلُوْكَ۔	جیسا سلوک تو اپنے بھائیوں سے کرے گا وہ سلوک وہ تجھ سے کریں گے۔
۴۵۔	كَيْفَمَا يَكُنِ الْمُعَلِّمُ يَكُنْ تَلَامِيْذُهُ۔	جیسا استاد ہو گا ویسے اس کے شاگرد ہوں گے۔
۴۶۔	كَيْفَمَا تُنَاقِشِ الْمُعَانِدَ	جھگڑالو سے تو کیسا ہی مباحثہ کرے وہ

نمبر شمار	عربی	اردو
	لَا يَقْتَنِعُ۔	قائل نہیں ہوگا۔
۴۷۔	كَيْفَمَا تُخَاطِبِ النَّاسَ يُخَاطِبُوْكَ	تو جیسا لوگوں سے خطاب کرے گا ویسا وہ تجھ سے خطاب کریں گے۔
۴۸۔	كَيْفَمَا يَكُنِ الرَّاعِيُ تَكُنِ الرَّعِيَّةُ	جیسا حکمران ہوگا ویسی رعایا ہوگی۔
۴۹۔	كَيْفَمَا تُعَوِّدِ الطِّفْلَ يَكُنْ سُلُوْكُهُ۔	تو بچے کو جیسی عادت ڈالے گا ویسا ہی اس کا رویہ ہوگا۔
۵۰۔	مَهْمَا تَعْرِضْ عَلَيْنَا فَلَنْ نَقْبَلَ۔	تو ہمارے سامنے جو بھی عرض کر ہم قبول نہیں کریں گے۔
۵۱۔	اَيَّ نَفْعٍ تَنْفَعِ النَّاسَ يَحْمَدُوْكَ عَلَيْهِ۔	تو لوگوں کو جو بھی فائدہ پہنچائے گا وہ اس پر تیری تعریف کریں گے۔
۵۲۔	اِعْمَلْ وَ اِلَّا تُحْرَمْ	کام کر ورنہ تو محروم رہے گا۔
۵۳۔	دَعِ الْخِصَامَ وَ اِلَّا يَنَلْكَ شَرُّهُ۔	تو جھگڑا چھوڑ دے ورنہ تجھے اس کا شر پہنچے گا۔
۵۴۔	اِحْتَرِمِ النَّاسَ يَحْتَرِمُوْكَ	تو لوگوں کا احترام کر وہ تیرا احترام کریں گے۔
۵۵۔	لَوْلَا الشَّمْسُ مَا كَانَتْ حَيَاةٌ عَلَى الْاَرْضِ۔	اگر سورج نہ ہوتا تو زمین پر زندگی نہ ہوتی۔
۵۶۔	لَوْلَا الرُّسُلُ مَا اهْتَدَيْنَا۔	اگر رسول نہ ہوتے تو ہم ہدایت نہ پاتے۔
۵۷۔	لَوْلَا الْهَوَاءُ مَا عَاشَ اِنْسَانٌ	اگر ہوا نہ ہوتی تو انسان زندہ نہ رہتا۔
۵۸۔	لَوْلَا الْعِلْمُ مَا تَقَدَّمَ الْعُمْرَانُ	اگر علم نہ ہوتا تو معاشرہ ترقی نہ کرتا۔
۵۹۔	لَوْلَا الطَّبِيْبُ لَسَاءَتْ حَالُ الْمَرِيْضِ۔	اگر طبیب نہ ہوتا تو مریض کا برا حال ہوتا۔

اُردو	عربی	نمبر شمار
اگر سورج نہ ہوتا تو چاند روشن نہ ہوتا۔	لَوْ لَا الشَّمْسُ مَا أَضَاءَ الْقَمَرُ۔	۶۰۔
اگر عمل نہ ہو تو علم کا کوئی فائدہ نہ ہو گا۔	لَوْ مَا الْعَمَلُ لَمْ تَكُنْ لِلْعِلْمِ فَائِدَةٌ۔	۶۱۔
اگر بیمار پرہیز کرے تو تندرست ہو جائے	لَوِ احْتَمَى الْمَرِيْضُ لَسَلِمَ	۶۲۔
اگر کام کرنے والا دھیرج سے کام لے تو پشیمان نہ ہو۔	لَوْ تَأَنَّى الْعَامِلُ مَا نَدِمَ۔	۶۳۔
جب تو وعدہ کرے تو اپنا وعدہ پورا کر۔	أَوْفِ بِعَهْدِكَ إِذَا عَاهَدْتَّ	۶۴۔
جب تو بیمار پڑے تو طبیب کے پاس جا۔	إِذَا مَرِضْتَ فَاذْهَبْ إِلَى الطَّبِيْبِ	۶۵۔
جب طبیب تجھے نصیحت کرے تو اس کی نصیحت پر عمل کر۔	إِذَا نَصَحَ لَكَ الطَّبِيْبُ فَاعْمَلْ بِنُصْحِهِ۔	۶۶۔
جب ایک نسل گزرتی ہے تو دوسری نسل آ جاتی ہے۔	كُلَّمَا مَرَّ جِيْلٌ أَقْبَلَ جِيْلٌ۔	۶۷۔
وہ جب بھی مجھے دیکھتا ہے شرمندگی کی وجہ سے چھپ جاتا ہے۔	كُلَّمَا رَآنِيْ اخْتَفَى خَجَلًا۔	۶۸۔

اسمِ مُشتق

ماخذ یا اصل کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ **مَصْدَر**: وہ اسم جو خود کسی دوسرے اسم سے نہ نکلا ہو لیکن اس سے کئی اسم اور فعل نکلیں اسے مصدر کہتے ہیں۔ مصدر کا لغوی معنی ہی نکلنے کی جگہ ہے۔ اردو میں اس کی نشانی یہ ہے کہ لفظ کے آخر میں "نا" آتا ہے، جیسے کھانا، پینا وغیرہ۔ عربی میں اس کی

مثالیں ضَرْبٌ (مارنا)، اَکْلٌ (کھانا)، ذَھَابٌ (جانا) وغیرہ ہیں۔

۲۔ جامد۔ جو اسم نہ تو خود کسی دوسرے لفظ سے نکلا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا لفظ نکلے اسے اسم جامد کہتے ہیں، جیسے: کُرْسِیٌّ، رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ ہیں۔

۳۔ مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلا ہو اور اس میں مصدر کا بنیادی معنی موجود ہو اور اس بنیادی معنی کے ساتھ ساتھ کچھ نیا معنی بھی پیدا ہو جائے، جیسے: ضَرَبَ (مارنا) سے ضَارِبٌ (مارنے والا)، مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)، مِضْرَابٌ (مارنے کا آلہ) وغیرہ ہیں۔

اسم مشتق کی سات قسمیں ہیں: ۱۔ اسم فاعل۔ ۲۔ اسم مفعول۔ ۳۔ صفت مشبّہ۔ ۴۔ اسم آلہ۔ ۵) اسم ظرف۔ ۶۔ اسم تفضیل۔ ۷۔ اسم مبالغہ۔

۱۔ اسم فاعل

اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو ظاہر کرے جس سے فعل سرزد ہوا یا جس کے ساتھ فعل قائم ہو، جیسے: ضَارِبٌ (مارنے والا) قَاتِلٌ (قتل کرنے والا) تین حرفوں والے (یعنی ثُلَاثی مجرّد) افعال سے اسم فاعل، فَاعِلٌ کے وزن پر بنتا ہے۔ فَعَلَ سے فَاعِلٌ اسم فاعل بنا۔ یعنی پہلے حرف فاء کے بعد الف کا اضافہ کیا، درمیان والے حرف عین کے نیچے زیر ڈال دی اور آخری حرف لام پر دو پیش ڈال دیں۔

(نوٹ) فَعَلَ کو بنیاد یا مصدر بنا کر ہم سہولت کے لیے ہر تین حرفی فعل کے پہلے حرف کا فاء کلمہ، دوسرے حرف کا عین کلمہ اور تیسرے حرف کا لام کلمہ کے نام سے ذکر کرتے ہیں، مثلاً ضَرَبَ میں ہم ض، کو فاء کلمہ، 'ر' کو عین کلمہ اور 'ب' کو لام کلمہ کہیں گے۔

اسم فاعل کے چھ صیغے آتے ہیں، یعنی مذکر اور مؤنث ہر دو کے لیے واحد،

تثنیہ اور جمع کے تین تین صیغے۔

اسم فاعل کی گردان

جنس	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	فَاعِلٌ (ایک کرنے والا)	فَاعِلَانِ (دو کرنے والے)	فَاعِلُوْنَ (سب کرنے والے)
مونث	فَاعِلَةٌ (ایک کرنے والی)	فَاعِلَتَانِ (دو کرنے والیاں)	فَاعِلَاتٌ (سب کرنے والیاں)

اسمِ فاعل اور فاعل میں فرق

فاعل اس ذات کو کہتے ہیں جس سے فعل سرزد ہو اور اسم فاعل اسے کہتے ہیں جو اس ذات کو ظاہر کرے جس سے فعل سرزد ہو۔ نیز فاعل سے فعل واقع ہوتا ہے جبکہ اسمِ فاعل کے ساتھ فعل قائم ہوتا ہے۔ مثلاً اگر ہم کہیں کہ صَدَقَ زَیْدٌ (زید نے سچ بولا) تو اس میں فاعل زَیْدٌ ہے کہ اس سے سچ بولنے کا فعل واقع ہوا۔ لیکن یہ فعل ایک بار، ایک موقع پر سرزد ہوا، اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ زید ہر بار یا ہر موقع پر سچ بولتا ہے۔ لیکن اگر یہ کہیں کہ زَیْدٌ صَادِقٌ (زید سچ بولنے والا ہے) تو اس کا مطلب ہے کہ سچ بولنے کا فعل زَید کے ساتھ قائم ہے، وہ ہر موقع پر سچ ہی بولتا ہے۔

تین سے زیادہ حروف والے افعال سے اسمِ فاعل

تین سے زیادہ حروف والے افعال سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع معروف کے واحد مذکر غائب کے صیغے کو لے لیجیے۔ علامتِ مضارع ہٹا کر اس کی جگہ میم پیش والی لگا دیجیے عین کلمہ کے نیچے زیر ڈال دیجیے

اور آخری حرف پر دو پیش لگا دیجیے، جیسے: یُسْلِمُ سے مُسْلِمٌ، یُدَرِّسُ سے مُدَرِّسٌ، یَسْتَقْبِلُ سے مُسْتَقْبِلٌ۔ آخر میں گول تاء لگانے سے مؤنث کا صیغہ بن جائے گا، الف اور نون لگانے سے تثنیہ کے صیغے بن جائیں گے، 'ون' لگانے سے جمع مذکر اور گول تاء ہٹا کر 'اتٌ' لگانے سے جمع مؤنث کا صیغہ بن جائے گا۔ مثلاً:

مُسْلِمٌ۔ مُسْلِمَانِ۔ مُسْلِمُوْنَ۔ مُسْلِمَةٌ۔ مُسْلِمَتَانِ۔ مُسْلِمَاتٌ۔

۲۔ اسمِ مفعول

اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو ظاہر کرے جس پر فعل واقع ہو، جیسے: مَضْرُوْبٌ (مارا ہوا)، مَکْتُوْبٌ (لکھا ہوا)، مَسْرُوْقٌ (چوری کیا ہوا)۔

تین حرفی افعال سے اسم مفعول 'مَفْعُوْلٌ' کے وزن پر بنتا ہے، یعنی فاء کلمہ سے پہلے زبر کے ساتھ میم (مَ) لگا دیں، فاء کلمہ کو ساکن کر دیں، عین کلمہ پر پیش ڈال دیں۔ عین کلمہ کے بعد واؤ ساکن کا اضافہ کر دیں اور لام کلمہ پر دو پیش ڈال دیں۔

تین سے زیادہ حرفوں والے افعال سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع کے واحد مذکر غائب کے صیغے کو لے کر علامت مضارع کی جگہ پیش کے ساتھ میم (مُ) لگا دیجیے، عین کلمہ پر زبر ڈال دیجیے اور آخری حرف پر دو پیش ڈال دیجیے۔ یعنی بالکل وہی طریقہ ہے جو اسم فاعل بنانے کا تھا، بس اتنا فرق ہے کہ اسم فاعل میں عین کلمہ کے نیچے زیر ڈالتے ہیں اور اسم مفعول میں عین کلمہ پر زبر ڈالتے ہیں، جیسے: یُسْلِمُ سے مُسْلَمٌ۔ یُدَرِّسُ سے مُدَرَّسٌ اور یَسْتَقْبِلُ سے مُسْتَقْبَلٌ اسم مفعول بنے گا۔

اسم مفعول کی گردان

جنس	مفرد	تثنیہ	جمع
مذکر	مَفْعُوْلٌ (ایک کیا ہوا)	مَفْعُوْلَانِ (دو کیے ہوئے)	مَفْعُوْلُوْنَ (سب کیے ہوئے)
مؤنث	مَفْعُوْلَةٌ (ایک کی ہوئی)	مَفْعُوْلَتَانِ (دو کی ہوئیں)	مَفْعُوْلَاتٌ (سب کی ہوئیں)

تین سے زیادہ حرفوں والے افعال سے اسم مفعول کی گردان مثال کے طور پر یوں ہو گی:

مُدَرَّسٌ۔ مُدَرَّسَانِ۔ مُدَرَّسُوْنَ۔ مُدَرَّسَةٌ۔ مُدَرَّسَتَانِ۔ مُدَرَّسَاتٌ۔

(نوٹ) بعض صیغے ایسے ہیں جو ثلاثی مجرد سے ہی بنتے ہیں اور اسم مفعول کا معنی دیتے ہیں مگر وہ مَفْعُوْلٌ کے وزن پر نہیں۔ یہ کسی قاعدے طریقے سے نہیں بنائے گئے بس عرب انہیں استعمال کرتے ہیں اور ان سے سنا گیا ہے اس لیے انہیں سماعی اوزان کہتے ہیں۔ ان کا علم صرف کتابوں کے مطالعے سے ہو سکتا ہے۔ چند زیادہ مشہور سماعی اوزان یہ ہیں:

فَعِيْلٌ۔ جیسے: قَتِيْل بمعنی مَقْتُوْلٌ۔ جَرِيْحٌ بمعنی مَجْرُوْحٌ (زخمی)

فِعْلٌ۔ جیسے: ذِبْحٌ بمعنی مَذْبُوْحٌ (ذبح کیا ہوا)

فُعْلَةٌ۔ جیسے: اُكْلَةٌ بمعنی مَأْكُوْلَةٌ (کھائی ہوئی)

ہم مَفْعُوْلٌ کے وزن پر تو کسی بھی فعل متعدی سے اسم مفعول بنا سکتے ہیں، لیکن سماعی اوزان پر نہیں بنا سکتے۔ سماعی اوزان پر صرف وہی اسمائے مفعول درست ہیں

جنہیں اہلِ زبان استعمال کرتے ہیں۔

اسمِ مفعول اور مفعول میں فرق: مفعول اسے کہتے ہیں جس پر فعل واقع ہوتا ہے اور اسمِ مفعول وہ اسمِ مشتق ہے جو اس ذات کو ظاہر کرے کہ جس پر فعل واقع ہوا۔ مثلاً: سَمِعْتُ الْحَدِیْثَ (میں نے بات سُنی) اس میں اَلْحدیث مفعول ہے کہ اس پر سننے کا فعل واقع ہوا۔ اَلْحَدِیْثُ مَسْمُوْعٌ (بات سنی ہوئی ہے) اس میں مَسْمُوْعٌ اسمِ مفعول ہے۔ فَتَحْتُ البَابَ (میں نے دروازہ کھولا) میں الباب مفعول ہے۔ اَلْبَابُ مَفْتُوْحٌ (دروازہ کھلا ہے) میں مَفْتُوْحٌ اسمِ مفعول ہے۔

۳۔ صفت مشبّہہ

یہ اسم چونکہ صفت ہے اور معنی میں اسمِ فاعل سے مشابہت رکھتا ہے اس لیے اسے اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ بِاِسْمِ الْفَاعِلِ (= صفت جسے اسمِ فاعل سے تشبیہ دی گئی) یا مختصر طور پر صفت مشبّہہ کہتے ہیں۔ اس سے مراد وہ اسم مشتق ہے جو اس ذات کو ظاہر کرے جس میں اس مصدر کا معنی ہمیشگی اور پائداری کے ساتھ پایا جائے جس سے وہ مشتق (یعنی نکلا) ہے۔ اسم فاعل اور صفت مشبہہ میں بس یہی فرق ہے کہ اسم فاعل میں فعل کے عارضی طور پر قائم ہونے کا معنی پایا جاتا ہے جبکہ صفت مشبہہ میں وہ معنی ہمیشگی اور پائداری کے ساتھ پایا جاتا ہے۔

مذکر و مؤنث اور واحد، تثنیہ اور جمع کے تمام صیغے صفت مشبہہ سے بھی ویسے ہی بنتے ہیں جیسے اسم فاعل سے بنتے ہیں۔

بنانے کا طریقہ: صفت مشبّہہ کے اوزان سماعی ہیں یعنی کوئی ایسا مقرر وزن نہیں جس کے مطابق ہم ہر مصدر سے صفت مشبہہ بنا سکیں، جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے مقرر وزن ہیں۔ اس کا صیغہ زیادہ تر اس طرح

۱۔ جس فعل کی ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو اس سے صفت مشبہ کا صیغہ ان تین اوزان پر آتا ہے:

(الف) اگر وہ فعل خوشی یا رنج کا معنی دے تو اس سے صفت مشبّہ فَعِلٌ (مونث فَعِلَۃ) کے وزن پر آئے گی۔ جیسے: فَرِحَ (وہ خوش ہوا) سے فَرِحٌ (خوش۔ حَزِنَ (وہ غمگین ہوا) سے حَزِنٌ (غمگین)

(ب) اگر وہ فعل عیب، رنگ، حلیہ وغیرہ کا معنی دے تو اس سے صفت مشبہ کا صیغہ اَفْعَلُ (مونث: فَعْلَاءُ) کے وزن پر آئے گا، جیسے: عَوِرَ (وہ کانا ہوا) سے عَوِرٌ (کانا۔ یک چشم۔ مونث: عوراءُ)۔ عَمِیَ (وہ نابینا ہوا) سے اَعْمٰی (نابینا۔ مونث: عَمْیَاءُ) خَضِرَ (سبز ہوا) سے اَخْضَرُ (مونث: خَضْرَاءُ)۔ اَحْوَلُ (بھینگا۔ مونث: حَوْلَاءُ)۔

(ج) جو فعل بھوک، پیاس، سیری وغیرہ کا معنی دے اس سے صفت مشبہ کا صیغہ فَعْلَانُ (مونث فَعْلٰی) کے وزن پر آتا ہے، جیسے: جَوْعَانُ (بھوکا مونث جَوْعٰی)، عَطْشَانُ (پیاسا۔ مونث: عَطْشٰی)۔

۲۔ جس فعل کی ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہو اس سے صفت مشبہ کا صیغہ ان اوزان پر آتا ہے:

(الف) فَعِیْلٌ، جیسے: کَرُمَ (فیاض ہوا) سے کَرِیْمٌ (فیاض)۔ شَرُفَ (معزز ہوا) سے شَرِیْفٌ (معزّز)۔ مونث کا صیغہ فَعِیْلَۃٌ کے وزن پر آئے گا۔

(ب) فُعَالٌ: جیسے: شَجُعَ (بہادر ہوا) سے شُجَاعٌ (بہادر)۔

(ج) فَعَالٌ: جیسے: جَبُنَ (بزدل ہوا) سے جَبَانٌ (بزدل)

(د) فَعَلٌ: جیسے: بَطُلَ (بہادر ہوا) سے بَطَلٌ (بہادر۔ ہیرو)

(ہ) فُعُلٌ: جیسے: صَدُبَ (سخت ہوا) سے صُلُبٌ (سخت)۔

(و) فَعْلٌ: جیسے: شَهُمَ (دلیر ہوا) سے شَهْمٌ (دلیر)

ان تمام صیغوں کے آخر میں تاء (ۃ) لگا دیں تو مونث کا صیغہ بن جائے گا۔

۳۔ ثلاثی مجرد سے بننے والا ہر وہ صیغہ جو اسم فاعل کے معنی میں ہو لیکن فَاعِلٌ کے وزن

پر نہ ہو صفت مشبّہ ہوتا ہے، جیسے طَیِّبٌ (پاکیزہ)، شَیْخٌ (بزرگ۔ بزرگی والا) وغیرہ۔

(نوٹ) صفت مشبہ کے جو صیغے اَفْعَلُ اور فَعْلَانُ کے وزن پر آتے ہیں ان پر نہ تنوین آتی ہے اور نہ زیر (اس کی تفصیل منصرف اور غیر منصرف کے سبق میں دیکھیے) فَعْلَاءُ کے وزن پر صفت مشبّہ سے تثنیہ کا صیغہ بناتے وقت ہمزہ کو واؤ سے بدل دیتے ہیں، جیسے: خَضْرَاءُ سے خَضْرَوَانِ۔ حَمْرَاءُ سے حَمْرَوَانِ۔

۴۔ اسم مبالغہ

اسم مبالغہ اس اسم کو کہتے ہیں جس میں اس مصدر کا معنی زیادتی یا شدت کے ساتھ پایا جائے جس سے یہ مشتق ہوا ہے۔ جیسے: حَمَّادٌ (بہت تعریف کرنے والا)۔ اسم مبالغہ مندرجہ ذیل اوزان میں سے کسی وزن پر آتا ہے:

فَعَّالٌ۔ جیسے: غَفَّارٌ (بہت بخشنے والا)۔ سَتَّارٌ (بہت پردہ پوشی کرنے والا)۔ عَلَّامٌ (بہت جاننے والا)

مِفْعَال۔ جیسے: مِقْوَالٌ (بہت باتیں کرنے والا)۔ مِطْعَانٌ (بہت نیزہ بازی کرنے والا)۔

فَعُوْلٌ۔ جیسے: غَفُوْرٌ (بہت بخشنے والا)۔ صَبُوْرٌ (بہت صبر کرنے والا)

فَعِیْلٌ۔ جیسے: عَلِیْمٌ (بہت علم رکھنے والا)۔ سَمِیْعٌ (بہت سننے والا)۔

فَعِلٌ۔ جیسے: حَذِرٌ (بہت احتیاط کرنے والا)

فُعَّالٌ۔ جیسے: کُبَّارٌ (بہت ہی بڑا)۔

فِعِّیْلٌ۔ جیسے: صِدِّیْقٌ (بہت ہی سچا)

مِفْعَلٌ۔ جیسے: مِجْذَمٌ (بہت ہی کاٹنے والا)

مِفْعِیْلٌ۔ جیسے: مِنْطِیْقٌ (بہت بولنے والا)

فُعَالٌ۔ جیسے: عُجَابٌ (بہت عجیب)

فَاعُوْلٌ - جیسے: فَارُوْقٌ (بہت امتیاز کرنے والا)

فُعَلَةٌ - جیسے، ضُحَکَةٌ (بہت ہنسنے والا)

فَعُّوْلٌ - جیسے: قَیُّوْمٌ (بہت قائم کرنے والا)

فُعُّوْلٌ - جیسے: قُدُّوْسٌ (بہت ہی پاک)

فُعَّلٌ - جیسے: قُلَّبٌ (بہت پھرتیلا - بہت ہوشیار)

کبھی مزید مبالغے کے لیے اسمِ مبالغہ کے آخر میں تاء (ۃ) بڑھا دیتے ہیں، جیسے: عَلَّامٌ سے عَلَّامَۃٌ۔

اسم مبالغہ کے آخر میں تاء (ۃ) کا اضافہ کر دینے سے مؤنث کا صیغہ بن جاتا ہے اور اگر کلام میں کوئی قرینہ موجود ہو جس سے پتہ چل جائے کہ یہ مونث کے لیے استعمال ہوا ہے تو اسم مبالغہ کا مذکر والا صیغہ ہی مؤنث کے لیے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

اسم مبالغہ کی گردان (یعنی مذکر و مؤنث کے واحد، تثنیہ اور جمع کے صیغے) بھی اسم فاعل کی طرح ہوتی ہے۔

(نوٹ) اسم فاعل، اسمِ مفعول، صفت مشبہہ اور اسم مبالغہ کے ساتھ غائب، حاضر یا متکلم کی کوئی ضمیر لگا دی جائے تو وہ اس کے لیے خاص ہو جاتا ہے، جیسے: أَنْتَ عَالِمٌ (تو علم رکھنے والا ہے)۔ أَنَا مَظْلُوْمٌ (میں مظلوم ہوں) هُوَ جَمِيْلٌ (وہ خوبصورت ہے)۔ أَنْتَ مِقْوَالٌ (تو بہت باتیں کرنے والا ہے)۔

۵- اسم آلہ

اسم آلہ اس اسمِ مشتق کو کہتے ہیں جس سے یہ پتا چلے کہ فعل کس ذریعے سے واقع ہوا ہے۔ اسم آلہ فعل متعدی سے بنتا ہے۔ اس میں مذکر و مؤنث کی کوئی تمیز نہیں۔ اگر اس میں مؤنث کی علامت (تاء) ہو تو مونث قرار پائے گا ورنہ مذکر۔ اس کے تین اوزان ہیں:

۱۔ مِفْعَلٌ۔ جیسے: مِعْوَلٌ (پھاوڑا)۔ مِبْرَدٌ (ریتی)۔ مِلْقَطٌ (چمٹا)۔
۲۔ مِفْعَالٌ۔ جیسے: مِفْتَاحٌ (چابی)۔ مِقْرَاضٌ (قینچی)۔ مِحْرَاثٌ (ہل)
۳۔ مِفْعَلَۃٌ۔ جیسے: مِطْرَقَۃٌ (ہتھوڑا)۔ مِلْعَقَۃٌ (چمچا)۔ مِکْنَسَۃٌ (جھاڑو)

اسم آلہ کی گردان

مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مَفَاعِلُ
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مَفَاعِیْلُ
مِفْعَلَۃٌ	مِفْعَلَتَانِ	مَفَاعِلُ

۶۔ اسم ظرف

اسم ظرف اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جو فعل کے واقع ہونے کے زمانے یا جگہ کو ظاہر کرے۔ اگر زمانے کو ظاہر کرے تو ظرف زمان اور جگہ کو ظاہر کرے تو ظرفِ مکان۔ عربی زبان میں اسم ظرف زمان و مکان کا صیغہ ایک ہی ہوتا ہے صرف قرائن سے پتا چلتا ہے کہ ظرفِ زمان کے طور پر استعمال ہوا ہے یا ظرفِ مکان کے طور پر۔

بنانے کا طریقہ: ثلاثی مزید فیہ سے تو اسم ظرف کا وہی صیغہ ہے جو اسم مفعول کا ہے، قرائن سے پتا چلتا ہے کہ یہ جملے میں بطور اسم ظرف استعمال ہوا ہے یا بطور اسم مفعول۔ مثلاً مُصْطَادٌ (اِصْطَادَ یَصْطَادُ: شکار کرنا، سے) اسم مفعول (شکار کیا ہوا) بھی ہے اور اسم ظرف (شکار کرنے کی جگہ) بھی۔

ثلاثی مجرد سے اس کے صیغے دو وزنوں پر آتے ہیں:

۱۔ مَفْعَلٌ۔ اگر فعل مضارع کے عین کلمہ (تین اصلی حروف میں سے دوسرے یعنی درمیان والے حرف) پر زبر ہو یا پیش ہو تو اس سے اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

مثالیں:

مَطْلَعٌ (طَلَعَ يَطْلَعُ : طلوع ہونا سے) مَطْبَخٌ (طَبَخَ يَطْبَخُ : پکانا سے)
مَلْعَبٌ (لَعِبَ يَلْعَبُ : کھیلنا سے) مَصْنَعٌ (صَنَعَ يَصْنَعُ : بنانا سے)
مَعْمَلٌ (عَمِلَ يَعْمَلُ : کام کرنا سے) مَظْهَرٌ (ظَهَرَ يَظْهَرُ : ظاہر ہونا سے)
مَطْعَمٌ (طَعِمَ يَطْعَمُ : کھانا سے) مَذْهَبٌ (ذَهَبَ يَذْهَبُ : جانا سے)
مَكْتَبٌ (كَتَبَ يَكْتُبُ : لکھنا سے) مَخْرَجٌ (خَرَجَ يَخْرُجُ : باہر نکلنا سے)
مَدْخَلٌ (دَخَلَ يَدْخُلُ : داخل ہونا سے) مَقْتَلٌ (قَتَلَ يَقْتُلُ : قتل کرنا سے)
مَنْظَرٌ (نَظَرَ يَنْظُرُ : دیکھنا سے) مَهْجَرٌ (هَجَرَ يَهْجُرُ : چھوڑنا، ہجرت کرنا سے)

اگر فعل کا آخری حرف حروفِ علّت (ا۔ و۔ ی) میں سے ہو تو بھی اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: جَرَى يَجْرِيْ (چلنا۔ بہنا) سے مَجْرًى (اصل میں مَجْرَيٌ تھا، جسے مَجْرًى بنا لیا گیا)۔

۲۔ مَفْعِلٌ۔ اگر فعل مضارع کے عین کلمہ کے نیچے زیر ہو تو اس سے اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے:

مَجْلِسٌ (جَلَسَ يَجْلِسُ : بیٹھنا سے) مَهْبِطٌ (هَبَطَ يَهْبِطُ : اُترنا سے)
مَقْصِدٌ (قَصَدَ يَقْصِدُ : قصد کرنا سے) مَوْثِقٌ (وَثِقَ يَثِقُ : اعتماد کرنا سے)
مَنْزِلٌ (نَزَلَ يَنْزِلُ : اترنا سے) مَرْجِعٌ (رَجَعَ يَرْجِعُ : لوٹنا سے)

اگر فاء کلمہ حرفِ علّت ہو اور لام کلمہ صحیح حرف ہو تو بھی اسم مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: وَقَفَ يَقِفُ (ٹھہرنا۔ رُکنا) سے مَوْقِفٌ (رکنے کی جگہ۔ وَعَدَ يَعِدُ (وعدہ کرنا) سے مَوْعِدٌ (وعدہ کا زمانہ)۔ وَصَلَ يَصِلُ (ملنا، پہنچنا) سے مَوْصِلٌ (ملنے کی جگہ)۔

۳۔ مَفْعَلَةٌ: جیسے: مَدْرَسَةٌ۔ مَزْرَعَةٌ۔ مَقْبَرَةٌ۔ مَكْتَبَةٌ۔

بعض اسم ظرف خلاف قیاس مَفْعَلٌ کے بجائے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتے ہیں جیسے: يَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ، يَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ، يَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ، يَسْقُطُ سے مَسْقِطٌ (مَسْقَطٌ بھی آتا ہے)۔

(نوٹ) اسم ظرف سے جمع کا صیغہ مَفَاعِلُ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَدَارِسُ، مَسَاجِدُ، مَشَارِقُ وغیرہ۔

۷۔ اسم تفضیل[1]

اسم تفضیل اس اسم مشتق کو کہتے ہیں جو دوسروں کے مقابلے میں کسی ذات یا چیز میں مصدری معنی کی زیادتی کو ظاہر کرے۔ اسم تفضیل کا مذکر کا صیغہ اَفْعَلُ اور مؤنث کا صیغہ فُعْلیٰ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: اَحْسَنُ اور حُسْنیٰ۔ اَکْبَرُ اور کُبْریٰ۔ اَصْغَرُ اور صُغْریٰ۔ اسم تفضیل صرف اس فعل سے آسکتا ہے جس میں درج ذیل شرائط پائی جائیں۔

۱۔ ثلاثی مجرّد (یعنی خالصۃً تین حرفی فعل ہو اور اس میں کسی حرف کا اضافہ نہ کیا گیا ہو) ہو چنانچہ ثلاثی مزید فیہ اور رُباعی (چار حرفی) افعال سے اسم تفضیل نہیں بنتا۔

۲۔ تامّ ہو (یعنی زمانے اور مصدری معنی دونوں کو ظاہر کرے۔ جو اَفْعال صرف زمانے پر دلالت کریں اور مصدری معنی کو ظاہر نہ کریں انہیں افعالِ ناقصہ کہتے ہیں) پس افعالِ ناقصہ (کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی وغیرہ) سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

۳۔ مثبت ہو (پس منفی فعل سے اسم تفضیل نہیں آتا)۔

۴۔ فعل معروف کے لیے بنا ہو۔ پس جو افعال مجہول کے لیے بنائے گئے ہوں ان سے اسم تفضیل نہیں آتا جیسے: عُرِفَ، عُلِمَ وغیرہ۔ (جب یہ افعال معروف کے لیے ہوں گے تو اسم تفضیل بنے گا۔ پس عَرَفَ سے اَعْرَفُ اور عَلِمَ سے اَعْلَمُ اسم تفضیل بنے گا)۔

۵۔ مُتَصَرِّف ہو (یعنی اس سے ماضی، مضارع اور امر کے صیغے آتے ہیں)۔ پس فعلِ جامد (یا غیر متصرّف) سے اسم تفضیل نہیں آئے گا، جیسے لَیْسَ، عَسٰی، نِعْمَ،

---

[1] اَفْعَلُ التَّفْضِیْل کہتے ہیں تاکہ اَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے صیغۂ صفت مشبہ سے امتیاز ہو سکے۔

بئس وغیرہ ہیں۔

۶۔ اس سے صفت مشبّہ کا صیغہ اَفْعَلُ (مؤنث: فَعْلَاءُ) کے وزن پر نہ آتا ہو۔ یہ وہ افعال ہیں جو رنگ، عیب، حلیہ وغیرہ کو ظاہر کرتے ہیں، جیسے خَضِرَ سے صفت مشبّہ اَخْضَرُ (سبز)، عَوِرَ سے اَعْوَرُ (کانا) آتی ہے۔

۷۔ وہ فعل تفضیل کے قابل ہو، یعنی کسی میں اس کا مصدری معنی کم اور کسی میں زیادہ پایا جائے۔ پس فَنِيَ (فنا ہوا)، مَاتَ (مر گیا)، غَرِقَ (ڈوب گیا) جیسے افعال سے اسم تفضیل کا صیغہ نہیں آتا کیونکہ فنا ہونے، مرنے اور ڈوبنے کا معنی کم و بیش نہیں ہوتا۔

جو فعل مذکورہ بالا شرائط کو پورا نہ کرے اس سے اسم تفضیل کا مفہوم اس طرح حاصل کرتے ہیں کہ اس کے مصدر سے پہلے اَشَدُّ، اَكْثَرُ وغیرہ میں سے کوئی مناسب اسم تفضیل لگا دیتے ہیں، جیسے: اَشَدُّ حُمْرَةً (زیادہ سرخ)۔ اَكْثَرُ تَصَنُّعًا (زیادہ بناوٹ کرنے والا)۔

اسم تفضیل کا استعمال

اسم تفضیل کے استعمال کی تین صورتیں ہیں:

۱۔ **"اَلْ"، اور اضافت کے بغیر:** اسم تفضیل جب "اَلْ"، اور اضافت کے بغیر استعمال ہوتا ہے تو اس صورت میں وہ لازمًا واحد مذکر کے صیغے میں آتا ہے اور اس کے بعد حرف جر "مِنْ" آتا ہے۔ جیسے:

اَلْجَمَلُ اَصْبَرُ مِنْ غَيْرِهٖ عَلَى الْعَطَشِ۔

(اونٹ دوسروں سے زیادہ پیاس کو برداشت کرنے والا ہے)

اَلْجَمَلَانِ اَصْبَرُ مِنْ غَيْرِهِمَا عَلَى الْعَطَشِ۔

اَلْجِمَالُ اَصْبَرُ مِنْ غَيْرِهَا عَلَى الْعَطَشِ۔

اَلنَّاقَةُ اَصْبَرُ مِنْ غَيْرِهَا عَلَى الْعَطَشِ۔

(اونٹنی دوسروں سے زیادہ پیاس برداشت کرنے والی ہے)

اَلنَّاقَتَانِ اَصْبَرُ مِنْ غَيْرِهِمَا عَلَى الْعَطَشِ۔

اَلنُّوْقُ اَصْبَرُ مِنْ غَيْرِهِنَّ عَلَى الْعَطَشِ۔

ان مثالوں پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اسم مُفَضَّلٌ (جسے فضیلت دی گئی) خواہ مذکر ہے یا مؤنث، مفرد ہے یا تثنیہ یا جمع ہر صورت میں اسم تفضیل مذکر کے مفرد کے صیغے میں ہی آیا ہے۔ چند مزید مثالیں ملاحظہ کیجیے:

اَلشَّمْسُ اَكْبَرُ مِنَ الْاَرْضِ (سورج زمین سے بڑا ہے)

اَلْمُنَافِقُوْنَ اَخْطَرُ مِنَ الْاَعْدَاءِ الظَّاهِرِيْنَ

(منافق ظاہرہ دشمنوں سے زیادہ خطرناک ہیں)

اَلْعِلْمُ اَنْفَعُ مِنَ الْمَالِ (علم مال سے زیادہ نفع بخش ہے)

(نوٹ) اگر قرینہ موجود ہو تو حرف جرّ مِنْ اور اس کے بعد والے اسم (یعنی مُفَضَّل عَلَيه = جس پر فضیلت دی گئی) کو حذف کیا جا سکتا ہے، جیسے ارشادِ ربّانی ہے:

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (اور آخرت بہتر اور زیادہ باقی رہنے والی ہے)۔

یہ اصل میں یوں تھا: وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَاَبْقٰى مِنْهَا (اور آخرت دنیا سے بہتر اور اس سے زیادہ باقی رہنے والی ہے)۔ تو آخر سے مِنَ الدُّنْيَا اور مِنْهَا کو حذف کر دیا گیا۔ اسی طرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ ہے کہ اصل میں یوں تھا: اَللّٰهُ اَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ (اللہ ہر چیز سے بڑا ہے) تو آخر سے مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کو حذف کر دیا گیا۔

۲۔ اَلْ کے ساتھ: "اَلْ" کے ساتھ اسم تفضیل آئے تو وہ صفت کے طور پر ہوتا ہے، لہذا تذکیر و تانیث اور مفرد، تثنیہ، جمع میں اپنے موصوف کے مطابق آئے گا، جیسے:

اَلْوَلَدُ الْاَكْبَرُ مُجْتَهِدٌ (بڑا لڑکا محنتی ہے)۔

اَلْوَلَدَانِ الْاَکْبَرَانِ مُجْتَہِدَانِ (بڑے دو لڑکے محنتی ہیں)۔
اَلْاَوْلَادُ الْاَکَابِرُ مُجْتَہِدُوْنَ (بڑے لڑکے محنتی ہیں)۔
اَلْبِنْتُ الْکُبْرٰی مُجْتَہِدَۃٌ (بڑی لڑکی محنتی ہے)۔
اَلْبِنْتَانِ الْکُبْرَیَانِ مُجْتَہِدَتَانِ (بڑی دو لڑکیاں محنتی ہیں)
اَلْبَنَاتُ الْکُبْرَیَاتُ مُجْتَہِدَاتٌ (بڑی لڑکیاں محنتی ہیں)

۳۔ اضافت کے ساتھ: اگر اسم تفضیل مضاف ہو کر آئے تو اس صورت میں اس کے بعد مِنْ نہیں آتا۔ اس کی اضافت کے لیے ضروری ہے کہ مضاف، مضاف الیہ میں سے ہو (یعنی اس کا جزو ہو)۔

اضافت اگر اسم نکرہ کی طرف ہو تو لازم ہے کہ اسم تفضیل مفرد مذکر کے صیغے میں آئے اور مضاف الیہ تذکیر و تانیث اور مفرد، تثنیہ و جمع میں اس ذات یا چیز کے مطابق ہو جس کے لیے اسم تفضیل آیا ہے، جیسے:

ھٰذَا الْوَجْہُ اَحْسَنُ وَجْہٍ (یہ چہرہ سب سے خوبصورت ہے)
ھٰذَانِ الْوَجْہَانِ اَحْسَنُ وَجْہَیْنِ (یہ دو چہرے سب سے خوبصورت ہیں)
وُجُوْہُ الشُّرَفَاءِ اَحْسَنُ وُجُوْہٍ (شرفاء کے چہرے سب سے خوبصورت ہیں)
ھٰذِہِ الصُّوْرَۃُ اَحْسَنُ صُوْرَۃٍ (یہ صورت سب سے اچھی ہے)
ھَاتَانِ الصُّوْرَتَانِ اَحْسَنُ صُوْرَتَیْنِ (یہ دو صورتیں سب سے اچھی ہیں)
ھٰذِہِ الصُّوَرُ اَحْسَنُ صُوَرٍ (یہ صورتیں سب سے اچھی ہیں)

اور اگر اسم تفضیل اسم معرفہ کی طرف مضاف ہو تو تذکیر و تانیث میں اس کا مفضّل کے مطابق ہونا اور مطابق نہ ہونا (یعنی مفرد مذکر کے صیغے میں ہی آنا) دونوں درست ہیں لیکن زیادہ فصیح یہ ہے کہ یہ ان امور میں مفضّل کے مطابق نہ ہو بلکہ ہر صورت میں مفرد مذکر کے صیغے میں ہی آئے۔

عدم مطابقت کی مثالیں:
عُمَرُ اَعْدَلُ الْاُمَرَاءِ (عمرؓ تمام حکمرانوں سے زیادہ عادل ہیں)

اَلْعُمَرَانِ اَعْدَلُ الْاُمَرَاءِ (دو عمرؓ تمام حکمرانوں سے زیادہ عادل ہیں)۔
اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ اَعْدَلُ الْاُمَرَاءِ (خلفائے راشدین تمام حکمرانوں سے زیادہ عادل ہیں)۔
هٰذِهٖ اَفْضَلُ الْمُعَلِّمَاتِ (یہ تمام استانیوں سے افضل ہے)
هَاتَانِ اَفْضَلُ الْمُعَلِّمَاتِ (یہ دو تمام استانیوں سے افضل ہیں)
هٰؤُلَاءِ اَفْضَلُ الْمُعَلِّمَاتِ (یہ تمام استانیوں سے افضل ہیں)

مطابقت کی مثالیں:

هٰذِهٖ كُبْرَى التِّلْمِيْذَاتِ (یہ تمام طالبات سے بڑی ہے)
هَاتَانِ كُبْرَيَا التِّلْمِيْذَاتِ (یہ دو تمام طالبات سے بڑی ہیں)
هٰؤُلَاءِ كُبْرَيَاتُ التِّلْمِيْذَاتِ (یہ تمام طالبات سے بڑی ہیں)

تمرین

مندرجہ ذیل اسمائے مشتقہ میں سے ہر ایک کی قسم بتائیے:

۱۔ اَلدُّنْيَا	۱۱۔ مِيْزَانٌ	۲۱۔ فَاجِرٌ
۲۔ مِنْشَارٌ	۱۲۔ مِسْطَرَةٌ	۲۲۔ اَعْظَمُ
۳۔ شَكُوْرٌ	۱۳۔ مِعْطَاءٌ	۲۳۔ مَسْلَكٌ
۴۔ حَمَّالَةٌ	۱۴۔ ظَلُوْمٌ	۲۴۔ هِنْفَارٌ
۵۔ اَسْوَدُ	۱۵۔ كَرِيْمٌ	۲۵۔ مَرْمًى
۶۔ مَعْرِضٌ	۱۶۔ مَقْبَرَةٌ	۲۶۔ فَاتِحٌ
۷۔ مَكْتَبَةٌ	۱۷۔ مَشْرُوْعٌ	۲۷۔ مَشْرُوْبٌ
۸۔ مِثْقَابٌ	۱۸۔ مَذْهَبٌ	۲۸۔ سَهْلٌ
۹۔ عُلْيَا	۱۹۔ قَهَّارٌ	۲۹۔ كَذَّابٌ
۱۰۔ بَيْضَاءُ	۲۰۔ بَخِيْلٌ	۳۰۔ مَوْرِدٌ

جواب:

(۱) اسم تفضیل (مؤنث مفرد)۔ (۲) اسم آلہ (آری)۔ (۳) اسم مبالغہ (بہت شکر گزار)۔ (۴) اسم مبالغہ (مفرد مؤنث۔ بہت بوجھ اٹھانے والی)۔ (۵) صفت مشبہ (کالا)۔ (۶) اسم ظرف (نمائش گاہ)۔ (۷) اسم ظرف (لائبریری۔ کتب خانہ)۔ (۸) اسم آلہ (بھا)۔ (۹) اسم تفضیل (مفرد مونث)۔ (۱۰) صفت مشبہ (سفید)۔ (۱۱) اسم آلہ (ترازو)۔ (۱۲) اسم آلہ (پیمانہ)۔ (۱۳) اسم مبالغہ (بہت عطا کرنے والا)۔ (۱۴) اسم مبالغہ (بہت ظلم کرنے والا)۔ (۱۵) صفت مشبہ (سخی)۔ (۱۶) اسم ظرف۔ (۱۷) اسم مفعول (منصوبہ)۔ (۱۸) اسم ظرف (جانے کی جگہ/راستہ)۔ (۱۹) اسم مبالغہ (بہت غالب آنے والا)۔ (۲۰) صفت مشبہ (کنجوس)۔ (۲۱) اسم فاعل۔ (۲۲) اسم تفضیل۔ (۲۳) اسم ظرف (چلنے کا راستہ/جگہ)۔ (۲۴) اسم آلہ (چمچ)۔ (۲۵) اسم ظرف (تیر پھینکنے کی جگہ/وقت)۔ (۲۶) اسم فاعل۔ (۲۷) اسم مفعول (۲۸) صفت مشبہ (آسان)۔ (۲۹) اسم مبالغہ (بہت جھوٹ بولنے والا)۔ (۳۰) اسم ظرف (وارد ہونے کی جگہ)

مفاعیلِ خمسہ

مفعول کی پانچ اقسام ہیں جنہیں مفاعیل خمسہ کہتے ہیں۔ یہ پانچ اقسام درج ذیل ہیں:۔

۱۔ مفعول بہ
۲۔ مفعول مُطلق
۳۔ مفعول لہ
۴۔ مفعول فیہ (یا ظرف)
۵۔ مفعول مَعَہٗ

ان مفاعیل خمسہ کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱۔ مفعول بہ

مفعول بہ اس چیز یا ذات کو کہتے ہیں جس پر فاعل کا فعل واقع ہو۔ ذیل میں اس کی مثالیں ملاحظہ کیجیے۔

كَتَبَ زَيْدٌ رِسَالَةً (زید نے ایک خط لکھا)
أَكَلَ الْوَلَدُ التُّفَّاحَ (لڑکے نے سیب کھایا)
ضَرَبَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ (اُستاد نے شاگرد کو مارا)

ان مثالوں میں رِسَالَةً، التُّفَّاحَ اور اَلتِّلْمِيْذَ مفعول بہ ہیں۔

ایک سے زیادہ مفعول بہ: بعض اوقات ایک ہی جملے میں ایک سے زیادہ مفعول بہ بھی آجاتے ہیں، یعنی دو یا تین تک آجاتے ہیں (تین سے زیادہ نہیں آسکتا)۔ مثلاً:

(۱) أَعْطَيْتُ الْفَقِيْرَ دِرْهَمًا (میں نے غریب کو ایک درہم دیا)

(۲) ظَنَنْتُ الرَّجُلَ غَنِيًّا (میں نے آدمی کو مالدار خیال کیا)

(۳) أَعْلَمَنِيْ الْعَقْلُ الْاِعْتِدَالَ وَاقِيًا مِنَ الْبَلَاءِ (مجھے عقل نے بتایا کہ اعتدال مصیبت سے بچانے والا ہے)۔

(۴) حَسِبْتُ الصَّبْرَ أَنْفَعَ فِي الشَّدَائِدِ (میں نے مصائب میں صبر کو بہت مفید خیال کیا)۔

اگر دو مفعول بہ ہوں اور ان کی اصل یہ ہو کہ ان میں سے ایک مبتدا اور دوسرا خبر ہو تو جن مواقع پر مبتدا کو پہلے لانا واجب ہوتا ہے ان میں مبتدا کی اصل والے مفعول بہ کو پہلے لائیں، جیسے اوپر مثال (۲) اور (۴) کی اصل (اَلرَّجُلُ غَنِيٌّ ۔ اَلصَّبْرُ أَنْفَعُ) مبتدا اور خبر کی ہے۔ لہٰذا الرَّجُلَ اور اَلصَّبْرُ کو پہلے لانا ضروری ہے اور دوسرا مفعول بہ جس کی اصل خبر کی ہے (غَنِيًّا اور أَنْفَعَ) اسے بعد میں لائیں گے اور جن مواقع پر خبر کو پہلے لانا واجب ہوتا ہے ان مواقع میں خبر کی اصل والے مفعول بہ کو پہلے لائیں گے اور مبتدا کی اصل والے مفعول بہ کو بعد میں لائیں گے۔ (جملہ اسمیہ کے ضمن میں مبتدا اور خبر کی تقدیم و تاخیر کی بحث کو دیکھ لیجیے)۔ مثلاً مفعول اول میں ضمیر ہو جو مفعول ثانی کی طرف لوٹتی ہو جیسے ظَنَنْتُ فِي الْبَيْتِ صَاحِبَهُ ۔ اس میں صَاحِبَ مفعول بہ ہے۔

اور اگر ان کی اصل مبتدا اور خبر والی نہ ہو تو جو مفعول بہ معنی میں فاعل ہے اسے پہلے لائیں گے، جیسے مثال (۱) میں ہے۔ اس میں الفقیر لینے والا ہے اور درہم لی جانے والی چیز ہے (جو الفقیر نے لی)۔ اس لیے الفقیر یہاں معنی کے اعتبار سے فاعل ہے لہٰذا وہ درہم سے پہلے آئے گا۔ یا اگر مفعول اول ضمیر متصل اور مفعول ثانی اسم ظاہر ہو جیسے: أَعْطَيْتُهُ الْكِتَابَ (میں نے اسے کتاب دی)۔

مفعول بہ کے عامل کا حذف:

اگر قرینے سے فعل معلوم ہو جائے تو اسے حذف کرنا جائز ہے۔ مثلاً کوئی شخص پوچھے: مَاذَا حَصَدْتَ (تو نے کیا کاٹا / کون سی فصل کاٹی؟) تو وہ جواب میں کہے:

قَمْحًا (گندم)، یعنی حَصَدْتُ قَمْحًا (میں نے گندم کاٹی) تو جواب میں حَصَدْتُ (فعل با فاعل) کو حذف کیا جا سکتا ہے۔

بعض صورتوں میں مفعول بہ کے عامل کو حذف کرنا واجب ہے۔ وہ صورتیں درج ذیل ہیں:

(۱) نِدَا سے پہلے اُنَادِی یا اَدْعُوْ کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور حرفِ نِدا اس فعل کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ مثلاً: یَاحَسْرَۃً عَلَی الْعِبَادِ۔ اس میں یا قائم مقام ہے اَدْعُوْ (فعل با فاعل کا)، حَسْرَۃً اس محذوف فعل کا مفعول بہ ہے۔ عَلَی الْعِبَادِ جار مجرور ہو کر فعل سے متعلق ہے۔ پس فعل محذوف (اَدْعُوْ) جس کا قائم مقام حرفِ نِدا "یا" ہے، اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ بنا۔ منادٰی (جسے ندا دی گئی) مفعول بہ ہوتا ہے، اور اس کا اعراب نصب ہے۔ کبھی یہ لفظاً منصوب ہوتا ہے اور کبھی محلاً۔ اگر منادٰی مضاف ہو یا مضاف کے مشابہ (شبیہ مضاف[1]) یا اسم نکرہ غیر معیّنہ ہو تو لفظاً منصوب ہوتا ہے، جیسے:

یَاعَبْدَ اللّٰہِ سَاعِدْنِیْ: (اے اللہ کے بندے میری مدد کر)

یَا اٰکِلًا مَالَ غَیْرِہٖ: (اے دوسرے کا مال کھانے والے)

یَارَجُلًا، خُذْ بِیَدِیْ: (اے شخص میرا ہاتھ پکڑ)

پہلی مثال میں منادٰی عبد مضاف ہے، دوسری مثال میں اٰکِلًا شبیہ مضاف ہے، تیسری مثال میں رَجُلًا اسم نکرہ غیر معیّنہ ہے، یعنی کوئی بھی آدمی جو اس پاس موجود ہو مثلاً کوئی نابینا شخص پکارے۔

منادٰی سے پہلے لام جر آ جائے تو وہ لفظاً تو مجرور ہوگا مگر محلاً منصوب، جیسے: یَالَلْکِرَامِ لِلْفُقَرَاءِ (اے سخی لوگو، غریبوں کی مدد کرو)۔ اس میں ندا استغاثہ

---

[1] اس سے مراد وہ اسم غیر مضاف ہے جس کے بعد کوئی ایسی چیز ہو جس سے اس کے معنی مکمل ہوتے ہوں، جیسے: یَاطَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے) میں طَالِعًا شبیہ مضاف ہے جس کے معنی کی تکمیل جَبَلًا سے ہوئی۔

(مدد چاہنے) کے لیے ہے۔ الکرام حرف جر لام کی وجہ سے لفظاً مجرور ہے مگر مفعول بہ ہونے کی وجہ سے اس کا موقع ومحل نصب کا ہے۔

یَا لَلْبَرْدِ الْقَارِسِ (ہائے ری ٹھٹھرا دینے والی سردی)۔ یہاں نِدا اظہار تعجب کے لیے ہے۔

(۲) کسی کام سے تنبیہ کرنے (تحذیر) کے لیے فعل حذف کر دیا جاتا ہے، بشرطیکہ یہ تنبیہ (تحذیر) اِیَّاكَ (اس کے کسی صیغہ، مثلاً اِیَّاکُمَا، اِیَّاکُم) کے ساتھ ہو یا پھر جس چیز سے متنبہ کرنا مقصود ہو اس کا تکرار کیا جائے یا عطف کے ساتھ ہو مثلاً:

اِیَّاكَ وَالْکَذِبَ (جھوٹ سے بچ)

اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ فِی الطُّرُقَاتِ (تم راستوں میں بیٹھنے سے بچو)

اَلْکَسَلَ الْکَسَلَ (کاہلی سے بچ)

اَلنَّارَ النَّارَ (آگ سے بچ)

اَلْکَذِبَ وَالنِّفَاقَ (جھوٹ اور منافقت سے بچ)

دوسری مثال میں اِحْذَرُوْا اور باقی چار مثالوں میں اِحْذَرْ (تو بچ) کا فعل محذوف ہے۔

(۳) کسی اچھے کام پر ابھارنے یا آمادہ کرنے (اِغْرَاء) کے لیے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور وہ فعل اس طرح کا ہوتا ہے: اِلْزَمْ (وابستہ رہ)۔ خُذْ (پکڑ لے) اِخْتَرْ (چن لے۔ اختیار کر)۔ اس کے حذف کے لیے شرط یہ ہے کہ جس چیز پہ آمادہ کرنا مقصود ہے اس کا تکرار کیا جائے، مثلاً:

اَلْحَیَاءَ اَلْحَیَاءَ (حیا، اختیار کر) اس میں اِخْتَرْ محذوف ہے۔

اَلصِّدْقَ وَالْاَمَانَةَ (صدق وامانت کو لازم رکھ)۔ اس میں اِلْزَمْ محذوف ہے۔

اَلْعَزْمَ وَالتَّوَکُّلَ (عزم وتوکل اختیار کر)۔ اِخْتَرْ (یا اِلْزَمْ) محذوف ہے۔

اَلْعَمَلَ اَلْعَمَلَ (کام کو لازم رکھ) اِلْزَمْ محذوف ہے۔

(۴) جب ضمیر کے بعد ایک اسم ظاہر لایا جائے، جو معرف باللام (الْ والا معرفہ)

یا مضاف ہو اور وہ اس ضمیر کے معنی کو مخصوص کر دے تو مخصوص کرنے کے لیے جو فعل ہے (نَخُصُّ وغیرہ = ہم خصوصیت دیتے ہیں) وہ حذف کر دیا جاتا ہے اور اس محذوف فعل کی وجہ سے وہ اسم ظاہر یا مضاف مفعول بہ ہونے کی بنا پر منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً:

نَحْنُ ــــ الباکِستانِیِّیْنَ ــــ اَنْصارُ الْحَقِّ (ہم ــــ پاکستانی ــــ حق کے مددگار ہیں)

اَنْتُمْ ــــ الاَرْبَعَةَ الاَئِمَّةَ ــــ نُجُوْمُ الْهُدیٰ ایاتِ (تم ــــ چاروں امام ــــ ہدایت کے ستارے ہو)

نَحْنُ ــــ مَعَاشِرَ الاَنْبِیَاءِ ــــ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ۔

(ہم ــــ انبیاء کی جماعتیں ــــ نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے)

پہلی اور دوسری مثال میں نَحْنُ کی ضمیر استعمال ہوئی۔ نَحْنُ (ہم) سے مراد تمام انسان یا تمام مسلمان، یا تمام ایشیائی باشندے بھی ہو سکتے ہیں لیکن ایک فعل محذوف (نَخُصُّ) نے اپنے مفعول بہ الباکستانِیِّیْن کے ساتھ نَحْنُ کو اسم مختص الباکستانیین کے ساتھ واضح کر دیا کہ ہم سے مراد صرف پاکستانی ہیں۔

دوسری مثال میں اَنْتُمْ کے بعد تَخُصُّوْنَ کا فعل محذوف ہے۔ تیسری مثال میں نَحْنُ کے بعد نَخُصُّ محذوف ہے۔

أَنَّ کا اسم و خبر بطور مفعول بہ:

حرف مُشَبَّہ بِالفِعل أَنَّ اگر فعل کے بعد اس طرح آئے کہ وہ اپنے اسم اور خبر سے مل کر مصدر کا معنی دے تو اسے مصدر مُؤَوَّل (تاویل کے ساتھ مصدر) کہتے ہیں۔ مصدر مؤول بھی مفعول بہ بنتا ہے، مثلاً:

أَعْرِفُ أَنَّ اللُّغَةَ الْعَرَبِیَّةَ سَهْلَةٌ" (مجھے معلوم ہے کہ عربی زبان آسان ہے)

أَعْلَمُ أَنَّ زَیْدًا نَاجِحٌ" (میں جانتا ہوں کہ زید کامیاب ہے)

پہلی مثال میں سُهُوْلَةُ اللُّغَةِ الْعَرَبِیَّةِ (عربی زبان کا آسان ہونا) مصدر مؤول ہے جو ہمیں أَنَّ اور اس کے اسم و خبر سے حاصل ہوا۔ دوسری مثال میں نَجَاحُ زَیْدٍ مصدر مؤول ہے جو أَنَّ اور اس کے اسم و خبر سے حاصل ہوا۔

۲۔ مفعول مطلق

فعل کی صرف تاکید کرنے یا تاکید کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی نوع (قسم) یا تعداد بتلانے کے لیے ایک اسم منصوب استعمال ہوتا ہے، جو اس فعل کا مصدر یا اس کا قائم مقام ہوتا ہے، اس اسم منصوب کو مفعول مطلق کہتے ہیں۔ مصدر کے قائم مقام سے مراد یہ ہے کہ وہ اس فعل کے مصدر کا ہم معنی، یا اس کی صفت، یا اس کی نوع یا تعداد بتانے والا ہو، یا اس فعل کا آلہ ہو یا کُلٌّ اور بَعْضٌ کا لفظ ہو جو اس مصدر کی طرف مضاف ہو۔

مثالیں: (الف)

۱۔ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا (اللہ نے موسیٰ ؑ سے خوب باتیں کیں)

۲۔ لَعِبَ الْوَلَدُ لَعِبًا (لڑکا خوب کھیلا)

۳۔ تَرَنَّمَ الْمُغَنِّيْ تَرَنُّمَ الْبُلْبُلِ (گویے نے بلبل کی طرح خوب گایا)

۴۔ رَسَمَ الرَّسَّامُ رَسْمًا بَدِيْعًا (مصور نے انوکھی تصویر خوب بنائی)

۵۔ قَرَأْتُ الرِّسَالَةَ قِرَاءَةً وَاحِدَةً (میں نے خط ایک دفعہ پڑھا)

۶۔ تَدُوْرُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ (زمین دن میں ایک چکر لگاتی ہے)

مندرجہ بالا مثالوں میں سے پہلی دو مثالوں میں مفعول مطلق صرف تاکید کیلیے آیا ہے، تیسری اور چوتھی مثال میں تاکید کے ساتھ نوع بھی ظاہر کرتا ہے اور آخری دو مثالوں میں فعل کی تعداد بتلانے کے لیے آیا ہے۔

(ب)

۱۔ تَوَضَّأَ الْمُصَلِّيْ وُضُوْءًا (نمازی نے اچھی طرح وضو کیا)

۲۔ اِغْتَسَلَ الْعَامِلُ غُسْلًا (مزدور خوب نہایا)

۳۔ أَحْتَرِمُ عَهْدِيْ حُرْمَةً (میں اپنے عہد کا خوب پاس کرتا ہوں)

۴۔ أَقَرَّ بِذَنْبِهِ اعْتِرَافًا (اس نے اپنے گناہ کا خوب اقرار کیا)

۵۔ قُمْتُ وُقُوْفًا سَرِيْعًا لِلْأُسْتَاذِ (میں استاد کے لیے جلدی سے اٹھا)

۶۔ سَارَ الْقِطَارُ سَرِيْعًا (گاڑی تیز رفتاری سے چلی)

۷۔ رَجَعَ الْعَدُوُّ الْقَهْقَرٰی (دشمن پیچھے لوٹ گیا)

۸۔ نَامَ الْاٰمِنُ مِلْءَ جُفُوْنِهٖ (مامون شخص آنکھیں بھر کے سویا)

۹۔ تَكَلَّمْتَ أَحْسَنَ التَّكَلُّمِ (تو نے خوب گفتگو کی)

۱۰۔ ضَرَبَ الْفَارِسُ الْحِصَانَ سَوْطًا (گھڑسوار نے گھوڑے کو چابک مارا)

مندرجہ بالا مثالوں میں مفعول مطلق فعل کا مصدر نہیں ہے، بلکہ اس کا ہم معنی مصدر ہے، یا مترادف ہے یا اس کی صفت وغیرہ ہے یا کسی محذوف مصدر کی صفت ہے۔

۳۔ مفعول لہ

اسے مفعول لِاَجْلِهٖ بھی کہتے ہیں۔ یہ ایسا اسم منصوب ہوتا ہے جو فعل کا سبب بیان کرتا ہے۔

مثالیں:

ضَرَبْتُ التِّلْمِيْذَ تَادِيْبًا (میں نے شاگرد کو ادب کھانے کے لیے مارا)

نُصَافِحُ الضَّيْفَ تَكْرِيْمًا (ہم تکریم کے لیے مہمان سے مصافحہ کرتے ہیں)

اُعْبُدُوا اللّٰهَ شُكْرًا (شکر کے لیے اللہ کی عبادت کرو)

ان مثالوں میں تادیبًا، تکریمًا، شُکرًا مفعول لہ ہیں۔

۴۔ مفعول فیہ

اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ منصوب اسم ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو ظرف مکان اور وقت بتائے تو ظرف زمان۔

مثالیں:

(الف) ظرف مکان:

مَشَيْتُ وَرَاءَهُ (میں اس کے پیچھے چلا)

اَلطَّيَّارَةُ مُرْتَفِعَةٌ فَوْقَ السَّحَابِ (ہوائی جہاز بادل کے اوپر اونچا ہے)

وَقَفَ الْفَتَى اَمَامَ الْمِرْآةِ (جوان آئینے کے سامنے کھڑا ہوا)

نوٹ: خَلْفَ، وَرَاءَ، اَمَامَ، فَوْقَ، تَحْتَ، عِنْدَ، شِمَالٌ

يَمِين وغیرہ اسماء ظرف مکان کے طور پر آتے ہیں۔

(ب) ظرف زمان:

ذَهَبَ الضَّيْفُ صَبَاحًا (مہمان صبح کو چلا گیا)

اَقَمْتُ بِمُلْتَانَ اَرْبَعَ سَنَوَاتٍ (میں نے ملتان میں چار سال قیام کیا)

سَاُسَافِرُ يَوْمَ الْاَحَدِ (میں اتوار کے روز سفر کروں گا)

ان مثالوں میں صَبَاحًا، اَرْبَعَ سَنَوَاتٍ اور يَوْمَ الْاَحَدِ مفعول فیہ/

ظرف زمان ہیں۔

نوٹ: سنۃ، عام، شہر، اُسبوع، یوم، لیل، لیلۃ، نہار، صباح، ظہر، عصر، عِشاء، مساء، ساعۃ، اَمس، غداً، بُکرۃً، اَصیلاً وغیرہ اسماء ظرف زمان کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

۵۔ مفعول معہ

مفعول معہ اس اسم منصوب کو کہتے ہیں جو مَعَ (ساتھ) کا معنی دینے والی واو کے بعد آتا ہے۔ اسے واوِ معیت یا واوِ مصاحبت کہتے ہیں۔ واوِ معیت اور اس کے مابعد اسم کے درمیان، جسے مفعول معہ کہتے ہیں، کوئی اور کلمہ نہیں آتا۔

واوِ معیت اپنے ماقبل اسم اور مابعد اسم کی فعل میں نہ صرف مشارکت کا مفہوم دیتی ہے بلکہ ان دونوں اسموں کے ایک ساتھ فعل میں شریک ہونے کا معنی بھی دیتی

ہے۔ مثلاً جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرٌ کا معنی ہے زید اور بکر آتے۔ اس جملے میں واوِ عطف استعمال ہوئی ہے۔ اس سے یہ پتا نہیں چلتا کہ زید اور بکر دونوں کے آنے کا وقت کیا ہے۔ اکٹھے آئے یا آگے پیچھے آئے۔ لیکن اگر یہ کہیں کہ: جَاءَ زَیْدٌ وَبَکْرًا تو اس کا معنی ہے، زید بکر سمیت آیا۔ یعنی زید اور بکر اکٹھے آئے۔

مثالیں:

اَکَلَ الْوَالِدُ وَالْاَبْنَاءَ (والد نے بیٹوں کے ساتھ کھایا)

مَشَی الرَّجُلُ وَالْحَدِیْقَۃَ (آدمی باغ کے ساتھ ساتھ چلا)

جَاءَ الضَّیْفُ وَالْبَرَکَۃَ (مہمان برکت کے ساتھ آیا)

جَاءَ الْعِیْدُ وَالْفَرْحَۃَ (عید خوشی سمیت آئی)

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں سے مفعول الگ کیجیے نیز اس کی قسم بتائیے۔

۱۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کر)

۲۔ قَضَیْتُ شَھْرًا فِیْ رَاوَلْبِنْدِیْ (میں نے راولپنڈی میں ایک ماہ گزارا)

۳۔ دَعْہُ وَشَاْنَہٗ (اسے اس کے حال پر چھوڑ دیں)

۴۔ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ (اپنے بچوں کو افلاس کے ڈر سے قتل نہ کرو)

۵۔ غِبْتُ عَنْ لَاھَوْرَ شَھْرًا (میں لاہور سے ایک مہینہ غائب رہا)

۶۔ وَجَاھِدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ حَقَّ جِھَادِہٖ (اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو جیسا کہ جہاد کرنے کا حق ہے)

۷۔ اِعْتَرَفَ الْمُتَّھَمُ بِذَنْبِہٖ اِقْرَارًا (ملزم نے اپنے جرم کا اچھی طرح اعتراف کر لیا)

۸۔ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو)

۹۔ اَلَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا (جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا بچھایا)

۱۰۔ عَرَفْتُ اَنَّ الْاَسَدَ لَا یَاْکُلُ الْجِیَفَ (مجھے معلوم ہے کہ شیر مردار نہیں کھاتا)

۱۱۔ اَلْاِتِّحَادَ اَيُّهَا الْمُسْلِمُوْنَ (اے مسلمانو! متحد ہو جاؤ)

۱۲۔ اِعْتَقَدْتُ اَنَّ الْحَلَّ سَهْلٌ (مجھے یقین تھا کہ حل آسان ہے)

۱۳۔ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا (وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں)

۱۴۔ وَقَفَ الْمُؤَذِّنُ وَالْمِئْذَنَةَ (مؤذن منارہ اذان کے ساتھ کھڑا ہوا)

۱۵۔ مَاتَ اَبُوْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنَ (اس کا باپ پیر کے روز فوت ہوا)

۱۶۔ سَكَتَ الطِّفْلُ خَوْفًا مِنَ الظَّلَامِ (بچہ اندھیرے کے خوف سے خاموش ہو گیا)

۱۷۔ يَا عَجَبًا لِعَاقٍّ (والدین کے نافرمان پر تعجب ہے)

۱۸۔ اِعْتَمَدْتُ عَلٰى نَفْسِىْ كُلَّ الْاِعْتِمَادِ۔ (میں نے اپنے اوپر پورا بھروسہ کیا)

۱۹۔ نَجَحْتُ بَعْضَ النَّجَاحِ (میں کچھ کامیاب ہوا)

۲۰۔ خَافَ الطِّفْلُ الرَّعْدَ خَوْفًا شَدِيْدًا (بچہ کڑک سے سخت خوف زدہ ہوا)

۲۱۔ خَطَا الصَّبِيُّ خُطْوَتَيْنِ (بچہ دو قدم چلا)

۲۲۔ فَاَخَذْنَاهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ (پس ہم نے انہیں پکڑ لیا ایک غالب وطاقتور کا سا پکڑنا)

۲۳۔ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ (تو کیا وہ اللہ کے دین کے سوا کسی دین کو چاہتے ہیں)

۲۴۔ حُبُّكَ الشَّيْءَ يُعْمِيْ وَيُصِمُّ (تیرا چیز سے محبت کرنا اندھا اور بہرا کر دیتا ہے)

۲۵۔ اَلنَّافِذَةَ اَيُّهَا الْخَادِمُ فَالْهَوَاءُ شَدِيْدٌ (اے خادم کھڑکی بند کر دے کیونکہ ہوا تیز ہے)

۲۶۔ وَاِذِ ابْتَلٰى اِبْرٰهِيْمَ رَبُّهٗ (اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے آزمایا)

۲۷۔ اَهْلًا وَسَهْلًا (تو اپنے گھر والوں اور نرم جگہ میں اترا ہے یعنی مہمان بنا ہے / خوش آمدید)

۲۸۔ اَخْلَصْتُ لِلْعَمَلِ كُلَّ الْاِخْلَاصِ ۔ (میں نے کام سے پورا اخلاص برتا)

۲۹۔ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے)

۳۰۔ مَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ بِالْبَارِحَةِ (آج کی رات گذشتہ رات سے کتنی مشابہ ہے)

جواب :

مثال نمبر	اسم جو مفعول واقع ہوا	قسم مفعول	وضاحت
۱۔	اَلْقُرْاٰنَ	مفعول بہ	فعل با فاعل رَتِّلْ کا مفعول بہ ہے۔
	تَرْتِیْلًا	مفعول مطلق	فعل رَتِّلْ کا مصدر۔
۲۔	شَهْرًا	مفعول بہ	فعل با فاعل قَضَیْتُ کا مفعول بہ ہے۔
۳۔	ہٗ	مفعول بہ	فعل با فاعل دَعْ کا مفعول بہ ہے
	شَأْنَ	مفعول معہٗ	واوِ معیت کے بعد آیا ہے۔
۴۔	اَوْلَادَ	مفعول بہ	فعل با فاعل لَا تَقْتُلُوْا کا مفعول بہ ہے۔
	خَشْیَةَ	مفعول لہٗ	لَا تَقْتُلُوْا کا مفعول لہٗ ہے۔
۵۔	شَهْرًا	مفعول فیہ	غِبْتُ فعل با فاعل کا مفعول فیہ / ظرف زمان ہے۔
۶۔	حَقَّ	مفعول مطلق	فعل جَاهِدُوْا کے مصدر جہاد کی صفت ہے۔
۷۔	اِقْرَارًا	مفعول مطلق	فعل اِعْتَرَفَ کا ہم معنی مصدر ہے۔
۸۔	اِحْسَانًا	مفعول مطلق	محذوف فعل اَحْسِنُوْا کا مصدر ہے۔
۹۔	اَلْاَرْضَ	مفعول بہ	یہ فعل جَعَلَ کا مفعول اول ہے۔
	فِرَاشًا	مفعول بہ	فعل جَعَلَ کا مفعول ثانی ہے۔
۱۰۔	عَدَمُ اَكْلِ الْاَسَدِ	مفعول بہ	اَنَّ اور اس کے اسم و خبر سے مل کر بننے والا مصدر مؤوّل
۱۱۔	اَلْاِتِّحَادَ	مفعول بہ	شروع میں محذوف فعل اَلْزِمُوْا کا مفعول بہ
۱۲۔	سُهُوْلَةَ الْحَلِّ	مفعول بہ	اَنَّ اور اس کے اسم و خبر سے مل کر بننے والا مصدر مؤوّل
۱۳۔	رَبَّ	مفعول بہ	فعل یَدْعُوْنَ کا۔
	خَوْفًا۔ طَمَعًا	مفعول لہٗ	فعل یَدْعُوْنَ کے مفعول لہٗ ہیں۔
۱۴۔	اَلْمِئْذَنَةَ	مفعول معہٗ	واوِ معیت کے بعد واقع ہوا ہے۔
۱۵۔	یَوْمَ	مفعول فیہ	مَاتَ کا مفعول فیہ / ظرف زمان ہے۔
۱۶۔	خَوْفًا	مفعول لہٗ	سَکَتَ فعل کا مفعول لہٗ ہے۔
۱۷۔	عَجَبًا	مفعول بہ	محذوف فعل اُدْعُوْا کا مفعول بہ، جس کا نائب یا رب ہے۔

مثال نمبر	اسم جو مفعول واقع ہوا	قسم مفعول	وضاحت
۱۸۔	كُلَّ	مفعول مطلق	فعل اِعْتَمَدْتُ کے مصدر الاعتماد کا مضاف
۱۹۔	بَعْضَ	مفعول مطلق	فعل نَجَحْتُ کے مصدر النّجاح کا مضاف
۲۰۔	خَوْفًا شَدِيْدًا	مفعول مطلق	فعل خاف کا مصدر خوفًا اور خوفًا کی صفت شدیدًا
۲۱۔	خُطْوَتَيْنِ	مفعول مطلق	فعل خَطَا کی تعداد بتانے کے لیے۔
۲۲۔	اَخْذَ	مفعول مطلق	فعل اَخَذْنَا کا مصدر ہے۔
۲۳۔	غَيْرَ	مفعول بہ	اپنے فعل يَبْغُوْنَ سے پہلے آگیا ہے۔
۲۴۔	اَلشَّيْئَ	مفعول بہ	مصدر حُبُّ کا مفعول بہ ہے۔
۲۵۔	اَلنَّافِذَةَ	مفعول بہ	محذوف فعل اَغْلِقْ کا مفعول بہ ہے۔
۲۶۔	اِبْرَاهِيْمَ	مفعول بہ	اپنے فاعل رَبُّ سے پہلے آگیا ہے۔
۲۷۔	اَهْلًا۔ سَهْلًا	مفعول بہ	محذوف فعل نَزَلْتَ کے مفعول بہ ہیں۔
۲۸۔	كُلَّ	مفعول بہ	فعل اَخْلَصْتُ کے مصدر الْاِخْلَاص کا مضاف
۲۹۔	هُمْ	مفعول بہ	فعل ظَلَمَ کا
	اَنْفُسَهُمْ	مفعول بہ	فعل يَظْلِمُوْنَ سے پہلے آگیا ہے۔
۳۰۔	اَللَّيْلَةَ	مفعول بہ	فعل تعجب مَا اَشْبَهَ کا متعجب منہ

ابواب

عربی زبان میں حروف کی تعداد کے لحاظ سے افعال کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ ثُلاثی مجرّد: یعنی ایسے افعال جو خالصتہً تین حروف والے ہیں۔ ثلاثی کا معنی ہے تین والا، مراد ہے تین حروف والا فعل۔ مُجرّد کا معنی ہے خالص، مراد ہے حرف یا حروف کے اضافے سے پاک۔

۲۔ ثلاثی مَزِیْد فیہ: مزید فیہ کا معنی ہے وہ کہ جس میں زیادتی (اضافہ) کیا گیا ہو۔ ثلاثی مزید فیہ سے مراد وہ افعال ہیں کہ جو بنیادی طور پہ (اصلاً) تو تین حرفی (ثلاثی) ہیں لیکن ان میں ایک دو یا تین حروف کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

۳۔ رُباعی مجرّد: رُباعی کا معنی ہے چار والا۔ یہاں مراد ہے چار حروف والا۔ رُباعی مجرّد سے مراد وہ افعال ہیں جو خالصتہً چار حرفی ہیں۔

۴۔ رباعی مزید فیہ: رُباعی مزید فیہ وہ افعال ہیں جو اصلاً تو چار حرفی ہیں مگر ان میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

(نوٹ) اضافہ سے مراد ہے فعل ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے میں۔ فعل ماضی اور مضارع کی گردانوں میں مختلف صیغوں میں جو اضافہ کیا جاتا ہے تثنیہ کے الف، جمع مذکر کے واؤ، جمع مونث کے نون، نون اعرابی یا مضارع کے صیغوں میں علامت مضارع کا یہ اضافہ یہاں مراد نہیں ہے۔

ابواب ثُلاثی مجرّد

مثالیں: (ہر مثال میں پہلے ماضی اور پھر مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ دیا جائے گا)

۱۔ دَخَلَ یَدْخُلُ ۲۔ جَلَسَ یَجْلِسُ

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ ۴۔ ذَهَبَ یَذْهَبُ

۵۔ حَسُنَ یَحْسُنُ ۶۔ حَسِبَ یَحْسِبُ

تین حرفی افعال کی ان مثالوں پر غور کرنے سے پتا چلتا ہے کہ:

ا۔ ماضی اور مضارع میں دوسرے یعنی درمیان والے حرف (یعنی عین کلمہ) کی حرکت مختلف افعال میں مختلف ہے جب کہ باقی حروف کی حرکات ایک جیسی ہیں۔

ب۔ ماضی میں درمیان والے حرف (عین کلمے) پر اگر زبر ہو تو مضارع میں زبر، زیر اور پیش تینوں حرکات ملتی ہیں۔

ج۔ ماضی میں درمیان والے حرف کے نیچے زیر ہو تو اس کے مضارع میں درمیان والے حرف (عین کلمے) پر زبر اور زیر دو حرکات آتی ہیں۔

د۔ ماضی میں درمیان والے حرف پر پیش ہے تو اس کے مضارع میں درمیان والے حرف پر بھی پیش ہی آتی ہے۔

علمائے لغت نے ثلاثی مجرّد کے تمام افعال پر غور کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ماضی اور مضارع میں درمیان والے حرف (یعنی عین کلمے) کی حرکت کے لحاظ سے تمام افعال چھے اقسام کے تحت آتے ہیں۔ انھوں نے ان اقسام کا نام ابواب رکھ دیا اور ہر قسم سے ایک ایک فعل لے کر اس سے اس باب کو موسوم کر دیا۔ یہ چھے ابواب درج ذیل ہیں:

۱۔ نَصَرَ یَنْصُرُ ۲۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ

۳۔ سَمِعَ یَسْمَعُ فَتَحَ یَفْتَحُ

۵۔ کَرُمَ یَکْرُمُ حَسِبَ یَحْسِبُ

اگر یہ پوچھا جائے کہ دَخَلَ یَدْخُلُ کس باب سے ہے تو جواب ہوگا باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے۔ جَلَسَ یَجْلِسُ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ شَرِبَ یَشْرَبُ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے۔ ذَهَبَ یَذْهَبُ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے۔ حَسُنَ یَحْسُنُ باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے۔ ڈکشنریوں وغیرہ میں اختصار کی خاطر

باب کا حوالہ دیتے وقت صرف اس کا پہلا حرف لکھ دیا جاتا ہے' یعنی باب نَصَرَ یَنْصُرُ کے لیے 'ن'، ضَرَبَ یَضْرِبُ کے لیے 'ض'۔ سَمِعَ یَسْمَعُ کے لیے 'س'، فَتَحَ یَفْتَحُ کے لیے 'ف'۔ کَرُمَ یَکْرُمُ کے لیے 'ک'، اور حَسِبَ یَحْسِبُ کے لیے 'ح'۔

ابواب کی مذکورہ بالا ترتیب ان کے کثرتِ استعمال کے اعتبار سے ہے یعنی سب سے زیادہ افعال باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے آتے ہیں' پھر ضَرَبَ یَضْرِبُ سے۔ پہلے تین ابواب زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

ابوابِ ثلاثی مجرّد کی مثالیں

(مثالوں میں ماضی اور مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ لکھ کر قوسین کے اندر اس کا مصدری معنی دیا جائے گا)۔

۱۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ: (عین کلمہ پہ ماضی میں زبر، مضارع میں پیش)

دَخَلَ یَدْخُلُ (داخل ہونا)
خَرَجَ یَخْرُجُ (باہر نکلنا)
قَتَلَ یَقْتُلُ (قتل کرنا)
کَتَبَ یَکْتُبُ (لکھنا)
مَکَرَ یَمْکُرُ (مکر کرنا)
حَدَثَ یَحْدُثُ (واقع ہونا)
طَلَبَ یَطْلُبُ (طلب کرنا)
حَضَرَ یَحْضُرُ (آنا)
نَثَرَ یَنْثُرُ (بکھیرنا)
[illegible] (ترو تازہ ہونا)

نَظَرَ یَنْظُرُ (دیکھنا)
نَقَرَ یَنْقُرُ (کھودنا۔ کھجلانا)
نَشَرَ یَنْشُرُ (شائع کرنا۔ آری سے چیرنا)
اَمَرَ یَاْمُرُ (حکم دینا)
رَفَضَ یَرْفُضُ (چھوڑنا)
تَرَکَ یَتْرُکُ (ترک کرنا)
نَفَذَ یَنْفُذُ (گزرنا۔ نفوذ کرنا)
نَقَلَ یَنْقُلُ (منتقل کرنا)
اَکَلَ یَاْکُلُ (کھانا)
فَسَدَ یَفْسُدُ (خراب ہونا)

هَرَبَ يَهْرُبُ (بھاگنا)
غَرَبَ يَغْرُبُ (غروب ہونا)
شَرَقَ يَشْرُقُ (طلوع ہونا۔ چمکنا)
سَجَدَ يَسْجُدُ (سجدہ کرنا)
حَصَلَ يَحْصُلُ (باقی رہ جانا۔ حاصل کرنا)

خَطَبَ يَخْطُبُ (تقریر کرنا، خطبہ دینا)
طَلَعَ يَطْلُعُ (طلوع ہونا)
سَقَطَ يَسْقُطُ (گرنا)
فَرَغَ يَفْرُغُ (خالی ہونا)
بَلَغَ يَبْلُغُ (پہنچنا)

۲۔ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ: (عین کلمہ پر ماضی میں زبر، مضارع میں زیر)

جَلَسَ يَجْلِسُ (بیٹھنا)
نَظَمَ يَنْظِمُ (پرونا)
نَسَجَ يَنْسِجُ (بُننا)
كَذَبَ يَكْذِبُ (جھوٹ بولنا)
غَسَلَ يَغْسِلُ (دھونا)
غَلَبَ يَغْلِبُ (غالب ہونا)
قَدَرَ يَقْدِرُ (قادر ہونا)
صَبَرَ يَصْبِرُ (صبر کرنا۔ ڈٹ جانا)
غَفَرَ يَغْفِرُ (ڈھانپنا۔ بخشنا)
نَزَلَ يَنْزِلُ (اترنا۔ فروکش ہونا)
فَقَدَ يَفْقِدُ (کھو دینا)
كَسَرَ يَكْسِرُ (توڑ دینا)
كَنَزَ يَكْنِزُ (دولت جمع کرنا۔ خزانہ بنانا)
كَسَبَ يَكْسِبُ (کمانا)
قَصَدَ يَقْصِدُ (قصد کرنا)
حَفَلَ يَحْفِلُ (اکٹھے ہونا۔ بھرنا)

ظَلَمَ يَظْلِمُ (ظلم کرنا)
فَصَلَ يَفْصِلُ (جدا کرنا / الگ کرنا)
عَرَضَ يَعْرِضُ (پیش آنا۔ ظاہر ہونا، پیش کرنا)
عَرَفَ يَعْرِفُ (حواس کے ذریعے معلوم کرنا، جاننا)
حَجَزَ يَحْجِزُ (ریزرو یا خاص کرنا۔ جدا کرنا، رکاوٹ ڈالنا)
حَرَمَ يَحْرِمُ (محروم کرنا۔ کوئی چیز نہ دینا)
صَرَفَ يَصْرِفُ (رُخ پھیر دینا)
حَمَلَ يَحْمِلُ (بوجھ اٹھانا)
سَفَرَ يَسْفِرُ (پردہ ہٹانا، منکشف کرنا)
كَظَمَ يَكْظِمُ (غصہ پی جانا)
كَشَفَ يَكْشِفُ (پردہ ہٹانا)
قَسَمَ يَقْسِمُ (تقسیم کرنا)
حَلَفَ يَحْلِفُ (قسم کھانا)
حَلَقَ يَحْلِقُ (بال مونڈنا)
حَرَصَ يَحْرِصُ (لالچ کرنا۔ شدید رغبت ہونا)
غَرَسَ يَغْرِسُ (پودا لگانا)

۳۔ باب سَمِعَ يَسْمَعُ: (عین کلمہ کے نیچے ماضی میں زیر اور مضارع میں اس پر زبر)

شَرِبَ یَشْرَبُ (پینا) | حَفِظَ یَحْفَظُ (محفوظ کرنا۔ زبانی یاد کرنا)
حَمِدَ یَحْمَدُ (تعریف کرنا) | فَهِمَ یَفْهَمُ (سمجھنا)
لَبِسَ یَلْبَسُ (پہننا) | فَرِقَ یَفْرَقُ (بہت خوفزدہ ہونا)
قَدِمَ یَقْدَمُ (آنا۔ قدم بڑھانا) | ظَفِرَ یَظْفَرُ (غالب آنا۔ کسی پہ قابو پانا)
فَشِلَ یَفْشَلُ (سست پڑجانا۔ بزدل ہونا۔ ناکام ہونا) | خَرِبَ یَخْرَبُ (ویران ہونا)
نَفِدَ یَنْفَدُ (خرچ ہوکر ختم ہوجانا) | رَبِحَ یَرْبَحُ (تجارت وغیرہ میں نفع ہونا)
عَلِمَ یَعْلَمُ (جاننا) | رَکِبَ یَرْکَبُ (سوار ہونا)
سَلِمَ یَسْلَمُ (سلامت رہنا۔ محفوظ ہونا) | لَعِبَ یَلْعَبُ (کھیلنا)
قَنِطَ یَقْنَطُ (مایوس ہونا) | تَعِبَ یَتْعَبُ (تھکنا)
نَدِمَ یَنْدَمُ (پشیمان ہونا) | خَسِرَ یَخْسَرُ (گھاٹا ہونا)
خَجِلَ یَخْجَلُ (شرمندہ ہونا) | فَرِحَ یَفْرَحُ (خوش ہونا)
أَسِفَ یَأْسَفُ (افسوس کرنا) | غَضِبَ یَغْضَبُ (غصے ہونا)
أَذِنَ یَأْذَنُ (اجازت دینا۔ حکم دینا) | خَضِرَ یَخْضَرُ (سبز ہونا)
غَرِقَ یَغْرَقُ (ڈوبنا) | حَمِرَ یَحْمَرُ (سرخ ہونا)
حَزِنَ یَحْزَنُ (غمگین ہونا) | عَوِرَ یَعْوَرُ (کانا ہونا)
عَطِشَ یَعْطَشُ (پیاسا ہونا) | حَوِلَ یَحْوَلُ (بھینگا ہونا)
نَضِجَ یَنْضَجُ (پھل وغیرہ کا پکنا) | رَحِمَ یَرْحَمُ (رحم کرنا)
مَرِضَ یَمْرَضُ (بیمار ہونا) | شَبِعَ یَشْبَعُ (سیر ہونا)

۴۔ باب فَتَحَ یَفْتَحُ: (عین کلمہ پر ماضی اور مضارع دونوں میں زبر)

ذَهَبَ یَذْهَبُ (جانا) | دَفَعَ یَدْفَعُ (دھکیلنا۔ دور کرنا)
مَدَحَ یَمْدَحُ (تعریف کرنا) | رَفَعَ یَرْفَعُ (بلند کرنا)
نَجَحَ یَنْجَحُ (کامیاب ہونا) | لَمَعَ یَلْمَعُ (چمکنا)
طَبَخَ یَطْبَخُ (پکانا) | فَزَعَ یَفْزَعُ (ڈرنا)

ذَبَحَ یَذْبَحُ (ذبح کرنا)
مَنَعَ یَمْنَعُ (دینے سے انکار کرنا)
شَرَحَ یَشْرَحُ (تشریح کرنا۔ کھولنا)
جَمَعَ یَجْمَعُ (اکٹھا کرنا۔ جمع کرنا)
نَفَعَ یَنْفَعُ (فائدہ دینا)
سَبَحَ یَسْبَحُ (تیرنا)
فَخَرَ یَفْخَرُ (فخر کرنا)
سَخَرَ یَسْخَرُ (مذاق کرنا)
ذَخَرَ یَذْخَرُ (ذخیرہ کرنا)
جَرَحَ یَجْرَحُ (زخم لگانا)
قَطَعَ یَقْطَعُ (کاٹنا)
زَرَعَ یَزْرَعُ (اُگانا)
بَعَثَ یَبْعَثُ (بھیجنا۔ جی اٹھانا)

نَبَحَ یَنْبَحُ (بھونکنا)
مَهَدَ یَمْهَدُ (بچھانا)
فَسَحَ یَفْسَحُ (جگہ میں کشادگی پیدا کرنا)
مَسَحَ یَمْسَحُ (پونچھنا۔ مسح کرنا)
نَسَخَ یَنْسَخُ (زائل کرنا۔ منسوخ کرنا۔ نقل کرنا)
سَأَلَ یَسْأَلُ (پوچھنا۔ سوال کرنا)
مَلَأَ یَمْلَأُ (بھر دینا)
زَأَرَ یَزْأَرُ (شیر کا دھاڑنا)
قَرَأَ یَقْرَأُ (پڑھنا)
نَشَأَ یَنْشَأُ (پروان چڑھنا)
مَهَرَ یَمْهَرُ (ماہر ہونا)
بَحَثَ یَبْحَثُ (تلاش کرنا)
طَرَحَ یَطْرَحُ (پھینکنا۔ ایک طرف ڈال دینا)

۵۔ باب **کَرُمَ یَکْرُمُ**: (عین کلمہ پر ماضی اور مضارع دونوں میں پیش)

عَظُمَ یَعْظُمُ (عظیم ہونا)
حَسُنَ یَحْسُنُ (اچھا ہونا۔ خوبصورت ہونا)
جَمُلَ یَجْمُلُ (خوبصورت ہونا)
صَغُرَ یَصْغُرُ (چھوٹا ہونا)
کَبُرَ یَکْبُرُ (بڑا ہونا)
شَرُفَ یَشْرُفُ (معزز ہونا)
ضَعُفَ یَضْعُفُ (کمزور ہونا)
عَذُبَ یَعْذُبُ (میٹھا ہونا)
مَلُحَ یَمْلُحُ (کھارا ہونا۔ نمکین ہونا)

سَمُنَ یَسْمُنُ (فربہ، موٹا ہونا)
ذَبُلَ یَذْبُلُ (مرجھا جانا)
صَعُبَ یَصْعُبُ (مشکل ہونا)
سَهُلَ یَسْهُلُ (آسان ہونا)
بَعُدَ یَبْعُدُ (دور ہونا)
قَرُبَ یَقْرُبُ (قریب ہونا)
جَبُنَ یَجْبُنُ (بزدل ہونا)
شَجُعَ یَشْجُعُ (بہادر ہونا)
کَثُرَ یَکْثُرُ (زیادہ، کثیر ہونا)

لَطُفَ یَلْطُفُ (لطیف ہونا)
کَثُفَ یَکْثُفُ (کثیف ہونا)
صَلُبَ یَصْلُبُ (سخت ہونا)
نَعُمَ یَنْعُمُ (نرم ونازک ہونا)
بَلُغَ یَبْلُغُ (بلیغ ہونا)
فَصُحَ یَفْصُحُ (فصیح ہونا)

ضَخُمَ یَضْخُمُ (ضخیم ہونا)
قَبُحَ یَقْبُحُ (بھدا / بدصورت ہونا)
غَلُظَ یَغْلُظُ (کھردرا / درشت ہونا)
بَخُلَ یَبْخُلُ (بخیل / کنجوس ہونا)
بَلُدَ یَبْلُدُ (کند ذہن ہونا)
حَلُمَ یَحْلُمُ (حلیم / بردبار ہونا)

۶- باب حَسِبَ یَحْسِبُ (عین کلمہ کے نیچے ماضی اور مضارع دونوں میں زیر)

اس باب سے بہت ہی کم افعال آتے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں:

وَرِمَ یَرِمُ (سوجنا)
وَرِثَ یَرِثُ (وارث ہونا)
یَئِسَ یَیْئِسُ (نا امید ہونا)

وَلِیَ یَلِیْ (فائز ہونا / والی / حکمران ہونا)
یَبِسَ یَیْبِسُ (خشک ہونا)

(نوٹ) یَبِسَ اور یَئِسَ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے بھی آتے ہیں۔

جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا۔ پہلے تین الواب میں عین کلمہ کی حرکت ماضی اور مضارع میں مختلف ہوتی ہے جبکہ آخری تین الواب میں عین کلمہ کی حرکت ماضی اور مضارع دونوں میں ایک جیسی ہے۔

الواب ثلاثی مجرّد ایک نظر میں

نمبر شمار	باب کا نام	ماضی میں عین کلمہ کی حرکت	مضارع میں عین کلمہ کی حرکت	مثال
۱	نَصَرَ یَنْصُرُ	زبر (ـَـ)	پیش (ـُـ)	خَرَجَ یَخْرُجُ
۲	ضَرَبَ یَضْرِبُ	زبر (ـَـ)	زیر (ـِـ)	جَلَسَ یَجْلِسُ
۳	سَمِعَ یَسْمَعُ	زیر (ـِـ)	زبر (ـَـ)	شَرِبَ یَشْرَبُ

نمبر شمار	باب کا نام	ماضی میں عین کلمہ کی حرکت	مضارع میں عین کلمہ کی حرکت	مثال
۴	فَتَحَ يَفْتَحُ كَرُمَ يَكْرُمُ حَسِبَ يَحْسِبُ	زبر (ـَـ) پیش (ـُـ) زیر (ـِـ)	زبر (ـَـ) پیش (ـُـ) زیر (ـِـ)	ذَهَبَ يَذْهَبُ حَسُنَ يَحْسُنُ وَرِمَ يَرِمُ

ابواب کی پہچان کے اصول

اگر کسی فعل کی ماضی اور مضارع دونوں معلوم ہوں تو پھر تو آسانی کے ساتھ بتایا جاسکتا ہے کہ یہ فعل ثلاثی مجرد کے چھے ابواب میں سے کس باب سے ہے لیکن اگر ماضی اور مضارع دونوں میں سے صرف ایک معلوم ہو تو پھر باب بتانا ذرا مشکل کام ہے اس کی پہچان کثرتِ مطالعہ اور مشق سے ہی آتی ہے۔ علمائے لغت نے چند اصول بتائے ہیں جو ان ابواب کی پہچان میں کافی مدد دیتے ہیں۔ یہ اصول درج ذیل ہیں۔

۱۔ ماضی میں عین کلمہ کے نیچے زیر صرف دو ابواب میں آتی ہے: باب سَمِعَ يَسْمَعُ اور باب حَسِبَ يَحْسِبُ۔ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ باب حَسِبَ يَحْسِبُ سے بہت ہی کم افعال آتے ہیں۔ اوپر دی گئی پانچ مثالیں آپ یاد رکھیں۔ ان کے سوا اگر کسی فعل کے ماضی کے عین کلمہ کے نیچے زیر ہو تو وہ اغلباً باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہوگا۔

۲۔ مضارع میں عین کلمہ پر پیش صرف دو ابواب میں آتی ہے، باب نَصَرَ يَنْصُرُ اور باب كَرُمَ يَكْرُمُ میں۔ اگر فعل کسی دائمی حالت یا صفت (خوبصورتی، بدصورتی، کوئی خوبی، عیب وغیرہ) کا معنی دیتا ہے تو باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے ہے ورنہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ

۳۔ مضارع میں زیر صرف دو ابواب یعنی باب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور حَسِبَ یَحْسِبُ میں آتی ہے۔ اگر مضارع کا صیغہ دیا ہوا ہو اور عین کلمے کے نیچے زیر ہو اور وہ باب حَسِبَ یَحْسِبُ کی گنتی کی چند مثالوں میں سے نہیں تو وہ اغلباً باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہو گا۔

۴۔ اگر ماضی کا صیغہ دیا ہو اور اس کے عین کلمہ پر پیش ہو تو وہ لازماً باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے ہو گا کیونکہ ماضی میں عین کلمہ پر پیش صرف باب کَرُمَ یَکْرُمُ میں آتی ہے۔

۵۔ فعل ماضی میں اگر عین کلمہ پر زبر ہو اور اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ (یعنی دوسرا اور آخری یا تیسرا حرف) حرف یاء ہو تو وہ باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہو گا۔

مثالیں:

الف۔ (لام کلمہ یاء اور عین کلمہ پر زبر)

قَضَیٰ یَقْضِیْ (فیصلہ کرنا انجام دینا)	رَمَیٰ یَرْمِیْ (تیر وغیرہ پھینکنا)
شَفَیٰ یَشْفِیْ (شفا دینا)	هَدَیٰ یَهْدِیْ (راہنمائی کرنا)
مَشَیٰ یَمْشِیْ (پیدل چلنا)	حَمَیٰ یَحْمِیْ (حفاظت کرنا)
جَرَیٰ یَجْرِیْ (چلنا دوڑنا)	مَضَیٰ یَمْضِیْ (گزرنا)
کَفَیٰ یَکْفِیْ (کافی ہونا۔ کفایت کرنا)	غَلَیٰ یَغْلِیْ (جوش مارنا)

ب۔ (عین کلمہ پر زبر اور عین کلمہ یاء)

سَارَ یَسِیْرُ (چلنا)	صَاحَ یَصِیْحُ (چیخنا)
سَالَ یَسِیْلُ (بہنا)	مَالَ یَمِیْلُ (مائل ہونا جھکنا)
بَاعَ یَبِیْعُ (بیچنا)	ضَاعَ یَضِیْعُ (ضائع ہونا)
غَابَ یَغِیْبُ (غائب ہونا)	ضَاقَ یَضِیْقُ (تنگ ہونا)

(نوٹ) سیٹ (الف) کی مثالوں میں ماضی مضارع اصل میں یوں تھے:
قَضَیَ یَقْضِیُ، شَفَیَ یَشْفِیُ وغیرہ۔ تبدیلی کے بعد قَضَیٰ یَقْضِیْ اور مَضَیٰ یَمْضِیْ ہو گئے اور سیٹ (ب) کی مثالوں میں اصل میں اس طرح تھے: سَیَرَ یَسْیِرُ، سَیَلَ

يَسْيِلُ، تبدیلی کے بعد سَارَ يَسِيْرُ اور سَالَ يَسِيْلُ ہو گئے۔

۶۔ فعل ماضی میں اگر عین کلمہ پر زبر ہو اور اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ واؤ ہو تو وہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہوگا۔

مثالیں:

الف۔ (عین کلمہ واؤ اور اس پر زبر)

فَازَ يَفُوْزُ (کامیاب ہونا)	صَامَ يَصُوْمُ (روزہ رکھنا)
فَاتَ يَفُوْتُ (چلے جانا۔ ہاتھ سے نکل جانا)	مَاتَ يَمُوْتُ (مرنا)
دَارَ يَدُوْرُ (چکر کاٹنا۔ گھومنا)	سَادَ يَسُوْدُ (سردار ہونا)
جَاعَ يَجُوْعُ (بھوکا ہونا)	دَامَ يَدُوْمُ (دائم ہونا)

ب۔ (لام کلمہ واؤ اور عین کلمہ پر زبر)

دَعَا يَدْعُوْ (بلانا۔ پکارنا)	عَفَا يَعْفُوْ (معاف کرنا)
صَفَا يَصْفُوْ (صاف ہونا)	غَزَا يَغْزُوْ (حملہ کرنا۔ چڑھائی کرنا)
عَلَا يَعْلُوْ (بلند ہونا)	دَنَا يَدْنُوْ (قریب ہونا)
غَلَا يَغْلُوْ (گراں قیمت ہونا)	نَجَا يَنْجُوْ (نجات پانا)

(نوٹ) سیٹ (الف) کی مثالوں میں ماضی، مضارع اصل میں اس طرح تھے: فَوَزَ يَفْوُزُ، صَوَمَ يَصْوُمُ۔ سیٹ (ب) میں اصل میں یوں تھے، دَعَوَ يَدْعُوُ، عَفَوَ يَعْفُوُ وغیرہ۔

۷۔ اگر فعل ماضی میں عین کلمہ شدّ والا ہو تو متعدی ہونے کی صورت میں اکثر و بیشتر باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے اور لازم ہونے کی صورت میں غالباً باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے ہوگا۔

مثالیں:

الف۔ (عین کلمہ مشدّد، فعل متعدی۔ لہٰذا باب نَصَرَ يَنْصُرُ)

سَرَّ يَسُرُّ (خوش کرنا)	جَرَّ يَجُرُّ (گھسیٹنا)
مَدَّ يَمُدُّ (کھینچنا۔ پھیلانا)	رَدَّ يَرُدُّ (لوٹانا)

مَنَّ یَمُنُّ	(احسان کرنا)	ضَرَّ یَضُرُّ	(ضرر پہنچانا)
شَقَّ یَشُقُّ	(پھاڑنا)	دَلَّ یَدُلُّ	(راہنمائی کرنا۔ دلالت کرنا)
سَبَّ یَسُبُّ	(گالی دینا)	سَدَّ یَسُدُّ	(بند کرنا۔ رکاوٹ کرنا)
غَرَّ یَغُرُّ	(دھوکا دینا)	ذَمَّ یَذُمُّ	(مذمت کرنا)
صَدَّ یَصُدُّ	(روکنا۔ ہٹانا)	صَبَّ یَصُبُّ	(انڈیلنا)
حَلَّ یَحُلُّ	(کھولنا)	ضَمَّ یَضُمُّ	(شامل کرنا)
دَقَّ یَدُقُّ	(کھٹکھٹانا۔ پیٹنا)	حَثَّ یَحُثُّ	(اکسانا)

ب۔ (عین کلمہ مشدد، فعل لازم۔ لہذا باب ضَرَبَ یَضْرِبُ)

ضَلَّ یَضِلُّ	(گمراہ ہونا)	فَرَّ یَفِرُّ	(بھاگنا۔ فرار ہونا)
قَلَّ یَقِلُّ	(قلیل ہونا)	ذَلَّ یَذِلُّ	(ذلیل ہونا)
جَلَّ یَجِلُّ	(جلیل ہونا)	رَقَّ یَرِقُّ	(نرم۔ رقیق ہونا)
صَحَّ یَصِحُّ	(صحیح ہونا)	جَفَّ یَجِفُّ	(خشک ہونا)

(نوٹ) سیٹ (الف) کی مثالوں میں ماضی، مضارع اصل میں یوں تھے: مَدَدَ یَمْدُدُ۔ رَدَدَ یَرْدُدُ۔ سیٹ (ب) کی مثالوں میں یہ اصل میں یوں تھے: ضَلَلَ یَضْلِلُ، فَرَرَ یَفْرِرُ۔

۸۔ فعل ماضی میں اگر درمیان والے حرف پر زبر ہو اور اس کا پہلا حرف واؤ ہو تو وہ غالباً باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے ہوگا۔

مثالیں:

وَعَدَ یَعِدُ	(وعدہ کرنا)	وَصَلَ یَصِلُ	(پہنچنا۔ ملنا)
وَجَدَ یَجِدُ	(پانا)	وَلَدَ یَلِدُ	(جنم دینا)
وَقَفَ یَقِفُ	(کھڑا ہونا)	وَجَبَ یَجِبُ	(واجب ہونا)
وَصَفَ یَصِفُ	(وصف کرنا)	وَزَنَ یَزِنُ	(تولنا)
وَرَدَ یَرِدُ	(وارد ہونا)	وَفَدَ یَفِدُ	(وفد آنا)

وَزَرَ يَزِرُ (بوجھ اٹھانا) | وَثَبَ يَثِبُ (جست لگانا)

(نوٹ) اصل میں یہ ماضی، مضارع اس طرح تھے: وَعَدَ يَوْعِدُ، وَصَلَ يَوْصِلُ (ضَرَبَ يَضْرِبُ کے وزن پر)

۹۔ باب فَتَحَ يَفْتَحُ کے ہر فعل کا درمیان والا یا آخری حرف (یعنی عین کلمہ یا لام کلمہ) دونوں میں سے کوئی ایک حرف اغلباً حروف حلقیہ (یعنی ہمزہ۔ حاء۔ خاء۔ عین غین۔ هاء) میں سے ہوگا۔ لہذا جس فعل کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرفِ حلقی نہ ہو وہ اغلباً باب فَتَحَ يَفْتَحُ سے نہیں ہوگا۔ (دیکھیے باب فَتَحَ يَفْتَحُ کی مثالیں)

۱۰۔ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے آنے والے افعال عارضی حالت یا صفت کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے آنے والے افعال مستقل یا دائمی حالت یا صفت کو ظاہر کرتے ہیں۔ پس اگر فعل کوئی ایسی حالت یا صفت بیان کرے جو کچھ وقت کے بعد دور ہو جانے والی ہو تو وہ باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہوگا اور اگر وہ کسی ایسی حالت یا صفت کو بیان کرے جو مستقل یا دائمی ہو تو وہ باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے ہوگا۔ مثلاً فَرِحَ يَفْرَحُ (خوش ہونا) غَضِبَ يَغْضَبُ (غصے ہونا) عارضی حالت ہیں، جبکہ جَمُلَ يَجْمُلُ (صاحبِ جمال ہونا) حَسُنَ يَحْسُنُ (حسین ہونا) پیدائشی یعنی دائمی اوصاف ہیں۔

باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں۔

تمرین (۱)

ابواب ثلاثی مجرد کون سے ہیں۔ کوئی سے تین ابواب کی پانچ مثالیں لکھیے۔

تمرین (۲)

ذیل میں جن افعال کے ماضی مضارع دیے گئے ہیں ان کے باب لکھیے:

غَسَلَ يَغْسِلُ۔ حَمِدَ يَحْمَدُ۔ بَلُدَ يَبْلُدُ۔ كَتَبَ يَكْتُبُ۔ وَرِثَ يَرِثُ۔ شَرِبَ يَشْرَبُ۔ قَطَعَ يَقْطَعُ۔ مَرَّ يَمُرُّ۔ مَدَحَ يَمْدَحُ۔ حَزِنَ يَحْزَنُ۔

تمرین (۳)

مندرجہ ذیل افعال کے ابواب لکھیے:

يَخْضُرُ۔ قَلَّ۔ مَدَّ۔ فَصُحَ۔ يَقْرَأُ۔ يَعْفُوْ۔ مَشَى۔ سَارَ۔ وَعَدَ۔ دَفَعَ۔

ثلاثی مجرّد کے مصدر کے اوزان

مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو خود کسی کلمہ سے نہیں نکلتا لیکن اس سے بہت سے کلمات (افعال اور اسماء) نکلتے ہیں۔ مصدر میں کام تو پایا جاتا ہے لیکن زمانہ نہیں پایا جاتا۔

ثلاثی مجرد کے اوزان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کے مصدر معلوم کرنے کے بارے میں چند اصول درج ذیل ہیں:

۱۔ اگر فعل متعدی ہو لیکن کسی حرفت یا پیشے کا معنی نہ دیتا ہو تو اس کا مصدر فَعْلًا کے وزن پر ہو گا، جیسے:

أَخَذَ يَأْخُذُ أَخْذًا۔ ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا۔ فَهِمَ يَفْهَمُ فَهْمًا
قَتَلَ يَقْتُلُ قَتْلًا۔

۲۔ اگر فعل باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہو، لازم ہو، لیکن رنگ، جسمانی عمل، کوشش یا کسی مستقل معنی کو بیان نہ کرے تو اس کا مصدر فَعَلًا کے وزن پر آئے گا، جیسے:

فَرِحَ فَرَحًا۔ تَعِبَ تَعَبًا۔ غَضِبَ غَضَبًا۔ حَزِنَ حَزَنًا۔

۳۔ اور اگر فعل باب سَمِعَ يَسْمَعُ سے ہو، لازم ہو اور رنگ کا معنی دے تو اس کا مصدر اکثر فُعْلَةٌ کے وزن پر آئے گا، جیسے: خَضِرَ خُضْرَةً۔ حَمِرَ حُمْرَةً۔

۴۔ اور اگر وہ جسمانی کوشش اور عمل کا معنی دے تو فُعُوْلًا کے وزن پر آئے گا، جیسے:

قَدِمَ قُدُوْمًا۔ صَعِدَ صُعُوْدًا۔

۵۔ اگر فعل ثلاثی کی ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو (یعنی عین کلمہ پر زبر ہو) فعل لازم ہو،

اس میں کوئی حرفِ علت نہ ہو (یعنی تینوں حروف صحیح ہوں) انکار اور رکنے، اضطراب، پریشانی، حرکت، مرض، آواز یا حرفت کا معنی نہ دے تو اس کا مصدر فُعُولًا کے وزن پر آئے گا، جیسے:

نَزَلَ نُزُولًا۔ سَجَدَ سُجُودًا۔ قَعَدَ قُعُودًا۔ رَكَعَ رُكُوعًا۔

۶۔ اگر اس میں عین کلمہ حرفِ علت ہو تو اس کا مصدر بالعموم فَعْلًا کے وزن پر ہوگا، سَارَ سَيْرًا، فَازَ فَوْزًا، سَالَ سَيْلًا، مَالَ مَيْلًا، نَامَ نَوْمًا، صَامَ صَوْمًا۔ یا فِعَالًا کے وزن پر ہوگا جیسے: قَامَ قِيَامًا۔ صَامَ صِيَامًا۔ غَابَ غِيَابًا۔

۷۔ اگر وہ انکار یا رکنے پر دلالت کرے تو مصدر فِعَالًا کے وزن پر ہوگا، جیسے:
أَبَى إِبَاءً (انکار کرنا)۔

۸۔ اگر وہ اضطراب، حرکت یا پریشانی پر دلالت کرے تو مصدر فَعَلَانًا کے وزن پر ہوگا، جیسے: خَفَقَ خَفَقَانًا (دھڑکنا) غَلَى غَلَيَانًا (جوش مارنا)۔

۹۔ اگر وہ مرض پر دلالت کرے تو اس کا وزن فُعَالًا کے وزن پر ہوگا، جیسے:
سَعَلَ سُعَالًا (کھانسنا) زَكَمَ زُكَامًا (زکام ہونا) صَدَعَ صُدَاعًا (سر درد ہونا)

۱۰۔ اگر وہ کسی قسم کی آواز کا معنی دے تو اس کا مصدر فَعِيلًا اور فُعَالًا کے وزن پر ہوگا، جیسے: شَهَقَ شَهِيقًا (شدید آواز) زَأَرَ زَئِيرًا (شیر کا دھاڑنا)

۱۱۔ اگر وہ حرفت یا پیشے پر دلالت کرے تو مصدر بالعموم فِعَالَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: خَاطَ خِيَاطَةً (کپڑے کی سلائی۔ درزی کا پیشہ) تَجَرَ تِجَارَةً (تجارت کرنا) صَاغَ صِيَاغَةً (سونے چاندی سے چیزیں بنانا)۔

۱۲۔ باب كَرُمَ يَكْرُمُ سے آنے والے تمام افعال لازم ہیں۔ ان کے مصادر کے اوزان فَعَالَةٌ یا فُعُولَةٌ کے وزن پر آتے ہیں، جیسے:

ا۔ شَجُعَ شَجَاعَةً۔ فَصُحَ فَصَاحَةً۔ ظَرُفَ ظَرَافَةً۔ خَطُبَ خَطَابَةً۔ ضَخُمَ ضَخَامَةً۔ بَلُغَ بَلَاغَةً۔ قَبُحَ قَبَاحَةً۔ بَلُدَ بَلَادَةً۔

ب۔ صَعُبَ صُعُوبَةً۔ سَهُلَ سُهُولَةً۔ عَذُبَ عُذُوبَةً۔ بَطُلَ بُطُولَةً۔

يُرُدُ بُرُوْدَةً۔

۱۳۔ وحدت بتانے کے لیے فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: جَلْسَةٌ (ایک دفعہ بیٹھنا)۔ قَعْدَةٌ (ایک دفعہ بیٹھنا)۔ رَكْعَةٌ (ایک دفعہ رکوع کرنا)۔

۱۴۔ قسم بتانے کے لیے فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: جِلْسَةٌ۔ قِعْدَةٌ (خاص قسم کا بیٹھنا)۔ وِثْبَةٌ (خاص طرح سے جست لگانا)۔ مثلاً کہیں: جَلَسَ التِّلْمِيْذُ جِلْسَةَ الْاُسْتَاذِ (طالب علم استاد کے بیٹھنے کی طرح بیٹھا)۔

مصدر میمی: یہ اصلی مصدر سے بنایا جاتا ہے۔ اس کے شروع میں میم آتی ہے اس لیے اسے مصدر میمی کہتے ہیں۔ یہ معنی اور تاکید میں اصل مصدر سے قوی تر ہوتا ہے۔ اصل مصدر سے تو تثنیہ اور جمع کے صیغے آتے ہیں لیکن مصدر میمی صرف مفرد کے صیغے میں استعمال ہوتا ہے اس سے تثنیہ اور جمع کا صیغہ لانا جائز نہیں۔ یہ مَفْعَلاً اور مَفْعِلاً کے وزن پر آتا ہے، جیسے، مَقْدَمًا (آنا) مَلْعَبًا (کھیلنا)۔ مَسْقَطًا (گرنا)۔ مَوْصِلاً (پہنچنا)۔ مَرْجِعًا (لوٹنا)۔ مَوْعِدًا (وعدہ کرنا)۔

ابواب ثلاثی مجرد کی خصوصیات

ابواب ثلاثی مجرد کی بیشتر خصوصیات ان ابواب کے اصولوں کے ضمن میں بیان کی جاچکی ہیں۔ یہاں ان ابواب کی تمام اہم خصوصیات یکجا طور پر الگ سے بیان کی جاتی ہیں:

لفظی خصوصیات:

۱۔ اگر ماضی میں عین کلمہ پر زبر ہو اور عین کلمہ یا لام کلمہ یاء ہو تو وہ باب ضَرَبَ يَضْرِبُ سے آتا ہے، جیسے: سَارَ يَسِيْرُ۔ قَضَى يَقْضِيْ وغیرہ۔

۲۔ اگر ماضی میں عین کلمہ پر زبر ہو اور اس کا عین کلمہ یا لام کلمہ واؤ ہو تو وہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہوگا، جیسے: فَازَ يَفُوْزُ۔ دَعَا يَدْعُوْ وغیرہ۔

۳۔ اگر عین کلمہ شدّ والا ہو اور فعل متعدی ہو تو اکثر و بیشتر باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے آئے گا جیسے مَدَّ یَمُدُّ وغیرہ۔

۴۔ اگر عین کلمہ شدّ والا ہو اور فعل لازم ہو تو اکثر و بیشتر باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے آئے گا، جیسے: ضَلَّ یَضِلُّ وغیرہ۔

۵۔ اگر ماضی میں عین کلمہ پر زبر ہو اور اس کا فاء کلمہ واؤ ہو تو وہ اکثر و بیشتر باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے آتا ہے، جیسے وَعَدَ یَعِدُ وغیرہ۔

۶۔ باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے زیادہ تر وہ افعال آتے ہیں جن کا عین یا لام کلمہ حرفِ حلق ہو، جیسے: ذَهَبَ یَذْهَبُ۔ قَطَعَ یَقْطَعُ وغیرہ۔

۷۔ باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے تینوں صحیح حروف کے صرف دو افعال آتے ہیں: حَسِبَ یَحْسِبُ (گمان کرنا) اور نَعِمَ یَنْعِمُ (شاداب ہونا)۔ گنتی کے چند افعال ایسے ہیں جن کا فاء کلمہ واؤ یا یاء ہے، جیسے: وَرِمَ یَرِمُ، وَرِثَ یَرِثُ، یَبِسَ یَیْبِسُ، یَئِسَ یَیْئِسُ۔

نوٹ) ان لفظی خصوصیات کی مثالیں ابواب کی پہچان کے اصول کے تحت بیان کی جا چکی ہیں۔

معنوی خصوصیات:

۱۔ باب نَصَرَ یَنْصُرُ اور ضَرَبَ یَضْرِبُ دونوں غلبہ ظاہر کرنے کے لیے آتے ہیں، جیسے۔ قَاتَلَنِیْ فَقَتَلْتُهٗ (اس نے مجھ سے قتال کیا تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ یعنی قتال میں اس پر میں غالب آگیا)۔ یُبَایِعُنِیْ فَأَبِیْعُهٗ (وہ مجھ سے خرید و فروخت کرتا ہے تو میں اس پر غالب آجاتا ہوں)۔

۲۔ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے آنے والے افعال اکثر لازم ہوتے ہیں اور عارضی اوصاف یا حالتوں مثلاً رنج، خوشی، غصہ، بیماری، رنگ، عیب یا جسمانی حُلیہ بیان کرتے ہیں، جیسے: فَرِحَ یَفْرَحُ (خوش ہونا)، حَزِنَ یَحْزَنُ (غمگین ہونا) وغیرہ۔

۳۔ باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے آنے والے تمام افعال لازم ہیں اور دائمی اور پیدائشی

اوصاف کو ظاہر کرتے ہیں، جیسے : حَسُنَ یَحْسُنُ (حسین ہونا) وغیرہ۔

ابواب ثُلاثی مَزید فیہ

ثلاثی مجرّد کے افعال میں ایک، دو یا تین حرفوں کا اضافہ کرنے سے جو نئے افعال بنتے ہیں انہیں ثلاثی مزید فیہ (= تین حرفی جس میں زیادتی کی گئی) کے افعال کہتے ہیں۔ ان کی گروہ بندی کو ابواب ثُلاثی مزید فیہ کہتے ہیں۔ ان کے نام ان کے مصدر پر رکھے گئے ہیں۔ ثلاثی مجرّد والے تین حروف کو اصلی حروف یا مادہ کہتے ہیں اور اضافہ شدہ حروف کو زائد حروف کہتے ہیں۔ ثلاثی مزید فیہ کے کل بارہ ابواب ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے :-

نمبر شمار	باب کا نام	بنانے کا طریقہ	اضافہ
۱	باب اِفْعَالٌ	اس کی ماضی اَفْعَلَ ہے۔ یعنی ثلاثی مجرّد کی ماضی فَعَلَ/ فَعِلَ/ فَعُلَ کے پہلے حرف (فاء کلمہ) سے پہلے ہمزہ مفتوحہ (اَ) کا اضافہ کرکے، فاء کلمہ کو ساکن کر دینے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے نہ ہو) سے بنتا ہے۔ اس طریقے سے ہم ثلاثی مجرّد کے دوسرے افعال کو باب اِفعال سے لا سکتے ہیں، جیسے خَرَجَ سے اَخْرَجَ (فاء کلمہ "خ" سے پہلے "اَ" کا اضافہ کیا، فاء کلمہ "خ" کو ساکن کیا۔ عین کلمہ "ر" پر پہلے سے زبر موجود تھی۔ فَہِمَ سے اَفْہَمَ۔ کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔	ایک حرف کا اضافہ

نمبر شمار	باب کا نام	بنانے کا طریقہ	اضافہ
۲	باب تَفْعِیْلٌ	اس کی ماضی فَعَّلَ ہے۔ یعنی یہ باب ثلاثی مجرّد کی ماضی (فَعُلَ) کے عین کلمہ کو مشدّد (شدوالا مضعّف) کرنے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) سے بنتا ہے، جیسے: دَرَسَ سے دَرَّسَ، عَلِمَ سے عَلَّمَ، کَرُمَ سے کَرَّمَ۔	ایک حرف کا اضافہ
۳	باب مُفَاعَلَه	اس کی ماضی فَاعَلَ ہے۔ یعنی ثلاثی مجرّد (فَعِلَ) کے فاء کلمہ کے بعد الف بڑھانے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) سے بنتا ہے، جیسے: قَتَلَ سے قَاتَلَ (قَ + ا + تَلَ)، فَہِمَ سے فَاہَمَ۔ ضَرَبَ سے ضَارَبَ۔	ایک حرف کا اضافہ
۴	باب اِنْفِعَالٌ	اس کی ماضی اِنْفَعَلَ ہے۔ یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعَلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ (اِ) اور نون ساکن (نْ) کا اضافہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے: کَسَرَ سے اِنْکَسَرَ (اِنْ + کَسَرَ)۔ قَلَبَ سے اِنْقَلَبَ۔ حَصَرَ سے اِنْحَصَرَ۔	دو حرفوں کا اضافہ
۵	باب اِفْتِعَالٌ	اس کی ماضی اِفْتَعَلَ ہے، یعنی ثلاثی مجرّد کی ماضی (فَعُلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ (اِ) اور فاء کلمہ کے بعد تاء مفتوحہ (تَ) کا اضافہ کرنے اور فاء کلمہ کو ساکن	دو حرفوں کا اضافہ

نمبر شمار	باب کا نام	بنانے کا طریقہ	اضافہ
		کرنے سے بنتا ہے۔ پس رَفَعَ سے اِرْتَفَعَ (اِ + رْ + تَ + فَعَ)۔ نَشَرَ سے اِنْتَشَرَ۔ قَرُبَ سے اِقْتَرَبَ بنے گا۔ عین کلمہ پر زبر ڈال دیتے ہیں۔	
۶	باب اِفْعِلَال	اس کی ماضی اِفْعَلَّ ہے۔ یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعِلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ (اِ) بڑھانے، فاء کلمہ کو ساکن کرنے، عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) اور لام کلمہ کو مشدد (شد والا۔ مضعّف) کرنے سے بنتا ہے۔ پس خَضِرَ سے اِخْضَرَّ (اِ + خْ + ضَ + رَّ)، حَمِرَ سے اِحْمَرَّ، حَوِلَ سے اِحْوَلَّ بنے گا۔	دو حروف کا اضافہ
۷	باب تَفَاعُل	اس کی ماضی تَفَاعَلَ ہے۔ یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعِلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے تاء مفتوحہ (تَ) اور فاء کلمہ کے بعد الف بڑھانے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) سے بنتا ہے، چنانچہ نَظَرَ سے تَنَاظَرَ (تَ + نَ + ا + ظَرَ)، رَحِمَ سے تَرَاحَمَ اور قَرُبَ سے تَقَارَبَ بنے گا۔	دو حروف کا اضافہ
۸	باب تَفَعُّل	اس کی ماضی تَفَعَّلَ ہے۔ یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعِلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے تاء مفتوحہ (تَ) بڑھانے اور	دو حروف کا اضافہ

نمبر شمار	باب کا نام	بنانے کا طریقہ	اضافہ
		عین کلمہ کو مشدد (مُضاعف) کرنے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) سے بنتا ہے۔ پس نَزَلَ سے تَنَزَّلَ (تَ + نَزَّ + لَ)، عَلِمَ سے تَعَلَّمَ، قَرُبَ سے تَقَرَّبَ بنے گا۔	
۹	بابِ اِسْتِفْعَالٌ	اس کی ماضی اِسْتَفْعَلَ ہے یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعُلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ، سین ساکن اور تاء مفتوحہ (اِسْتَ) بڑھانے، فاء کلمہ کو ساکن کرتے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے (اگر پہلے سے موجود نہ ہو) سے بنتا ہے پس خَرَجَ سے اِسْتَخْرَجَ (اِسْتَ + خْرَجَ) بنے گا اور عَمِلَ سے اِسْتَعْمَلَ، حَسُنَ سے اِسْتَحْسَنَ۔	تین حروف کا اضافہ
۱۰	بابِ اِفْعِيعَالٌ	اس کی ماضی اِفْعَوْعَلَ ہے، یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعُلَ) کے فا کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ (اِ) بڑھا دینے، عین کلمہ کو دوہرا (مضاعف) کرتے اور دونوں کے درمیان میں واؤ ساکن کا اضافہ کرنے، فاء کلمہ کو ساکن کرنے اور عین کلمہ (دونوں) پر زبر ڈالنے سے بنتا ہے۔ پس خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ (اِ + خْ + شَ + وْ + شَ + نَ) بنے گا اور مَلُحَ سے اِمْلَوْلَحَ، خَلِقَ سے اِخْلَوْلَقَ۔	تین حروف کا اضافہ

نمبر شمار	باب کا نام	بنانے کا طریقہ	اضافہ
۱۱	باب اِفْعِوَّال	اس کی ماضی اِفْعَوَّلَ ہے، یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعِلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ (اِ) اور عین کلمہ کے بعد واؤ مشدّدہ (وّ) بڑھانے، فاء کلمہ کو ساکن کرنے اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے سے بنتا ہے۔ پس خَرِطَ سے اِخْرَوَّطَ (اِ + خْ + رَ + وَّ + طَ) بنے گا۔ اسی طرح اِجْلَوَّذَ ہے۔	تین حروف کا اضافہ
۱۲	باب اِفْعِيلَال	اس باب کی ماضی اِفْعَالَّ ہے، یعنی ثلاثی مجرد کی ماضی (فَعِلَ) کے فاء کلمہ سے پہلے ہمزہ مکسورہ (اِ) اور عین کلمہ کے بعد الف بڑھانے، لام کلمہ کو مشدّد (مضاعف)۔ دوہرا) کرنے اور فاء کلمہ کو ساکن اور عین کلمہ پر زبر ڈالنے سے بنتا ہے۔ پس حَمِرَ سے اِحْمَارَّ (اِ + حْ + مَ + ا + رَّ) دَهِمَ سے اِدْهَامَّ بنے گا۔	تین حروف کا اضافہ

ابواب ثلاثی مزید فیہ کی صرفِ صغیر

صرف صغیر میں بالترتیب ماضی معروف، مضارع معروف، مصدر، اسم فاعل، ماضی مجہول، مضارع مجہول، اسم مفعول، فعل امر حاضر، فعل نہی (حاضر) کا واحد مذکر کا صیغہ دیا جائے گا۔ ہر ایک کی گردان کے باقی تمام صیغے آپ مستقل گردانوں کے مطابق بنا سکتے ہیں۔ مثلاً باب اِفعال سے واحد مذکر غائب کا ماضی کا صیغہ اَکْرَمَ ہے تو اس سے باقی صیغے یوں

بنیں گے: أَكْرَمَا۔ أَكْرَمُوا۔ أَكْرَمَتْ۔ أَكْرَمَتَا۔ أَكْرَمْنَ۔ أَكْرَمْتَ۔ أَكْرَمْتُمَا۔ ... أَكْرَمْنَا۔ یہی حال باقی گردانوں کا ہے۔

باب	ماضی	مضارع	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	فعل امر	فعل نہی
إِفْعَال	أَفْعَلَ	يُفْعِلُ	إِفْعَالًا	مُفْعِلٌ	أُفْعِلَ	يُفْعَلُ	مُفْعَلٌ	أَفْعِلْ	لَاتُفْعِلْ
تَفْعِيل	فَعَّلَ	يُفَعِّلُ	تَفْعِيلًا	مُفَعِّلٌ	فُعِّلَ	يُفَعَّلُ	مُفَعَّلٌ	فَعِّلْ	لَاتُفَعِّلْ
مُفَاعَلَه	فَاعَلَ	يُفَاعِلُ	مُفَاعَلَةً	مُفَاعِلٌ	فُوعِلَ	يُفَاعَلُ	مُفَاعَلٌ	فَاعِلْ	لَاتُفَاعِلْ
اِنْفِعَال	اِنْفَعَلَ	يَنْفَعِلُ	اِنْفِعَالًا	مُنْفَعِلٌ	×	×	×	اِنْفَعِلْ	لَاتَنْفَعِلْ
اِفْتِعَال	اِفْتَعَلَ	يَفْتَعِلُ	اِفْتِعَالًا	مُفْتَعِلٌ	اُفْتُعِلَ	يُفْتَعَلُ	مُفْتَعَلٌ	اِفْتَعِلْ	لَاتَفْتَعِلْ
اِفْعِلَال	اِفْعَلَّ	يَفْعَلُّ	اِفْعِلَالًا	مُفْعَلٌّ	×	×	×	اِفْعَلَّ	لَاتَفْعَلَّ
تَفَاعُل	تَفَاعَلَ	يَتَفَاعَلُ	تَفَاعُلًا	مُتَفَاعِلٌ	تُفُوعِلَ	يُتَفَاعَلُ	مُتَفَاعَلٌ	تَفَاعَلْ	لَاتَتَفَاعَلْ
تَفَعُّل	تَفَعَّلَ	يَتَفَعَّلُ	تَفَعُّلًا	مُتَفَعِّلٌ	تُفُعِّلَ	يُتَفَعَّلُ	مُتَفَعَّلٌ	تَفَعَّلْ	لَاتَتَفَعَّلْ
اِسْتِفْعَال	اِسْتَفْعَلَ	يَسْتَفْعِلُ	اِسْتِفْعَالًا	مُسْتَفْعِلٌ	اُسْتُفْعِلَ	يُسْتَفْعَلُ	مُسْتَفْعَلٌ	اِسْتَفْعِلْ	لَاتَسْتَفْعِلْ
اِفْعِيعَال	اِفْعَوْعَلَ	يَفْعَوْعِلُ	اِفْعِيعَالًا	مُفْعَوْعِلٌ	×	×	×	اِفْعَوْعِلْ	لَاتَفْعَوْعِلْ
اِفْعِوَّال	اِفْعَوَّلَ	يَفْعَوِّلُ	اِفْعِوَّالًا	مُفْعَوِّلٌ	×	×	×	اِفْعَوِّلْ	لَاتَفْعَوِّلْ
اِفْعِيلَال	اِفْعَالَّ	يَفْعَالُّ	اِفْعِيلَالًا	مُفْعَالٌّ	×	×	×	اِفْعَالَّ	لَاتَفْعَالَّ

(نوٹ) ۱۔ پانچ ابواب: اِنْفِعَالٌ۔ اِفْعِلَالٌ۔ اِفْعِيْعَالٌ۔ اِفْعِوَّالٌ اور اِفْعِيْلَالٌ لازم ہیں اس لیے ان سے نہ تو فعل مجہول آتا ہے اور نہ ہی اسم مفعول۔

۲۔ باب اِفعلال سے فعل امر اِفْعَلِلْ اور فعل نہی لَاتَفْعَلِلْ بھی آتا ہے۔ باب تفاعل سے فعل نہی لَاتَتَفَاعَلْ اور باب تفعّل سے لَاتَتَفَعَّلْ بنتا ہے مگر ایک تاء کو حذف کر دینا بھی درست ہے۔ باب اِفعیلال سے فعل امر اِفْعَالِلْ اور اِفْعَالِلْ اور فعل نہی لَاتَفْعَالِلْ اور لَاتَفْعَالِلْ بھی آتے ہیں۔

۳۔ پہلے نو باب (بلکہ باب اِفْعلال کو بھی چھوڑ کر آٹھ ابواب) زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ باقی ابواب سے بہت کم افعال آتے ہیں۔

وضاحت

مضارع کی حرکات:

۱۔ صرف پہلے تین ابواب: افعال۔ تفعیل۔ مفاعلہ کی علامت مضارع پر پیش آتی ہے (يُفْعِلُ۔ يُفَعِّلُ۔ يُفَاعِلُ) باقی نو ابواب کی علامت مضارع پر زبر آتی ہے (جیسے: يَنْفَعِلُ۔ يَفْتَعِلُ۔ يَسْتَفْعِلُ وغیرہ)۔

۲۔ صرف دو ابواب: تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے مضارع میں عین کلمہ پر زبر آتی ہے (يَتَفَعَّلُ۔ يَتَفَاعَلُ) باقی سب ابواب کے عین کلمہ کے نیچے زیر آتی ہے (جیسے: يُفْعِلُ۔ يُفَعِّلُ۔ يُفَاعِلُ۔ يَنْفَعِلُ۔ يَسْتَفْعِلُ وغیرہ)۔

۳۔ باب تَفَعُّلٌ اور تَفَاعُلٌ کے مضارع میں جب دو تاء جمع ہو جائیں تو ایک تاء کو حذف کر دینا جائز ہے۔ جیسے واحد مؤنث غائب اور واحد مذکر حاضر کے صیغے میں تَتَفَعَّلُ/تَفَعَّلُ، تَتَفَاعَلُ/تَفَاعَلُ ہیں اور جیسے جمع مذکر حاضر کے صیغے میں تَتَفَعَّلُوْنَ/تَفَعَّلُوْنَ، تَتَفَاعَلُوْنَ/تَفَاعَلُوْنَ ہیں۔

۴۔ ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب کے مضارع مجہول میں علامت مضارع پر پیش آتی ہے اور عین کلمہ پر زبر، جیسے: يُفْعَلُ، يُفَعَّلُ، يُفَاعَلُ، يُفْتَعَلُ، يُسْتَفْعَلُ

(مضارع معروف) سے یُفْعَلُ، یُفَعَّلُ، یُفَاعَلُ، یُفْتَعَلُ، یُسْتَفْعَلُ (مضارع مجہول)

ماضی مجہول بنانے کا طریقہ: ثلاثی مزید فیہ کے تمام ابواب سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ:

۱۔ عین کلمہ (آخری سے پہلا حرف) کے نیچے زیر لگا دیں۔

۲۔ عین کلمہ سے پہلے جتنے متحرک حروف ہوں ان پر پیش ڈال دیں۔ جیسے: اَفْعَلَ سے اُفْعِلَ، تَفَعَّلَ سے تُفُعِّلَ، اِفْتَعَلَ سے اُفْتُعِلَ، اِسْتَفْعَلَ سے اُسْتُفْعِلَ۔ باب مُفاعلہ اور باب تفاعُلْ سے ماضی مجہول بناتے وقت الف زائدہ واؤ میں بدل جاتا ہے، جیسے: فَاعَلَ سے فُوْعِلَ، تَفَاعَلَ سے تُفُوْعِلَ۔

ہمزہ وصلی وقطعی

ثلاثی مزید فیہ کے آٹھ ابواب کے شروع میں ہمزہ کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ ان میں سے صرف باب اِفعال کا ہمزہ قطعی ہے (یعنی دو لفظوں کو ملا کر پڑھتے وقت بھی برقرار رہتا ہے) جبکہ باقی سات ابواب کا ہمزہ وصلی ہے (یعنی جب اسے کسی اور لفظ کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو گر جاتا ہے) جیسے: وَأَقْبَلَ اور وَاسْتَقْبَلَ (أَقْبَلَ باب افعال سے ہے اس کا ہمزہ قائم رہا جبکہ اِسْتَقْبَلَ کا ہمزہ گر گیا)۔ اسی طرح: فَأَعْلَمَ، فَاسْتَعْلَمَ، فَأَسْلَمَ، فَاسْتَلَمَ میں ہے۔

اسم فاعل اور اسم مفعول

ثلاثی مزید فیہ سے اسم فاعل میں عین کلمہ کے نیچے زیر اور اسم مفعول میں عین کلمہ پر زبر آتی ہے، بس یہی فرق ہے۔ جیسے: یُسَلِّمُ سے مُسَلِّمٌ اسم فاعل اور مُسَلَّمٌ اسم مفعول ہے۔ یُدَرِّسُ سے مُدَرِّسٌ اسم فاعل اور مُدَرَّسٌ اسم مفعول ہے۔

لازم اور متعدی

ثلاثی مزید فیہ کے پانچ ابواب: اِنْفِعَال۔ اِفْعِلَال۔ اِفْعِوَّال۔ اِفْعِیْعَال اور اِفْعِیْلَال لازم ہیں، لہٰذا ان سے نہ تو کوئی فعل مجہول آتا ہے اور نہ ہی اسم مفعول۔ باقی سات ابواب متعدی ہیں۔

فعل امر بنانے کا طریقہ ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغے کو لے کر آخری حرف کو ساکن کر دیں اور اس سے پہلے والے حرف (عین کلمہ) کے نیچے زیر ڈال دیں (سوائے باب تفعّل اور تفاعل کے)، جیسے: اَفْعَلَ سے اَفْعِلْ۔ فَعَّلَ سے فَعِّلْ۔ فَاعَلَ سے فَاعِلْ۔ اِنْفَعَلَ سے اِنْفَعِلْ۔ اِفْتَعَلَ سے اِفْتَعِلْ اِسْتَفْعَلَ سے اِسْتَفْعِلْ۔ اِفْعَوْعَلَ سے اِفْعَوْعِلْ۔ اِفْعَوَّلَ سے اِفْعَوِّلْ۔ اِفْعَلَّ سے اِفْعَلِلْ اور اِفْعَالَّ سے اِفْعَالِلْ (اِفْعَلَّ سے اِفْعَلَّ اور اِفْعَالَّ سے اِفْعَالَّ اور اِفْعَالِّ بھی آتا ہے)

باب تَفَعَّلَ اور باب تَفَاعَلَ سے امر بناتے وقت عین کلمہ پر زبر ہی رہنے دیتے ہیں اور صرف آخری حرف کو ساکن کرتے ہیں، پس ان سے فعل امر تَفَعَّلْ اور تَفَاعَلْ بنے گا۔

فعل امر کی گردان کے باقی صیغے ویسے ہی بنیں گے جیسے ثلاثی مجرد سے بنتے ہیں، مثلاً: اَفْعِلْ۔ اَفْعِلَا۔ اَفْعِلُوْا۔ اَفْعِلِیْ۔ اَفْعِلَا۔ اَفْعِلْنَ۔

فعل نہی بنانے کا طریقہ فعل مضارع سے پہلے لَا لگا کر آخری حرف ساکن کر دیں، جیسے: تُفْعِلُ سے لَا تُفْعِلْ، تَسْتَقْبِلُ سے لَا تَسْتَقْبِلْ۔ تَفْعَلُّ (باب اِفْعِلَال) سے لَا تَفْعَلِلْ اور لَا تَفْعَلَّ۔ تَفْعَوْعِلُ (باب اِفْعِیْعَال) سے لَا تَفْعَوْعِلْ۔ تَفْعَوِّلُ (باب اِفْعِوَّال) سے لَا تَفْعَوِّلْ۔ تَفْعَالُّ (باب اِفْعِیْلَال) سے لَا تَفْعَالِلْ / لَا تَفْعَالَّ / لَا تَفْعَالِّ۔

باب تفعیل کا مصدر پہلے بتایا جا چکا ہے کہ ثلاثی مزید فیہ کے ہر باب کا نام اس کے مصدر پر رکھا گیا ہے۔ اس طرح باب تفعیل کے افعال کے مصدر کا وزن تفعیل ہی ہے لیکن اس باب کے بعض افعال کے مصدر اس سے مختلف وزن پر بھی آتے ہیں، مثلاً:

۱۔ تَفْعِلَةٌ: جیسے: تَکْمِلَةٌ۔ تَجْزِئَةٌ۔ تَجْرِبَةٌ۔ تَسْمِیَةٌ۔ تَذْکِرَةٌ۔

۲۔ فِعَّالًا: جیسے: کَلَّمَ سے کِلَّامًا۔ سَلَّمَ سے سِلَّامًا۔ بَلَّغَ سے بِلَّاغًا۔

۳- تِفْعَالًا: جیسے: بَیَّنَ سے تِبْیَانًا۔
۴- تَفْعَالًا: جیسے: کَرَّرَ سے تَکْرَارًا۔ مَثَّلَ سے تَمْثَالًا۔
۵- فِعَالًا: جیسے: کَذَّبَ سے کِذَابًا۔
۶- فِعَّالًا: کِذَّابًا۔

باب مفاعلہ کا مصدر باب مُفَاعَلَہ کے بعض افعال کا مصدر فِعَالًا کے وزن پر بھی آتا ہے، جیسے: قِتَالًا۔ دِفَاعًا۔ جِهَادًا۔ حِصَارًا۔

باب اِفْتِعَال۔ تَفَعُّل۔ تَفَاعُل میں لفظی تغیّرات

باب اِفتعال میں تغیّرات (۱) اگر فاء کلمہ واو یا یاء ہو تو وہ تاء میں بدل جاتا ہے، پھر دو تاء مُدغم ہو جاتی ہیں، جیسے: وَصَلَ سے اِتَّصَلَ (اصل میں اِوْتَصَلَ بنا چاہیے تھا۔ "و" کو تاء سے بدلا تو اِتْتَصَلَ ہو گیا۔ پھر دو تاء کے ادغام کے بعد اِتَّصَلَ ہو گیا)۔ وَصَفَ سے اِتَّصَفَ۔ وَعَظَ سے اِتَّعَظَ۔ وَقَى سے اِتَّقَى۔ وَحَدَ سے اِتَّحَدَ۔ یَسَرَ سے اِتَّسَرَ۔

۲- اگر فاء کلمہ تاء ہو تو باب اِفتعال کی تاء اس میں مدغم ہو جاتی ہے، جیسے: تَبِعَ سے اِتَّبَعَ۔ تَجَرَ سے اِتَّجَرَ۔

۳- اگر فاء کلمہ "ص"، "ض"، "ط" ہو تو افتعال کی تاء طاء میں بدل جاتی ہے، جیسے: صَبَرَ سے اِصْطَبَرَ۔ صَنَعَ سے اِصْطَنَعَ۔ صَادَ سے اِصْطَادَ۔ ضَرَبَ سے اِضْطَرَبَ۔ طَلَعَ سے اِطَّلَعَ۔

۴- اگر فاء کلمہ "ظ" ہو تو افتعال کی تاء کو طاء میں بدل دیا جاتا ہے۔ پھر اس طاء کو ظاء میں بدل کر دو "ظ" کو مدغم کر سکتے ہیں یا ظاء کو طاء میں بدل کر دو طاء کا ادغام کر سکتے ہیں، جیسے: ظَلَمَ سے اِظْطَلَمَ، اِظَّلَمَ اور اِطَّلَمَ تینوں آتے ہیں۔

۵- اگر فاء کلمہ "د"، "ذ"، "ز" ہو تو افتعال کی تاء دال میں بدل جاتی ہے۔ پھر اگر فاء کلمہ "ذ" ہو تو ذال کو دال میں اور دال کو ذال میں بدل کر دونوں کا ادغام کرنا

بھی جائز ہے، جیسے: دَعَی سے اِدَّعَی۔ زَجَرَ سے اِزْدَجَرَ۔ زَحَمَ سے اِزْدَحَمَ۔ ذَکَرَ سے اِذْدَکَرَ / اِذَّکَرَ / اِدَّکَرَ۔ ذَخَرَ سے اِذْدَخَرَ / اِذَّخَرَ / اِدَّخَرَ۔

۶۔ اگر فاء کلمہ "ث" ہو تو افتعال کی تاء "ث" میں بدل جاتی ہے، جیسے: ثَبَتَ سے اِثَّبَتَ۔

باب تفاعُل و تَفَعُّل میں تغیرات

اگر باب تَفَاعُل یا تَفَعُّل کے کسی فعل کا فاء کلمہ ان گیارہ حروف: ت۔ ث۔ د۔ ذ۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ میں سے کوئی حرف ہو تو تفاعل / تفعّل کی تاء کو فاء کلمے سے بدل کر دونوں کا ادغام کرنا جائز ہے، لیکن ایسا کرتے ہوئے ماضی، مصدر اور امر میں شروع میں ہمزہ وصلی کا اضافہ کرنا ضروری ہے، جیسے: تَثَاقَلَ (باب تفاعل) سے اِثَّاقَلَ یَثَّاقَلُ اِثَّاقُلاً اور فعل امر اِثَّاقَلْ۔ تَطَهَّرَ (باب تفعّل) سے اِطَّهَّرَ یَطَّهَّرُ اِطَّهُّرًا اور فعل امر اِطَّهَّرْ۔

مادہ یا اصلی حروف معلوم کرنے کا طریقہ

ثلاثی مزید فیہ کے ہر فعل کے ہر صیغے اور ہر اسم مشتق کے اصلی حروف تو تین ہی ہوتے ہیں، صرف ان میں اضافہ کرکے ثلاثی مزید فیہ بنایا جاتا ہے۔ ان تین اصلی حروف کو مادّہ بھی کہتے ہیں۔ ان تین اصلی حروف کے لیے فعل کا وزن مقرر کیا گیا ہے، پس ثلاثی مجرد کے اور ثلاثی مزید فیہ کے اصلی حروف میں سے پہلے حرف کو فاء کلمہ، دوسرے کو عین کلمہ اور تیسرے کو لام کلمہ کا نام دیا گیا ہے۔ کسی بھی کلمہ کے اصلی حروف (یا مادہ) معلوم کرنا ہو تو فعل سے بالکل اسی وزن کا صیغہ بنا کر زائد حروف الگ کر دیجیے اور اصلی حروف لے لیجیے۔ مثلاً: یُدَافِعُ کا مادہ معلوم کرنا ہو تو فعل سے اس وزن کا صیغہ بنائیں گے جو یُفَاعِلُ بنتا ہے۔ اب دیکھیے کہ فعل پر کن حروف کا اضافہ ہوا۔ یہ حروف "ی۔ ا" ہیں، پس یُدَافِعُ میں ی۔ ا زائد حروف ہیں۔ ان

زائد حروف کو اس میں سے نکال دیجیے باقی بچے: د ف ع۔ پس یہ اصلی حروف یا مادہ ہے۔ یُدَبِّرُوْنَ کے وزن پر فعل سے یُفَعِّلُوْنَ بنا۔ اس کا مطلب ہے کہ ی۔ و۔ ن کا اضافہ ہوا نیز عین کلمہ دوہرا (شد والا) ہو گیا۔ پس یُدَبِّرُوْنَ سے ی۔و۔ن الگ کر دیں۔ نیز عین کلمہ ب، کو اکہرا (بغیر شد کے) کر لیں۔ اس طرح د۔ب۔ ر تین حروف باقی بچے پس یہ اصلی حروف ہیں۔

مزید مثالیں:

کلمہ جس کا مادہ معلوم کرنا ہے	فعل سے اس وزن کا صیغہ	زائد حروف	مادہ
یُقَاتِلُ	یُفَاعِلُ	ی۔ا	ق ت ل
مُعَلِّمٌ	مُفَعِّلٌ	م۔ع	ع ل م
یُطْعِمُوْنَ	یُفْعِلُوْنَ	ی۔و۔ن	ط ع م
اِجْتَنَبَ	اِفْتَعَلَ	ء۔ت	ج ن ب
یَسْتَکْبِرُ	یَسْتَفْعِلُ	ی۔س۔ت	ک ب ر
اِحْمَرَّ	اِفْعَلَّ	ء۔ل	ح م ر
تَکْرِیْمٌ	تَفْعِیْلٌ	ت۔ی	ک ر م
مُنَافِقٌ	مُفَاعِلٌ	م۔ا	ن ف ق
اِنْکَسَرَ	اِنْفَعَلَ	ء ن	ک س ر
یَتَصَادَمُ	یَتَفَاعَلُ	ی۔ت۔ا	ص د م
تَتَصَنَّعُ	تَتَفَعَّلُ	ت۔ت۔ع	ص ن ع
مُنْکَرٌ	مُفْعَلٌ	م	ن ک ر
یَتَقَابَلْنَ	یَتَفَاعَلْنَ	ی۔ت۔ا۔ن	ق ب ل

کلمہ جس کا مادہ معلوم کرنا ہے	فعل سے اس وزن کا صیغہ	زائد حروف	مادہ
يُسْلِمُ	يُفْعِلُ	ی	س ل م
يُسَلِّمُ	يُفَعِّلُ	ی۔ ع	س ل م
يَسْتَلِمُ	يَفْتَعِلُ	ی۔ ت	س ل م
يَسْتَسْلِمُ	يَسْتَفْعِلُ	ی۔ س۔ ت	س ل م
مُنْقَلِبُوْنَ	مُنْفَعِلُوْنَ	م۔ ن۔ و۔ ن	ق ل ب
يَخْشَوْشِنُ	يَفْعَوْعِلُ	ی۔ ع۔ و	خ ش ن
حَاصَرْنَا	فَاعَلْنَا	ا۔ ن۔ ا	ح ص ر
نَضْطَرِبُ	نَفْتَعِلُ	ن۔ ط	ض ر ب
اِصْطَنَعُوْا	اِفْتَعَلُوْا	ا۔ ط۔ و۔ ا	ص ن ع
تَجَنَّبْنَ	تَفَعَّلْنَ	ت۔ ع۔ ن	ج ن ب
مُتَحَارِبُ	مُتَفَاعِلُ	م۔ ت۔ ا	ح ر ب

باب معلوم کرنے کا طریقہ

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ کوئی کلمہ ثلاثی مزید فیہ کے کس باب سے ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ فعل سے اس کے وزن کا صیغہ بنا لیجیے پھر دیکھ لیجیے کہ ابواب ثلاثی مزید فیہ کی صرف صغیر کی روشنی میں یہ صیغہ (ماضی، مضارع، امر، نہی، اسم فاعل، اسم مفعول وغیرہ) کیا ہے۔ مثلاً اگر يَسْتَخْرِجُ کا باب معلوم کرنا ہو تو اس کے وزن

پر فعل سے یَسْتَفْعِلُ بنے گا اور یہ باب اِسْتِفْعَال کا فعل مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، لہٰذا یہ باب اِسْتِفْعَالٌ سے ہے۔

مزید مثالیں:

کلمہ جس کا باب معلوم کرنا ہے	فعل سے اس وزن کا صیغہ	صیغے کی نوعیت	باب
اَحْسَنُوْا	اَفْعَلُوْا	اَفْعَلَ سے جمع مذکر غائب کا صیغہ (فعل ماضی)	اِفْعَال
مُسْلِمُوْنَ	مُفْعِلُوْنَ	مُفْعِلٌ سے جمع مذکر کا صیغہ (اسم فاعل)	اِفْعال
یُشَارِکَانِ	یُفَاعِلَانِ	یُفَاعِلُ (مضارع) سے تثنیہ مذکر غائب	مُفاعلہ
تَتَعَلَّمِیْنَ	تَتَفَعَّلِیْنَ	یَتَفَعَّلُ (مضارع) سے واحد مونث حاضر	تَفَعُّل
مُسْتَقْبَلٌ	مُسْتَفْعَلٌ	یُسْتَفْعَلُ (مضارع مجہول) سے اسم مفعول	اِسْتِفْعَال
یَتَکَلَّمُوْنَ	یَتَفَعَّلُوْنَ	یَتَفَعَّلُ (مضارع) سے جمع مذکر غائب	تَفَعُّلٌ
اِسْتَغْفِرُوْا	اِسْتَفْعِلُوْا	اِسْتَفْعِلْ (فعل امر) سے جمع مذکر حاضر	اِسْتِفْعَالٌ
اِسْتَخْدَمْتُمْ	اِسْتَفْعَلْتُمْ	اِسْتَفْعَلَ (فعل ماضی) سے جمع مذکر حاضر	اِستفعال
یُعَلِّمْنَ	یُفَعِّلْنَ	یُفَعِّلُ (مضارع) سے جمع مؤنث غائب	تفعیل
لَا تُکَذِّبُوْا	لَا تُفَعِّلُوْا	لَا تُفَعِّلْ (فعل نہی) سے جمع مذکر حاضر	تفعیل
تَبَادَلَا	تَفَاعَلَا	تَفَاعَلَ (ماضی) سے تثنیہ مذکر غائب	تَفَاعُلٌ
اِعْتَمَدْتُ	اِفْتَعَلْتُ	اِفْتَعَلَ (ماضی) سے واحد متکلم	اِفتعال
مُنْقَبِضٌ	مُنْفَعِلٌ	مُنْفَعِلٌ سے اسم فاعل	اِنفعال
مُعْتَرِضَاتٌ	مُفْتَعِلَاتٌ	مُفْتَعِلَاتٌ سے جمع مؤنث سالم۔ مُفْتَعِلَةٌ مؤنث ہے مُفْتَعِلٌ کی جو یَفْتَعِلُ سے اسم فاعل ہے۔	افتعال
بَشِّرُوْا	فَعِّلُوْا	فَعِّلْ (فعل امر) سے جمع مذکر حاضر	تفعیل
لَا تَبَاغَضُوْا	لَا تَفَاعَلُوْا	لَا تَفَاعَلْ (فعل نہی) سے جمع مذکر حاضر	تفاعل

تمرین (۱)

۱۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب: افعال۔ تفعیل۔ مفاعلہ۔ اِفتعال۔ اِنفعال تَفَاعُل۔ تَفَعُّل اور اِستِفعال کے بنانے کا طریقہ بیان کیجیے۔

۲۔ باب مفاعلہ۔ تفاعل اور اِستِفعال سے ماضی مجہول اور فعل امر بنانے کا طریقہ لکھیے۔

تمرین (۲)

مندرجہ ذیل افعال ثلاثی مجرد سے قوسین میں دیے ہوئے ابواب کے مطلوبہ صیغے بنائیے:

۱۔ خَرَجَ (باب استفعال کا ماضی کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ)

۲۔ خَلَفَ (باب افتعال کا مضارع کا واحد مؤنث حاضر کا صیغہ)

۳۔ حَصَرَ (باب انفعال سے اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ)

۴۔ حَسَدَ (باب تفاعل کا فعل نہی کا جمع مؤنث حاضر کا صیغہ)

۵۔ بَلَغَ (باب تفعیل کا ماضی کا واحد متکلم کا صیغہ)

۶۔ صَرَفَ (باب تفعّل کا ماضی کا جمع مذکر غائب کا صیغہ)

۷۔ عَقَبَ (باب مفاعلہ کا ماضی مجہول کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ)

۸۔ حَسُنَ (باب استفعال کا ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ)

۹۔ حَمِرَ (باب افعلال کا فعل امر واحد مذکر حاضر کا صیغہ)

۱۰۔ نَقَضَ (باب تفاعُل کا ماضی کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ)

جواب: (۱) اِسْتَخْرَجْتُمْ۔ (۲) تَخْتَلِفِيْنَ۔ (۳) مُنْحَصِرٌ۔ (۴) لَا تَحَاسَدْنَ۔ (۵) بَلَّغْتُ۔ (۶) تَصَرَّفُوْا۔ (۷) عُوْقِبْتُمْ۔ (۸) اُسْتُحْسِنَ۔ (۹) اِحْمَرِرْ / اِحْمَرَّ (۱۰) تَنَاقَضَتْ۔

تمرین (۳)

مندرجہ ذیل کلمات کے مادے (اصلی حروف) معلوم کیجیے:

۱۔ تَعَامَلُوْا ۶۔ تَکَاثَرْتُمْ ۱۱۔ لَاتَبَاغَضُوْا ۱۶۔ مُقَدَّمُوْنَ
۲۔ مُتَکَبِّرٌ ۷۔ اِزْدَحَمَ ۱۲۔ اِسْتَقْرَضْتُمْ ۱۷۔ مُتَقَدِّمَاتٌ
۳۔ تَضْطَرِبُ ۸۔ اِخْضَرَّتْ ۱۳۔ مُقَاتِلُوْنَ ۱۸۔ تَغَافَلْتُمْ
۴۔ حُرِّمَتْ ۹۔ اِحْدَوْدَبَ ۱۴۔ اِجْتَمَعْتُمْ ۱۹۔ اُسْتُقْرِضُوْا
۵۔ دَافَعُوْا ۱۰۔ اَسْلِمُوْا ۱۵۔ بَشِّرُوْا ۲۰۔ تَجَمَّلْنَ

جواب: (۱) ع م ل (۲) ک ب ر (۳) ض ر ب (۴) ح ر م (۵) د ف ع (۶) ک ث ر (۷) ز ح م (۸) خ ض ر (۹) ح د ب (۱۰) س ل م (۱۱) ب غ ض (۱۲) ق ر ض (۱۳) ق ت ل (۱۴) ج م ع (۱۵) ب ش ر (۱۶) ق د م (۱۷) ق د م (۱۸) غ ف ل (۱۹) ق ر ض (۲۰) ج م ل۔

تمرین (۴)

مندرجہ ذیل کلمات کے ابواب بتائیے۔

۱۔ نَعْتَرِفُ ۶۔ اَکْمَلْنَا ۱۱۔ رَغَّبْتُمْ ۱۶۔ تَجَاوَزُوْا
۲۔ قُوْتِلُوْا ۷۔ اِسْتَنْبَطُوْا ۱۲۔ اِسْوَدَّتْ ۱۷۔ اِصْطَنَعْتَ
۳۔ تَشَرَّفْنَا ۸۔ يَتَفَكَّرُوْنَ ۱۳۔ يَحْمَارُّ ۱۸۔ مُتَّصَفٌ
۴۔ مُرْتَفِعُوْنَ ۹۔ يَتَنَاظَرُوْنَ ۱۴۔ تَنْبَسِطُ ۱۹۔ اَسْرَفْتُمْ
۵۔ مُسْتَحْسَنٌ ۱۰۔ يَتَّصِلُ ۱۵۔ مُتَّبِعُوْنَ ۲۰۔ مُنْهَدِمٌ

جواب: (۱) افتعال (۲) مفاعلہ (۳) تَفَعُّل (۴) اِفتعال (۵) اِستفعال (۶) اِفعال (۷) اِستفعال (۸) تفعُّل (۹) تفاعل (۱۰) افتعال (۱۱) تفعیل (۱۲) اِفعلال (۱۳) افعیلال (۱۴) انفعال (۱۵) افتعال (۱۶) تفاعُل (۱۷) افتعال (۱۸) افتعال (۱۹)

افعال (۲۰) انفعال۔

ابواب ثُلاثی مزید فیہ کی خُصوصیات

ابواب ثلاثی مزید فیہ کے افعال ثلاثی مجرد کے افعال (یا جامد اسماء) میں ایک سے تین حروف تک کا اضافہ کر کے بنائے جاتے ہیں۔ مزید فیہ ہونے کے بعد یہ اپنے ماخذ (جس فعل، مصدر یا اسمِ جامد سے وہ نکلے ہوں) کا معنیٰ بھی دیتے ہیں لیکن اس سے زائد معنیٰ بھی دیتے ہیں۔ اسی زائد معنیٰ کے لیے تو وہ بنائے گئے ہیں۔ ثلاثی مزید فیہ کے ابواب سے آنے والے افعال عام طور پر جس طرح کے معانی دیتے ہیں انہیں اِن ابواب کی خصوصیات کہتے ہیں۔ ذیل میں ہر باب کی اہم خصوصیات بیان کی جائیں گی:

بابِ اِفعال

۱۔ باب افعال کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ فعل لازم کو متعدی بنا دیتا ہے، جیسے: دَخَلَ (داخل ہوا) سے اَدْخَلَ (داخل کیا)۔ خَرَجَ (نکلا) سے اَخْرَجَ (نکالا)۔ شَرِبَ (پیا) سے اَشْرَبَ (پلایا)۔ ضَحِكَ (ہنسا) سے اَضْحَكَ (ہنسایا)۔ لَبِسَ (پہنا) سے اَلْبَسَ (پہنایا)۔ فَهِمَ (سمجھا) سے اَفْهَمَ (سمجھایا)۔ غَضِبَ (غصے ہوا) سے اَغْضَبَ (غصہ دلایا)۔ حَزِنَ (غمگین ہوا) سے اَحْزَنَ (غمگین کیا)۔ فَرِحَ (خوش ہوا) سے اَفْرَحَ (خوش کیا)۔ هَلَكَ (ہلاک ہوا) سے اَهْلَكَ (ہلاک کیا)۔ مَاتَ (مر گیا) سے اَمَاتَ (مار دیا۔ موت دی)۔

۲۔ مفعول کو ماخذ سے متّصف یا اس کے اہل پانے کا معنیٰ دیتا ہے، جیسے: اَحْمَدْتُهٗ (میں نے اسے حمد یعنی تعریف سے متّصف یا قابلِ تعریف پایا)۔ اَبْخَلْتُهٗ (میں نے اسے بُخل سے متّصف یعنی بخیل پایا)۔

۳۔ ماخذ میں پہنچنے یا داخل ہونے کا معنیٰ دیتا ہے خواہ وہ ماخذ وقت ہو، جیسے:

اَصْبَحَ (اس نے صبح کی یا صبح کے وقت میں داخل ہوا) اَمْسٰی (اس نے شام کی یا شام کے وقت میں داخل ہوا)، اَفْجَرَ (وہ فجر کے وقت میں داخل ہوا یا اس نے فجر کی)۔ اَسْحَرَ (اس نے سحر کی یا سحر کے وقت میں داخل ہوا) یا وہ ماخذ جگہ ہو، جیسے: اَعْرَقَ (وہ عراق میں داخل ہوا)۔ اَشْاَمَ (وہ شام میں داخل ہوا)، اَصْحَرَ (وہ صحرا میں داخل ہوا)، اَنْجَدَ (وہ نجد میں داخل ہوا)۔ اَسْهَلَ (وہ میدان میں پہنچا)۔ ان مثالوں میں ماخذ بالترتیب صَبَاح، مَسَاء، سِحر، عراق، شام، صحراء، نجد اور سَهْل (میدان۔ ہموار زمین) ہے۔

۴۔ فَعَّلَ کی مطاوعت میں بھی آتا ہے، (پیچھے آنا، اس غرض کے لیے کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کر لیا ہے) جیسے: فَطَّرْتُهٗ فَاَفْطَرَ (میں نے اسے افطار کرایا تو اس نے افطار کر لیا)۔ بَشَّرْتُهٗ فَاَبْشَرَ (میں نے اسے خوشخبری دی تو وہ خوش ہو گیا)۔

۵۔ ماخذ کو فاعل کی طبیعت یا خصلت بنا دینے کا معنی دیتا ہے۔ اس معنی میں یہ فعل لازم کے طور پر آتا ہے، جیسے: اَشْرَقَتِ الشَّمْسُ (سورج دمک اٹھا)۔ ماخذ شُرُوْقٌ (دمکنا۔ سرخ ہونا)۔ یعنی سورج کا دمکنا اس کی طبیعت ہے۔ اَضَاءَتِ النَّارُ (آگ روشن ہوئی)۔ ماخذ ضوء (روشنی) ہے۔ یعنی روشن ہونا آگ کی طبیعت ہے۔

۶۔ کسی چیز یا ذات کے صاحب ماخذ بننے کا معنی دیتا ہے، جیسے: اَقْمَرَ اللَّيْلَةُ (رات چاند والی ہو گئی، یعنی چاندنی رات ہے)۔ اس میں ماخذ قَمَر (چاند) ہے۔ اَقْفَرَ الْبَلَدُ (شہر ویران ہو گیا)۔ اس میں ماخذ قَفْرٌ (ویرانہ) ہے۔ اَغَلَّتِ الْاَرْضُ (زمین غلہ والی ہو گئی یا زمین نے غلہ پیداوار دی)۔ اس میں ماخذ غلّہ ہے۔ اَفْرَخَ الطَّائِرُ (پرندہ چوزے والا بن گیا)، ماخذ فَرْخٌ (چوزہ) ہے۔ اَثْمَرَ الشَّجَرُ (درخت پھل دار ہو گیا۔ ماخذ ثمر)۔ اَوْرَقَ الشَّجَرُ (درخت پتوں والا ہو گیا۔ ماخذ ورق)

۷۔ کسی چیز یا ذات کو صاحب ماخذ بنا دینے کا معنی دیتا ہے، جیسے: اَقْفَلْتُ الْبَابَ

(میں نے دروازے کو قفل یعنی تالے والا کر دیا۔ دروازے پر تالا ڈال دیا)۔ اس میں ماخذ قفل ہے۔ اَشْرَكْتُ النَّعْلَ (میں نے جوتے کو شراک یعنی تسمے والا بنا دیا۔ یعنی اس میں تسمہ ڈال دیا)۔ ماخذ شِرَاكٌ (تسمہ) ہے۔

۸۔ کسی تعداد کو پہنچنے کا معنی دیتا ہے، جیسے: اَرْبَعَ / اَثْمَنَ / اَتْسَعَ / اَعْشَرَ / آلَفَ الْقَوْمُ (قوم کی نفری چار / آٹھ / نو / دس / ہزار ہو گئی)۔

۹۔ ماخذ کے وقت کو پہنچنے کا معنی دیتا ہے، جیسے: اَحْصَدَ الزَّرْعُ (کھیتی کٹائی کے وقت کو پہنچ گئی)، ماخذ حَصَادٌ (کٹائی ہے)۔

۱۰۔ ماخذ کے لیے پیش کرنے، ماخذ میں ڈالنے کا معنی دیتا ہے، جیسے اَقْتَلَهٗ (اس نے اسے قتل / ہلاکت میں ڈال دیا)۔ ماخذ قتل ہے۔ اَمْرَضَهٗ (اس نے اسے مرض میں ڈال دیا، یعنی بیمار کر دیا)۔ ماخذ مرض ہے۔

باب تفعیل

باب تفعیل سے آنے والے افعال عام طور پر درج ذیل معانی دیتے ہیں:

۱۔ فعل لازم کو متعدی بنانا۔ اس باب کی سب سے اہم خصوصیت فعل لازم کو متعدی بنانا (تعدیہ) ہے۔ جیسے: فَرِحَ (خوش ہوا) سے فَرَّحَ (خوش کیا)۔ غَضِبَ (غصے ہوا) سے غَضَّبَ (غصہ دلایا)۔ نَزَلَ (اترا) سے نَزَّلَ (اتارا)۔ دَرَسَ (سبق پڑھا) سے دَرَّسَ (سبق پڑھایا)۔ خَافَ (ڈرا) سے خَوَّفَ (ڈرایا)۔ فَهِمَ (سمجھا) سے فَهَّمَ (سمجھایا)۔ فَرَغَ (خالی ہوا) سے فَرَّغَ (خالی کیا)۔

۲۔ تکثیر و مبالغہ۔ جیسے: قَتَلَ (قتل کیا) سے قَتَّلَ (بری طرح قتل کیا۔ قتل کر کے عضو عضو کاٹ دیا)۔ قَطَعَ (کاٹا) سے قَطَّعَ (ٹکڑے ٹکڑے کر کے کاٹا)۔ كَسَرَ (توڑا) سے كَسَّرَ (توڑنے میں مبالغہ کیا۔ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا)۔ مَزَقَ (پھاڑا) سے مَزَّقَ (پھاڑنے میں مبالغہ کیا)۔ نَقَصَ (کم کیا۔ گھٹایا) سے نَقَّصَ (بہت کم کیا۔

بہت گھٹا دیا)۔ قَلَمَ (قلم کیا۔ ٹہنی وغیرہ سے کچھ کاٹا) سے قَلَّمَ (بہت قلم کیا)۔ حَمِدَ (تعریف کی) سے حَمَّدَ (بار بار تعریف کی)۔ جَالَ (گھوما) سے جَوَّلَ (بہت گھوما)۔ ذَمَّ (مذمت کی) سے ذَمَّمَ (مذمت میں مبالغہ کرنا)۔ عَصَرَ (چوس نکالا) سے عَصَّرَ (بار بار چوس نکالا)۔

۳۔ صاحبِ ماخذ ہونا۔ جیسے: نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا۔ ماخذ نَوْرٌ بمعنی شگوفہ)۔ فَرَّخَ الطَّائِرُ (پرندہ چوزے والا ہو گیا) وَرَّقَ الشَّجَرُ (درخت پتوں والا ہو گیا)۔

۴۔ ماخذ سے نسبت دینا، جیسے: کَفَّرَ زَیْدًا (اس نے زید کو کفر سے نسبت دی۔ ماخذ کفر)۔ فَسَّقَ بَکْرًا (اس نے بکر کو فسق سے نسبت دی۔ ماخذ فسق)۔ لَؤَّمْتُہٗ (میں نے اسے کمینگی سے نسبت دی۔ ماخذ لُؤْم بمعنی کمینگی ہے)۔ بَخَّلْتُہٗ (میں نے اسے بخل سے نسبت دی۔ ماخذ بخل)۔ فَجَّرَہٗ (اسے فجور سے نسبت دی۔ ماخذ فُجُوْرٌ)۔

۵۔ ماخذ کو الگ کر دینا، جیسے: قَشَّرْتُ الْعُوْدَ (میں نے ٹہنی کا چھلکا اتارا۔ ماخذ قِشْرٌ بمعنی چھلکا ہے)۔ جَلَّدَہٗ (اس نے اس کی کھال کھینچ لی۔ ماخذ جِلْدٌ بمعنی جلد/کھال ہے)۔ قَرَّدْتُ الْاِبِلَ (میں نے اونٹ سے چیچڑی کو دور کیا۔ ماخذ قُرَادٌ بمعنی چیچڑی ہے)۔ نَجَّسَہٗ (اس نے اس سے نجاست کو دور کر دیا ماخذ نجاست)۔

۶۔ جملوں کا اختصار، جیسے: سَبَّحَ (اس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ کہا)۔ کَبَّرَ (اس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا)۔ ھَلَّلَ (اس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا)۔ رَجَّعَ (اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا)۔

۷۔ کسی چیز کے اجزا بنانا، جیسے: ثَنّٰی (دو اجزا یا ارکان بنا دیے)۔ ثَلَّثَ (تین ارکان بنا دیے)۔ خَمَّسَ (پانچ ارکان بنا دیے)۔ ثَمَّنَ (آٹھ ارکان بنا دیے)۔ عَشَّرَ (دس ارکان بنا دیے)۔ اَلَّفَ (ایک ہزار ارکان کر دیے)۔

۸۔ اس کے فاعل کا خود ماخذ بن جانا، جیسے: رَوَّضَ الْمَكَانُ (جگہ باغ بن گئی۔ ماخذ رَوْضٌ بمعنی باغ)۔ عَجَّزَتِ الْمَرْأَةُ (عورت بڑھیا ہوگئی۔ ماخذ عَجُوْزٌ بمعنی بڑھیا)۔ ثَيَّبَتِ الْمَرْأَةُ (عورت شادی شدہ ہوگئی۔ ماخذ ثَيِّبٌ بمعنی شادی شدہ)۔ عَوَّنَتِ الْمَرْأَةُ (عورت ادھیڑ عمر ہوگئی۔ ماخذ عَوَانٌ بمعنی ادھیڑ عمر یعنی نہ کمسن نہ بوڑھی)۔

۹۔ اس کے فاعل کا ماخذ کے زمانے میں آنا، جیسے: صَبَّحَ الْقَوْمَ (وہ قوم کے پاس صبح کے وقت آیا۔ ماخذ صَبَاحٌ)۔ مَسَّى الْقَوْمَ (وہ قوم کے پاس شام کے وقت آیا۔ ماخذ مَسَاءٌ)۔ سَحَّرَ الْقَوْمَ (وہ سحری کے وقت آیا۔ ماخذ سحر)۔

۱۰۔ ماخذ یا ماخذ کے مثل بنانا، جیسے: نَصَّرَهٗ (اس نے اسے نصرانی بنایا۔ ماخذ نصرانی)۔ هَوَّدَهٗ (اس نے اسے یہودی بنایا۔ ماخذ هُوْد)۔ مَجَّسَهٗ (اس نے اسے مجوسی بنایا)۔ مَصَّرَ الْقَوْمُ الْمَكَانَ (لوگوں نے جگہ کو مصر یعنی بستی/شہر بنایا۔ ماخذ مِصْر)۔

بابِ مُفاعَلہ

۱۔ فعل میں مشارکت: باب مفاعلہ کی اہم ترین خصوصیت فعل میں مشارکت ہے، یعنی دو اشخاص یا دو گروہ فعل میں اس طرح شریک ہوتے ہیں کہ ہر دو بیک وقت فاعل بھی ہوتے ہیں اور مفعول بھی لیکن جملے کی ساخت اس طرح ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک کو فاعل قرار دے کر مرفوع کرتے ہیں اور دوسرے کو مفعول قرار دے کر منصوب کرتے ہیں، جیسے: قَاتَلَ زَيْدٌ بَكْرًا (زید نے بکر سے قتال کیا)۔ قتال کا فعل زید اور بکر دونوں کی طرف سے صادر ہوا یعنی دونوں اس فعل کے فاعل ہیں اور دونوں کے اوپر وقوع پذیر ہوا ہے یعنی دونوں مفعول ہیں۔ لیکن جملے میں زَيْدٌ کو فاعل کے طور پر رفع دی ہے اور بَكْرًا کو مفعول کے طور پر نصب دی ہے۔

خَاصَمَنِیْ خَالِدٌ (خالد نے مجھ سے جھگڑا کیا) جھگڑا کرنے کے فعل میں دونوں شریک ہیں مگر واحد متکلّم کی ضمیر منصوب متّصل (ی) مفعول ہے اور خَالِدٌ فاعل کے طور پر مرفوع ہے۔ ضَارَبْتُہٗ (میں نے اس سے مار پیٹ کی)۔ مار پیٹ کے فعل میں دونوں شریک ہیں۔ فَارَقَ زَیْدٌ اَصْدِقَاءَہٗ (زید اپنے دوستوں سے جدا ہو گیا)۔ مفارقت کے فعل میں زَیْدٌ (بطور فاعل مرفوع) اور اَصْدِقَاءَ (بطور مفعول منصوب) دونوں شریک ہیں۔

۲۔ اَفْعَلَ (باب اِفعال) کے معنی میں: جیسے بَاعَدَہٗ (اس نے اسے دور کر دیا) بمعنی اَبْعَدَہٗ۔ دَایَنَہٗ (اس نے اسے قرض دیا / اس سے قرض لیا) بمعنی اَدَانَہٗ۔ شَارَفَ الشَّیْءَ (اس نے چیز کو اوپر سے جھانک کر دیکھا) بمعنی اَشْرَفَ۔ قَاتَلَھُمُ اللّٰہُ (اللہ انہیں ہلاک کرے) بمعنی اَقْتَلَ۔

۳۔ فَعَّلَ (باب تفعیل) کے معنی میں، جیسے: ضَاعَفَ (دو گنا کر دیا۔ کئی گنا کر دیا) بمعنی ضَعَّفَ۔ نَاعَمَ (بہت خوشحال ہو گیا / کر دیا) بمعنی نَعَّمَ۔ باب تفعیل کی طرح تکثیر و مبالغہ کے معنی میں آتا ہے۔

۴۔ ثلاثی مجرّد کے معنی میں، جیسے: سَافَرَ (اس نے سفر کیا) بمعنی سَفَرَ۔

۵۔ فعل کے پے در پے واقع ہونے کے معنی میں، جیسے: وَالَیْتُ الصَّوْمَ (میں نے پے در پے روزے رکھے)۔ تَابَعَ الْعَمَلَ (اس نے مسلسل کام کیا)۔

۶۔ مفعول کو صاحب ماخذ بنانا: جیسے: عَافَاہُ اللّٰہُ (اللہ اسے عافیت والا بنائے۔ ماخذ عَافِیَۃ)۔ عَاقَبْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو عقوبت والا بنایا، یعنی سزا دی۔ ماخذ عقوبت)۔

باب انفعال

۱۔ ہمیشہ فعل کا لازم آنا: باب انفعال کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے

کہ اس سے آنے والے تمام افعال لازم ہوتے ہیں (اسی لیے نہ اس سے فعل مجہول آتا ہے اور نہ ہی اسم مفعول) اور ظاہری اعضاء (ہاتھ پاؤں وغیرہ) سے صادر ہونے والے ہوتے ہیں جیسے: اِنْكَسَرَ يَنْكَسِرُ (ٹوٹنا)۔ اِنْقَطَعَ يَنْقَطِعُ (کٹنا) اِنْكَشَفَ يَنْكَشِفُ (پردہ ہٹنا)۔ اِنْفَتَحَ يَنْفَتِحُ (کھلنا)۔ اِنْقَلَبَ يَنْقَلِبُ (الٹ جانا۔ حالت کا بدل جانا)۔ اِنْحَطَمَ يَنْحَطِمُ (گر جانا۔ ڈھے جانا) اِنْحَصَرَ يَنْحَصِرُ (گھر جانا)

۲۔ مُطَاوَعتِ ثُلاثی مجرد: ثلاثی مجرد کے ہر اس متعدی فعل کی مطاوعت میں آتا ہے جس کا فاء کلمہ واؤ، لام، نون، میم اور راء (مجموعہ وَلنمرّ) کے پانچ حروف میں سے نہ ہو۔ مثلاً: كَسَرْتُهٗ فَانْكَسَرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)۔ قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)۔ كَشَفْتُهٗ فَانْكَشَفَ (میں نے پردہ وغیرہ ہٹایا تو وہ ہٹ گیا)۔ فَتَحْتُهٗ فَانْفَتَحَ (میں نے اسے کھولا تو وہ کھل گیا)۔ قَلَبْتُهٗ فَانْقَلَبَ (میں نے اسے الٹایا تو وہ الٹ گیا)۔ حَطَمْتُهٗ فَانْحَطَمَ (میں نے اسے گرایا تو وہ گر گیا)۔ حَصَرْتُهٗ فَانْحَصَرَ (میں نے اسے گھیرا تو وہ گھر گیا)۔

۳۔ کبھی ثلاثی مجرد کی مطاوعت کے بغیر بھی آتا ہے، یعنی مستقل حیثیت میں، جیسے: اِنْطَلَقَ يَنْطَلِقُ (چلے جانا، اڑ جانا، آزاد ہو جانا۔ اِنْجَرَدَ يَنْجَرِدُ (بالوں، لباس وغیرہ سے عاری ہونا)۔ اِنْكَمَشَ يَنْكَمِشُ (کام یا چلنے میں جلدی کرنا۔ جلد یا کپڑے کا سکڑ جانا)۔

۴۔ مُطَاوَعتِ اَفْعَلَ: باب اِفعال کی مطاوعت میں بھی آتا ہے، جیسے: اَغْلَقْتُ الْبَابَ فَانْغَلَقَ (میں نے دروازہ بند کیا تو وہ بند ہو گیا)۔ اَزْعَجْتُهٗ فَانْزَعَجَ (میں نے اسے زچ کیا تو وہ زچ ہو گیا)۔

باب اِفتعال

باب افتعال سے آنے والے افعال عام طور پر مندرجہ ذیل معانی میں آتے ہیں:

۱۔ مطاوعتِ ثلاثی مجرد: یہ ثلاثی مجرد کے ان متعدی افعال کی مطاوعت میں آتا

ہے جو ظاہری اعضاء وجوارح (ہاتھ پاؤں وغیرہ) سے صادر ہوتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے جن افعال کا فاء کلمہ واؤ، لام، نون، میم اور راء کے پانچ حروف (مجموعہ: وَلْنَمُرّ) میں سے کوئی حرف ہو ان کی مطاوعت میں باب افتعال کے افعال ہی آتے ہیں (باب انفعال کے نہیں آتے، جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے)۔ جیسے: جَمَعْتُهُمْ فَاجْتَمَعُوْا (میں نے انہیں اکٹھا کیا تو وہ اکٹھے ہو گئے)۔ نَظَمْتُهٗ فَانْتَظَمَ (میں نے اسے منظم یا مرتب کیا تو وہ منظم/مرتب ہو گیا)۔ نَسَبَنِیْ فَانْتَسَبْتُ لَهٗ (اس نے مجھ سے نسب دریافت کیا تو میں نے اسے نسب بتا دیا)۔ وَعَظْتُهٗ فَاتَّعَظَ (میں نے اسے نصیحت کی تو اس نے نصیحت پکڑ لی)۔ وَصَلْتُ الشَّیْءَ بِالشَّیْءِ فَاتَّصَلَ (میں نے چیز کو دوسری چیز سے ملایا تو وہ مل گئی)۔ وَعَدَهٗ فَاتَّعَدَ (اس نے اس سے وعدہ کیا تو اس نے وعدہ قبول کر لیا)۔ شَوَیْتُ اللَّحْمَ فَاشْتَوٰی (میں نے گوشت بھونا تو وہ بھن گیا)۔ غَمَمْتُهٗ فَاغْتَمَّ (میں نے اسے غمگین کیا تو وہ غمگین ہو گیا)۔

۲۔ فعل میں مشارکت: یعنی فَاعَلَ کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: اِفْتَرَقَ الْقَوْمُ (قوم کے افراد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے)۔ اِفْتَرَقَ الْقَوْمُ (قوم کے لوگ ایک دوسرے سے جدا ہو گئے) اِقْتَتَلُوْا = قَاتَلُوْا۔ یعنی انہوں نے باہم قتال کیا)۔ اِضْطَرَبُوْا (انہوں نے ایک دوسرے کو مارا)۔ اِئْتَخَذُوْا (انہوں نے ایک دوسرے کو پکڑ لیا)۔

۳۔ ثلاثی مجرّد کے معنی میں: جیسے: اِقْتَرَأَ بمعنی قَرَأَ (اس نے پڑھا)۔ اِجْتَذَبَ بمعنی جَذَبَ (کھینچا)۔ اِمْتَدَحَ بمعنی مَدَحَ (اس نے تعریف کی)۔ اِبْتَعَدَ بمعنی بَعُدَ (وہ دور ہو گیا)۔ اِفْتَخَرَ بمعنی فَخَرَ (اس نے فخر کیا) اِتَّضَعَ بمعنی وَضَحَ (واضح ہو گیا۔ ظاہر ہو گیا)۔ اِخْتَبَرَ بمعنی خَبَرَ (آزمایا)۔

۴۔ ماخذ کو لے لینے (اتّخاذ) کے معنی میں: جیسے: اِجْتَحَرَ الْفَأْرُ (چوہے نے بل بنا لیا۔ ماخذ جُحْرٌ بمعنی بل ہے)۔ اِخْتَبَزَ (اس نے روٹی بنائی۔ ماخذ خُبْزٌ بمعنی روٹی ہے)۔ اِحْتَبَسَ (اس نے محبوس/قیدی بنا لیا۔ ماخذ حَبِیْسٌ بمعنی محبوس ہے)۔

اِرْتَدَی (اس نے چادر لی یا اوڑھی ۔ ماخذ رِدا ءٌ بمعنی چادر ہے)۔

۵۔ کسی چیز کی طلب یا جستجو میں کوشش کرنا، جیسے، اِکْتَسَبَ الْعِلْمَ (اس نے علم حاصل کرنے کے لیے جد و جہد کی / جدّ و جہد کر کے علم حاصل کیا)۔ اِدَّخَلَ (کوشش کر کے داخل ہوا)۔

۶۔ کبھی طلب کے معنیٰ میں بھی آتا ہے، جیسے: اِنْتَصَفَ (اس نے انصاف طلب کیا)۔ اِرْتَدَّ (اس نے واپسی طلب کی)۔ اِکْتَتَبَ (اس نے لکھوانے کو کہا / املا طلب کی)۔

۷۔ ثلاثی مجرّد سے الگ اور مستقل معنیٰ میں، جیسے: اِفْتَقَرَ (وہ غریب یا حاجت مند ہوا)۔ اِشْتَدَّ (وہ سخت ہوا)۔ اِمْتَثَلَ (اس نے اطاعت کی۔ حکم کی تعمیل کی)۔ اِمْتَدَّ (وہ پھیل گیا۔ لمبا ہو گیا) اِنْتَظَرَ (اس نے انتظار کیا)۔ اِنْتَقَلَ (وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بدل گیا۔ منتقل ہوا)۔ اِنْتَشَرَ (وہ پھیل گیا۔ عام ہو گیا)۔ اِعْتَمَرَ (اس نے عمرہ کیا)۔ اِنْتَثَرَ (وہ بکھر گیا)۔

۸۔ چیز کے انتخاب کے معنیٰ میں، جیسے: اِخْتَارَہٗ، اِصْطَفَاہُ، اِجْتَبَاہُ، اِنْتَخَبَہٗ (اس نے اسے چُنا)۔

۹۔ ماخذ کے اظہار کے معنیٰ میں، جیسے: اِعْتَظَمَ (اس نے عظمت کا اظہار کیا۔ ماخذ عَظْمَۃٌ)۔

بابِ اِفْعِلال

یہ باب ہمیشہ لازم آتا ہے اور رنگ یا عیب کا معنی دیتا ہے، جیسے: اِحْمَرَّ (وہ سرخ ہوا)۔ اِخْضَرَّ (وہ سبز ہوا)۔ اِسْوَدَّ (وہ سیاہ ہوا)۔ اِصْفَرَّ (وہ زرد ہوا)۔ اِحْوَلَّ (وہ بھینگا ہوا)۔

بابِ تفاعل

۱۔ فعل میں مشارکت: یہ اس باب کی سب سے اہم خصوصیت ہے۔ اس

باب میں مشارکت سے مراد یہ ہے کہ دو افراد مل کر کسی کام کو اس طرح کریں کہ دونوں جملے میں فاعل ہوں، لہذا مرفوع ہوں اور ان کے درمیان حرف عطف واؤ ہو۔ لیکن معنی کے لحاظ سے دونوں بیک وقت فاعل بھی ہوں اور مفعول بھی، جیسے: تَخَاصَمَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ (زید اور بکر جھگڑ پڑے)۔ تَلَاطَمَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ (زید اور بکر نے ایک دوسرے کو دھول دھپا کیا)۔ تَضَارَبَ زَيْدٌ بَكْرٌ (زید اور بکر نے ایک دوسرے کو مار پیٹ کی)۔ یا دو سے زیادہ لوگ فعل میں شریک ہوں، جیسے: تَفَاخَرَ الْقَوْمُ (لوگوں نے ایک دوسرے کے خلاف فخر کا اظہار کیا)۔ تَكَاثَرُوا (انہوں نے ایک دوسرے پر تعداد میں اپنی برتری جتائی)۔ تَنَاصَرُوا (انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی)۔

۲۔ باب مفاعلہ کی مطاوعت میں، جیسے: نَاوَلْتُهُ فَتَنَاوَلَ (میں نے اسے دیا تو اس نے لے لیا)۔ بَاعَدْتُهُ فَتَبَاعَدَ (میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا)۔ نَاقَشْتُهُ فَتَنَاقَشَ (میں نے اس سے سختی سے حساب مانگا تو اس نے حساب دے دیا)۔

۳۔ فعل کا جھوٹا اظہار کرنے (تخییل) کے لیے، جیسے: تَمَارَضَ (اس نے بیماری کا جھوٹا دکھاوا کیا)۔ تَغَافَلَ (اس نے غفلت کا جھوٹا اظہار کیا)۔ تَجَاهَلَ (اس نے جہل یعنی لاعلمی کا جھوٹا اظہار کیا)۔ تَعَامٰی (وہ جھوٹ موٹ کا اندھا بنا)۔ تَصَامَّ (اس نے جھوٹے یا بناوٹی بہرے پن کا اظہار کیا)۔ تَعَارَجَ (وہ بناوٹی طور پر لنگڑا کر چلا)۔

(نوٹ) باب تفاعل میں غیر مرغوب وصف کا جھوٹا اظہار کیا جاتا ہے۔

۴۔ باب اِفعال کے معنی میں، جیسے: تَخَاطَأَ بمعنی أَخْطَأَ (اس نے خطا/غلطی کی)۔

۵۔ ابتداء یعنی بالکل نئے معنی میں، جیسے: تَبَارَكَ اللّٰهُ (اللہ تعالیٰ بڑا بابرکت ہے)۔ اس کا ثلاثی مجرد بَرَكَ ہے جس کا معنی ہے اونٹ بیٹھا)۔

بابِ تَفَعُّل

۱۔ تکلّف یعنی تصنّع : یہ اس باب کی سب سے اہم خصوصیت ہے ، جیسے : تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید بناوٹی بہادر بنا) تَکَبَّرَ (بناوٹی بڑا بنا) تَحَلَّمَ (بناوٹی حلیم بنا) تَجَمَّلَ (مصنوعی خوبصورت بنا) تَحَسَّنَ (بناوٹی حسین بنا)۔ تَجَلَّدَ (مضبوط دل ہونے کا جھوٹا اظہار کیا)۔

(نوٹ) باب تفعّل میں مرغوب وصف کا جھوٹا اظہار کیا جاتا ہے۔

۲۔ مطاوعتِ فَعَّلَ ، جیسے : دَرَّسْتُهٗ فَتَدَرَّسَ (میں نے اسے سبق پڑھایا تو اس نے سبق پڑھ لیا) ، کَسَّرْتُهٗ فَتَکَسَّرَ (میں نے اسے توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)۔ قَطَّعْتُهٗ فَتَقَطَّعَ (میں نے اسے کاٹا تو وہ کٹ گیا)۔ ذَلَّلْتُهٗ فَتَذَلَّلَ (میں نے اسے مطیع کیا تو وہ مطیع ہوگیا) ثَقَّفْتُهٗ فَتَثَقَّفَ (میں نے اسے سیدھا کیا تو وہ سیدھا ہوگیا)۔

۳۔ وقفے وقفے سے فعل کا تکرار ، جیسے : تَجَرَّعَ الْمَاءَ (اس نے پانی گھونٹ گھونٹ کرکے پیا)۔ تَسَمَّعَ (اس نے ٹھہر ٹھہر کے سنا۔ وقفوں میں سنا)۔ تَنَقَّصَ (وہ بتدریج کم ہوا)۔

۴۔ ماخذ سے نسبت : جیسے : تَقَیَّسَ (وہ قیس سے منسوب ہوا۔ ماخذ قیس)۔ تَنَزَّرَ (وہ نزار سے منسوب ہوا۔ ماخذ نزار) تَقَرَّشَ (وہ قریش سے منسوب ہوا۔ ماخذ قریش)۔

۵۔ ماخذ کو لے لینا (اتّخاذ) : جیسے : تَوَسَّدَ ثَوْبَهٗ (اس نے اپنے کپڑے کو تکیہ بنا لیا۔ ماخذ وِسَادَةٌ بمعنی تکیہ ہے)۔

۶۔ فاعل کا عین ماخذ یا ماخذ کے مانند بننا : جیسے : تَنَصَّرَ الرَّجُلُ (آدمی نصرانی ہوگیا۔ ماخذ نصرانی) تَهَوَّدَ الرَّجُلُ (آدمی یہودی ہوگیا۔ ماخذ ھود بمعنی

یہودی ہے)۔ تَبَحَّرَ الْعَالِمُ (عالم سمندر کے مانند ہو گیا۔ ماخذ بَحرٌ ہے)۔

۷۔ ماخذ کو کام میں لانا، جیسے: تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی۔ ماخذ خَاتَمٌ بمعنی انگوٹھی ہے) تَتَرَّسَ بَکْرٌ (بکر ڈھال کو کام میں لایا۔ ماخذ تُرْسٌ بمعنی ڈھال ہے)

۸۔ ماخذ سے بچنا، جیسے، تَأَثَّمَ (وہ گناہ سے بچا۔ ماخذ اثم بمعنی گناہ ہے)۔ تَحَرَّجَ (وہ حرج سے بچا۔ ماخذ حَرَجٌ بمعنی نقصان ہے)۔

۹۔ صاحب ماخذ بننا: جیسے، تَمَوَّلَ الرَّجُلُ (آدمی مالدار ہو گیا۔ ماخذ مال)

۱۰۔ ثلاثی مجرد کے معنی میں: جیسے، تَظَلَّمَ بمعنی ظَلَمَ (اس نے ظلم کیا) تَشَکَّرَ بمعنی شَکَرَ (اس نے شکر ادا کیا)۔

باب اِسْتِفْعَال

۱۔ طلب ماخذ: باب استفعال کی اہم ترین خصوصیت ماخذ کو طلب کرنا ہے، جیسے: اِسْتَنْصَرْتُهٗ (میں نے اس سے مدد طلب کی۔ ماخذ نُصرۃ بمعنی مدد) ——— اِسْتَقْرَضْتُهٗ (میں نے اس سے قرض مانگا۔ ماخذ قَرْضٌ)۔ اِسْتَغْفَرَ اللّٰهَ (اس نے اللہ سے مغفرت طلب کی۔ ماخذ غفران (مغفرت ہے)۔ اِسْتَحْلَفَهٗ (اس نے اس سے قسم کا مطالبہ کیا۔ ماخذ حَلْفٌ بمعنی قسم) اِسْتَعْلَمَهٗ (اس نے اس سے علم معلومات طلب کیں)۔ اِسْتَعَانَهٗ (اس نے اس سے اعانت طلب کی۔ ماخذ عون بمعنی مدد) اِسْتَرْشَدَهٗ (اس نے اس سے راہنمائی طلب کی۔ ماخذ رُشْدٌ بمعنی راہنمائی ہے)

۲۔ مفعول کو ماخذ سے متّصف پانا یا گمان کرنا، جیسے، اِسْتَعْظَمْتُهٗ (میں نے اسے عظمت سے متّصف یعنی عظیم گمان کیا۔ ماخذ عظمۃ)۔ اِسْتَجَدْتُهٗ (میں نے اسے عمدہ پایا۔ ماخذ جَوْدَۃٌ بمعنی عمدگی)۔ اِسْتَحْسَنْتُهٗ (میں نے اسے اچھا سمجھا۔ ماخذ حُسْن)۔ اِسْتَجْمَلْتُهٗ (میں نے اسے خوبصورت شمار کیا۔ ماخذ جمال) اِسْتَکْرَمْتُهٗ (میں نے اسے کریم پایا۔ ماخذ کَرَمٌ)۔

۳۔ فاعل کا ماخذ بن جانا: جیسے: اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر بن گئی۔ ماخذ حَجَر بمعنی پتھر ہے)۔

۴۔ تکلّف: جیسے: اِسْتَعْظَمَ (وہ مصنوعی طور پر عظیم بنا)۔ اِسْتَکْبَرَ (وہ بڑا بنا۔ اس نے بڑائی کی)۔

۵۔ ماخذ کو لے لینے (اِتِّخاذ) کے معنی میں، جیسے: اِسْتَوْطَنَ اَلْفَرَنْسَا (اس نے فرانس کو وطن بنا لیا۔ ماخذ وطن)۔

۶۔ جملوں کے اختصار کے لیے: جیسے، اِسْتَرْجَعَ (اس نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا)۔

۷۔ اَفْعَلَ کے معنی میں: جیسے: اِسْتَبَانَ الشَّیْئُ بمعنی اَبَانَ الشَّیْئُ (چیز واضح ہو گئی)۔

۸۔ تَفَعَّلَ کے معنی میں: جیسے، اِسْتَیْقَنَ بمعنی تَیَقَّنَ (اس نے یقین کیا)۔

۹۔ مُطاوَعَتِ اَفْعَلَ: جیسے، اَحْکَمْتُہٗ فَاسْتَحْکَمَ (میں نے اسے مضبوط/ سخت کیا تو وہ مضبوط ہو گیا)۔ اَقَمْتُہٗ فَاسْتَقَامَ (میں نے اسے کھڑا کیا تو وہ کھڑا ہو گیا)۔

۱۰۔ ثلاثی مجرّد کے معنی میں: جیسے، اِسْتَقَرَّ بمعنی قَرَّ (ٹھہر گیا۔ قرار پا گیا)۔ اِسْتَعْلَاہُ بمعنی عَلَاہُ (اس پر غالب آ گیا)۔

باب اِفْعِیْعَال۔ اِفْعِوَّال۔ اِفْعِیْلَال

باب اِفْعِیْلَال ہمیشہ لازم آتا ہے، رنگ یا عیب پر دلالت کرتا ہے اور اس میں مبالغہ کا معنی پایا جاتا ہے، جیسے: اِحْمَارَّ (وہ بہت سرخ ہوا)۔ اِحْوَالَّ (وہ بہت بھینگا ہوا)۔ اِخْضَارَّ (وہ گہرا سبز ہوا)۔ اِصْفَارَّ (وہ بہت زرد ہوا)۔

باب اِفْعِوَّال اور اِفْعِیْعَال بھی اکثر لازم آتے ہیں، جیسے: اِجْلَوَّذَ

کلمہ میں واقع ہونے والی تبدیلیاں

الف ۔ واؤ ۔ یاء (یہ تین حروف علت اور باقی صحیح حروف کہلاتے ہیں) جس کلمہ میں ہوں[1] اس میں بعض حالات میں کچھ تبدیلیاں (تصرفات) واقع ہوتی ہیں تاکہ کلمہ کے بوجھل پن کو دور کرکے سہولت پیدا کی جائے ۔ تبدیلیوں کے معاملے میں ہمزہ بھی حروف علت کے ساتھ شامل ہے ۔ اسی طرح جس کلمہ میں دو ہم جنس حروف یکجا ہوں (یعنی کلمہ مضاعف ہو) اس میں بھی بعض تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں ۔ اس ضمن میں چند بنیادی باتیں ذہن نشین کر لیجیے ۔

۱ ۔ عربی زبان کے کسی لفظ میں دو ساکن حروف کا اکٹھے آنا (اجتماع ساکنین) جائز نہیں ، ایسی صورت بنے تو دو ساکن حروف میں سے حرف علت کو حذف کر دیتے ہیں ۔

---

[1] اصطلاحیں : جس کلمہ میں کوئی حرف علت ہو اُسے مُعتَل کہتے ہیں ۔ اگر حرف علت فاء کلمہ ہو تو اسے مثال (یا معتل الفاء) ، عین کلمہ ہو تو اَجوَف (یا معتل العین) اور لام کلمہ ہو تو ناقص (یا معتل اللام) کہتے ہیں ۔ پھر اگر فاء کلمہ واؤ ہو تو مثال واوی اور یاء ہو تو مثال یائی کہتے ہیں ۔ اسی طرح اجوف واوی ، اجوف یائی ، ناقص واوی ، ناقص یائی کہتے ہیں ۔ اگر ایک ہی کلمہ میں دو حروف علت آجائیں تو اسے لفیف کہتے ہیں ، یکجا ہوں تو لفیف مقرون اور ان کے بیچ میں کوئی صحیح حرف ہو تو لفیف مفروق ۔ جس کلمہ میں ہمزہ ہو اسے مَہموز کہتے ہیں ، فاء کلمہ ہمزہ ہو تو مَہموز الفاء ، عین کلمہ ہمزہ ہو تو مہموز العین اور لام کلمہ ہمزہ ہو تو مہموز اللام کہتے ہیں ۔ جس کلمہ میں دو ہم جنس حروف یکجا ہوں اسے مضاعف کہتے ہیں ۔ ان سات اقسام یعنی صحیح ، مثال ، اجوف ، ناقص ، لفیف ، مہموز اور مضاعف کو ہفت اقسام کہہ دیتے ہیں ـــــ لفظی تغیرات معتل میں ہوں تو انہیں اِعلال یا تعلیل ، مہموز میں ہوں تو تخفیف اور مضاعف میں ہوں تو اِدغام کہتے ہیں ۔

۲۔ حروف علت پر حرکات بوجھل محسوس ہوتی ہیں لہذا بالعموم دور کر دی جاتی ہیں۔

۳۔ ساکن الف کے ماقبل حرف پر زبر، ساکن واؤ کے ماقبل پر پیش اور ساکن یاء کے ماقبل پر زیر (یعنی بالترتیب آ۔ اُو۔ اِی کی آواز آئے تو) موافق حرکت ہے ورنہ غیر موافق، اور اکثر حالات میں اس میں ردّو بدل کرنا پڑے گا۔

تبدیلیوں کے چند اہم قواعد:

۱۔ اگر واؤ/ یاء غیر موافق حرکت کے ساتھ متحرک ہو (واؤ کے لیے صرف پیش اور یاء کے لیے صرف زیر موافق حرکت ہے)، اس کا ماقبل حرف صحیح اور ساکن ہو، لام کلمہ مشدّد نہ ہو تو واؤ/ یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دے کر اسے سکون کے ساتھ برقرار رکھا جاتا ہے، جیسے: يَقُولُ۔ يَقُومُ۔ يَصُومُ۔ يَعُودُ (يَنْصُرُ کے وزن پر) سے يَقْوُلُ، يَقْوُمُ، يَصْوُمُ، يَعْوُدُ۔ يَبِيعُ، يَغِيبُ، يَسِيرُ، يَمِيلُ (يَضْرِبُ کے وزن پر) يَبْيِعُ، يَغْيِبُ، يَسْيِرُ، يَمْيِلُ۔

اگر واؤ/ یاء غیر موافق حرکت کے ساتھ متحرک ہو تو اس کی حرکت ماقبل حرف کو دینے کے ساتھ ساتھ یہ اس حرفِ علت میں بدل جائے گی جس کے موافق اس کی حرکت تھی، جیسے: أَقْوَمَ، اِسْتَقْوَمَ، اِسْتَعْوَنَ، أَخْوَفَ سے أَقَامَ، اِسْتَقَامَ، اِسْتَعَانَ، أَخَافَ۔ اور أَبْيَنَ، اِسْتَبْيَنَ، أَهْيَجَ، اِسْتَخْيَرَ سے أَبَانَ، اِسْتَبَانَ، أَهَاجَ، اِسْتَخَارَ۔ اور يُقْوِمُ، يَسْتَقْوِمُ، يَسْتَعْوِنُ، يُخْوِفُ سے يُقِيمُ، يَسْتَقِيمُ، يَسْتَعِينُ، يُخِيفُ۔

۲۔ واؤ اور یاء کا الف میں بدلنا: اگر واؤ/ یاء متحرک ہو اور ماقبل مفتوح ہو تو واؤ/ یاء کو الف میں بدل دیتے ہیں، جیسے: قَوَلَ، هَوَمَ، عَوَدَ، اِعْتَوَدَ سے قَالَ، هَامَ، عَادَ، اِعْتَادَ اور بَيَعَ، سَيَرَ، مَيَلَ، اِخْتَيَرَ سے بَاعَ، سَارَ، مَالَ، اِخْتَارَ۔ اسی طرح اسم فاعل کا صیغہ مُعْتَادٌ، مُخْتَارٌ اصل میں (مُفْتَعِلٌ کے وزن پر) مُعْتَوِدٌ اور مُخْتَيِرٌ اور اسم مفعول کا صیغہ مُعْتَادٌ

مُخْتَارٌ اصل میں (مُفْتَعِلٌ کے وزن پر) مُعْتَوِدٌ اور مُخْتَيِرٌ تھا، اسی طرح دَعَوَ، عَفَوَ سے دَعَا، عَفَا اور مَشَيَ، رَمَيَ سے مَشَی، رَمَی۔

لیکن اگر عین کلمہ واؤ / یاء فَعِلَ کے وزن پر ایسے فعل ماضی میں ہو جس کی صفت مُشَبَّہَہ اَفْعَلَ کے وزن پر آتی ہو پھر یہ تبدیلی واقع نہیں ہوتی، جیسے، حَوِلَ اور عَوِرَ ہے۔ (صفت مُشَبَّہَہ اَحْوَلُ اور اَعْوَرُ)۔

(نوٹ) افعال ثلاثی مجرد کے ماضی میں اگر عین کلمہ یا لام کلمہ الف ہو تو وہ لازماً اصل میں واؤ یا یاء ہوتا ہے۔

۳۔ اگر واؤ کلمہ کا آخری حرف (یعنی لام کلمہ) ہو اور اس کے ماقبل حرف کے نیچے زیر ہو تو واؤ کو یاء میں بدل دیتے ہیں، جیسے: رَضِوَ، قَوِوَ، الرَّاضِوُ سے رَضِيَ، قَوِيَ اَلرَّاضِيْ۔ اگر واؤ ساکن، غیر مشدد ہو اور اس کے ماقبل کے نیچے زیر ہو تو یاء میں بدل جائے گی، جیسے: مِوْزَانٌ، مِوْعَادٌ سے مِيْزَانٌ، مِيْعَادٌ۔

۴۔ اگر یاء ساکن ہو، غیر مشدد ہو، ماقبل حرف پر پیش ہو تو واؤ میں بدل جاتی ہے۔ جیسے: يُيْقِنُ، يُيْقِظُ (يُفْعِلُ کے وزن پر) سے يُوْقِنُ، يُوْقِظُ اور مُيْقِنٌ، مُيْقِظٌ (اسم فاعل کا صیغہ مُفْعِلٌ کے وزن پر) سے مُوْقِنٌ، مُوْقِظٌ۔

۵۔ واؤ، یاء اور الف کا ہمزہ میں بدلنا لازم ہے: (i) اگر واؤ / یاء کلمہ کے آخر میں آئے اور اس سے پہلے الف زائدہ ہو، جیسے: سَمَاوٌ، دُعَاوٌ، قَضَايٌ، وَفَايٌ سے سَمَاءٌ، قَضَاءٌ، وَفَاءٌ (ii) واؤ / یاء اسم فاعل میں عین کلمہ ہو اور اس کے فعل میں اس عین کلمہ میں تبدیلی واقع ہوئی ہو، جیسے: قَاوِمٌ، بَايِعٌ، سَايِرٌ سے قَائِمٌ، صَائِمٌ، بَائِعٌ، سَائِرٌ۔ (iii) اگر مفرد کا صیغہ مؤنث ہو، اس میں واؤ یا یاء حرفِ مدّ (یعنی واؤ ساکن ماقبل مضموم اور یاء ساکن ماقبل مکسور) تو وہ مَفَاعِلُ / فَعَائِلُ / فَوَاعِلُ کے وزن پر جمع کے صیغے میں ہمزہ سے بدل جائے گی، جیسے: عَجُوْزٌ، صَحِيْفَةٌ سے عَجَائِزُ، صَحَائِفُ (اصل میں عَجَاوِزُ، صَحَايِفُ تھے)۔ (iv) اگر دو واؤ، دو یاء یا واؤ اور یا ایک ہی کلمے میں آئیں اور ان کے درمیان صیغۂ جمع مفاعل کا الف ہو تو دوسرا حرف علت ہمزہ میں

بدل جائے گا، جیسے: نَبِیْعَۃٌ، اَوَّلُ، سَیِّدٌ کی جمع نَبَائِعُ، اَوَائِلُ، سَیَائِدُ (اصل میں نَبَایِعُ، اَوَاوِلُ، سَیَاوِدُ تھے)۔ (۷) اگر کلمہ کے شروع میں دو واؤ یکجا ہوں، دونوں متحرک ہوں تو پہلی واؤ ہمزہ میں بدل جائے گی، جیسے: وَاثِقَۃٌ، وَاصِلَۃٌ کی جمع مکسّر فَوَاعِلُ کے وزن پر: اَوَاثِقُ، اَوَاصِلُ، اَوَاقِفُ (اصل میں وَوَاثِقُ، وَوَاصِلُ، وَوَاقِفُ تھے)۔

۶۔ ہمزہ کو واؤ اور یاء میں بدل دیا جاتا ہے اگر: (۱) مَفَاعِلُ کے وزن پر جمع مکسّر ہو، اس کی الف کے بعد ہمزہ ہو مگر اصلی نہ ہو اور اس کے مفرد کا لام کلمہ ہمزہ اصلی ہو یا اصلی واؤ یا یاء ہو، جیسے: خَطِیْئَۃٌ، بَرِیْئَۃٌ، دَنِیْئَۃٌ سے خَطَایَا، بَرَایَا، دَنَایَا (اصل میں خَطَائِئُ، بَرَائِئُ، دَنَائِئُ تھے)۔ اسی طرح ھَدِیَّۃٌ، قَضِیَّۃٌ، مَطِیَّۃٌ سے ھَدَایَا، قَضَایَا، مَطَایَا (اصل میں: ھَدَائِیُ، قَضَائِیُ، مَطَائِیُ تھے)۔

اگر کسی کلمہ میں دو ہمزہ یکجا آئیں تو دوسرے ہمزہ کو ماقبل حرف کی حرکت سے موافقت رکھنے والے حرف علّت سے بدل دیں گے (یعنی اگر ماقبل حرف پر فتحہ ہو تو الف سے، ضمّہ ہو تو واؤ سے، کسرہ ہو تو یاء سے) جیسے: اٰمَنَ اُوْمِنُ اِیْمَانًا میں کیا، جو اصل میں أَأْمَنَ، أُؤْمِنُ إِءْمَانًا تھے۔ اسی طرح اٰلَفَ اُوْلِفُ اِیْلَافًا میں کیا۔

۷۔ افتعال کی تاء اور اگر فاء کلمہ واؤ / یاء ہو تو اس میں جو تبدیلیاں آتی ہیں ان کا ذکر باب افتعال کے ضمن میں کیا جا چکا ہے۔

۸۔ حذف: (۱) اگر فعل ثلاثی مجرد باب ضَرَبَ یَضْرِبُ، حَسِبَ یَحْسِبُ یا فَتَحَ یَفْتَحُ سے ہو، عین کلمہ حروف حلقیہ (ء، ح، خ، ع، غ، ہ) میں سے ہو اور اس کا فاء کلمہ واؤ ہو تو واؤ مضارع معروف، امر اور مصدر (جو فِعْلًا کے وزن پر ہو) میں حذف کر دی جاتی ہے (اور مصدر میں واؤ کے عوض تائے تانیث بڑھا دی جاتی ہے) جیسے: وَعَدَ یَعِدُ عِدْ اور مصدر عِدَۃً، وَصَفَ یَصِفُ صِفْ اور مصدر صِفَۃً۔

(۲) اسم مفعول میں واؤ / یاء عین کلمہ ہو تو حذف کر دی جاتی ہے، جیسے: مَصُوْنٌ اور مَبِیْعٌ جو اصل میں مَصْوُوْنٌ اور مَبْیُوْعٌ تھے۔

۹ - ادغام: (i) اگر کلمہ میں ایک ہی حرف دو بار آئے (یعنی کلمہ مضاعف ہو) اور دونوں میں سے پہلا ساکن ہو تو ادغام واجب ہے، جیسے: مَدْدٌ، قَتْتَلَ سے مَدٌّ، قَتَّلَ۔ (ii) اگر دونوں متحرک ہوں تو پہلے حرف کی حرکت کو گرا کر اِدْغام کر دیتے ہیں، جیسے: مَدَدَ مَرَرَ سے مَدَّ، مَرَّ۔ (iii) اگر ان دو ہم جنس متحرک حروف کا ماقبل حرف ساکن ہو اور وہ صحیح حرف ہو تو ان دو حروف میں سے پہلے کی حرکت ماقبل ساکن کو دے کر ہم جنس دو حروف کا ادغام کر دیتے ہیں، جیسے: یَمْدُدُ، یَمْرُرُ سے یَمُدُّ، یَمُرُّ۔ اس ادغام کے لیے شرط یہ ہے کہ بعد از ادغام وہ کسی اور کلمہ کے مثل نہ بن جائے، پس سَبَبٌ میں ادغام جائز نہیں، کیونکہ اِدغام کے بعد سَبٌّ حاصل ہوتا ہے اور سَبٌّ ایک الگ کلمہ ہے (جس کا معنی گالی دینا ہے)۔ (iv) دو ہم جنس حروف میں سے اگر دوسرا حرف وجوبًا ساکن ہو تو ادغام جائز نہیں جیسے: مَدَدْنَ، مَرَرْنَ میں ہے۔ البتہ اگر دوسرا حرف جزم یا وقف کے سبب ساکن ہو تو ادغام کرنا اور نہ کرنا دونوں جائز ہیں جیسے: لَمْ یَمْرُرْ اور لَمْ یَمُرَّ دونوں جائز ہیں۔ اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ادغام کی صورت میں مشدّد حرف پر تینوں حرکات جائز ہیں، جیسے: لَمْ یَمُرُّ، لَمْ یَمُرَّ، لَمْ یَمُرِّ اور فعل امر میں مُرَّ، مُرُّ اور مُرِّ تینوں درست ہیں، لیکن اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو تو پھر ضمہ نہیں آسکتا باقی دو حرکات جائز ہیں، جیسے: لَمْ یَقِلَّ اور لَمْ یَقِلِّ۔ (v) دو ہم مخرج حروف یکجا ہوں اور پہلا ساکن ہو تو بولنے میں ساکن حرف کو دوسرے میں مدغم کر دیا جاتا ہے، جیسے: عَبَدْتُّ، حَمِدْتُّ میں ہے (انہیں عَبَتُّ، حَمِتُّ پڑھیں گے)۔ (vi) دو قریب المخرج حروف اکٹھے آئیں اور پہلا ساکن ہو تو اسے دوسرے میں مدغم کر دیتے ہیں، جیسے: مَنْ مَّعَكَ میں نون کو میم میں مدغم کر دیا گیا۔

گردانیں

ذیل میں حروفِ علت اور ہمزہ والے اور مضاعف افعال کی چند گردانیں دی جاتی ہیں تاکہ ان کو نمونہ بنا کر طلبہ کسی بھی فعل سے کوئی بھی گردان کر سکیں۔

۱۔ اگر فاء کلمہ واو ہو

یہ صرف پانچ ابواب میں آتا ہے۔ ہر باب کی صرف صغیر[1] درج ذیل ہے:

(۱) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے: وَصَفَ یَصِفُ وَصْفًا/صِفَةً وَاصِفٌ وُصِفَ یُوْصَفُ مَوْصُوْفٌ صِفْ لَاتَصِفْ مَوْصِفٌ مِیْصَفٌ اَوْصَفُ۔

(۲) باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے: وَهَبَ یَهَبُ وَهْبًا هِبَةً وَاهِبٌ وُهِبَ یُوْهَبُ مَوْهُوْبٌ هَبْ لَاتَهَبْ مَوْهِبٌ مِیْهَبٌ اَوْهَبُ۔

(۳) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے: وَجِلَ یَوْجَلُ وَجْلًا وَاجِلٌ وُجِلَ یُوْجَلُ مَوْجُوْلٌ اِیْجَلْ لَاتَوْجَلْ مَوْجِلٌ مِیْجَلٌ اَوْجَلُ۔

(۴) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے: وَسَمَ یَوْسُمُ وَسْمًا وَسِیْمٌ × × اُوْسُمْ لَاتَوْسُمْ مَوْسِمٌ مِیْسَمٌ اَوْسَمُ۔

(۵) باب حَسِبَ یَحْسِبُ سے: وَرِثَ یَرِثُ وَرْثًا/وِرَاثَةً وَارِثٌ وُرِثَ یُوْرَثُ مَوْرُوْثٌ اِیْرِثْ لَاتَوْرِثْ مَوْرِثٌ مِیْرَثٌ اَوْرَثُ۔

۲۔ اگر فاء کلمہ یاء ہو

یہ صرف چار ابواب میں آتا ہے۔ ہر باب سے صرف صغیر درج ذیل ہے:

(۱) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے: یَسَرَ یَیْسِرُ یَسْرًا یَاسِرٌ × × × اِیْسِرْ لَاتَیْسِرْ مَیْسِرٌ مِیْسَرٌ اَیْسَرُ۔

(۲) باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے: یَنَعَ یَیْنَعُ یَنْعًا یَانِعٌ × × × اِیْنَعْ لَاتَیْنَعْ

---

[1] ماضی۔ مضارع۔ مصدر۔ اسم فاعل۔ ماضی مجہول۔ مضارع مجہول۔ اسم مفعول۔ امر۔ نہی۔ اسم ظرف۔ اسم آلہ۔ اسم تفضیل۔ اسی ترتیب سے تمام صیغے دیے جائیں گے اور اگر کسی فعل سے کوئی صیغہ نہیں آتا تو اس کی جگہ × کا نشان لگا دیا جائے گا، مثلاً فعل لازم سے مجہول اور اسم مفعول کے صیغے نہیں آتے۔

مَیْنِعٌ مِیْنَعٌ اَیْنَعُ۔

(۱۶) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے: یَتِمَ یَیْتِمُ یُتْمًا یَتِیْمٌ × × × اِیْتَمْ لَا تَیْتَمْ مَیْتَمٌ مِیْتَمٌ اَیْتَمُ۔

(۱۷) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے: یَقُظَ یَیْقُظُ یَقْظًا یَقِظٌ × × × اُوْقُظْ لَا تَیْقُظْ مَیْقِظٌ مِیْقَظٌ اَیْقَظُ۔

۳۔ اگر عین کلمہ واو ہو

قَوْلاً مصدر سے مختلف گردانیں درج ذیل ہیں:

ا۔ ماضی معروف

قَالَ قَالَا قَالُوْا قَالَتْ قَالَتَا قُلْنَ قُلْتَ قُلْتُمَا
قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا

ب۔ ماضی مجہول

قِیْلَ قِیْلَا قِیْلُوْا قِیْلَتْ قِیْلَتَا قُلْنَ قُلْتَ
قُلْتُمَا قُلْتُمْ قُلْتِ قُلْتُمَا قُلْتُنَّ قُلْتُ قُلْنَا

ج۔ مضارع معروف

یَقُوْلُ یَقُوْلَانِ یَقُوْلُوْنَ تَقُوْلُ تَقُوْلَانِ یَقُلْنَ تَقُوْلُ
تَقُوْلَانِ تَقُوْلُوْنَ تَقُوْلِیْنَ تَقُوْلَانِ تَقُلْنَ اَقُوْلُ نَقُوْلُ

د۔ مضارع مجہول

یُقَالُ یُقَالَانِ یُقَالُوْنَ تُقَالُ تُقَالَانِ یُقَلْنَ تُقَالُ
تُقَالَانِ تُقَالُوْنَ تُقَالِیْنَ تُقَالَانِ تُقَلْنَ اُقَالُ نُقَالُ

ہ۔ نفی جحد

لَمْ یَقُلْ لَمْ یَقُوْلَا لَمْ یَقُوْلُوْا لَمْ تَقُلْ لَمْ تَقُوْلَا لَمْ یَقُلْنَ لَمْ تَقُلْ
لَمْ تَقُوْلَا لَمْ تَقُوْلُوْا لَمْ تَقُوْلِیْ لَمْ تَقُوْلَا لَمْ تَقُلْنَ لَمْ اَقُلْ لَمْ نَقُلْ

(ہ) امر حاضر

قُلْ قُوْلَا قُوْلُوْا قُوْلِیْ قُوْلَا قُلْنَ

۴۔ اگر عین کلمہ یاء ہو

ا۔ ماضی معروف

بَاعَ بَاعَا بَاعُوْا بَاعَتْ بَاعَتَا بِعْنَ بِعْتَ

بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا

ب۔ ماضی مجہول

بِیْعَ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعَتْ بِیْعَتَا بِعْنَ بِعْتَ

بِعْتُمَا بِعْتُمْ بِعْتِ بِعْتُمَا بِعْتُنَّ بِعْتُ بِعْنَا

ج۔ مضارع معروف

یَبِیْعُ یَبِیْعَانِ یَبِیْعُوْنَ تَبِیْعُ تَبِیْعَانِ یَبِعْنَ تَبِیْعُ

تَبِیْعَانِ تَبِیْعُوْنَ تَبِیْعِیْنَ تَبِیْعَانِ تَبِعْنَ اَبِیْعُ نَبِیْعُ

د۔ مضارع مجہول

یُبَاعُ یُبَاعَانِ یُبَاعُوْنَ تُبَاعُ تُبَاعَانِ یُبَعْنَ تُبَاعُ

تُبَاعَانِ تُبَاعُوْنَ تُبَاعِیْنَ تُبَاعَانِ یُبَعْنَ اُبَاعُ نُبَاعُ

ہ۔ نفی جحد

لَمْ یَبِعْ لَمْ یَبِیْعَا لَمْ یَبِیْعُوْا لَمْ تَبِعْ لَمْ تَبِیْعَا لَمْ یَبِعْنَ لَمْ تَبِعْ

لَمْ تَبِیْعَا لَمْ تَبِیْعُوْا لَمْ تَبِیْعِیْ لَمْ تَبِیْعَا لَمْ تَبِعْنَ لَمْ اَبِعْ لَمْ نَبِعْ

و۔ امر حاضر

بِعْ بِیْعَا بِیْعُوْا بِیْعِیْ بِیْعَا بِعْنَ

نوٹ: قَالَ سے اسم فاعل قَائِلٌ اور اسم مفعول مَقُوْلٌ بنے گا جبکہ بَاعَ سے اسم فاعل بَائِعٌ اور اسم مفعول مَبِیْعٌ بنے گا۔

اگر لام کلمہ واو ہو

ا۔ ماضی معروف

دَعَا دَعَوَا دَعَوْا دَعَتْ دَعَتَا دَعَوْنَ دَعَوْتَ

دَعَوْتُمَا دَعَوْتُمْ دَعَوْتِ دَعَوْتُمَا دَعَوْتُنَّ دَعَوْتُ دَعَوْنَ

ب۔ ماضی مجہول

دُعِيَ دُعِيَا دُعُوْا دُعِيَتْ دُعِيَتَا دُعِيْنَ دُعِيْتَ

دُعِيْتُمَا دُعِيْتُمْ دُعِيْتِ دُعِيْتُمَا دُعِيْتُنَّ دُعِيْتُ دُعِيْنَا

ج۔ مضارع معروف

يَدْعُوْ يَدْعُوَانِ يَدْعُوْنَ تَدْعُوْ تَدْعُوَانِ يَدْعُوْنَ تَدْعُوْ

تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ تَدْعِيْنَ تَدْعُوَانِ تَدْعُوْنَ اَدْعُوْ نَدْعُوْ

د۔ مضارع مجہول

يُدْعٰى يُدْعَيَانِ يُدْعَوْنَ تُدْعٰى تُدْعَيَانِ يُدْعَيْنَ تُدْعٰى

تُدْعَيَانِ تُدْعَوْنَ تُدْعَيْنَ تُدْعَيَانِ تُدْعَيْنَ اُدْعٰى نُدْعٰى

ہ۔ نفی جحد

لَمْ يَدْعُ لَمْ يَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْا لَمْ تَدْعُ لَمْ تَدْعُوَا لَمْ يَدْعُوْنَ لَمْ تَدْعُ

لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعُوْا لَمْ تَدْعِي لَمْ تَدْعُوَا لَمْ تَدْعُوْنَ لَمْ اَدْعُ لَمْ نَدْعُ

و) امر حاضر

اُدْعُ اُدْعُوَا اُدْعُوْا اُدْعِيْ اُدْعُوَا اُدْعُوْنَ

۶۔ اگر لام کلمہ یاء ہو

ا۔ ماضی معروف

قَضٰى قَضَيَا قَضَوْا قَضَتْ قَضَتَا قَضَيْنَ قَضَيْتَ

قَضَيْتُمَا قَضَيْتُمْ قَضَيْتِ قَضَيْتُمَا قَضَيْتُنَّ قَضَيْتُ قَضَيْنَا

ب۔ ماضی مجہول

قُضِيَ قُضِيَا قُضُوْا قُضِيَتْ قُضِيَتَا قُضِيْنَ قُضِيْتَ
قُضِيْتُمَا قُضِيْتُمْ قُضِيْتِ قُضِيْتُمَا قُضِيْتُنَّ قُضِيْتُ قُضِيْنَا

ج۔ مضارع معروف

يَقْضِيْ يَقْضِيَانِ يَقْضُوْنَ تَقْضِيْ تَقْضِيَانِ يَقْضِيْنَ تَقْضِيْ
تَقْضِيَانِ تَقْضُوْنَ تَقْضِيْنَ تَقْضِيَانِ تَقْضِيْنَ اَقْضِيْ نَقْضِيْ

د۔ مضارع مجہول

يُقْضٰى يُقْضَيَانِ يُقْضَوْنَ تُقْضٰى تُقْضَيَانِ يُقْضَيْنَ تُقْضٰى
تُقْضَيَانِ تُقْضَوْنَ تُقْضَيْنَ تُقْضَيَانِ تُقْضَيْنَ اُقْضٰى نُقْضٰى

ہ۔ نفی جحد

لَمْ يَقْضِ لَمْ يَقْضِيَا لَمْ يَقْضُوْا لَمْ تَقْضِ لَمْ تَقْضِيَا لَمْ يَقْضِيْنَ لَمْ تَقْضِ
لَمْ تَقْضِيَا لَمْ تَقْضُوْا لَمْ تَقْضِيْ لَمْ تَقْضِيَا لَمْ تَقْضِيْنَ لَمْ اَقْضِ لَمْ نَقْضِ

و۔ امر حاضر

اِقْضِ اِقْضِيَا اِقْضُوْا اِقْضِيْ اِقْضِيَا اِقْضِيْنَ

نوٹ: اسم فاعل دَاعٍ اور قَاضٍ بنیں گے۔ لام تعریف لگانے سے الدَّاعِي اور الْقَاضِي بن جائیں گے۔ اسم مفعول مَدْعُوٌّ اور مَقْضِيٌّ بنیں گے۔

۷۔ اگر فاء کلمہ واو اور لام کلمہ یاء ہو

ا۔ صرف صغیر

وَقٰى يَقِيْ وِقَايَةً وَاقٍ وُقِيَ يُوْقٰى مُوْقِيٌّ قِ لَا تَقِ مَوْقًى

ب۔ امر حاضر

قِ قِيَا قُوْا قِيْ قِيَا قِيْنَ

lovely lovely
lovely lovely
lovely

۸۔ اگر فاء کلمہ ہمزہ ہو

(i) صرف صغیر باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے: اَمَرَ یَأْمُرُ اَمْرًا اٰمِرٌ اُمِرَ یُؤْمَرُ مَأْمُوْرٌ مُرْ لَاتَأْمُرْ مَأْمَرٌ مِئْمَرٌ اٰمَرُ۔

امر حاضر کی گردان: مُرْ مُرَا مُرُوْا مُرِیْ مُرَا مُرْنَ

(ii) باب ضَرَبَ یَضْرِبُ سے: اَدَبَ یَأْدِبُ اَدْبًا اٰدِبٌ اُدِبَ یُؤْدَبُ مَأْدُوْبٌ اِیْدِبْ لَاتَأْدِبْ مَأْدِبٌ مِئْدَبٌ اٰدَبُ۔

(iii) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے: اَمِنَ یَأْمَنُ اَمْنًا اٰمِنٌ اُمِنَ یُؤْمَنُ مَأْمُوْنٌ اِیْمَنْ لَاتَأْمَنْ مَأْمَنٌ مِئْمَنٌ اٰمَنُ۔

(iv) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے: اَدُبَ یَأْدُبُ اَدَبًا اَدِیْبٌ × × × اُوْدُبْ لَاتَأْدُبْ مَأْدَبٌ مِئْدَبٌ اٰدَبُ۔

۹۔ اگر عین کلمہ ہمزہ ہو

(i) باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے: سَأَلَ یَسْأَلُ سُؤَالًا سَائِلٌ سُئِلَ یُسْأَلُ مَسْئُوْلٌ اِسْأَلْ لَاتَسْأَلْ مَسْأَلٌ مِسْأَلٌ اَسْأَلُ

امر حاضر کی گردان: سَلْ سَلَا سَلُوْا سَلِی سَلَا سَلْنَ۔

(نوٹ) کلام کی ابتداء میں سَلْ آئے گا اور جب اسے ماقبل لفظ سے ملائیں گے تو ہمزہ لوٹ آئے گا، جیسے: فَسْئَلْ، فَسْئَلَا وغیرہ۔

(ii) سَمِعَ یَسْمَعُ سے: یَئِسَ یَیْأَسُ یَأْسًا یَائِسٌ × × × اِیْأَسْ لَاتَیْأَسْ مَیْأَسٌ مِیْأَسٌ اَیْأَسُ۔

(iii) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے: لَؤُمَ یَلْؤُمُ لُؤْمًا لَئِیْمٌ × × × اُلْؤُمْ لَاتَلْؤُمْ مَلْئَمٌ مِلْئَمٌ اَلْأَمُ۔

۱۰۔ اگر لام کلمہ ہمزہ ہو

(i) باب فَتَحَ یَفْتَحُ سے: قَرَأَ یَقْرَأُ قِرَاءَةً قَارِئٌ قُرِئَ یُقْرَأُ مَقْرُوْءٌ اِقْرَأْ لَاتَقْرَأْ مَقْرَأٌ مِقْرَأٌ أَقْرَأُ۔

(ii) باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے: صَدِئَ یَصْدَأُ صَدَءً صَدِئٌ × × × اِصْدَأْ لَاتَصْدَأْ مَصْدَأٌ مِصْدَأٌ أَصْدَأُ۔

(iii) باب کَرُمَ یَکْرُمُ سے: جَرُؤَ یَجْرُؤُ جُرْءَةً جَرِئٌ × × × اُجْرُؤْ لَاتَجْرُؤْ مَجْرَأٌ مِجْرَأٌ أَجْرَأُ۔

مضاعف کی گردانیں

ا۔ ماضی معروف

مَدَّ مَدَّا مَدُّوا مَدَّتْ مَدَّتَا مَدَدْنَ مَدَدْتَ
مَدَدْتُمَا مَدَدْتُمْ مَدَدْتِ مَدَدْتُمَا مَدَدْتُنَّ مَدَدْتُ مَدَدْنَا

ب۔ ماضی مجہول

مُدَّ مُدَّا مُدُّوا مُدَّتْ مُدَّتَا مُدِدْنَ مُدِدْتَ
مُدِدْتُمَا مُدِدْتُمْ مُدِدْتِ مُدِدْتُمَا مُدِدْتُنَّ مُدِدْتُ مُدِدْنَا

ج۔ مضارع معروف

یَمُدُّ یَمُدَّانِ یَمُدُّوْنَ تَمُدُّ تَمُدَّانِ یَمْدُدْنَ تَمُدُّ
تَمُدَّانِ تَمُدُّوْنَ تَمُدِّیْنَ تَمُدَّانِ تَمْدُدْنَ اَمُدُّ نَمُدُّ

د۔ مضارع مجہول

یُمَدُّ یُمَدَّانِ یُمَدُّوْنَ تُمَدُّ تُمَدَّانِ یُمْدَدْنَ تُمَدُّ
تُمَدَّانِ تُمَدُّوْنَ تُمَدِّیْنَ تُمَدَّانِ تُمْدَدْنَ اُمَدُّ نُمَدُّ

ہ۔ نفی جحد

لَمْ يَمُدِّ (لَمْ يَمْدُدْ) لَمْ يَمُدَّا لَمْ يَمُدُّوا لَمْ تَمُدِّ (لَمْ تَمْدُدْ) لَمْ تَمُدَّا لَمْ يَمْدُدْنَ لَمْ تَمُدِّ (لَمْ تَمْدُدْ) لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمُدُّوا لَمْ تَمُدِّي لَمْ تَمُدَّا لَمْ تَمْدُدْنَ لَمْ أَمُدِّ (لَمْ أَمْدُدْ) لَمْ نَمُدِّ (لَمْ نَمْدُدْ)۔

و۔ امر حاضر

مُدِّ (اُمْدُدْ) مُدَّا مُدُّوا مُدِّي مُدَّا اُمْدُدْنَ

اسم نسبت و اسم تصغیر

اسمِ نسبت: جس اسم کو آخر میں یائے نسبت (یائے مشدّد) لگا کر کسی اسم سے نسبت دی جائے اسے اسمِ نسبت یا اسم منسوب کہتے ہیں۔ جس اسم کی طرف نسبت دی جائے اسے منسوب الیہ کہتے ہیں۔ اسم منسوب اسم مشتق بہ تاویل شمار ہوتا ہے اس لیے کسی اسم کی صفت کے طور پر آکر مرکب توصیفی بناتا ہے، جیسے دوسرے مشتق اسماء کرتے ہیں، مَثَلاً بَاكِسْتَانُ سے اسم منسوب بَاكِسْتَانِيٌّ بنا۔ رَجُلٌ بَاكِسْتَانِيٌّ میں رَجُلٌ موصوف اور بَاكِسْتَانِيٌّ صفت ہے۔

اسم نسبت بنانے کا طریقہ: (۱) جس اسم سے اسم نسبت بنانا مطلوب ہو اس کے آخر میں یاءِ مشدّدہ کا اضافہ کر دیجیے اور اس اسم کے آخری حرف (یعنی یاءِ مشدّدہ سے پہلے والے حرف) کے نیچے زیر لگا دیجیے، جیسے: عَرَبٌ سے عَرَبِيٌّ۔ بَاكِسْتَانُ سے بَاكِسْتَانِيٌّ، مِصْرُ سے مِصْرِيٌّ وغیرہ۔

(۲) اگر اسم کے آخر میں تائے تانیث ہو تو اسے حذف کر دیتے ہیں، جیسے: مَكَّةُ سے مَكِّيٌّ۔ فَاطِمَةُ سے فَاطِمِيٌّ۔ كُوْفَةُ سے كُوْفِيٌّ۔ حَبْشَةُ سے حَبْشِيٌّ۔

(۳) اگر کسی اسم کے آخر میں پہلے سے یاءِ مشدّدہ موجود ہو اور اس سے پہلے تین یا اس سے زیادہ حروف ہوں تو اسے ہٹا کر اس کی جگہ نسبت کی یاءِ مشدّدہ لگا دیتے ہیں۔ جیسے: شَافِعِيٌّ، بُخْتِيٌّ، كُرْسِيٌّ سے یہی اسم نسبت ہیں۔

اگر یاءِ مشدّدہ سے پہلے دو حرف ہوں تو یائے مشدّدہ (= دو یاء) میں سے ایک یاء کو حذف اور دوسری کو واؤ مکسورہ سے بدل دیتے ہیں اور واؤ کے ماقبل حرف پر زبر ڈال دیتے ہیں، جیسے: قُصَيٌّ، عَدِيٌّ، نَبِيٌّ، عَلِيٌّ سے قُصَوِيٌّ، عَدَوِيٌّ، نَبَوِيٌّ، عَلَوِيٌّ۔

اور اگر اس یاءِ مشدّدہ سے پہلے صرف ایک حرف ہو تو پہلی یاء کو اس کی اصل حالت کی طرف لوٹایا جاتا ہے (مثلاً اگر اصل میں واؤ تھی تو واؤ کی طرف لوٹا دیں گے۔) اور دوسری کو واؤ میں بدل کر ماقبل حرف پر زبر ڈال دیتے ہیں، جیسے: طَيٌّ، حَيٌّ سے طَوَوِيٌّ، حَيَوِيٌّ۔

(۴) اگر آخری حرف الف ہو اور وہ تیسرا حرف ہو تو اسے واؤ سے بدل دیتے ہیں جیسے : فَتًی، رِبًا اور عُلًا سے بالترتیب فَتَوِیٌّ، رِبَوِیٌّ، عُلَوِیٌّ۔ اگر الف چوتھا حرف ہو لیکن دوسرا حرف ساکن ہو تو الف کو واؤ سے بدلنا اور حذف کرنا دونوں درست ہیں، جیسے: اَرْطٰی (ایک درخت کا نام) سے اَرْطَوِیٌّ اور اَرْطِیٌّ۔ اور اگر الف چوتھا حرف ہو مگر دوسرا حرف متحرک ہو یا الف پانچواں یا چھٹا حرف ہو تو اسے حذف کرنا ضروری ہے، جیسے: جَمَزٰی (تیز رفتار گھوڑی) سے جَمَزِیٌّ۔ مُصْطَفٰی سے مُصْطَفِیٌّ، مُسْتَشْفٰی سے مُسْتَشْفِیٌّ۔

(۵) اگر آخری حرف یاء پانچواں یا چھٹا حرف ہو اور اس کا ماقبل حرف مکسور ہو (یعنی وہ اسم منقوص ہو) تو یاء کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: اَلْمُهْتَدِی، اَلْمُسْتَغْنِیْ، اَلْمُقْتَدِیْ سے بالترتیب اَلْمُهْتَدِیٌّ، اَلْمُسْتَغْنِیٌّ، اَلْمُقْتَدِیٌّ۔ اگر چوتھا حرف یاء ہو تو اسے حذف کرنا احسن ہے اگرچہ اسے واؤ سے بدل کر ماقبل کو زبر دینا بھی درست ہے، جیسے: اَلْهَادِیْ، اَلدَّاعِیْ، اَلرَّاعِیْ سے بالترتیب اَلْهَادِیٌّ / اَلْهَادَوِیٌّ، اَلدَّاعِیٌّ / اَلدَّاعَوِیٌّ، اَلرَّاعِیٌّ، اَلرَّاعَوِیٌّ۔ اگر تیسرا حرف یاء ہو تو اسے واؤ سے بدل کر ماقبل حرف پر زبر ڈال دیتے ہیں جیسے: اَلرَّضِیُّ (راضی)، اَلشَّجِیُّ سے اَلرَّضَوِیٌّ، اَلشَّجَوِیٌّ۔

(۶) اگر اسم ممدود (آخر میں 'اء') ہو اور آخر میں ہمزۂ مد تانیث کے لیے ہو تو واؤ سے بدل جاتا ہے جیسے: خَضْرَاءُ، حَمْرَاءُ، بَیْضَاءُ سے بالترتیب خَضْرَاوِیٌّ، حَمْرَاوِیٌّ، بَیْضَاوِیٌّ۔ اگر ہمزہ اصلی ہو تو برقرار رہتا ہے جیسے: قَرَّاءٌ (بہت پڑھنے والا) سے قَرَّائِیٌّ، اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِیٌّ۔ اور اگر ہمزہ کسی اور حرف سے بدلا ہوا ہو تو اسے برقرار رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔ جیسے: کِسَاءٌ (اصل کِسَاوٌ)، شِفَاءٌ (اصل شِفَایٌ) سے بالترتیب کِسَائِیٌّ / کِسَاوِیٌّ، شِفَائِیٌّ / شِفَاوِیٌّ۔

(۷) اگر یاء مشدّدہ مکسورہ (یِّ = یْ + یِ) کسی اسم کے وسط میں ہو تو دوسری یاء (یعنی مکسورہ) کو حذف کر دیتے ہیں، جیسے: طَیِّبٌ سے طَیْبِیٌّ، جَیِّدٌ سے جَیْدِیٌّ۔

(۸) فَعِیْلَةٌ کے وزن پر اسم سے اسم نسبت فَعَلِیٌّ کے وزن پر آتا ہے، جیسے: حَنِیْفَةٌ سے حَنَفِیٌّ، مَدِیْنَةٌ سے مَدَنِیٌّ۔ اور اگر اس کا عین کلمہ مضاعف ہو یا حرف علت

ہو مگر لام کلمہ حرف صحیح ہو تو صرف آخر سے تا ر حذف کی جاتی ہے جیسے : رَقِيقَةٌ، لَبِيبَةٌ، طَوِيلَةٌ سے بالترتیب رَقِيقِيٌّ، لَبِيبِيٌّ، طَوِيلِيٌّ ۔

(۹) اگر اسم فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو اور عین کلمہ مضعف (دوہرا) ہو تو صرف آخر سے تار حذف کرتے ہیں جیسے : هُرَيْرَةٌ سے هُرَيْرِيٌّ، أُمَيْمَةٌ سے أُمَيْمِيٌّ ۔ اور اگر مضعف نہ ہو تو تا کے ساتھ یا رکو بھی حذف کر دیتے ہیں، جیسے : جُهَيْنَةٌ، قُرَيْظَةٌ سے بالترتیب جُهَنِيٌّ، قُرَظِيٌّ ۔

(۱۰) اسم ثلاثی کا عین کلمہ مکسور ہو تو نسبت کے وقت اس کے عین کلمہ کو فتحہ دے دیتے ہیں جیسے: نَمِرٌ، مَلِكٌ، دُئِلٌ، إِبِلٌ سے نَمَرِيٌّ، مَلَكِيٌّ، دُؤَلِيٌّ، إِبَلِيٌّ ۔

(۱۱) اسم ثلاثی جس کا لام کلمہ محذوف ہو تو نسبت کے وقت محذوف حرف کو واپس لانا ضروری ہے بشرطیکہ (ا) اس کا عین کلمہ حرف علت ہو جیسے شَاةٌ (اس کی اصل شَوْهَةٌ ہے) سے شَاهِيٌّ

(ب) محذوف لام کلمہ تثنیہ یا جمع مؤنث سالم کے صیغے میں واپس آجاتا ہو جیسے: أَبٌ، أَخٌ (تثنیہ: أَبَوَانِ، أَخَوَانِ) سے أَبَوِيٌّ، أَخَوِيٌّ، سَنَةٌ (جمع مؤنث سالم: سَنَهَاتٌ/سَنَوَاتٌ) سے سَنَهِيٌّ/سَنَوِيٌّ ۔ اگر یہ دو شرطیں نہ پائی جائیں تو لام کلمہ کو واپس لانا اور نہ لانا دونوں جائز ہیں جیسے : يَدٌ (اصل : يَدْيٌ) دَمٌ (اصل : دَمْوٌ)، شَفَةٌ (اصل : شَفْهٌ) سے يَدِيٌّ/يَدَوِيٌّ، دَمِيٌّ/دَمَوِيٌّ، شَفِيٌّ/شَفَهِيٌّ/شَفَوِيٌّ اور اگر لام کلمہ کے حذف کے عوض شروع میں ہمزہ وصلی آگیا ہو تو لام کو واپس لاکر ہمزہ کو دور کر دینا یا محذوف لام کلمہ کو واپس نہ لاکر ہمزہ کو برقرار رکھنا دونوں درست ہیں جیسے : اِبْنٌ، اِسْمٌ سے بَنَوِيٌّ/ اِبْنِيٌّ، سَمَوِيٌّ/اِسْمِيٌّ ۔ أُخْتٌ، بِنْتٌ (جمع مؤنث سالم : أَخَوَاتٌ، بَنَاتٌ) سے أَخَوِيٌّ/أُخْتِيٌّ، بَنَوِيٌّ/بِنْتِيٌّ ۔

(۱۲) مرکب اضافی کو نسبت دینا ہو تو صرف مضاف کو دیتے ہیں بشرطیکہ کسی اور اسم سے التباس کا اندیشہ نہ ہو، جیسے : بَدْرُ الدِّيْنِ سے بَدْرِيٌّ، ورنہ مضاف الیہ کو نسبت دیتے ہیں جیسے أَبُو سُفْيَانَ سے سُفْيَانِيٌّ، عَبْدُ الرَّحْمٰنِ سے رَحْمَانِيٌّ ۔

(۱۳) مرکب امتزاجی کی نسبت کے بارے میں نحویوں کی تین رائے ہیں : (۱) صرف پہلے حصے کو

نسبت دی جائے۔ (۲) دونوں حصوں کو نسبت دی جائے (۳) صرف آخر میں یائے نسبت بڑھائی جائے۔ مثلاً: بَنْدَرْ شَاہ، بَعْلَبَكّ، حَضْرَمَوْتُ سے بَنْدَرِيٌّ/بَنْدَرِيٌّ شَاہِيٌّ/بَنْدَرْشَاہِيٌّ، بَعْلِيٌّ/بَعْلِيٌّ بَكِّيٌّ/بَعْلَبَكِّيٌّ، حَضْرِيٌّ/حَضْرِيٌّ مَوْتِيٌّ/حَضْرَمَوْتِيٌّ۔ زیادہ مشہور رائے پہلی ہے، لیکن آج کل تیسری رائے کو ترجیح دی جا رہی ہے۔

(۱۴) تثنیہ اور جمع کو اگر نسبت دینا مقصود ہو تو ان کا مفرد کا صیغہ لے کر اسے نسبت دیں گے، جیسے: فَاتِحَانِ سے فَاتِحِيٌّ۔ كُتُبٌ سے كِتَابِيٌّ۔ لیکن اگر جمع اسم علم ہو یا علم کے مشابہ ہو یا اس کا مفرد کا صیغہ ہی نہ ہو تو اسی کو منسوب کریں گے جیسے: اَنْصَارٌ سے اَنْصَارِيٌّ۔ اَبَابِيلُ سے اَبَابِيلِيٌّ۔

(۱۵) اگر چوتھا یا اس سے اوپر (پانچواں وغیرہ) حرف واؤ ہو اور ما قبل مضموم ہو تو واؤ حذف کر دی جاتی ہے جیسے، قَلَنْسُوَةٌ سے قَلَنْسِيٌّ۔

(۱۶) بعض اسماء کی نسبت خلافِ قیاس (یعنی بغیر کسی قاعدے کے) آتی ہے، جیسے: قَرْيَةٌ سے قَرَوِيٌّ۔ تَيْمُ اللَّاتِ، عَبْدُ الدَّارِ، اِمْرُؤُ الْقَيْسِ، عَبْدُ الْقَيْسِ، عَبْدُ شَمْسٍ سے بالترتیب تَيْمَلِيٌّ، عَبْدَرِيٌّ، مَرْقَسِيٌّ، عَبْقَسِيٌّ، عَبْشَمِيٌّ آتی ہے۔

نوٹ: مؤنث کا صیغہ حاصل کرنے کے لیے مذکر اسم منسوب کے آخر میں 'ة' بڑھا دیتے ہیں جیسے: بَاكِسْتَانِيٌّ سے بَاكِسْتَانِيَّةٌ۔

اسمِ تصغیر

اسم تصغیر یا اسم مُصَغَّر اس اسم کو کہتے ہیں جو چھوٹے پن، قلت یا حقارت کا معنی دے اس کا بنانے کا طریقہ درج ذیل ہے:

(۱) اسم ثلاثی کی تصغیر فُعَيْلٌ اور اسم رُباعی کی فُعَيْعِلٌ کے وزن پر بناتے ہیں جیسے: كَلْبٌ۔ قَلَمٌ، مَكْتَبٌ سے بالترتیب كُلَيْبٌ، قُلَيْمٌ، مُكَيْتِبٌ۔ اگر اسم ثلاثی کے آخر میں تائے تانیث ہو تو اس کا بھی یہی طریقہ ہے، جیسے: حُجْرَةٌ، وَرْدَةٌ سے حُجَيْرَةٌ، وُرَيْدَةٌ۔ اسم مقصور اور اسم ممدود کی تصغیر بھی اسی طریقے سے بناتے ہیں، مثلاً: قُرْبَى، خَضْرَاءُ، حَمْرَاءُ سے قُرَيْبَى، خُضَيْرَاءُ، حُمَيْرَاءُ۔ آخر میں الف نون زائدتان والے اسماء کی

تصغیر بھی اسی طریقے سے بنتی ہے جیسے : عُثْمَانُ سے عُثَیْمَانُ ، سَکْرَانُ سے سُکَیْرَانُ۔

جس اسم میں چار حروف کے بعد تائے تانیث ، الف ممدودہ ، یا الف نون زائدتان ہوں ان کی تصغیر بھی فُعَیْعِلٌ کے وزن پر آئے گی جیسے : قَنْطَرَۃٌ ، اَرْبِعَاءُ ، زَعْفَرَانُ سے بالترتیب قُنَیْطِرَۃٌ ، اُرَیْبِعَاءُ ، زُعَیْفِرَانُ۔

(۲) اسم ثلاثی و رباعی اگر منسوب ہو تو ان سے اسم نسبت بناتے وقت یائے نسبت کو الگ کر کے مذکورہ وزن (فُعَیْلٌ۔ فُعَیْعِلٌ) پر تصغیر بنا کے آخر میں یائے نسبت پھر لگا دیجیے جیسے: کَلْبِیٌّ سے کُلَیْبِیٌّ۔ مَغْرِبِیٌّ سے مُغَیْرِبِیٌّ۔

(۳) جس اسم ثلاثی کا کوئی حرف حذف کر کے اس کے عوض میں تاء تانیث آگئی ہو تو محذوف حرف لوٹ آتا ہے ، جیسے : سَنَۃٌ سے سُنَیْھَۃٌ / سُنَیَّۃٌ ۔ بِنْتٌ سے بُنَیَّۃٌ۔ اُخْتٌ سے اُخَیَّۃٌ۔ (اصل میں تصغیر بُنَیْوَۃٌ اور اُخَیْوَۃٌ بنتی تھی واؤ کو یاء سے بدل کر دو یاء کو مدغم کر دیا گیا)۔

(۴) اگر کسی اسم کا دوسرا حرف الف ہو تو وہ واؤ سے بدل جاتا ہے ، جیسے : بَابٌ سے بُوَیْبٌ۔ غَارٌ سے غُوَیْرٌ ۔ فَاضِلٌ سے فُوَیْضِلٌ۔ اگر کوئی اسم اپنے ایک اصلی حرف کے حذف ہونے کے بعد بھی سہ حرفی ہو اور اس کا دوسرا حرف الف ہو تو اس کی تصغیر بھی اس طرح بنے گی ، جیسے : ھَادٍ (اصل میں ھَادِیٌ) سے ھُوَیْدٌ۔

(۵) اگر اسم ثلاثی تائے تانیث سے خالی ہو ، مؤنث ہو لیکن اس کے مقابلے میں مذکر کا صیغہ نہ ہو ، مؤنث خواہ حقیقی ہو یا مجازی ، تصغیر کے وقت آخر میں تاء بڑھا دیتے ہیں ، جیسے : عَیْنٌ ، اَرْضٌ ، شَمْسٌ ، دَارٌ ، اُذُنٌ ، سِنٌّ ، یَدٌ ، ھِنْدٌ سے بالترتیب عُیَیْنَۃٌ ، اُرَیْضَۃٌ۔ شُمَیْسَۃٌ ، دُوَیْرَۃٌ ، اُذَیْنَۃٌ ، سُنَیْنَۃٌ ، یُدَیَّۃٌ ، ھُنَیْدَۃٌ ۔ لیکن اگر وہ اسم غیر ثلاثی ہو تو تاء نہیں بڑھائی جائے گی جیسے : زَیْنَبُ اور سُعَادُ ہیں۔

(۶) تصغیر کے وقت ہر اسم اپنی اصل حالت پہ واپس آجاتا ہے ۔ پس وہ اسم جس سے کوئی حرف حذف ہو چکا ہو تصغیر کے وقت لوٹ آتا ہے ، جیسے : اَبٌ ، اَخٌ ، دَمٌ سے اُبَیٌّ ، اُخَیٌّ ، دُمَیٌّ۔

(۷) جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم اور تثنیہ کی تصغیر ان کے مفرد کے صیغے سے حسبِ قاعدہ بنا کر آخر میں وْن، یاْت اور ان، لگا دیجیے، جیسے: مُسْلِمُوْن سے مُسَیْلِمُوْنَ، مُسْلِمَاتٌ سے مُسَیْلِمَاتٍ، مُسْلِمَانِ سے مُسَیْلِمَانِ۔

(۸) جمع مکسّر کی تصغیر اس طرح آتی ہے: اَفْعَالٌ سے اُفَیْعَالٌ جیسے: اَطْفَالٌ سے اُطَیْفَالٌ۔ اَفْعُلٌ سے اُفَیْعِلٌ جیسے: اَنْهُرٌ سے اُنَیْهِرٌ۔ فِعْلَةٌ سے فُعَیْلَةٌ، جیسے غِلْمَةٌ سے غُلَیْمَةٌ۔ اَفْعِلَةٌ سے اُفَیْعِلَةٌ جیسے: اَعْمِدَةٌ سے اُعَیْمِدَةٌ وغیرہ۔

(۹) اگر تیسرا حرف مدّہ (الف ماقبل مفتوح، واؤ ماقبل مضموم، یاء ماقبل مکسور ـَـ ا ـُـ و ـِـ ی) تو اسے یاء میں بدل کر اس یاء کو یائے تصغیر میں مدغم کر دیتے ہیں جیسے: کِتَابٌ، سَحَابٌ، مُقَامٌ سے کُتَیِّبٌ، سُحَیِّبٌ، مُقَیِّمٌ، صَبُوْرٌ، عَجُوْزٌ، حَسُوْدٌ سے صُبَیِّرٌ، عُجَیِّزٌ، حُسَیِّدٌ۔ جَمِیْلٌ، سَعِیْدٌ، کَرِیْمٌ سے جُمَیِّلٌ، سُعَیِّدٌ، کُرَیِّمٌ۔

(۱۰) اگر چوتھا حرف مدّہ ہو تو تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر بنے گی جیسے: عُصْفُوْرٌ، قِنْدِیْلٌ سے عُصَیْفِیْرٌ، قُنَیْدِیْلٌ۔

نوٹ:۔ مُعرب اسماء کی تصغیر قواعد کے تحت آتی ہے۔ بعض مبنی اسماء کی جو تصغیر آتی ہے وہ سماعی ہے، قواعد کے تحت نہیں۔

مرفوعات منصوبات مجرورات

مرفوعات سے مراد: جو کلمات اِعراب کی حالتِ رفع میں ہوتے ہیں انہیں مرفوعات (مرفوعۃ کی جمع) کہتے ہیں۔ اسم کی حالتِ رفع کو ظاہر کرنے کے یہ طریقے ہیں:۔

(۱) اگر اسم منصرف ہو اور اس پر لامِ تعریف (اَلْ) نہ ہو تو اس کے آخری حرف پر دو پیشوں یعنی تنوین (ـٌـ) سے رفع کو ظاہر کیا جاتا ہے جیسے ذَهَبَ رَجُلٌ میں رَجُلٌ حالتِ رفع میں ہے اور رفع کو لام پر دو پیش ڈال کر ظاہر کیا گیا ہے۔ اور اگر اس پر لامِ تعریف ہو تو صرف ضمّہ (ایک پیش) سے رفع کو ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے ذَهَبَ الرَّجُلُ میں آخری حرف لام پر ایک پیش ڈالی گئی ہے۔

(۲) اگر اسم غیر منصرف ہو تو اس کی حالتِ رفع کو صرف ایک پیش (ضمّہ) سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے: ذَهَبَ اَحْمَدُ میں آخری حرف دال پر صرف ایک پیش ہے۔

(۳) تثنیہ کے صیغے اور تثنیہ کے ساتھ ملحق صیغے (اسم اشارہ اور اسم موصول کے تثنیہ کے صیغے) کی حالتِ رفع کو الف نون سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے جَاءَ رَجُلَانِ میں ہے۔

(۴) جمع مذکر سالم کے صیغے اور عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ دہائیوں کی حالتِ رفع کو وْن کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے: ذَهَبَ الْمُسْلِمُوْنَ۔ جَاءَ عِشْرُوْنَ رَجُلًا میں ہے۔

(۵) اَسمائے سِتّہ مکبّرہ (اَبُوْ۔ اَخُوْ وغیرہ) واحد متکلم کی ضمیر کے سوا کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کی حالتِ رفع کو واؤ سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے: ذَهَبَ اَبُوْهُ، جَاءَ اَخُوْهُ میں ہے۔

(۶) جن اسماء کے آخر میں الف مقصورہ ہو یا آخر میں یا ہو اور ماقبل حرف پر زیر ہو۔ (یعنی اسم منقوص) —— ان کی حالتِ رفع لفظاً ظاہر نہیں کی جاتی بلکہ تقدیراً ہوتی ہے، جیسے: ذَهَبَ اَبِیْ۔ جَاءَ اَخِیْ۔ جیسے ذَهَبَ مُوْسٰی۔ جَاءَ الْقَاضِیْ میں ہے۔ اسی طرح اَسمائے سِتّہ مکبّرہ اگر واحد متکلم کی ضمیر کی طرف مضاف ہوں تو ان کی حالتِ رفع بھی لفظاً ظاہر نہیں کی

(۷) مبنی اسماء کی حالتِ رفع نہ لفظاً ظاہر کی جاتی ہے اور نہ ہی تقدیراً۔ وہ صرف محلاً مرفوع ہوتے ہیں، جیسے: ذَهَبَ هٰذَا میں هٰذَا محلاً مرفوع ہے۔

مرفوع اسماء

اسم مندرجہ ذیل حالتوں میں سے کسی حالت میں ہو تو وہ مرفوع ہوتا ہے۔

۱۔ **مُبتدا:** اگر اسم مبتدا ہو تو وہ ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، جیسے:

(۱) اَلرَّجُلُ صَالِحٌ (۲) اَلتِّلْمِيْذَةُ مُجْتَهِدَةٌ (۳) زَيْدٌ نَاجِحٌ
(۴) خَالِدٌ شُجَاعٌ (۵) خَدِيْجَةُ طَاهِرَةٌ (۶) اَلْمُسْلِمُوْنَ صَادِقُوْنَ

ان مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ مبتدا ہیں اس لیے مرفوع ہیں۔

۲۔ **خبر:** خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے، جیسے مندرجہ بالا مثالوں میں بالترتیب صَالِحٌ۔ مُجْتَهِدَةٌ۔ نَاجِحٌ، شُجَاعٌ۔ طَاهِرَةٌ اور صَادِقُوْنَ خبر ہیں، اس لیے مرفوع ہیں۔

۳۔ **فاعل:** فَاعِل (یعنی وہ ذات جس سے فعل صادر ہوتا ہے) ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔[۱]

جَاءَ رَجُلٌ	ذَهَبَ خَالِدٌ	حَضَرَتْ فَاطِمَةُ
اِنْتَصَرَ الْمُسْلِمُوْنَ	كَتَبَ الْوَلَدُ	دَرَسَ التِّلْمِيْذُ

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء فاعل ہیں اس لیے مرفوع ہیں۔

۴۔ **نائب فاعل:** اسے اَلْمَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهٗ بھی کہتے ہیں۔ نائب فاعل ایسے فعل کے مفعول کو کہتے ہیں جس کا فاعل مجہول ہو (یعنی معلوم نہ ہو) اور فعل کی نسبت مفعول کی طرف کر دی گئی ہو۔ نائب فاعل (یعنی فاعل کا قائم مقام) بھی ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

۱۔ ضُرِبَ وَلَدٌ[۱] | ۲۔ يُنْصَرُ الْمَظْلُوْمُ | ۳۔ فُتِحَ الْبَابُ

---

[۱] مثالوں کا ترجمہ (۱) ایک لڑکے کو پیٹا گیا (۲) مظلوم کی مدد کی جاتی ہے (۳) دروازہ کھولا گیا (۴) خط لکھا گیا (۵) مومنوں کی مدد کی گئی (۶) ایک ظالم کو قتل کیا گیا۔

۴- كُتِبَتِ الرِّسَالَةُ | ۵- نُصِرَ الْمُؤْمِنُوْنَ | ۶- قُتِلَ ظَالِمٌ

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء نائب فاعل ہیں اس لیے مرفوع ہیں۔

۵- **کان وغیرہ کا اسم** : کَانَ وغیرہ (یعنی اَفعالِ ناقصہ : کَانَ ۔ صَارَ ۔ اَصْبَحَ ۔ اَمْسٰی وغیرہ) کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے۔

۱- كَانَ التِّلْمِيْذُ مُجْتَهِدًا | ۲- صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا
۳- اَصْبَحَ الْوَلَدُ كَاتِبًا | ۴- كَانَتِ الْبِنْتُ مُهَذَّبَةً
۵- لَيْسَ الرَّجُلُ صَابِرًا | ۶- صَارَ الْغُلَامُ عَاقِلًا[1]

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء کَانَ وغیرہ کے اسم ہیں اس لیے مرفوع ہیں۔

۶- **اِنَّ وغیرہ کی خبر** : اِنَّ وغیرہ (یعنی حروف مشبہ بالفعل) کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے، جیسے :

۱- اِنَّ التِّلْمِيْذَ مُجْتَهِدٌ | ۲- عَلِمْتُ اَنَّ الرَّجُلَ صَادِقٌ
۳- كَاَنَّ زَيْدًا اَسَدٌ | ۴- اَلرَّجُلُ بَخِيْلٌ وَلٰكِنَّ وَلَدَهٗ جَوَادٌ
۵- لَيْتَ الشَّبَابَ عَائِدٌ | ۶- لَعَلَّ الْغَائِبَ قَادِمٌ
۷- اِنَّ الْاُسْتَاذَ عَطُوْفٌ | ۸- اِنَّ الْمُعَلِّمَةَ فَاضِلَةٌ[2]

ان مثالوں میں خط کشیدہ الفاظ حروف مُشَبَّهَه بالفعل کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

۷- **مَا و لَا مُشَبَّهَه بِلَيْسَ کا اسم** : مَا اور لَا جو معنی اور عمل میں فعل ناقص لَيْسَ کے مُشَابِہ ہیں ان کا اسم ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے، مثلاً :

۱- مَا الرَّجُلُ مُخْلِصًا | ۲- مَا الْعَاقِلُ خَائِنًا
۳- مَا الْحَاكِمُ عَادِلًا | ۴- لَا غُلَامٌ عَاقِلًا

---

[1] (مثالوں کا ترجمہ) (۱) طالب علم محنتی تھا (۲) غریب، امیر ہو گیا (۳) لڑکا لکھاری ہو گیا (۴) لڑکی مہذب تھی (۵) آدمی صبر کرنے والا نہیں ہے۔ (۶) لڑکا عقل مند ہو گیا۔

[2] ترجمہ: (۱) بیشک طالب علم محنتی ہے (۲) مجھے معلوم ہے کہ آدمی سچا ہے (۳) گویا کہ زید شیر ہے۔ (۴) آدمی بخیل ہے لیکن اس کا لڑکا سخی ہے (۵) کاش جوانی لوٹ آتی (۶) شاید غائب آجائے۔ [illegible]

۵۔ لَا رَجُلٌ صَادِقًا   ۶۔ لَا وَلَدٌ مُهَذَّبًا [1]

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء ما / لا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

۸۔ **لائے نفی جنس کی خبر:** پوری جنس کی نفی کرنے والے لا کی خبر ہمیشہ مرفوع ہوتی ہے، جیسا کہ ان مثالوں سے ظاہر ہے:

۱۔ لَا وَلَدَ عَاقِلٌ	۲۔ لَا تِلْمِيْذَ مُجْتَهِدٌ
۳۔ لَا عَاقِلَ ظَالِمٌ	۴۔ لَا بَخِيْلَ مَحْبُوْبٌ
۵۔ لَا كَرِيْمَ مَبْغُوْضٌ	۶۔ لَا حَاسِدَ فَرِحٌ [2]

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء لائے نفی جنس کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہیں۔

منصوبات

منصوبات سے مراد وہ کلمات جو نصب کی حالت میں ہوں منصوبات (مَنْصُوْبَةٌ کی جمع) کہلاتے ہیں۔ اسماء میں نصب کی حالت کو ظاہر کرنے کے طریقے درج ذیل ہیں:

۱۔ جو اسم منصرف ہو اور اس پر لام تعریف (اَلْ) نہ لگا ہو اس کی حالتِ نصب کو آخری حرف پر دو زبروں یعنی تنوین (ـً) سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے ضَرَبْتُ وَلَدًا میں وَلَدًا ہے۔ اگر لام تعریف لگا ہو تو پھر ایک زبر (ـَ) سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے: ضَرَبْتُ الْوَلَدَ میں اَلْوَلَدَ ہے جو اسم غیر منصرف ہو اس کی حالت نصب کو ایک زبر سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے اِنَّ عُمَرَ عَادِلٌ میں عُمَرَ ہے۔

۲۔ تثنیہ کے صیغے اور اسم اشارہ و اسم موصول کے تثنیہ کے صیغے کی حالتِ نصب کو یَنِ کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ میں رَجُلَيْنِ ہے۔

---

[1] (۱) آدمی مخلص نہیں ہے (۲) عقل مند خیانت کار نہیں ہوتا (۳) جج عادل نہیں ہے (۴) کوئی لڑکا عقل مند نہیں ہے (۵) کوئی آدمی سچا نہیں ہے (۶) کوئی لڑکا مہذب نہیں ہے۔

[2] (ترجمہ) (۱) کوئی بھی لڑکا عقل مند نہیں ہے (۲) کوئی بھی طالب علم محنتی نہیں ہے (۳) کوئی بھی عقل مند ظالم نہیں ہوتا (۴) کوئی بھی کنجوس محبوب نہیں ہوتا (۵) کوئی بھی سخی مبغوض (جس سے نفرت کی جائے) نہیں ہوتا۔ (۶) کوئی بھی حسد کرنے والا خوش نہیں ہوتا۔

(۳) جمع مذکر سالم اور اس سے ملحق اَسْمَاء (جیسے عِشْرُوْن تا تِسْعُوْن دہائیاں ہیں) کی حالت نصب کو "ین" کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے: اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ صَادِقُوْنَ میں المسلمین ہے اور رَأَیْتُ عِشْرِیْنَ رَجُلًا میں عِشْرِیْنَ ہے۔

(۴) جمع مؤنث سالم کے صیغے کی حالتِ نصب کو آخری حرف کے نیچے دو زیر (ٍ) کے ساتھ ظاہر کیا جاتا ہے اور اگر اَلْ لگا ہو تو ایک زیر کے ساتھ۔ جیسے: رَأَیْتُ صَابِرَاتٍ۔ نَصَرْتُ الْمُسْلِمَاتِ میں صَابِرَاتٍ اور الْمُسْلِمَاتِ ہے۔

(۵) اَسمائے ستہ مکبرہ (اَبُوْ۔ اَخُوْ وغیرہ)۔ اگر واحد متکلم کی ضمیر یاء کے سوا کسی اور اسم کی طرف مضاف ہوں تو ان کی حالت نصب کو الف سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے: اِنَّ اَبَاهُ عَالِمٌ۔ رَأَیْتُ اَخَاهُ میں ہے۔

(٦) جن اَسماء کے آخر میں الف مقصورہ ہو یا یاء ہو اور اس کے ماقبل حرف کے نیچے زیر ہو (یعنی وہ اسم منقوص ہو) نیز وہ معرف باللّام ہو ان کا اعراب لفظاً (یعنی حرکات یا حروف کے ذریعے) ظاہر نہیں کیا جاتا بلکہ تقدیری ہوتا ہے، جیسے: رَأَیْتُ مُوْسٰی، رَأَیْتُ الْقَاضِیْ میں ہے۔

(۷) اگر اَسمائے ستہ مُکبّرہ (اَبُوْ، اَخُوْ وغیرہ) واحد متکلم کی ضمیر یاء کی طرف مضاف ہوں تو ان کا اِعراب بھی تقدیری ہوتا ہے، جیسے: اِنَّ اَخِیْ ذَکِیٌّ میں ہے۔

(۸) مبنی اَسماء کا اعراب محلّی ہوتا ہے، جیسے: اِنَّ هٰذَا جَمِیْلٌ میں هٰذَا اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے حالتِ نصب میں ہے لیکن چونکہ یہ مبنی ہے لہٰذا اس کا اعراب محلّی ہے۔

منصوب اَسماء

اگر کوئی اسم مندرجہ ذیل حالتوں میں سے کسی حالت میں ہو تو وہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔

۱۔ **مفعول بہٖ:** جس چیز یا ذات پر فعل واقع ہوتا ہے اسے مفعول بہٖ کہتے ہیں۔ مفعول بہٖ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے:

۱- كَتَبْتُ رِسَالَةً ۲- قَرَأَ الْوَلَدُ كِتَابًا ۳- أَكَلْتُ خُبْزًا
۴- شَرِبَ اللَّبَنَ ۵- ضَرَبَ الْمُعَلِّمُ التِّلْمِيْذَ ۶- اِشْتَرَيْتُ قَلَمًا[1]

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

۲- مفعول مُطْلَق: یہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی تاکید کے لیے یا تاکید کے ساتھ ساتھ اس کی نوعیت یا تعداد بتانے کے لیے آتا ہے۔ یہ اسم منصوب کبھی فعل کا مصدر یا مصدر کا مرادف یعنی ہم معنی مصدر ہوتا ہے اور کبھی اس مصدر کی صفت، یا اس کی تعداد ظاہر کرنے والا اسم عدد یا اس مصدر کی طرف مضاف اسم (كُلّ، بَعْض وغیرہ) ہوتا ہے۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے:

۱- ضَرَبْتُهُ ضَرْبًا	۲- أَخَذَهُ أَخْذًا
۳- جَلَسَ جِلْسَةَ الْمُعَلِّمِ	۴- وَثَبَ وِثْبَةَ الْأَسَدِ
۵- حَلَفَ الرَّجُلُ ثَلَاثًا	۶- تَدُوْرُ الْأَرْضُ دَوْرَةً فِي الْيَوْمِ[2]

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مفعول مطلق ہیں اس لیے منصوب ہیں۔ مثال (۱) اور (۲) میں فعل کی تاکید کے لیے، (۳) اور (۴) میں فعل کی تاکید کے علاوہ اس کی نوعیت بتانے کے لیے اور (۵) اور (۶) میں فعل کی تاکید کے علاوہ اس کی تعداد بتانے کے لیے آئے ہیں۔

۳- مفعول لَہٗ: اسے مفعول لِاَجْلِہٖ بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ اسم منصوب ہے جو فعل کی وجہ ظاہر کرتا ہے یعنی یہ بتاتا ہے کہ فعل کیوں واقع ہوا۔ یہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ مثلاً:

۱- ضَرَبْتُهُ تَأْدِيْبًا	۲- قَامَ احْتِرَامًا لِلْمُعَلِّمِ

[1] (مثالوں کا ترجمہ): (۱) میں نے ایک خط لکھا (۲) لڑکے نے ایک کتاب پڑھی (۳) میں نے ایک روٹی کھائی۔ (۴) اس نے دودھ پیا (۵) استاد نے شاگرد کو مارا (۶) میں نے ایک قلم خریدا۔

[2] (مثالوں کا ترجمہ) (۱) میں نے اسے خوب مارا (۲) اس نے اسے خوب پکڑا (۳) وہ استاد کے بیٹھنے کے انداز میں بیٹھا (۴) اس نے شیر کے جست لگانے کے انداز میں جست لگائی (۵) آدمی نے تین قسمیں کھائیں۔ (۶) زمین دن میں ایک چکر لگاتی ہے۔

۳۔ سَکَتَ اِبْنُہٗ خَوْفًا مِنَ الرَّعْدِ | ۴۔ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَۃَ اِمْلَاقٍ
۵۔ صَرَخَ الطِّفْلُ خَوْفًا مِنَ الْکَلْبِ | ۶۔ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا [1]

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مفعول لہٗ ہیں اس لیے منصوب ہیں۔

۴۔ **مفعول فیہ :** اسے ظرف بھی کہتے ہیں۔ یہ وہ مفعول ہے جو فعل کے واقع ہونے کی جگہ یا وقت کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر جگہ کو ظاہر کرے تو اسے ظرف مکان اور وقت کو ظاہر کرے تو ظرف زمان کہتے ہیں۔ مفعول فیہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے مثلاً:

۱۔ سَافَرْتُ یَوْمَ السَّبْتِ | ۲۔ صُمْتُ شَھْرًا
۳۔ ذَھَبْتُ خَلْفَ زَیْدٍ | ۴۔ وَقَفَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ
۵۔ حَضَرَ السَّاعَۃَ | ۶۔ غَابَ التِّلْمِیْذُ اُسْبُوْعًا [2]

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مفعول فیہ ہیں اس لیے منصوب ہیں۔

۵۔ **مفعول معہٗ :** یہ وہ اسم منصوب ہے جو واوِ معیت کے بعد آتا ہے۔ اگر واؤ ہٹا کر اس کی جگہ مَعَ (بمعنی ساتھ) لگا دیں تو جملے کے معنی میں کچھ فرق نہیں پڑتا، مثلاً:

(۱) سِرْتُ وَالْحَدِیْقَۃَ | (۲) مَشٰی زَیْدٌ وَالطَّرِیْقَ
(۳) جَاءَ الْبَرْدُ وَالْمَدَافِیَٔ | (۴) ذَھَبَ زَیْدٌ وَّبَکْرًا
(۵) جَاءَ الْفَقْرُ وَالذِّلَّۃَ | (۶) جَاءَتِ الصِّنَاعَۃُ وَالتَّلَوُّثَ [3]

مذکورہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مفعول معہ ہیں اس لیے منصوب ہیں۔

---

[1] (مثالوں کا ترجمہ): (۱) میں نے اسے ادب سکھانے کے لیے مارا۔ (۲) وہ استاد کے احترام کے لیے کھڑا ہوا۔ (۳) لڑکا کڑک کے خوف سے خاموش ہوگیا۔ (۴) تم اپنی اولاد کو افلاس کے خوف سے قتل نہ کرو۔ (۵) بچہ کتے کے ڈر سے چلایا (۶) وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔

[2] (مثالوں کا ترجمہ): (۱) میں نے ہفتہ کے روز سفر کیا (۲) میں نے ایک مہینہ روزے رکھے (۳) میں زید کے پیچھے گیا (۴) وہ درخت کے نیچے رکا (۵) وہ ابھی آیا (۶) طالب علم ایک ہفتہ غیر حاضر رہا۔

[3] (مثالوں کا ترجمہ): (۱) میں باغ کے ساتھ ساتھ چلا۔ (۲) زید سڑک کے ساتھ ساتھ چلا (۳) سردی گرم کپڑوں سمیت آئی (۴) زید بکر سمیت گیا (۵) غربت ذلت سمیت آئی (۶) انڈسٹری آلودگی سمیت آئی۔

۶۔ اِنَّ وغیرہ کا اسم: اِنَّ وغیرہ (یعنی حروف مُشَبَّہہ بالفعل) کا اسم ہمیشہ منصوب ہوتا ہے، جیسے:

۱۔ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ	۲۔ اِنَّ الْاُمَّ رَحِیْمَةٌ
۳۔ لَیْتَ السُّرُوْرَ دَائِمٌ	۴۔ کَاَنَّ الطِّفْلَ قَمَرٌ
۵۔ لَعَلَّ التِّلْمِیْذَ نَاجِحٌ	۶۔ اِنَّ الْحَیَاةَ نِعْمَةٌ[۱]

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء اِنَّ وغیرہ کا اسم ہیں اس لیے منصوب ہیں۔

۷۔ کَانَ وغیرہ کی خبر: کَانَ وغیرہ (یعنی افعالِ ناقصہ: کَانَ، صَارَ، اَصْبَحَ، اَمْسٰی، لَیْسَ وغیرہ) کی خبر ہمیشہ منصوب ہوتی ہے، مثلاً:

(۱) بَاتَ الْمَرِیْضُ نَائِمًا	(۲) کَانَ الْاِنْسَانُ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا
(۳) اَمْسَی الْعَامِلُ مُتْعَبًا	(۴) صَارَ الْغَنِیُّ فَقِیْرًا
(۵) لَیْسَتِ التِّلْمِیْذَةُ مُجْتَهِدَةً	(۶) لَیْسَ الرَّجُلُ شَاکِرًا[۲]

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء کَانَ وغیرہ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

۸۔ مَا و لَا مُشَبَّهَہ بِلَیْسَ کی خبر: مَا اور لَا جو معنی اور عمل میں لَیْسَ کے مشابہ ہیں

ان کی خبر ہمیشہ منصوب ہوتی ہے، جیسے:

۱۔ مَا الْمَرِیْضُ نَائِمًا	۲۔ مَا الْمُجِدُّ مَحْرُوْمًا
۳۔ مَا زَیْدٌ کَاذِبًا	۴۔ لَا مُؤْمِنٌ جَبَانًا
۵۔ لَا مُشْرِكٌ شُجَاعًا	۶۔ لَا غَنِیٌّ مُحْسِنًا[۳]

---

[۱] (مثالوں کا ترجمہ: (۱) بیشک اللہ بخشنے والا ہے (۲) بیشک ماں مہربان ہوتی ہے (۳) کاش خوشی ہمیشہ رہتی (۴) گویا کہ بچہ چاند ہے (۵) شاید طالب علم کامیاب ہو (۶) بیشک زندگی ایک نعمت ہے۔

[۲] (مثالوں کا ترجمہ) (۱) بیمار نے سو کر رات گزاری (۲) انسان بہت ظالم جاہل ہے (۳) شام کو مزدور تھکا ماندہ ہوگیا (۴) امیر غریب ہوگیا (۵) طالبہ محنتی نہیں ہے (۶) آدمی شکر گزار نہیں ہے۔

[۳] (مثالوں کا ترجمہ) (۱) مریض سویا ہوا نہیں ہے (۲) کوشش کرنے والا محروم نہیں ہوتا (۳) زید جھوٹا نہیں ہے (۴) مومن بزدل نہیں ہوتا (۵) مشرک بہادر نہیں ہوتا (۶) دولت مند احسان کرنے والا نہیں ہوتا۔

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء پہلی تین مثالوں میں ما کی اور آخری تین مثالوں میں لا کی خبر ہیں اس لیے منصوب ہیں۔

۹۔ لائے نفی جنس کا اسم: جو لا اپنے مابعد اسم کی پوری جنس کی نفی کرنے کے لیے آتا ہے اس کا اسم ہمیشہ منصوب ہوتا ہے لیکن اس پر تنوین (ـً) نہیں آتی بلکہ صرف زبر ہی آتی ہے۔ مثلاً:

(۱) لَا مُنَافِقَ مُعْتَمَدٌ | ۲۔ لَا بَخِيْلَ مَحْمُوْدٌ
۳۔ لَا حَسَنَةَ حَقِيْرَةٌ | ۴۔ لَا شَيْءَ رَخِيْصٌ
۵۔ لَا ظَالِمَ مَأْمُوْنٌ | ۶۔ لَا حَالَةَ دَائِمَةٌ [1]

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء لائے نفی جنس کا اسم ہیں اس لیے منصوب ہیں یعنی ان پر صرف زبر آئی ہے کیونکہ لائے نفی جنس کا اسم مبنی بر فتحہ (زبر) ہوتا ہے۔

۱۰۔ حال: اس سے مراد وہ اسم منصوب[2] ہے جو فعل واقع ہونے کے وقت فاعل یا مفعول یا دونوں کی حالت بیان کرے جس کا حال بیان کیا جائے اسے ذوالحال کہتے ہیں۔

۱۔ جَاءَ الْغُلَامُ ضَاحِكًا (لڑکا ہنستے ہوئے آیا) | ۲۔ عَادَ اللَّاعِبُ فَائِزًا (کھلاڑی کامیاب لوٹا)

---

[1] (مثالوں کا ترجمہ (۱) کوئی بھی منافق قابلِ اعتماد نہیں ہوتا (۲) کوئی بھی کنجوس قابلِ تعریف نہیں ہوتا (۳) کوئی نیکی معمولی نہیں ہوتی (۴) کوئی بھی چیز سستی نہیں ہے (۵) کوئی بھی ظالم امن میں نہیں ہوتا (۶) کوئی بھی حالت دائمی نہیں ہوتی۔

[2] حال اسم مفرد بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں میں ہے اور جملہ اسمیہ، جملہ فعلیہ، ظرف اور جار مجرور بھی ہو سکتا ہے۔ جب کوئی جملہ حال کے طور پر آئے تو اس کے لیے ایک ایسے رابطے کا ہونا ضروری ہے جو اسے ذوالحال سے ملائے۔ یہ رابطہ یا تو واؤ ہوتی ہے (جسے اس صورت میں واؤ حالیہ کہتے ہیں) یا ضمیر یا واؤ اور ضمیر دونوں۔ مثلاً رَأَيْتُ الْمَرِيْضَ وَهُوَ نَائِمٌ میں هُوَ نَائِمٌ جملہ اسمیہ حال ہے۔ رَأَيْتُ الْقَرْيَةَ يُغْرِقُهَا السَّيْلُ (میں نے گاؤں اس حال میں دیکھا کہ سیلاب اسے ڈبو رہا تھا) اس میں يُغْرِقُهَا السَّيْلُ جملہ فعلیہ حال واقع ہوا ہے۔ اگر فعل ماضی پر مشتمل جملہ فعلیہ حال ہو تو ماضی سے پہلے قَدْ لگانا ضروری ہے۔ وَصَلَ الْاِبْنُ وَقَدْ مَاتَ أَبُوْهُ (بیٹا پہنچا جبکہ اس کا باپ مر چکا تھا)۔

۳۔ رَأَيْتُ الْمَرِيْضَ نَائِمًا
(میں نے مریض کو سویا ہوا دیکھا)

۴۔ وَجَدْتُ الطِّفْلَ خَائِفًا
(میں نے بچے کو خوف زدہ پایا)

۵۔ لَقِيْتُ زَيْدًا رَاكِبَيْنِ
(میں زید سے ملا جبکہ ہم دونوں سوار تھے)

۶۔ فَارَقْتُ أَبِيْ بَاكِيَيْنِ
(میں اپنے باپ سے جدا ہوا تو ہم دونوں رو رہے تھے)

مندرجہ بالا مثالوں میں خط کشیدہ اسماء حال ہیں: مثال (۱) اور (۲) میں فاعل کا، مثال (۳) اور (۴) میں مفعول کا اور آخری دو مثالوں میں فاعل اور مفعول دونوں کا۔

۱۱۔ **تمییز:** تمییز اس اسم نکرہ کو کہتے ہیں جو اپنے سے پہلے والے اسم کے ابہام کو دور کر کے واضح کرتا ہے کہ اس سے مراد کیا ہے کیونکہ اس کے بغیر اس کے ماقبل اسم کا مفہوم متعین نہیں ہوتا اور اس سے کئی معانی مراد لیے جا سکتے ہیں تمییز کو مُمَیِّز (یعنی تمییز یا شناخت کرنے والا) بھی کہتے ہیں اور جس اسم کی تمییز کی جاتی ہے اسے مُمَیَّز کہتے ہیں۔

تمییز اپنے مُمَیَّز کے اعتبار سے دو قسم کی ہوتی ہے:

(۱) مفرد کی تمییز[1] ۲۔ جملے کی تمییز[2]۔ جملے کی تمییز کو تمییز النِّسْبَۃ بھی کہتے ہیں مفرد کی تمییز میں ممیز لفظاً مذکور رہتا ہے اس لیے اسے ملفوظ کہتے ہیں اور جملے کی تمییز میں ممیز کو جملے سے سمجھا جاتا ہے اس لیے اسے ممیز ملحوظ کہتے ہیں۔

---

[1] مفرد کلمہ کی تمییز کا ممیز چار قسموں میں سے کسی ایک قسم کا ہوتا ہے: (۱) عدد۔ (۲) ناپ کا پیمانہ (۳) تول کا پیمانہ (۴) مساحت یعنی لمبائی، چوڑائی کی پیمائش کرنے کا پیمانہ۔ إِرْدَبٌّ۔ صَاعٌ۔ كَيْلَةٌ۔ رِطْلٌ۔ قَدَحٌ وغیرہ ناپ کے پیمانے ہیں۔ أُوقِيَةٌ۔ رِطْلٌ۔ دِرْهَمٌ وغیرہ تول کے پیمانے ہیں۔ فَدَّانٌ۔ قِيرَاطٌ۔ سَهْمٌ۔ قَصَبَةٌ۔ ذِرَاعٌ وغیرہ مساحت کے پیمانے ہیں۔

[2] جملے کی تمییز اصلاً یا فاعل کے مفہوم میں ہوتی ہے یا مفعول کے مفہوم میں۔ مثلاً زَادَتِ الْبِلَادُ سُكَّانًا اصل میں زَادَ سُكَّانُ الْبِلَادِ کے یعنی فاعل کے مفہوم میں ہے۔ وَفَّيْتُ الْعُمَّالَ أُجُورًا اصل میں وَفَّيْتُ أُجُورَ الْعُمَّالِ کے یعنی مفعول کے مفہوم میں ہے۔ اسی طرح جو تمییز أَفْعَلُ التَّفْضِيلِ کے بعد واقع ہو اور فاعل کے معنی میں ہے، جیسے: أَنْتَ أَحْسَنُ خُلُقًا اصل میں أَنْتَ حَسَنٌ خُلُقُكَ کے معنی یا فاعل کے معنی میں ہے ان سب صورتوں میں تمییز منصوب ہوتی ہے۔ یہی حکم فعل تعجب (قیاسی اور سماعی) کے بعد آنے والی تمییز کا ہے، جیسے: مَا أَحْسَنَ الْغَنِيَّ مُشَارَكَةً فِي الْخَيْرِ! میں مُشَارَكَةً ہے۔

تمییز اگر مضاف نہ ہو یا اس سے پہلے حرف جر مِنْ نہ آئے بلکہ وہ اپنے ممیّز کے فوراً بعد آئے تو منصوب ہوتی ہے۔ تمییز جملہ اور اَفْعَلُ التَّفْضِیل کے بعد آنے والی تمییز بھی منصوب ہوتی ہے۔ اس کی مثالیں درج ذیل ہیں۔

(ا)	(ب)
اِشْتَرَیْتُ رِطْلاً زَیْتًا	اِزْدَادَ الْمُتَعَلِّمُ اَدَبًا
(میں نے ایک رِطل تیل خریدا)	(طالب علم ادب میں بڑھ گیا)
بِعْتُ اُوْقِیَّةً ذَهَبًا	اَعْجَبَنِیْ الْخَطِیْبُ کَلاَمًا
(میں نے ایک اوقیہ سونا بیچا)	(مجھے خطیب کا کلام پسند آیا)
سَقَیْتُ قَصْبَةً خُضَرًا	عَلاَ الْاَمِیْنُ مَنْزِلَةً
(میں نے ایک قصبہ سبزی کو پانی دیا)	(امانت دار کا مرتبہ اونچا ہے)
عِنْدِیْ اِرْدَبٌّ شَعِیْرًا	فَاضَتِ الْبِئْرُ نِفْطًا
(میرے پاس ایک اردب جو ہیں)	(کنویں سے پٹرول پھوٹ پڑا)
زَرَعْتُ قِیْرَاطًا بِرْسِیْمًا	اَنْتَ اَحْسَنُ خُلُقًا
(میں نے ایک قیراط برسیم کاشت کی)	(تو اخلاق میں اچھا ہے)
رَأَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا	هُوَ اَفْضَلُ عِلْمًا
(میں نے ۱۱ ستارے دیکھے)	(وہ علم میں افضل ہے)

مذکورہ بالا مثالوں کے سیٹ (ا) میں خط کشیدہ اسماء مفرد کلمہ کی تمییز ہیں اور منصوب ہیں۔ سیٹ (ب) کی مثالوں میں خط کشیدہ اسماء کا ممیّز جملہ ہے، یہ بھی منصوب ہیں۔

۱۲۔ **مُنَادٰی :** منادیٰ سے مراد وہ اسم ہے جسے ندا دی جائے (یعنی پکارا جائے) حروفِ ندا اَیَا اور هَیَا دور کے منادیٰ کے لیے، اَیْ

اور أَ قریب کے لیے اور یَا قریب و بعید دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں ان حروفِ نِدا کے بعد آنے والا اسم منصوب ہوتا ہے بشرطیکہ :

(ا) وہ مُضاف ہو۔ (ب) مُشَبّہ مضاف ہو (یعنی ایسا اسم غیر مضاف جس کے بعد کوئی ایسی چیز ہو جس سے اس کے معنی مکمل ہوتے ہوں)۔ (ج) اسم نکرہ غیر معیّن ہو۔

مثالیں :

(۱) یَا سَیِّدَ الْقَوْمِ (۲) یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ (۳) یَا عَبْدَ اللّٰہِ

(۴) یَا رَئِیْسَ الْکُلِّیَّۃِ (۵) یَا طَالِعًا جَبَلًا (اے پہاڑ پر چڑھنے والے)

(۶) (مثلاً اگر کوئی نابینا شخص کسی فردِ غیر معیّن کو ندا دے) یَا رَجُلًا خُذْ بِیَدِیْ (اے شخص میرا ہاتھ تھام)

مذکورہ مثالوں میں سے پہلی چار مثالوں میں منادیٰ مضاف ہے، مثال (۵) میں شبہ مضاف اور مثال (۶) میں منادیٰ اسم نکرہ غیر معینہ ہے۔ ان تمام مثالوں میں منادیٰ (خط کشیدہ اسماء) منصوب ہے۔

۱۲۔ **مُسْتَثْنٰی :** مستثنیٰ اس اسم کو کہتے ہیں جسے ماقبل اسم یعنی مستثنیٰ مِنہ کے حکم سے کسی حرفِ استثناء کے ذریعے خارج کر دیا گیا ہو۔ اس طرح خارج کرنے کے عمل کو اِستِثْناء کہتے ہیں۔ بعض صورتوں میں مستثنیٰ منہ مذکور رہتا ہے اور بعض

لہ اگر ان تین صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو پھر منادیٰ مرفوع ہوتا ہے (مگر تنوین نہیں آتی)۔ جیسے: یَا زَیْدُ۔ یَا بِنْتُ۔ اگر منصوب منادیٰ کے بعد اس کا وصف ابن آئے اور وہ دو اسمِ عَلَم کے درمیان واقع ہو تو وہ وصف بھی منصوب ہوتا ہے، جیسے: یَا زَیْدَ ابْنَ خَالِدٍ میں ہے۔

اگر منادیٰ معرف باللام ہو تو حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لیے أَیُّھَا اور مؤنث کے لیے أَیَّتُھَا کا اضافہ کر دیتے ہیں، جیسے: یَا أَیُّھَا الرَّجُلُ۔ یَا أَیَّتُھَا الْمَرْأَۃُ۔

لیکن ربِّ جلیل کے اسم بابرکت اللّٰہ سے پہلے صرف یا آتا ہے (حالانکہ یہ معرف باللام ہے) دعا کے موقع پر حرفِ ندا کے بدلے میں لفظ اللّٰہ کے آخر میں میم مشدّد کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ (اے اللہ! میری مغفرت فرما)

اگر رَبٌّ۔ أَبٌ۔ أُمٌّ۔ صَاحِبٌ میں سے کوئی اسم یائے متکلم کی طرف مضاف ہو تو یائے متکلم کو تاء سے بدلنا جائز ہے، جیسے: یَا أَبَتِ (= یَا أَبِیْ)، یَا أُمَّتِ (= یَا أُمِّیْ)

میں مذکور نہیں ہوتا۔ کلام کبھی مثبت ہوتا ہے اور کبھی منفی۔

اگر حرف اِلَّا کے ذریعے استثناء کیا جائے، مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام مثبت ہو تو مستثنیٰ لازماً منصوب ہوتا ہے، جیسے:

حَضَرَ التَّلَامِيْذُ اِلَّا زَيْدًا (طلبہ آئے سوائے زید کے)

قَرَأْتُ الْكُتُبَ اِلَّا وَاحِدًا (میں نے کتابیں پڑھ لیں سوائے ایک کے)

غَطَّيْتُ الْجِسْمَ اِلَّا الْوَجْهَ (میں نے جسم ڈھانپا سوائے چہرے کے)

اَنْفَقْتُ الدَّرَاهِمَ اِلَّا اثْنَيْنِ (میں نے دراہم خرچ کیے سوائے دو کے)

ان مثالوں میں زَيْدًا، وَاحِدًا، اَلْوَجْهَ اور اِثْنَيْنِ مستثنیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہیں۔

اگر مستثنیٰ منہ مذکور ہو اور کلام منفی ہو تو مستثنیٰ منصوب ہو سکتا ہے (اور مستثنیٰ منہ کی مطابقت میں مرفوع یا مجرور بھی ہو سکتا ہے) جیسے:

مَا حَضَرَ التَّلَامِيْذُ اِلَّا زَيْدًا (طلبہ نہیں آئے سوائے زید کے)[1]

---

[1] اس مثال میں مستثنیٰ منہ اَلتَّلَامِيْذُ چونکہ مرفوع ہے اس لیے اس کی مطابقت میں مستثنیٰ مرفوع بھی ہو سکتا ہے، یعنی زَيْدٌ بھی درست ہے۔

اگر مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو تو اِلَّا کا بطور حرفِ استثناء عمل (نصب دینا) باقی نہ رہے گا اور اِلَّا کا مابعد اسم ماقبل عوامل کی مطابقت میں اعراب پائے گا جیسے: مَا رَسَبَ اِلَّا تِلْمِيْذٌ وَاحِدٌ (کوئی فیل نہیں ہوا سوائے ایک طالب علم کے) لَا تُصَاحِبْ اِلَّا الْاَخْيَارَ۔ (تو نیکوں کے سوا کسی کی صحبت اختیار نہ کر) ۔ لَا تَتَقَدَّمُ الشُّعُوْبُ اِلَّا بِالْعُلُوْمِ۔ قومیں ترقی نہیں کرتیں مگر علوم کے ساتھ)۔ پہلی مثال میں مستثنیٰ تِلْمِيْذٌ وَاحِدٌ فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، دوسری مثال میں اَلْاَخْيَارَ فعل لَا تُصَاحِبْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور تیسری مثال میں العلوم حرف جر "ب" کی وجہ سے مجرور ہے۔

اِلَّا کے معنی میں غَيْرُ، سِوَى، عَدَا، خَلَا اور حَاشَا بھی استعمال ہوتے ہیں۔ غیر اور سوی کا مابعد اسم ان کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے جیسے: مَا جَاءَ التَّلَامِيْذُ غَيْرُ زَيْدٍ۔ عَدَا، خَلَا اور حَاشَا حروف جر ہیں اس لیے اپنے مابعد اسم کو جر دیتے ہیں۔ البتہ اگر خلا اور عدا سے پہلے مَا لگ جائے تو یہ فعل ماضی (جامد) بن کر اپنے مابعد اسم کو، جو ان کا مفعول بہ ہوتا ہے، نصب دیتے ہیں، جیسے: حَضَرَ التَّلَامِيْذُ مَا عَدَا زَيْدًا (طلبہ آئے سوائے زید کے)۔

مجرورات

مجرورات سے مراد: جو کلمہ حالت جرّ میں ہو اسے مجرورۃ (جمع: مجرورات) کہتے ہیں۔ مجرورات سے مراد وہ اسماء ہیں جو حالتِ جرّ میں ہوں۔ حالتِ جرّ کو مندرجہ ذیل علامات سے ظاہر کیا جاتا ہے۔

(۱) اگر مجرور اسم منصرف ہو اور 'ال' سے خالی ہو تو اس کے آخری حرف کے نیچے دو زیریں یعنی تنوین (ـٍـ) آتی ہے۔ اور اگر وہ معرف باللام ہو تو صرف زیر (ـِـ) آتی ہے۔ جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ اور مَرَرْتُ بِالرَّجُلِ۔

(۲) تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے کی حالت جرّ کو 'ین' سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسے: المسلمان حالت جر میں اَلْمُسْلِمَیْنِ ہو گا اور اَلْمُسْلِمُوْنَ حالت جر میں اَلْمُسْلِمِیْنَ ہو گا۔

(۳) اگر اسم غیر منصرف ہو، 'اَلْ' سے خالی ہو اور مضاف بھی نہ ہو تو اس کی حالتِ جرّ کو آخری حرف پر زبر سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ جیسے: لِعُمَرَ۔ بِاَحْسَنَ، فِیْ مَسَاجِدَ۔ اور اگر وہ معرف باللام ہو یا مضاف ہو تو پھر آخری حرف کے نیچے زیر (ـِـ) سے حالتِ جرّ کو ظاہر کیا جاتا ہے جیسے: بِالْاَحْسَنِ۔ فِیْ مَسَاجِدِکُمْ۔

(۴) اسمائے ستہ مکبرہ (ابو۔ اخو وغیرہ) اگر مضاف ہوں تو ان کی حالت جر کو یاء سے ظاہر کیا جاتا ہے، جیسے: اِلٰی اَبِیْهِ۔ لِاَخِیْهِ۔

(۵) وہ اسماء جن کا آخری حرف الف مقصورہ ہو یا یاء ہو اور یاء سے پہلے والے حرف کے نیچے زیر ہو (یعنی منقوص ہو) ان کا اعراب تقدیری ہوتا ہے کسی علامت سے ظاہر نہیں کیا جاتا، جیسے:

لِمُوْسٰی، لِعِیْسٰی، اِلَی الْقَاضِیْ، لِلْجَارِیْ

(۶) مبنی اسماء صرف محلاً مجرور ہوتے ہیں۔

مجرور اسماء

۱۔ حرفِ جر کا مدخول: جس اسم پر کوئی حرف جر داخل ہو جاتے وہ (یعنی حرف جر کا مدخول) ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے:

كَتَبْتُ رِسَالَةً إِلَى زَيْدٍ (میں نے زید کی طرف ایک خط لکھا)

خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ وَذَهَبْتُ إِلَى الْكُلِّيَّةِ (میں گھر سے نکلا اور کالج کی طرف گیا)

دَخَلَ زَيْدٌ فِي الْمَسْجِدِ (زید مسجد میں داخل ہوا)

ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء حروف جر کے مدخول ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔

۲۔ مضافِ الیہ: جو اسم مضافِ الیہ ہو وہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے، جیسے: كِتَابُ زَيْدٍ ۔ قَلَمُ الْوَلَدِ ۔ رَئِيسُ الْكُلِّيَّةِ ۔ عَبْدُ اللّٰهِ ۔ أَبُو بَكْرٍ ۔ ان مثالوں میں خط کشیدہ اسماء مضافِ الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہیں۔

توابع

تَوَابِع جمع ہے تابع کی۔ عربی گرامر کی اصطلاح میں تابع سے مراد وہ اسم ہے جو اعراب میں اپنے سے پہلے آنے والے کسی اسم کے لازماً مطابق ہو۔ جس اسم کے وہ مطابق ہوتا ہے اسے مَتبُوع کہتے ہیں۔ توابع چار ہیں۔ (۱) نعت (۲) تاکید (۳) عطف (۴) بدل۔ ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ نعت: اسے صِفت بھی کہتے ہیں۔ یہ اپنے متبوع کی کوئی اچھائی یا برائی بیان کرتی ہے۔ اس کے متبوع کو مَنعُوت (یا موصوف) کہتے ہیں۔ نعت کی دو قسمیں ہیں۔

(ا) نعت (یا صِفت) حقیقی۔ (ب) نعت سَبَبی

نعت حقیقی سے مراد وہ صفت ہے جو خود منعوت (موصوف) کی ذات میں پائی

جائے۔ جیسے جَاءَ رَجُلٌ صَالِحٌ میں رَجُلٌ منعوت (موصوف) اور صَالِحٌ نعت (صفت) ہے۔ یہ نعت حقیقی ہے کیونکہ صالح کی صفت خود موصوف یعنی رَجُلٌ میں موجود ہے۔ اس سے پہلے مرکب توصیفی کے بیان میں نعت حقیقی کا مفصل ذکر گزر چکا ہے۔ نعت حقیقی اِعراب، معرفہ ونکرہ، مذکر و مؤنث اور واحد، تثنیہ، جمع ہونے میں اپنے منعوت کے مطابق ہونی چاہیے، جیسا کہ پہلے مرکب توصیفی کے سبق میں تفصیل سے بیان کیا جاچکا ہے۔

نعت سَبَبِی اس نعت کو کہتے ہیں جو خود متبوع کی ذات کی اچھائی یا بُرائی بیان نہیں کرتی بلکہ کسی دوسرے ایسے اسم کی اچھائی یا بُرائی بیان کرتی ہے جس کا تعلق منعوت کے ساتھ ہے۔ نعت سَبَبِی اِعراب اور معرفہ و نکرہ ہونے میں اپنے متبوع کے مطابق ہوتی ہے لیکن مذکر مؤنث اور واحد، تثنیہ، جمع ہونے میں اس کے مطابق نہیں ہوتی۔ مثلاً:

جَاءَ رَجُلٌ اَبُوْهُ عَالِمٌ (ایک آدمی آیا جس کا باپ عالم ہے)۔

جَاءَتِ امْرَأَةٌ اَبُوْهَا عَالِمٌ۔ (ایک عورت آئی جس کا باپ عالم ہے)۔

پہلی مثال میں عَالِمٌ نعت سببی ہے رَجُلٌ کی اور دوسری مثال میں عَالِمٌ نعت سببی ہے امْرَأَةٌ کی۔ هَاتَانِ الْبِنْتَانِ صَالِحَةٌ اُمُّهُمَا (ان دو لڑکیوں کی ماں نیک ہے)۔ اِشْتَرَيْتُ قَلَمَيْنِ جَمِيْلًا لَوْنُهُمَا (میں نے دو قلم خریدے جن کا رنگ خوبصورت ہے)۔ ان دو مثالوں میں نعت سببی اعراب میں تو اپنے متبوع کے مطابق ہے مگر تذکیر و تانیث اور عدد میں اس کے مطابق نہیں ہے۔

۲۔ **تاکید:** اسے توکید بھی کہتے ہیں۔ یہ اپنے مُؤکَّد (جس کی تاکید کی گئی) سے شک و شبہ کو دُور کرکے اسے پختہ کرنے کیلیے آتا ہے۔ تاکید یا تو نَفْسٌ عَيْنٌ، جَمِيْعٌ، اَجْمَعُ، عَامَّةٌ، كِلَا (مذکر تثنیہ کے لیے) اور كِلْتَا (مؤنث تثنیہ کے لیے) وغیرہ الفاظ کے ساتھ آتی ہے (اور اسے تاکید معنوی کہتے ہیں) یا پھر لفظ کو دہرانے سے کی جاتی ہے، اسے تاکید لفظی کہتے ہیں۔ جیسے:

(۱) جَاءَ رَئِيْسُ الْكُلِّيَّةِ نَفْسُهُ/عَيْنُهُ (پرنسپل صاحب خود آئے)

(۲) حَضَرَ التَّلَامِيْذُ كُلُّهُمْ/جَمِيْعُهُمْ/اَجْمَعُهُمْ (سب طلبہ آئے)

(۳) ذَهَبَ الصَّدِيْقَانِ كِلَاهُمَا (دونوں دوست گئے)

(۴) جَاءَ زَيْدٌ زَيْدٌ (زید آیا زید)

مندرجہ بالا پہلی تین مثالوں میں خط کشیدہ اسماء تاکید معنوی اور چوتھی مثال میں تاکید لفظی ہے۔

ضمیر متصل کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل سے کی جاتی ہے، جیسے: اَمْسَكْتُ اَنَا بِالسَّارِقِ (میں نے ہی چور کو پکڑا)۔ اس میں اَنَا تاکید ہے۔ اِذْهَبْ اَنْتَ اِلَى السُّوْقِ (تو ہی بازار جا)۔ اس میں اَنْتَ تاکید ہے۔

۳۔ **عطف:** عطف کا معنی ہے ملانا۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) عطفِ نسق اور عطفِ بیان۔ عطفِ نسق حرف عطف کے ذریعے دو اسماء، دو فعلوں اور دو جملوں (خواہ اسمیہ ہوں یا فعلیہ، مگر دونوں خبریہ ہوں یا دونوں انشائیہ) کو ملانے کو کہتے ہیں۔ ان میں سے پہلا معطوف علیہ اور دوسرا معطوف کہلاتا ہے۔ اگر عطف دو اسموں کے درمیان ہو تو معطوف اعراب میں معطوف علیہ کے مطابق ہوتا ہے۔ عطف کی مثالیں ملاحظہ کیجیے۔ جَاءَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ۔ رَأَيْتُ زَيْدًا وَبَكْرًا۔ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ وَبَكْرٍ۔ ان تینوں مثالوں میں زَیدْ معطوف عَلَیہ اور بکر معطوف ہے جو اعراب میں معطوف عَلَیہ کے مطابق ہے۔ قَامَ وَذَهَبَ زَيْدٌ۔ اس میں دو مفرد فعلوں (یعنی فاعل کے بغیر) کے درمیان عطف ہے۔ اَلصِّدْقُ يُنْجِيْ وَالْكِذْبُ يُهْلِكُ (سچ نجات دلاتا ہے اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے)۔ یہ دو اسمیہ خبریہ جملوں کے درمیان عطف ہے۔ جَاءَ الْمُعَلِّمُ وَقَامَ التَّلَامِيْذُ۔ یہ دو فعلیہ خبریہ جملوں کے درمیان عطف ہے۔ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا۔ یہ دو انشائیہ جملوں کے درمیان عطف ہے۔ اَلصِّنَاعَةُ مُفِيْدَةٌ لَنَا وَاُحِبُّ الزِّرَاعَةَ۔ یہ جملہ اسمیہ خبریہ پر جملہ فعلیہ خبریہ کا عطف ہے۔ اُحِبُّ الزِّرَاعَةَ وَالصِّنَاعَةُ تُفِيْدُنَا۔ یہ جملہ فعلیہ خبریہ

(میں زراعت کو پسند کرتا ہوں اور صنعت ہمیں فائدہ دیتی ہے) پُر جملہ اسمیہ کا عطف ہے۔

حروفِ عطف: ۱۔ واوٌ۔ یہ حرف عطف معطوف علیہ اور معطوف کو ایک حکم میں جمع کرتی ہے لیکن ترتیب وغیرہ کا فائدہ نہیں دیتی۔ جیسے: جَاءَ زَیْدٌ وَخَالِدٌ یہ نہیں پتا کہ وہ دونوں اکٹھے آئے یا آگے پیچھے، یا کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔

۲۔ فاء: یہ حرف عطف ترتیب اور آگے پیچھے آنے (تعقیب) کا فائدہ دیتی ہے، جیسے: جَاءَ زَیْدٌ فَبَکْرٌ (زید پھر بکر آیا)۔

۳۔ ثُمَّ: یہ حرف عطف ترتیب کے ساتھ زمانے کی تاخیر کا فائدہ بھی دیتا ہے۔ جیسے: زَرَعْتُ الْقُطْنَ، ثُمَّ جَنَیْتُہٗ (میں نے کپاس کاشت کی پھر اس کو چُنا)۔

۴۔ اَوْ: یہ حرف اختیار دینے اور شک کے لیے ہے، جیسے: اِجْلِسْ اَوْ اِذْھَبْ (بیٹھ یا چلا جا) یہ اختیار کے لیے ہے۔ ذَھَبَ زَیْدٌ اَوْ بَکْرٌ (زید گیا یا بکر) یہ شک کے لیے ہے۔

۵۔ اِمَّا: یہ بھی اَوْ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے لیکن ہمیشہ مکرر آتا ہے اور کلام میں زور پیدا کرنے کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: رَأَیْتُ اِمَّا خَالِدًا وَاِمَّا عَقِیْلًا (میں نے یا تو خالد کو دیکھا یا عقیل کو)۔

۶۔ اَمْ: یہ حرف عطف دو چیزوں میں سے ایک کی تعیین کروانے کے لیے آتا ہے اور استفہام کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: أَمَقَالَۃً کَتَبْتَ اَمْ رِسَالَۃً؟ (تو نے مقالہ لکھا ہے یا خط؟)

۷۔ لَا: یہ معطوف سے حکم کی نفی کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: نَجَحَ عَقِیْلٌ لَا مَحْمُوْدٌ (عقیل کامیاب ہوا نہ کہ محمود)۔

۸۔ بَلْ: یہ معطوف علیہ کے بجائے معطوف کے لیے حکم کو ثابت کرنے (یعنی اِضراب) کے لیے آتا ہے جیسے: اِشْتَرَیْتُ کِتَابًا بَلْ مَجَلَّۃً (میں نے کتاب، بلکہ رسالہ خریدا)۔

۹۔ لٰکِنْ: یہ اپنے سے پہلے والے کلام سے پیدا ہونے والی غلط فہمی کو دور کرنے (یعنی

استدراک کے لیے آتا ہے، جیسے: لَیْسَ الرَّجُلُ مُحْسِنًا لٰکِنْ وَلَدُہٗ (آدمی احسان کرنے والا نہیں لیکن اس کا لڑکا احسان کرنے والا ہے)۔

نوٹ: نون ساکن کے ساتھ یہ حرف لٰکِنْ حرفِ عطف کے طور پہ آتا ہے تو کوئی لفظی عمل نہیں کرتا۔ یہ حرف مشبّہ بالفعل نہیں)۔

۱۰۔ حَتّٰی: یہ حرف عطف یہ معنی دینے کے لیے آتا ہے کہ معطوف کمی یا زیادتی میں معطوف علیہ کے مقابلے میں انتہا کو پہنچ گیا ہے۔ جیسے: بِالرِّیَاضَۃِ تَقْوَی الْاَعْضَاءُ حَتَّی الرِّجْلُ (ورزش سے اعضاء مضبوط ہوتے ہیں حتّٰی کہ پاؤں بھی)۔ فَرَّ الْجُنُوْدُ حَتَّی الْقَائِدُ (سپاہی بھاگ گئے یہاں تک کہ سپہ سالار بھی)۔

نوٹ: اس معنی میں حتّٰی حرف جر کے طور پر بھی استعمال ہوتا ہے، تب وہ اپنے مابعد اسم کو جر دیتا ہے۔ عرب حتّٰی کو زیادہ تر حرفِ جر کے طور پر استعمال کرتے ہیں اور حرف عطف کے طور پر نسبتاً کم استعمال کرتے ہیں۔

عطف بیان: یہ تابع اکثر و بیشتر اسم جامد ہوتا ہے، لفظی طور پر اپنے متبوع سے مختلف ہوتا ہے لیکن جو معنی اور ذات معطوف علیہ سے مراد ہوتی ہے وہی عطف بیان سے مراد ہوتی ہے۔ پس یہ معطوف علیہ میں مذکور ذات کی وضاحت کر دیتا ہے، جیسے: جَاءَ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ۔ اس میں اسم جامد (یعنی غیر مشتق) ابن عطف بیان ہے۔ زید اور ابن خالد ایک ہی معنی اور ذات پہ دلالت کرتے ہیں لیکن لفظ دونوں الگ الگ ہیں۔ ابن کے لفظ نے زید کی وضاحت کر دی، کہ کون سا زید آیا۔ یہ ذہن میں رہے کہ عطف بیان معطوف علیہ کی صفت نہیں ہوتا۔ (عطف بیان اور بدل کل، جس کا ذکر آگے آ رہا ہے، اکثر و بیشتر ایک ہی چیز ہیں)۔

۴۔ **بَدَل**: یہ وہ تابع ہے کہ جس سے پہلے ایک اور اسم مذکور رہتا ہے لیکن متکلم کا اصل مقصود یہی بدل ہوتا ہے۔ پہلے اسم کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ اس کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ بدل الکل یا بدل المطابقۃ۔ یہ بدل اسی معنی اور ذات پہ دلالت

کرتا ہے جس پر مبدل منہ کرتا ہے، صرف لفظاً مختلف ہوتے ہیں، جیسے: جَاءَنِیْ صَدِیْقِیْ مَحْمُوْدٌ۔ اس میں محمود بدل ہے اور صدیق مبدل منہ، دونوں ایک ہی ذات پر دلالت کرتے ہیں۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ۔ اس میں صراط بدل کل ہے اور الصراط مبدل منہ ہے۔

۲۔ بدل بعض: یہ مبدل منہ کا جزء ہوتا ہے اور کلام سے اصل مقصود یہی ہوتا ہے، جیسے: اَكَلْتُ الْبِطِّيْخَةَ ثُلُثَهَا (میں نے تربوز کھایا، اس کا تیسرا حصہ)۔ اس میں ثلث بدل بعض ہے۔

۳۔ بدل اشتمال: یہ مبدل منہ سے تعلق رکھنے والی کوئی چیز ہوتی ہے اور کلام سے اصل مقصود یہی ہوتی ہے، جیسے: اَعْجَبَتْنِيْ الْوَرْدَةُ رَائِحَتُهَا (مجھے گلاب کا پھول یعنی اس کی خوشبو اچھی لگی)۔ اس میں رائحۃ بدل اشتمال ہے۔

۴۔ بدل غلط: اگر غلطی سے کوئی لفظ بولنے کے بعد صحیح لفظ بول کر اس غلطی کی تصحیح کر دی جائے تو اس صحیح لفظ کو بدل الغلط کہتے ہیں، جیسے: جَاءَنِيْ زَيْدٌ خَالِدٌ (میرے پاس زید نہیں، خالد آیا) میں خَالِدٌ بدل غلط ہے۔

نوٹ: بدل بعض اور بدل اشتمال کے بعد ایک ضمیر کا آنا لازم ہے جو مبدل منہ کی طرف لوٹتی ہے، جیسا کہ مثالوں سے ظاہر ہے۔

مدح، ذم اور تعجب کے افعال

۱۔ **افعالِ مدح:** نِعْمَ اور حَبَّذَا افعالِ مدح ہیں۔ دونوں کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ نِعْمَ کے بعد اس کا ایک فاعل لایا جاتا ہے جو معرّف باللام یا معرّف باللام اسم کا مضاف ہوتا ہے۔ اس کے بعد وہ اسم آتا ہے جس کی مدح مقصود ہوتی ہے (جسے مَخْصُوْصٌ بِالْمَدْحِ کہتے ہیں)۔ جبکہ حَبَّذَا میں حَبَّ فعل مدح اور ذَا اسم اشارہ اس کا فاعل ہے (یعنی اس کا فاعل نہیں لانا پڑتا) اور اس کے بعد مخصوص بالمدح آتا ہے۔ مثلاً: نِعْمَ الرَّجُلُ زَيْدٌ (زید بہت اچھا آدمی ہے)۔

نِعْمَتِ الْمُعَلِّمَةُ فَاطِمَةُ (فاطمہ بہت اچھی استانی ہے)۔ حَبَّذَا مَنَاظِرُ الطَّبِيعَةِ فِي وَطَنِنَا (ہمارے وطن میں مناظر فطرت بہت پیارے ہیں)۔

۲۔ افعالِ ذم: بِئْسَ، سَاءَ اور لَاحَبَّذَا مذمت (ذَم) کے لیے آتے ہیں۔ بِئْسَ اور سَاءَ کا استعمال بالکل نِعْمَ کی طرح ہے، یعنی فعل ذم کے بعد اس کا فاعل آئے گا جو معرف باللام یا معرف باللام اسم کا مضاف ہوگا اس کے بعد وہ اسم آئے گا جس کی مذمت کی جاتی ہے (یعنی مخصوص بالذّم)۔ اور لَاحَبَّذَا کا استعمال بالکل حَبَّذَا کی طرح ہے، جیسے: بِئْسَ الْخُلُقُ الْكَذِبُ (جھوٹ بُری عادت ہے)۔ سَاءَتِ الْخَصْلَةُ الْخِيَانَةُ (خیانت بری خصلت ہے)۔ لَاحَبَّذَا الْعَجَلَةُ (جلد بازی اچھی نہیں ہے)۔

نوٹ: (ا) مخصوص بالمدح یا بالذم فعل سے پہلے بھی آجاتا ہے۔ پہلے آئے یا بعد میں وہ مبتدا ہوتا ہے اور فعل مدح/ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ بن کر اس مبتدا کی خبر بنتا ہے اور یوں پورا جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

(ب) افعال مدح و ذم میں سے صرف سَاءَ متصرّف ہے (یعنی اس سے ماضی، مضارع وغیرہ کے صیغے آتے ہیں۔ تین افعال سے مؤنث کے لیے نِعْمَتْ، بِئْسَتْ اور سَاءَتْ کے صیغے آتے ہیں جبکہ حَبَّذَا اور لَاحَبَّذَا مذکر و مؤنث سب کے لیے آتا ہے۔

۳۔ اَفعالِ تعجّب: تعجب کے اظہار کے لیے فعل تعجب (قیاسی) کے دو صیغے ہیں۔ مَا أَفْعَلَهُ اور أَفْعِلْ بِهِ۔ جیسے: مَا أَجْمَلَ الْمَنْظَرَ! (منظر کتنا خوب صورت ہے!)۔ اس میں مَا مبتدا ہے، أَجْمَلَ فعل با فاعل (اس میں فاعل هُوَ کی ضمیر مستتر) اور اَلْمَنْظَرَ مفعول بہ (متعجب منہ) ہے۔ فعل با فاعل اپنے مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر بنا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

اگر اسے أَفْعِلْ بِهِ کے صیغے میں کہیں تو أَجْمِلْ بِالْمَنْظَرِ بنے گا۔ أَجْمِلْ (فعل امر بمعنی ماضی) فعل۔ ب زائدہ ہے۔ المنظرِ فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا۔

نوٹ: مَا أَفْعَلَهُ میں مفعول کا صیغہ "ہٗ" کے بجائے کوئی اور ضمیر یا اسم ظاہر (کسی بھی

صیغے کا) ہو سکتا ہے اور اَفْعِلْ بِہٖ میں فاعل کا صیغہ "ہٖ" کے بجائے کوئی اور ضمیر یا اسم ظاہر (کسی بھی صیغے سے) آسکتا ہے لیکن فعل تعجب انہی دو صیغوں میں سے کسی صیغے میں آئیگا۔ جیسے:

مَا اَجْمَلَ الْبِنْتَ ! مَا اَجْمَلَ الْبِنْتَانِ ! مَا اَجْمَلَ الْبَنَاتُ !

اَجْمِلْ بِالْبِنْتِ ! اَجْمِلْ بِالْبِنْتَانِ ! اَجْمِلْ بِالْبَنَاتِ !

اَسمائے اَفعال

بعض افعال ایسے ہیں جو ابتدا میں تو اسم کے طور پر وضع ہوتے تھے لیکن پھر فعل کے طور پر استعمال کیے جانے لگے۔ انہیں اسمائے افعال کہتے ہیں۔ ان میں سے بعض سماعی ہیں (یعنی عربوں سے انہیں اس طرح استعمال کرتے سُنا ہے) اور بعض قیاسی ہیں (یعنی اس وزن پر بنائے جا سکتے ہیں)۔ سماعی اسمائے افعال میں سے (۱) رُوَیْدَ (آہستہ ہو جا / کچھ دیر کے لیے جانے دو)، (۲) بَلْهَ (چھوڑ دے)، (۳) دُونَكَ (لے لے / پکڑ لے)، (۴) عَلَيْكَ (لازم پکڑ) (۵) حَيَّهَلْ (جلدی سے آ / کر)، (۶) هَا (لے لے)، (۷) اِلَيْكَ (دور ہو جا)، (۸) مَكَانَكَ (اپنی جگہ جم جا) (۹) آمِيْن (قبول کر)، (۱۰) حَيَّ (آگے بڑھ اور جلدی کر) —— وغیرہ فعل امر کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں اور ان کے بعد آنے والا اسم مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ هَيْهَاتَ (بہت دور ہوا)، سَرْعَانَ (بہت جلدی / سرعت کی) اور شَتَّانَ (بالکل جدا ہو گیا) ماضی کے معنی میں آتے ہیں اور ان کے بعد آنے والا اسم فاعل ہونیکی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔

یہ اسمائے افعال واحد، تثنیہ، جمع اور مذکر مؤنث سب صیغوں کے لیے یکساں طور پر استعمال ہوتے ہیں اور ہر ایک کے لیے الگ صیغہ نہیں آتا۔ البتہ جن اسمائے افعال کے آخر میں ضمیر خطاب لگی ہوئی ہے وہ مخاطب کے صیغے کے مطابق بدل جائے گی (مثلاً: عَلَيْكَ۔ عَلَيْكُمَا۔ عَلَيْكُمْ، عَلَيْكِ۔ عَلَيْكُمَا۔ عَلَيْكُنَّ)۔ اسم فعل هَا سے امر حاضر کے تمام چھے صیغے آتے ہیں۔ (هَاءَ۔ هَاءَا۔ هَاءُوْا۔ هَائِيْ۔ هَاءَا۔ هَاؤُنَّ)۔

قیاسی اسمائے افعال ثلاثی مجرد کے کسی بھی فعل تام سے فَعَالِ کے وزن پر بنا لیے

جاتے ہیں، جیسے حَذَرَ سے حَذَارِ (بچ۔ احتیاط کر)، نَزَلَ سے نَزَالِ (میدان میں اتر)
کَتَبَ سے کَتَابِ (لکھ)۔

مثالیں:
حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ ۔ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ (نماز کی طرف لپک۔ کامیابی کی طرف لپک)
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۔ عَلَيْكُمْ بِالْخُلُقِ الْكَرِيْمِ (حق سے وابستہ رہ۔ اخلاقِ کریمہ کو لازم رکھ)
إِلَيْكَ عَنِّيْ اَيُّهَا الْمُنَافِقُ (اے منافق مجھ سے دُور ہو جا)
عِنْدَكَ / دُوْنَكَ كِتَابًا (کتاب لے لے)
مَكَانَكَ تُحْمَدُ وَ تُدْرِكْ غَايَتَكَ (ثابت قدم رہ، تیری تعریف کی جائیگی اور تُو اپنی مراد کو پالے گا)
بَلْهَ مُسِيْئًا قَدِ اعْتَذَرَ (برائی کرنے والے کو کچھ نہ کہہ اس نے معذرت کر لی ہے)
دُوْنَكَ مَا لَكَ وَبَلْهَ مَا لِغَيْرِكَ (جو تیرا ہے لے لے اور جو دوسرے کا ہے چھوڑ دے)
حَيَّهَلْ عَلَى فِعْلِ الْخَيْرِ (نیکی کے کام میں جلدی کر)
هَلُمَّ شُهَدَاءَكُمْ (اپنے گواہوں کو بلا لو)
رُوَيْدَ اَيُّهَا الْمُعَلِّمُ بِقَوْمٍ يَتَعَلَّمُوْنَ (اے معلم سیکھنے والوں سے دھیرج اختیار کر)
هَيْهَاتَ تَحْقِيْقُ الْآمَالِ بِغَيْرِ الْاَعْمَالِ (اعمال کے بغیر آرزوؤں کی تکمیل بہت دُور ہے)
شَتَّانَ عَمْرٌو وَمُعَاوِيَةُ فِي الدَّهَاءِ (عمروؓ اور معاویہؓ زیرکی میں کتنے مختلف ہیں)
نَزَالِ اِلٰى مَيْدَانِ الْجِهَادِ (میدانِ جہاد میں اُتر)
حَذَارِ مِنْهُ مُحَارِبًا (اس کے ساتھ لڑنے سے بچ)
عَلَيْكَ نَفْسَكَ / عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ (اپنے آپ کا خیال رکھ۔ اپنا خیال رکھو)

کلماتِ استفہام و ایجاب

ایجاب یعنی اثبات میں جواب دینے کے پانچ کلمات ہیں: نَعَمْ۔ بَلٰى۔ إِيْ۔ اَجَلْ۔ جَيْرِ۔ یہ پانچوں کلمات حروف ہیں۔ کلماتِ استفہام میں سے دو یعنی أَ اور هَلْ حروف ہیں باقی کلمات اسماء ہیں۔ نفی میں جواب دینے کے لیے حرف لَا ہے۔

حروفِ استفہام وایجاب سب کے سب مُہْمَلْ یعنی غیر عامل ہیں۔ جو جملے پر داخل ہو کر کسی قسم کا کوئی عمل نہیں کرتے اور دیگر حروف کی طرح یہ سب مبنی ہیں۔

اَسمائے استفہام: مَنْ، مَا - مَتیٰ - اَیْنَ - کَیْفَ - اَیَّانَ - اَنّٰی - اَیّ - کَمْ - یہ سب اسمائے استفہام ہیں اور دیگر اسماء کی طرح مبتدا، خبر، فاعل، مفعول وغیرہ کے طور پر آتے ہیں۔ اَیّ کے سوا باقی سب اسمائے استفہام مبنی ہیں۔

کلماتِ استفہام کا استعمال

۱- أَ اور هَلْ : ان دو حروف کے ذریعے مضمونِ جملہ کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان کے ذریعے استفہام کا جواب اگر اثبات (ہاں) میں ہو تو نَعَمْ، اَجَلْ، جَیْرِ جیسے حروفِ ایجاب استعمال کیے جاتے ہیں اور جواب نفی میں ہو تو لَا استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے: اَحَضَرَ التِّلْمِیْذُ؟ کا جواب مثبت ہو تو کہیں گے: نَعَمْ، حَضَرَ التِّلْمِیْذُ اور اگر جواب نفی میں ہو تو کہیں گے: لَا، مَا حَضَرَ التِّلْمِیْذُ۔ أَ أَنْتَ مُتْعَبٌ؟ (کیا تو تھکا ہوا ہے؟) ہاں میں جواب ہو تو نَعَمْ، اَنَا مُتْعَبٌ کہیں گے اور نہ میں ہو تو: لَا، لَسْتُ مُتْعَبًا کہیں گے۔ اسی طرح هَلْ حَضَرَ التِّلْمِیْذُ اور هَلْ أَنْتَ مُتْعَبٌ کا جواب ہوگا۔

هَلْ کے ساتھ سوال ہمیشہ مثبت ہوتا ہے مگر أَ کے ساتھ سوال منفی بھی ہوتا ہے اور اس صورت میں جواب میں بلیٰ استعمال کرتے ہیں جیسے: أَلَیْسَ اللّٰهُ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ (کیا اللہ رب العالمین نہیں ہے؟) کے جواب میں کہیں گے: بَلٰی، اَللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ۔ (کیوں نہیں، اللہ رب العالمین ہے)۔

۲- مَنْ : ذوی العقول کے لیے آتا ہے: مَنِ الْقَادِمُ؟ آنے والا کون ہے؟)

۳- مَا : غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے: مَا بِیَدِكَ؟ (تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟)

مَا سے پہلے حرف جر آجائے تو الف کو حذف کر دیتے ہیں: فِیْمَ - عَلَامَ - اِلَامَ وغیرہ۔

۴- مَتیٰ : زمانے سے متعلق سوال کے لیے آتا ہے: مَتیٰ جِئْتَ؟ (تو کب آیا؟)

۵۔ أَيْنَ : مکان (جگہ) سے متعلق سوال کے لیے آتا ہے: أَيْنَ الْكِتَابُ؟ (کتاب کہاں ہے؟)

۶۔ كَيْفَ : حالت پوچھنے کے لیے آتا ہے: كَيْفَ الْمَرِيضُ الْآنَ؟ (اب مریض کا حال کیسا ہے؟)

۷۔ أَيَّانَ : زمانے کی بابت دریافت کرنے کے لیے: أَيَّانَ افْتُتِحَ هٰذَا الْمَصْنَعُ؟ (یہ کارخانہ کب کھلا؟)

۸۔ أَنّٰى : جگہ کے بارے میں پوچھنے کے لیے: أَنّٰى كَانَ الْحَارِسُ؟ (چوکیدار کہاں تھا؟)

۹۔ أَيّ : یہ عاقل، غیر عاقل، وقت، جگہ وغیرہ ہر چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے اور معرب ہے۔ أَيَّ كِتَابٍ قَرَأْتَ؟ (تُو نے کون سی کتاب پڑھی؟) أَيُّ رَجُلٍ صَادِقُ الْوَعْدِ؟ (کون آدمی وعدے کا سچا ہے؟)

تحلیل صرفی ونحوی

تحلیل صرفی: تحلیل صرفی سے مراد ہے کسی کلمہ یا مرکب ناقص یا مرکب تام کے ہر ہر کلمہ کی قسم اور صیغہ وغیرہ بتانا اور ان لفظی تبدیلیوں کی نشان دہی کرنا جن میں سے وہ کلمہ گزر کر موجودہ صیغے میں آیا ہے۔

کلمہ کی قسم اور صیغہ وغیرہ بتانے سے مراد یہ ہے کہ بتایا جائے: (۱) کلمہ اسم، فعل، حرف تینوں میں سے کون سی قسم سے ہے۔ اسم ہے تو وہ جامد، مصدر اور مشتق میں کون سی قسم سے ہے۔ اگر مصدر ہے تو کون سا مصدر ہے، عام مصدر، مصدر ہیئت، وحدت یا میمی۔ مشتق ہے تو کون سا، اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہہ، اسم آلہ، اسم ظرف، اسم مبالغہ کیا ہے۔ صیغہ کون سا ہے، واحد، تثنیہ یا جمع، سالم یا مکسر۔ معرب ہے یا مبنی، منصرف ہے یا غیر منصرف۔ نکرہ ہے یا معرفہ۔ کون سا معرفہ ہے۔ مذکر ہے یا مؤنث۔ مؤنث ہے تو مؤنث قیاسی ہے یا سماعی۔ اور اگر فعل ہے تو کون سا، ماضی، مضارع، امر، نہی، معروف، مجہول۔ اگر اسم یا فعل کا کوئی صیغہ ہے اور اس میں حرف علت کی وجہ سے کوئی تبدیلی واقع ہوئی ہے تو وہ کیا ہے، اور اصل شکل کیا تھی۔ اور اگر حرف ہے تو کون سا۔ وغیرہ۔

مثالیں:

(ا) جملے کی تحلیل صرفی: وَلِلّٰهِ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ وَ: حرف عطف ہے، مبنی برفتحہ ۔ لِ: حرف جر ہے، مبنی برکسرہ ۔ اللّٰہِ: معرف باللام ذاتِ جلّ جلالہ کا اسم علم ہے ۔ معرب ہے ۔ غَیْبُ: مصدر ہے، اَلسَّمٰوٰتِ جمع مؤنث سالم ہے، اس کا مفرد کا صیغہ اَلسَّمَاءُ ہے۔ جمع کے صیغے میں ہمزہ واؤ میں بدل گیا ہے ۔ معرف باللام ہے ۔ معرب ہے وَ: حرف عطف، مبنی برفتحہ ہے۔ اَلْاَرْضِ: اسم جامد، مفرد، معرف باللام، معرب اور مؤنث سماعی ہے ۔

(ب) کلمات کی تحلیل صرفی: اَحْمَدُ ۔ قُلْ ، جِلْسَةٌ ، لِیَشْهَدُوْا ، اَلْمُؤْمِنُوْنَ ۔ کَتَبَتْ ۔ بَیْضَاءُ ۔ هٰؤُلَاءِ ۔ هَیْهَاتَ ۔ لَیْسَ ۔

اَحْمَدُ: مذکر کا اسم علم، مفرد کا صیغہ، مشتق اور غیر منصرف ہے ۔ **قُلْ:** فعل امر حاضر، واحد مذکر کا صیغہ، مبنی برسکون ۔ اصل میں قُوْلْ تھا، دو ساکن حروف جمع ہو گئے تو حرف علت واؤ کو حذف کر دیا ۔ **جِلْسَةٌ:** مصدر ہیئت ہے، مفرد، مؤنث کا صیغہ ہے، معرب ہے ۔ **لِیَشْهَدُوْا:** لِ لام تعلیل ہے، اس کے بعد حرف ناصب مضارع اَنْ مقدر ہے۔ یَشْهَدُوْا، فعل مضارع معروف جمع مذکر غائب کا صیغہ جس کی علامت واو الجماعۃ ہے، معرب ہے، اَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب ہے، حالتِ نصب کی وجہ سے آخر سے نون اعرابی گرا دیا گیا ہے ۔ **اَلْمُؤْمِنُوْنَ:** اسم مشتق ہے، اسم فاعل جمع مذکر سالم کا صیغہ، جمع مذکر سالم کی علامت "ون" معرف باللام ہے، معرب ہے ۔ **کَتَبَتْ:** فعل ماضی معروف، واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، مبنی برفتحہ ہے ۔ **بَیْضَاءُ:** اسم مشتق ہے، اسم صفت ہے، مفرد ہے، مؤنث قیاسی ہے، علامتِ تانیث الف ممدودہ ہے، غیر منصرف ہے ۔ **هٰؤُلَاءِ** قریب کے لیے جمع مذکر کا اسم اشارہ، ھا تنبیہ کے لیے ہے، معرفہ ہے، مبنی برکسرہ ہے ۔ **هَیْهَاتَ:** اسم فاعل سماعی ہے، مبنی برفتحہ ہے، ماضی کے معنی دیتا ہے۔ غیر متصرف ہے۔ **لَیْسَ:** فعل ناقص ہے، مبنی برفتحہ ہے، جامد (غیر متصرف) ہے ۔

تحلیل یا ترکیب نحوی: اس سے مراد یہ ہے کہ مرکب ناقص یا مرکب تام (جملہ) میں

ہر کلمہ کی حالتِ اعرابی اور اس کا موقع اعرابی (مبتدا، خبر، فعل، فاعل، مفعول وغیرہ) متعین کرنے کے بعد بتایا جائے کہ یہ کون سا مرکب یا جملہ ہے۔

جملے کی اقسام: جملہ کی دو قسمیں ہیں (۱) اسمیہ (۲) فعلیہ۔ جملہ اسمیہ اس جملے کو کہتے ہیں جو اصلاً اسم سے شروع ہو، پھر چاہے اس پر کوئی حرف یا کوئی ناسخ داخل ہو جائے۔ اس کے بڑے ارکان دو ہیں، مبتدا اور خبر۔ باقی جار مجرور وغیرہ مبتدا یا خبر سے متعلق ہو سکتے ہیں۔ جملہ فعلیہ وہ ہے جو فعل سے شروع ہو۔ اس کے بنیادی اجزا فعل اور فاعل ہیں اور فعل متعدی ہیں مفعول بھی۔ باقی (جار مجرور وغیرہ) ان تینوں میں سے کسی سے متعلق ہوتے ہیں۔ اگر جملہ فعلیہ میں شرط اور جزا موجود ہو تو اسے جملہ فعلیہ شرطیہ کہتے ہیں۔

مفہوم کے اعتبار سے جملہ کی دو قسمیں ہیں: خبریہ اور انشائیہ۔ خبریہ جملہ سے مراد وہ جملہ ہے کہ جس میں کہی گئی بات کو سچ یا جھوٹ کہہ سکیں اور انشائیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس میں کہی گئی بات کو سچ یا جھوٹ نہ کہہ سکیں۔ جملہ انشائیہ اس جملے کو کہتے ہیں جس میں امر، نہی، استفہام، تمنا یا امید، عقد جیسے خرید و فروخت، نکاح وغیرہ، ندا، عرض (درخواست)، قسم یا تعجب پایا جائے۔

نوٹ: جملہ اسمیہ سے پہلے اگر کوئی حرف (مثلاً ھَلْ، أَ، اِنَّ، ما و لا نافیہ مشبہ بلیس، لَا نافیۃ الجنس) آجائے تو جملے کی نوعیت وہی رہتی ہے، جملہ اسمیہ اسمیہ ہی رہے گا۔ اسم فعل سے شروع ہونے والا جملہ بھی اسمیہ جملہ کہلائے گا کیونکہ ہے تو یہ بھی اسم خواہ معنی و عمل فعل کا کرتا ہے۔ اسی طرح جملہ فعلیہ سے پہلے کوئی (مثلاً ھَلْ، أَمْ) آجائے تو وہ فعلیہ ہی رہے گا۔ حروف کا کچھ اعتبار نہیں۔ بس اگر فعل سے شروع ہوا ہے تو جملہ فعلیہ، اور اگر اسم سے شروع ہوا ہے تو جملہ اسمیہ۔ بعض اوقات جملے کے شروع میں فعل محذوف ہوتا ہے وہ جملہ بھی فعلیہ ہوگا۔ مثلاً: وَ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا میں شروع میں فعل اَحْسِنُوْا محذوف ہے لہذا یہ جملہ فعلیہ ہے، اور اِحْسَانًا اس کا مفعول مطلق ہے۔ اسی طرح مَعَاذَ اللّٰهِ کے شروع میں فعل بفاعل اَعُوْذُ محذوف ہے۔ حرفِ ندا یا بھی فعل اَدْعُوْ کا قائم مقام ہے، لہٰذا یہ بھی جملہ فعلیہ ہے۔

تحلیل (یا ترکیب) نحوی کی مثالیں

۱- مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ : مُحَمَّدٌ مبتدا، مرفوع لفظاً۔ رَسُوْلُ مضاف اللّٰہِ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۲- اَبُوْہُ رَجُلٌ کَرِیْمٌ : اَبُوْ مضاف ہٗ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ رَجُلٌ موصوف کَرِیْمٌ صفت مرکب توصیفی ہو کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۳- زَیْدٌ مُھَنْدِسٌ وَ اَبُوْہُ طَبِیْبٌ : زَیْدٌ مبتدا لفظاً مرفوع۔ مُھَنْدِسٌ خبر مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ۔ وَ حرف عطف۔ اَبُوْ مضاف ہٗ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مبتدا۔ طَبِیْبٌ خبر۔ مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ جملہ اسمیہ معطوف ہے جملہ اسمیہ پر۔ جملتین اِسمیتین۔

۴- ھَلْ زَیْدٌ تِلْمِیْذٌ مُجْتَھِدٌ ؟ ھَلْ حرف استفہام۔ زَیْدٌ مبتدا لفظاً مرفوع۔ تِلْمِیْذٌ موصوف مُجْتَھِدٌ صفت۔ مرکب توصیفی ہو کر خبر۔ حرفِ استفہام، مبتدا اور خبر سب مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ (استفہامیہ)۔

۵- نَعَمْ، مُوْسٰی رَجُلٌ کَرِیْمٌ : نَعَمْ حرفِ ایجاب۔ مُوْسٰی مبتدا تقدیراً مرفوع۔ رَجُلٌ موصوف کَرِیْمٌ صفت مرکب توصیفی ہو کر خبر۔ حرف ایجاب، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۶- مَنِ الْقَادِمُ ؟ مَنْ خبر مقدم محلاً مرفوع۔ اَلْقَادِمُ مبتدا موخر لفظاً مرفوع مبتدا اور خبر مل کے جملہ اسمیہ انشائیہ (استفہامیہ)۔

۷- اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ : اِنَّ حرف مشبہ بالفعل۔ اللّٰہَ اِنَّ کا اسم لفظاً منصوب۔ عَلٰی حرف جار۔ کُلِّ مضاف شَیْءٍ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مجرور۔ جار مجرور مل کر مرکب جاری ہو کر متعلق بہ خبر قَدِیْرٌ۔ قَدِیْرٌ خبر۔ اِنَّ اور مبتدا اپنی خبر اور متعلق بہ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (مسبوقہ بناسخ)۔

۸- مَا زَیْدٌ عَاقِلاً : مَا حرف نفی مشبہ بلیس زَیْدٌ مَا کا اسم لفظاً مرفوع۔ عَاقِلاً خبر ہے مَا کی۔ مَا اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۹- لَا تِلْمِیْذَ فِی الصَّفِّ : لَا حرف نافیۃ الجنس۔ تِلْمِیْذَ لائے نفی جنس کا اسم لفظاً منصوب

فِیْ حرف جار اَلصَّفِّ مجرور۔ جار مجرور مل کر ظرف مستقر[1] ہو کر خبر لَاؔ کی۔ لَاؔ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

۱۰۔ زَیْدٌ ضَرَبَ الْوَلَدَ : زَیْدٌ مبتدا لفظاً مرفوع۔ ضَرَبَ فعل بافاعل، اس میں فاعل ھُوَ کی ضمیر مستتر۔ اَلْوَلَدَ مفعول بہ لفظاً منصوب۔ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا، اور جملہ فعلیہ خبر ہوا مبتدا زَیْدٌ کی۔ زَیْدٌ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ۔

۱۱۔ کَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا : کَانَ فعل ناقص۔ اَمْرُ مضاف اللّٰہِ مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کے کَانَ کا اسم۔ مَفْعُوْلًا کَانَ کی خبر، لفظاً منصوب فعل ناقص کَانَ اپنے اسم وخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (مَسْبُوْقَہ بِنَاسِخ)۔

۱۲۔ لَیْسَ اللّٰہُ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ : لَیْسَ فعل ناقص۔ اللّٰہُ لَیْسَ کا اسم لفظاً مرفوع۔ بِ حرف جر زائدہ۔ ظَلَّامٍ حرف جر بِ کی وجہ سے لفظاً مجرور مگر لیس کی خبر ہونے کی وجہ سے موقع اعرابی نصب کا۔ لِ حرف جر اَلْعَبِیْدِ مجرور۔ جار مجرور مل کر متعلق بہ خبر ظَلَّامٍ۔ فعل ناقص اپنے اسم وخبر اور متعلق بہ خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (مَسْبُوْقَہ بِنَاسِخ)۔

۱۳۔ اَصْبَحَ الْمَرِیْضُ : اَصْبَحَ فعل تام۔ اَلْمَرِیْضُ فاعل لفظاً مرفوع۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۱۴۔ کَتَبْتُ رِسَالَۃً اِلٰی اُسْتَاذِی : کَتَبْتُ فعل بافاعل۔ اس میں فاعل واحد متکلم کی ضمیر رفع متصل بارز۔ رِسَالَۃً مفعول بہ، لفظاً منصوب۔ اِلٰی حرفِ جر۔ اُسْتَاذِ مضاف۔ ی، مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مجرور اِلٰی کا۔ جار مجرور مل کے متعلق بہ فعل۔ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۱۵۔ اَدَّبَ رَجُلٌ نَفَرًا مِّنْ خُلَّانِہٖ اِلٰی مَاْدُبَتِہٖ : اَدَّبَ فعل۔ رَجُلٌ فاعل۔ لفظاً مرفوع۔ نَفَرًا مفعول بہ۔ مِنْ حرف جر تبیین کے لیے۔ خُلَّانِ مضاف ہٖ مضاف

---

[1] اگر جار مجرور یا ظرف جملے میں مذکور فعل سے متعلق ہو تو اسے ظرفِ لغو کہتے ہیں اور اگر فعل مذکور نہ ہو بلکہ محذوف ہو تو اسے ظرف مستقر کہتے ہیں۔ فعل محذوف ثَبَتَ، حَلَّ یا اِسْتَقَرَّ ہوتا ہے۔ مذکورہ جملے میں جار مجرور ظرف مستقر ہے۔ سَکَنْتُ فِی الْبَیْتِ میں فِی الْبَیْتِ ظرف لغو ہے۔

الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مجرور مِنْ کا۔ جار مجرور مل کر متعلق بہ مفعول بہ نَفوًا۔ اِلٰی حرف جر عَادُ بَیْتِہٖ مجرور جار مجرور مل کر متعلق بہ فعل اَدَّبَ فعل اپنے فاعل مفعول بہ متعلق بہ مفعول بہ اور متعلق بہ فعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۱۶۔ جَاءَ خَادِمٌ وَفَتَحَ بَابَ الْحُجْرَۃِ: جَاءَ فعل۔ خَادِمٌ فاعل مرفوع لفظاً۔ فعل اپنے فاعل سے مل کے جملہ فعلیہ خبریہ۔ وَ حرفِ عطف۔ فَتَحَ فعل بافاعل، اس میں فاعل ضمیر رفع مستتر ھُوَ جو خَادِمٌ کی طرف لوٹتی ہے۔ بَابَ مضاف الْحُجْرَۃِ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ فعل فَتَحَ کا۔ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ دو فعلیہ خبریہ جملے ہوئے جن میں دوسرا جملہ پہلے جملے پر معطوف ہوا حرف عطف واؤ کے ذریعے اور پہلا جملہ معطوف علیہ ہے۔

۱۷۔ خَرَجَ تِلْمِیْذٌ مُجْتَھِدٌ مِنْ دَارِہٖ وَذَھَبَ اِلٰی کُلِّیَّتِہٖ: خَرَجَ فعل۔ تِلْمِیْذٌ موصوف۔ مُجْتَھِدٌ صفت مرکب توصیفی ہو کے فاعل فعل خَرَجَ کا، مرفوع لفظاً۔ مِنْ حرف جر۔ دَارِ مضاف ہٖ مضاف الیہ مرکب اضافی مجرور اِلٰی کا۔ جار مجرور متعلق بہ فعل خَرَجَ۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔ وَ حرف عطف۔ ذَھَبَ فعل بافاعل، اس میں فعل ھُوَ کی ضمیر رفع مستتر جو تِلْمِیْذٌ کی طرف لوٹتی ہے۔ اِلٰی حرفِ جر۔ کُلِّیَّۃِ مضاف ہٖ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مجرور اِلٰی کا۔ جار مجرور مل کر مرکب جاری ہو کے متعلق بہ فعل ذَھَبَ۔ فعل بافاعل متعلق بہ فعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ دو فعلیہ خبریہ جملے ہوئے جن میں سے دوسرا جملہ پہلے جملے پر حرفِ عطف واؤ کے ذریعے معطوف ہے اور پہلا جملہ معطوف علیہ ہے۔

۱۸۔ فَذَبَحَ الْمَلِکُ وَلَدَہٗ: فَ حرف عطف۔ ذَبَحَ فعل۔ الْمَلِکُ فاعل مرفوع لفظاً۔ وَلَدَ مضاف ہٗ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ فعل ذبح کا، منصوب لفظاً۔ فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور حرف عطف سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۱۹۔ لَا یُحْسَدُ اِلَّا ذُو النِّعْمَۃِ: لَا یُحْسَدُ فعل مضارع مجہول۔ اِلَّا حرفِ استثناء ملغاۃ (جس کا عمل نہیں ہے) ذُوْ مضاف النِّعْمَۃِ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر نائب فاعل

جملہ اِلَّا مُلْغَاۃ کے بعد واقع ہوا۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل، اِلَّا ملغاۃ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۲۰۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا : وَ حرف عطف، رَتِّلْ : فعل امر حاضر، اس میں فاعل اَنْتَ کی ضمیر رفع مستتر۔ اَلْقُرْاٰنَ مفعول بہ منصوب لفظاً تَرْتِيْلًا مفعول مطلق منصوب لفظاً۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ اور مفعول مطلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

۲۱۔ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ : اَلْيَوْمَ مفعول فیہ (ظرف) مقدم فعل پر، منصوب لفظاً۔ اَكْمَلْتُ فعل با فاعل، اس میں فاعل واحد متکلم کی ضمیر رفع بارز تَاء۔ لَ حرف جر کُمْ ضمیر اسم مبنی بر سکون محلاً مجرور۔ جار مجرور مرکب جاری ہو کر متعلق بہ فعل اَكْمَلْتُ۔ دِيْنَ مضاف کُمْ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ فعل اَكْمَلْتُ کا، لفظاً منصوب۔ فعل با فاعل اپنے مفعول فیہ، مفعول مطلق اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۲۲۔ سِرْتُ وَشَاطِئَ النَّهْرِ : سِرْتُ فعل با فاعل، اس میں فاعل ضمیر بارز مرفوع تاء المتکلم، وَ، واوِ معیت شَاطِئَ مضاف اَلنَّهْرِ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مفعول معہ۔ فعل با فاعل واوِ معیت اور مفعول معہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۲۳۔ لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ : لَا تَقْتُلُوْا فعل نہی مع فاعل کے، فاعل اس میں ضمیر بارز واوِ الجماعۃ۔ اَوْلَادَ مضاف کُمْ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مفعول بہ، لفظاً منصوب۔ خَشْيَةَ مضاف اِمْلَاقٍ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مفعول لہٗ، لفظاً منصوب فعل با فاعل اپنے مفعول بہ اور مفعول لہٗ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

۲۴۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا : وَ حرف عطف۔ عَلَّمَ فعل با فاعل۔ اس میں فاعل هُوَ کی ضمیر مستتر ہے۔ اٰدَمَ مفعول بہ اول، منصوب لفظاً، غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْاَسْمَاءَ مؤکَّد منصوب لفظاً۔ كُلَّ مضاف هَا مضاف الیہ مرکب اضافی، تاکید ہے اَلْاَسْمَاءَ کی، منصوب لفظاً۔ تاکید مؤکد کے ساتھ مل کر مفعول بہ ثانی ہے فعل عَلَّمَ کا فعل با فاعل اپنے دو مفعول بہ کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۲۵۔ رَجَعَ الْجَيْشُ ظَافِرًا : رَجَعَ فعل۔ اَلْجَيْشُ فاعل مرفوع لفظاً ذوالحال۔ ظَافِرًا حال ہے اَلْجَيْشُ کا، منصوب لفظاً۔ فعل اپنے فاعل اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۲۶۔ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ : وَ حرف عطف ۔ لَا تَعْثَوْا فعل بافاعل۔ اس میں فاعل واو الجماعۃ جمع مذکر کی ضمیر بارز۔ فِي حرف جر۔ الْأَرْضِ مجرور جار مجرور مل کر ظرف لغو۔ مُفْسِدِيْنَ حال منصوب لفظاً ین کے ساتھ کیونکہ جمع مذکر سالم ہے۔ فعل بافاعل ظرف لغو اور حال سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ۔

۲۷۔ رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا : رَأَيْتُ فعل بافاعل، اس میں فاعل تاء المتکلم، رفع کی ضمیر متصل بارز۔ أَحَدَ عَشَرَ ممیز مبنی بر فتحۂ جزأین ۔ محلِ نصب میں۔ كَوْكَبًا تمییز منصوب لفظاً۔ ممیز اور تمییز مل کے مفعول بہ فعل بافاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ۔

۲۸۔ أَحَبُّكُمْ إِلَيَّ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا : أَحَبُّ مضاف كُمْ مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر مبتدا، مرفوع لفظاً۔ إِلَيَّ حرف جر یاء المتکلم مجرور مرکب جاری ہو کر متعلق بہ مبتدا۔ أَحَاسِنُ مضاف كُمْ مضاف الیہ محل جر میں مرکب اضافی ہو کر ممیز۔ مرفوع لفظاً۔ أَخْلَاقًا تمییز۔ ممیز تمییز مل کے خبر۔ مبتدا اپنے متعلق اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۹۔ جَاءَنِيْ أَخُوْكَ زَيْدٌ : جَاءَ فعل۔ نِي مفعول بہ محلِ نصب میں مقدم بر فاعل۔ أَخُوْ مضاف مرفوع لفظاً۔ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔ حالتِ رفع کو واؤ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ كَ مضاف الیہ محلِ جر میں۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر مرکب اضافی ہو کر مُبدَل منہ۔ زَيْدٌ بدل مطابق (یا بدلِ کل) مرفوع لفظاً مبدل منہ اور بدل مل کر فاعل ہوئے فعل جاءَ کے۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳۰۔ إِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا : إِنَّ حرف مشبہ بالفعل لِ حرف جر الْمُتَّقِيْنَ مجرور۔ جمع مذکر سالم ہے اس لیے حالتِ جر کو ین سے ظاہر کیا گیا ہے مجرور لفظاً۔ جار مجرور مل کے خبر مقدم بر مبتدا۔ محلِ رفع میں مَفَازًا إِنَّ کا اسم منصوب لفظاً، مبدل منہ ۔ حَدَائِقَ بدل بعض، منصوب لفظاً غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی معطوف علیہ ۔ وَ حرف عطف۔ أَعْنَابًا معطوف ہے حَدَائِقَ پر بذریعہ واؤ، منصوب لفظاً معطوف علیہ اور معطوف مل کر بدل بعض۔ مبدل منہ اور بدل مل کر إِنَّ کا اسم مؤخر۔ إِنَّ اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ (مسبوقہ بناسخ)۔

۳۱۔ إِنْ تُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْكَ : إِنْ حرف شرط۔ تُكْرِمْ فعل با فاعل۔ اس میں فاعل أَنْتَ کی ضمیر مستتر۔ فعل مضارع مجزوم۔ نِيْ مفعول بہ محلِ نصب میں۔ حرف شرط، فعل با فاعل اور مفعول بہ مل کے جملہ فعلیہ ہو کر شرط۔ أُكْرِمْ فعل با فاعل۔ اس میں فاعل أَنَا کی ضمیر مستتر۔ فعل مضارع مجزوم۔ كَ مفعول بہ، محلِ نصب میں۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ بن کے جزا ہوا۔ شرط اور جزا مل کے جملہ فعلیہ شرطیہ۔

۳۲۔ يَا حَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ : یا حرف ندا قائم مقام أَدْعُوْ کے، فعل با فاعل، اس میں فاعل أَنَا کی ضمیر مستتر۔ حَسْرَةً مفعول بہ، منصوب لفظاً۔ عَلٰی حرف جر۔ اَلْعِبَادِ مجرور۔ جار مجرور مل کے متعلق بہ فعل ہوئے۔ فعل با فاعل اپنے مفعول بہ اور متعلق سے مل کے جملہ فعلیہ انشائیہ ہوئے۔

(۳۳) نِعْمَ الرَّجُلُ حَسَنٌ : نِعْمَ فعل مدح، اَلرَّجُلُ نِعْمَ کا فاعل مرفوع لفظاً۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم۔ اَلرَّجُلُ مبتدا مؤخر مرفوع لفظاً۔ مبتدا اور خبر مل کے جملہ اسمیہ ہوئے۔

(۳۴) مَا أَعْدَلَ الْحَاكِمَ : مَا مبتدا مبنی بر سکون۔ محلاً مرفوع۔ أَعْدَلَ فعل با فاعل، اس میں فاعل هُوَ کی ضمیر مستتر۔ اَلْحَاكِمَ مفعول بہ منصوب لفظاً۔ فعل با فاعل اور مفعول بہ مل کے جملہ فعلیہ ہو کر خبر۔ مبتدا اور خبر مل کے جملہ اسمیہ انشائیہ۔

کمپوزیشن

(الانشاء)

درخواست نویسی

درخواست کے بڑے حصے تین ہیں: (۱) **خطاب** ۔ مثلاً: بخدمت جناب پرنسپل صاحب گورنمنٹ کالج ملتان / بہاولپور وغیرہ ۔ عربی میں ہم یوں خطاب کریں گے: حَضْرَةُ صَاحِبِ السِّيَادَةِ رَئِيسِ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُومِيَّةِ، مولتان ۔ اگر اپنے کلاس ٹیچر کے نام درخواست لکھنی ہو تو انہیں اس طرح مخاطب کر سکتے ہیں: حَضْرَةَ السَّيِّدِ مُعَلِّمِ الصَّفِّ الثَّانِي عَشَرَ ۔

(۲) **متن**: درخواست کے متن کا آغاز ہم اردو میں بالعموم یوں کرتے ہیں۔ مودبانہ گزارش ہے کہ عربی میں یہ آغاز اس طرح کریں گے: بَعْدَ الِاحْتِرَامِ الْوَاجِبِ أَعْرِضُ عَلَى سِيَادَتِكُمْ أَنَّنِي ۔ اس کے بعد مختصر طور پر اپنا مدعا بیان کر دیجیے۔

(۳) **اختتام**: عربی میں متن ختم ہونے کے بعد اس طرح کا جملہ لکھتے ہیں: وَتَفَضَّلُوا بِقَبُولِ فَائِقِ الِاحْتِرَامِ ۔ (= آداب قبول فرمائیے)۔ اس کے بعد بائیں جانب تِلْمِيذُكُمُ الْمُطِيعُ / الْبَارُّ (= آپ کا تابعدار شاگرد) لکھ کر نیچے رَقْمُ الْجُلُوسِ (رول نمبر) لکھ دیجیے اور دائیں جانب: اَلْمُؤَرَّخُ فِيْ (مؤرخہ) لکھ کر اس کے سامنے تاریخ لکھ دیجیے۔

نوٹ: پرنسپل صاحب کے نام چند درخواستیں نمونے کے طور پر دی جا رہی ہیں۔ متن کا اردو ترجمہ بھی ساتھ دیا جا رہا ہے تاکہ طلبہ بغیر سمجھے یاد کرنے کی زحمت سے محفوظ ہوں۔ لیکن یہ یاد رہے کہ امتحان میں یہ اردو ترجمہ نہیں لکھنا۔

۱۲۔ درخواست برائے مالی امداد

حَضْرَةَ صَاحِبِ السِّيَادَةِ رَئِيْسِ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُوْمِيَّةِ ......

بَعْدَ الْاِحْتِرَامِ الْوَاجِبِ اَعْرِضُ عَلٰى سِيَادَتِكُمْ اَنَّنِيْ طَالِبُ الصَّفِّ الثَّانِيْ عَشَرَ وَاَنَا تِلْمِيْذٌ مُجْتَهِدٌ، قَدْ نَجَحْتُ

بارھویں جماعت کا طالب علم ہوں اور میں ایک محنتی طالب علم ہوں، میں پاس ہوا

فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ فِي الدَّرَجَةِ الْمُمْتَازَةِ۔ وَلٰكِنَّ اَبِيْ رَجُلٌ مُعْسِرٌ فَلَا يَسْتَطِيْعُ

سالانہ امتحان میں درجہ امتیاز میں لیکن میرا باپ تنگدست آدمی ہے وہ استطاعت نہیں رکھتا

اَنْ يَتَحَمَّلَ مَصْرُوْفَاتِ التَّعْلِيْمِ وَالتَّرْبِيَةِ۔ فَاَرْجُوْ مِنْ سِيَادَتِكُمْ

کہ وہ تعلیم و تربیت کے اخراجات برداشت کرے۔ پس میں جناب سے درخواست کرتا ہوں

اَنْ تُعْطُوْنِيْ مِنْحَةً مَجَّانِيَّةً۔

کہ آپ مجھے وظیفہ عطا کریں۔

وَتَفَضَّلُوْا بِقَبُوْلِ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ

تِلْمِيْذُكُمُ الْمُطِيْعُ

اَلْمُؤَرَّخُ فِيْ: ۸-۴-۱۹۹۰ء

رَقْمُ الْجُلُوْسِ (......) ۲۲

نوٹ: اگر فیس معافی کی درخواست لکھنی ہو تو فَلَا يَسْتَطِيْعُ اُن کے بعد یہ دو جملے لکھ دیجیے:

يَدْفَعَ رَسْمَ الْكُلِّيَّةِ الشَّهْرِيِّ۔ فَاَرْجُوْ مِنْ سِيَادَتِكُمْ اَنْ تُعْفِيْنِيْ مِنْ اَدَاءِ الرَّسْمِ

کالج کی ماہانہ فیس ادا کرے۔ پس جناب سے التماس ہے کہ مجھے فیس کی ادائیگی سے معافی دے دیجیے۔ اس کے بعد وَتَفَضَّلُوْا وغیرہ

۱۳۔ درخواست برائے رخصت بوجہ بیماری

حَضْرَةَ صَاحِبِ السِّيَادَةِ رَئِيْسِ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُوْمِيَّةِ ......

بَعْدَ الْاِحْتِرَامِ الْوَاجِبِ اَعْرِضُ عَلٰى سِيَادَتِكُمْ اَنَّنِيْ

طَالِبُ الصَّفِّ الثَّانِيْ عَشَرَ وَقَدْ مَرِضْتُ وَاُصِبْتُ بِالْحُمَّى الْمَلَارِيَّةِ فَلَا

بارھویں جماعت کا طالب علم ہوں اور میں بیمار ہو گیا ہوں اور مجھے ملیریا بخار ہو گیا ہے پس

يُمْكِنُنِي الحُضُورُ فِي الْكُلِّيَّةِ لِعِدَّةِ أَيَّامٍ - فَأَرْجُو مِنْ سِيَادَتِكُمْ أَنْ
چندروز کے لیے کالج میں حاضر ہونا میرے لیے ممکن نہیں۔ پس جناب سے درخواست ہے کہ
تُعْطُونِي إِجَازَةَ غِيَابٍ لِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ يَوْمِي هٰذَا لِلْعِلَاجِ وَالِاسْتِرَاحَةِ۔
مجھے تین دن کی رخصت عنایت فرمائیں، آج سے لے کر، علاج اور آرام کے لیے)
وَتَفَضَّلُوا بِقَبُولِ فَائِقِ الِاحْتِرَامِ

تِلْمِيذُكُمُ الْمُطِيعُ

اَلْمُؤَرَّخُ فِي: ۷-۳-۱۹۹۰م (رقم الجلوس ۱..۱۱ج)

نوٹ: اگر والد/والدہ کی بیماری کی وجہ سے رخصت لینی ہو تو وَبَعْدُ کے بعد یوں لکھ دیجیے:
مَرِضَ/مَرِضَتْ أَبِي/أُمِّي الْيَوْمَ وَلَيْسَ فِي الْبَيْتِ مَنْ يُمَرِّضُهُ/هَا
وَيَأْتِي بِالدَّوَاءِ مِنَ الدُّكْتُورِ إِلَّا أَنَا (میرا باپ/ماں آج بیمار ہو گیا/گئی ہے اور
گھر میں میرے سوا کوئی نہیں جو اس کی دیکھ بھال کرے اور ڈاکٹر سے دوا لائے)۔ اس کے بعد
يَوْمِي هٰذَا تک اوپر والی عبارت ہی لکھ دیجیے اور پھر وَتَفَضَّلُوا .... وغیرہ۔

(۳) درخواست برائے رخصت بوجہ ضروری کام

حَضْرَةَ صَاحِبِ السِّيَادَةِ رَئِيسِ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُومِيَّةِ ......
بَعْدَ الِاحْتِرَامِ الْوَاجِبِ أَعْرِضُ عَلَى سِيَادَتِكُمْ أَنَّنِي
طَالِبُ الصَّفِّ الثَّانِي عَشَرَ وَأَنَا تِلْمِيذٌ مُجْتَهِدٌ لَا أَغِيبُ مِنَ الْكُلِّيَّةِ
بارہویں جماعت کا طالب علم ہوں اور میں ایک محنتی طالب علم ہوں، کالج سے غیر حاضر نہیں ہوتا
أَبَدًا وَلٰكِنَّ الْيَوْمَ يَحْتَاجُ أَبِي إِلَى مُسَاعَدَتِي إِيَّاهُ فِي قِيَامِهِ بِأَمْرٍ
کبھی، لیکن آج میرے باپ کو میری مدد کی ضرورت ہے، اسے انجام دینے کے لیے ایک کام
هَامٍّ، فَلَا أَحْضُرُ الْيَوْمَ فِي الْكُلِّيَّةِ - وَأَرْجُو مِنْ سِيَادَتِكُمْ أَنْ
ضروری، پس میں آج کالج حاضر نہ ہوں گا۔ اور جناب سے التماس ہے کہ
تُعْطُونِي إِجَازَةَ غِيَابٍ مِنَ الْكُلِّيَّةِ لِيَوْمٍ وَاحِدٍ -
مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرما دیں)۔

وَتَفَضَّلُوْا بِقُبُوْلِ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ — تِلْمِيْذُكُمُ الْمُطِيْعُ

الْمُؤَرَّخ فِيْ : ۵-۶-۱۹۹۰م — (رقم الجلوس ......)

۴۔ شادی میں شرکت کیلیے چھٹی کی درخواست

حَضْرَةَ صَاحِبِ السِّيَادَةِ رَئِيْسِ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُوْمِيَّةِ ......

بَعْدَ الْاِحْتِرَامِ الْوَاجِبِ أَعْرِضُ عَلٰى سِيَادَتِكُمْ أَنَّنِيْ

أُرِيْدُ أَنْ أَحْضُرَ فِيْ حَفْلَةِ زَوَاجِ أَخِي الْكَبِيْرِ مُحَمَّدٍ وَوُقُوْعُهَا

(میں اپنے بڑے بھائی کی شادی کی تقریب میں شرکت کرنا چاہتا ہوں جس کا منعقد ہونا طے

يَوْمَ الْخَمِيْسِ الْقَادِمِ ۔ فَأَرْجُوْ مِنْ سِيَادَتِكُمْ أَنْ تُعْطُوْنِيْ إِجَازَةَ

ہے آئندہ جمعرات کو۔ پس جناب سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مجھے عطا فرمائیں

غِيَابٍ مِنَ الْكُلِّيَّةِ بِثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الرَّابِعَ عَشَرَ

کالج سے رخصت تین دن کے لیے ، ۱۴ سے لے کر

إِلَى السَّادِسَ عَشَرَ لِلشَّهْرِ الْجَارِيْ ۔

ماہِ رواں کی ۱۶ تاریخ تک

وَتَفَضَّلُوْا بِقُبُوْلِ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ — تِلْمِيْذُكُمُ الْمُطِيْعُ

الْمُؤَرَّخ فِيْ : ۱۳-۷-۱۹۹۰م — (رقم الجلوس ......)

نوٹ ، اگر بہن کی شادی میں شرکت کے لیے رخصت مطلوب ہو تو أَخِي الْكَبِيْرِ کے بجائے أُخْتِي الْكَبِيْرَةِ لکھ دیجیے ، دوست کے لیے صَدِيْقِيْ ، چچا کے لیے عَمِّيْ لکھ دیجیے۔

۵۔ درخواست برائے تبدیلیٔ مضمون

حَضْرَةَ صَاحِبِ السِّيَادَةِ رَئِيْسِ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُوْمِيَّةِ ......

بَعْدَ الْاِحْتِرَامِ الْوَاجِبِ أَعْرِضُ عَلٰى سِيَادَتِكُمْ أَنَّنِيْ

طَالِبُ الصَّفِّ الْحَادِيْ عَشَرَ وَكُنْتُ اخْتَرْتُ مَادَّةَ عِلْمِ الْاِقْتِصَادِ

گیارہویں جماعت کا طالب علم ہوں اور میں نے معاشیات

وَعِلْمِ الرِّيَاضِيَّاتِ وَلٰكِنَّنِيْ أُوَاجِهُ مُشْكِلَةً فِيْ عِلْمِ الرِّيَاضِيَّاتِ
اور ریاضی کے مضمون چنے تھے لیکن میں ریاضی میں دشواری کا سامنا کر رہا ہوں

وَأُرِيْدُ أَنْ أَدْرُسَ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ بَدَلًا مِنَ الرِّيَاضِيَّاتِ وَ
اور میں ریاضی کی جگہ عربی زبان پڑھنا چاہتا ہوں اور

هٰذِهِ الْمَادَّةُ مَسْمُوْحٌ اِخْتِيَارُهَا مَعَ عِلْمِ الْاِقْتِصَادِ
اکنامکس کے ساتھ اس مضمون کے انتخاب کی اجازت ہے

فَأَرْجُوْ مِنْ سِيَادَتِكُمْ أَنْ تَسْمَحُوْا لِيْ بِهٰذَا الْاِبْدَالِ۔
پس آپ سے درخواست ہے کہ مجھے اس تبدیلی کی اجازت عطا فرمائیں

وَتَفَضَّلُوْا بِقَبُوْلِ فَائِقِ الْاِحْتِرَامِ / تِلْمِيْذُكُمُ الْمُطِيْعُ

اَلْمُؤَرَّخُ فِيْ: ۱۷ مارس ۱۹۹۰م (رقم الجلوس......)

خطوط نویسی

طریقہ و ترتیب:

۱۔ خط میں سب سے اوپر دائیں جانب تاریخ (دن۔ مہینہ۔ سال) لکھیے اور اس کے مقابل بائیں طرف اپنا پتہ لکھیے۔

۲۔ اس کے بعد خطاب و آداب۔ (ا) ماں یا باپ کی طرف سے بیٹے کے لیے ابنی العزیز البار اور بیٹی کے لیے ابنتی العزیزۃ البارۃ اس کے ساتھ ذرا فاصلے پر چند دعائیہ کلمات بھی لکھے جا سکتے ہیں، مثلاً: سَلَّمَهُ / سَلَّمَهَا اللّٰهُ تعالیٰ۔ (ب) بیٹے یا بیٹی کی طرف سے باپ یا ماں کے لیے خطاب و آداب اس طرح ہو سکتا ہے: وَالِدِي الْكَرِيْم / وَالِدَتِي الْكَرِيْمَة (ج) بھائی یا بہن کی طرف سے بھائی یا بہن کے لیے: أخي العزيز فلان / أختي العزيزة فلانة (د) دوست کی طرف سے دوست کے لیے: صديقي العزيز فلان / سہیلی کی طرف سے سہیلی کے لیے صديقتي العزيزة فلانة۔

(۳) اس کے بعد چاہیں تو مناسب سلام و آداب لکھ دیجیے مثلاً (ماں باپ کی طرف سے): تَحِيَّاتٍ مُبَارَكَةٌ وَقُبُلَاتٍ حَارَّةٌ۔ (کسی اور کی طرف سے): تَحِيَّةٌ طَيِّبَةٌ۔ اس کے بعد وَبَعْدُ لکھ کر خط کا اصل مضمون شروع کر دیجیے۔

(۴) اختتام پر بائیں طرف اپنا رشتہ لکھ کر نیچے اپنا نام لکھ دیجیے، مثلاً: وَالِدُكَ، أُمُّكَ، أَخُوكَ، أُخْتُكَ، اِبْنُكُمْ، اِبْنَتُكُمْ، صَدِيقُكَ، صَدِيقَتُكَ۔

(۱)

باپ کی طرف سے بیٹے کے نام خط جس میں خط نہ لکھنے پر باز پرس، پڑھائی میں ترقی کے بارے میں استفسار ہو اور چند نصیحتیں ہوں، مثلاً پڑھائی میں دلچسپی لینے، صحت کا خیال رکھنے، بُرے اور نکمے طلبہ کی صحبت اور لہو و لعب سے اجتناب۔

۱۷/مارس/۱۹۹۰م — رحیم یار خان۔ سیٹلائٹ تاؤن

شارع رقم ۱۸، منزل رقم ۵۷

اِبْنِيَ الْعَزِيزَ الْبَارَّ! سَلَّمَهُ اللهُ تَعَالَى

تَحِيَّاتٍ مُبَارَكَةٌ وَقُبُلَاتٍ حَارَّةٌ وَبَعْدُ:

مَضَى شَهْرٌ كَامِلٌ مُنْذُ فَارَقْتَنَا وَلَمَّا أَتَسَلَّمْ كِتَابَكَ مَعَ أَنَّنِي

آپ کو ہم سے جدا ہوئے پورا ایک مہینہ گزر گیا لیکن تا دمِ تحریر مجھے آپ کا خط نہیں ملا حالانکہ

أَوْصَيْتُكَ أَنْ تَكْتُبَ إِلَيْنَا بِمُجَرَّدِ وُصُولِكَ إِلَى الْكُلِّيَّةِ وَأَنَا

میں نے تجھے نصیحت کی تھی کہ کالج پہنچتے ہی ہمیں خط لکھنا اور مجھے

أَنْتَظِرُ كِتَابَكَ بِاشْتِيَاقٍ عَظِيمٍ وَالْآنَ أَنَا فِي قَلَقٍ وَاضْطِرَابٍ

تمہارے خط کا بہت شدت سے انتظار ہے اور اب مجھے پریشانی اور تشویش ہے

يَا بُنَيَّ عَجِّلْ لَنَا بِالْكِتَابَةِ وَأَخْبِرْنَا عَنْ صِحَّتِكَ وَتَرَقِّيكَ فِي

اے بیٹے ہمیں جلد خط لکھو اور بتاؤ ہمیں بابت اپنی صحت کے اور اپنی ترقی کے

الدِّرَاسَةِ أَثِقُ بِأَنَّكَ وَلَدٌ بَارٌّ، ذَكِيٌّ وَنَشِيطٌ وَلٰكِنَّنِي أَعْتَقِدُهُ

پڑھائی میں مجھے وثوق ہے کہ تم ایک نیک ذہین اور ہوشیار لڑکے ہو لیکن میں سمجھتا ہوں اسے

مِمَّا يَجِبُ عَلَيَّ أَنْ أُوصِيكَ بِالْعَمَلِ الْجَادِّ الْمُسْتَمِرِّ وَالْمُنْتَظِمِ۔
اپنے فرائض میں سے کہ تجھے مسلسل اور باقاعدہ محنت کی نصیحت کروں۔

اَلْوَقْتُ ثَمِينٌ جِدًّا لَا تُضِعْ مِنْهُ حَتَّى دَقِيقَةٍ وَاحِدَةٍ۔ اِعْتَنِ
وقت بہت قیمتی ہے اس میں سے کچھ ضائع نہ کرو حتیٰ کہ ایک منٹ بھی نہیں۔ دھیان دو

بِدِرَاسَتِكَ كُلَّ الْاِعْتِنَاءِ وَابْذُلْ جُهُودَكَ فِي التَّحْصِيلِ وَ
اپنی پڑھائی کی طرف پورا اور صرف کر دو اپنی کوششیں حصولِ علم اور

الْمُطَالَعَةِ وَوَاصِلْ عَمَلَكَ مُجْتَهِدًا۔ لِكَيْ تُحَقِّقَ أُمْنِيَتَنَا مِنْ
مطالعہ میں اور محنت سے مسلسل کام کرو۔ تاکہ تم ہماری آرزو پوری کرو

نَجَاحِكَ الْبَاهِرِ فِي الْاِمْتِحَانِ النِّهَائِيِّ وَمَعَ ذٰلِكَ عَلَيْكَ
فائنل امتحان میں تمہاری شاندار کامیابی کی بابت اور اسکے ساتھ ساتھ تم پر لازم ہے

أَنْ تَعْتَنِيَ بِصِحَّتِكَ۔ اَلْزَمِ الرِّيَاضَةَ صَبَاحًا بِالْاِنْتِظَامِ۔
کہ اپنی صحت کا خیال رکھو۔ ورزش کرتے رہو صبح کے وقت باقاعدگی سے

وَحَافِظْ عَلٰى مَوَاعِيدِ وَجَبَاتِ الطَّعَامِ۔ اَلصِّحَّةُ الْجَيِّدَةُ ضَرُورِيَّةٌ
اور کھانے کے اوقات کی پابندی کیا کرو۔ عمدہ صحت ضروری ہے

لِاكْتِسَابِ الْعِلْمِ وَالْعَقْلُ السَّلِيمُ فِي الْجِسْمِ السَّلِيمِ كَمَا قَالَ
کسب علم کیلیے اور عقل سلیم جسم سلیم میں ہوتی ہے جیسا کہ کہا ہے

بَعْضُ الْحُكَمَاءِ۔ وَاجْتَنِبْ مُصَاحَبَةَ الْاَشْرَارِ وَالْكُسَالٰى لِاَنَّهَا
کسی سیانے نے اور بچو بروں اور نکموں کی صحبت سے کیونکہ یہ انسان

يَضُرُّ بِصِحَّةِ الْاِنْسَانِ وَسِيرَتِهِ۔ وَالْمَدِينَةُ الْكَبِيرَةُ أَنْتَ
نقصان دیتی ہے انسان کی صحت اور اس کے کردار کو اور تو جس طرح کے بڑے شہر

فِيهَا هِيَ تَزْخَرُ بِزَخَارِفِ الْحَيَاةِ الْمَدَنِيَّةِ
میں ہے وہ بھرا ہوا ہے شہری زندگی کی رنگینیوں سے

فَلَا تَسْتَهْوِيكَ وَلَا تَشْغَلُكَ عَنِ الدِّرَاسَةِ۔
پس وہ تجھے فریفتہ نہ کریں اور تجھے غافل نہ کر دیں پڑھائی سے۔

تُبَلِّغُ أُمُّكَ تَحِيَّاتِهَا - وَدُمْتَ مَحْفُوظًا بِالْعِنَايَةِ الْإِلٰهِيَّةِ - وَالسَّلَامُ

تمہاری ماں تمہیں سلام کہتی ہے اور تو عنایتِ الٰہیہ سے ہمیشہ سلامت رہے ۔ والسلام

وَالِدُكَ

....

نوٹ : یہ خط کئی خطوط کا مجموعہ ہے ۔ ماں باپ ، بڑے بھائی ، بڑی بہن کی طرف سے نصیحتوں پر مشتمل خط لکھنا ہو تو خطاب اور اختتام وغیرہ میں ضروری ردو بدل کرکے یہی خط لکھ دیجیے ۔ اگر مذکورۂ بالا نصیحتوں میں سے کسی ایک یا دو نصیحتوں پر لکھنا ہو تو باقی نصیحتیں حذف کر دیجیے ۔

(۲)

بیٹے کی طرف سے باپ کے خط کا جواب ۔

۲۲/ مارس / ۱۹۹۰م   لاهور - سَكَنُ الْكُلِّيَّةِ الْحُكُومِيَّةِ ......

وَالِدِيَ الْكَرِيمَ !

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ وَبَعْدُ :

تَسَلَّمْتُ الْيَوْمَ كِتَابَكُمُ الْعَزِيزَ وَعَلِمْتُ عَنْ قَلَقِكُمْ وَاضْطِرَابِكُمْ لِأَجْلِي

آج مجھے آپ کا گرامی نامہ ملا اور مجھے آپ کی پریشانی اور تشویش کا پتا چلا جو میری وجہ سے ہوئی

فَأَنَا مُتَأَسِّفٌ عَلَى أَنِّي أَزْعَجْتُكُمْ بِالتَّأَخُّرِ عَنِ الْكِتَابَةِ إِلَيْكُمْ

پس مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کو خط لکھنے میں تاخیر کرکے پریشان کیا

وَلٰكِنَّهُ لَمْ يَشْغَلْنِي شَيْءٌ عَنِ الْكِتَابَةِ غَيْرُ أَنَّنِي كُنْتُ

لیکن مجھے خط لکھنے سے کوئی چیز مانع نہ ہوئی سوائے اس کے کہ میں تھا

مَشْغُولًا بِالْاِسْتِعْدَادِ لِلْاِخْتِبَارِ وَكُنْتُ وَصَلْتُ اللَّيْلَ بِالنَّهَارِ لِكَيْ

امتحان کی تیاری میں مصروف اور میں نے دن رات ایک کر دیئے تھے تاکہ

أُحَقِّقَ أَمَانِيَكُمْ مِنْ نَجَاحٍ بَاهِرٍ - ثُمَّ أُصِبْتُ بِالْحُمَّى الْمَلَارِيَّةِ

میں اپنی شاندار کامیابی کی بابت آپ کی آرزوؤں کی تکمیل کروں ۔ پھر میں ملیریا بخار میں مبتلا ہو گیا

بَعْدَ الْاِنْتِهَاءِ مِنَ الْاِخْتِبَارِ مُتَّصِلًا - وَيَسُرُّكُمْ أَنَّنِي أَحْسَنْتُ

امتحان ختم ہوتے ہی ۔ اور آپ کو خوشی ہو گی کہ میں نے اچھے کیے ہیں

فِي الْاِخْتِبَارِ بِجَمِيْعِ الْمَادَّاتِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَحْصُلَ عَلٰى اَعْلٰى نَمْرَاتٍ

امتحان میں تمام مضامین کے پرچے اور مجھے امید ہے کہ میں حاصل کروں گا اعلیٰ نمبر

فِيْ كُلِّ مَادَّةٍ ، وَاَنَّنِي الْاٰنَ كَامِلُ الصِّحَّةِ ، شَفَانِيَ اللّٰهُ سَرِيْعًا

ہر مضمون میں ، اور یہ کہ میں اب بالکل تندرست ہوں ، اللہ نے مجھے بہت جلد شفا بخشی

فِيْ بِضْعَةِ اَيَّامٍ وَهٰذَا كُلُّهٗ لِاَجْلِ دُعَاءِكُمْ لِيْ - وَاَشْكُرُكُمْ

چند روز میں اور یہ سب کچھ میرے لیے آپ کی دعا کی بدولت ہے اور میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں

عَلٰى نَصِيْحَتِكُمْ لِيْ وَاُوَثِّقُكُمْ اَنَّنِيْ اَعْمَلُ وَفْقَ نَصِيْحَتِكُمْ

آپ کی میرے لیے نصیحت پر اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپکی نصیحت پر عمل کروں گا

وَاَعْتَذِرُ اِلَيْكُمْ مَرَّةً ثَانِيَةً اَنَّنِيْ تَاَخَّرْتُ عَنِ الْمُرَاسَلَةِ -

اور میں آپ سے دوسری بار معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے خط میں تاخیر کی۔

مِنْ فَضْلِكُمْ بَلِّغُوْا تَحِيَّاتِيْ اِلٰى اُمِّي الرَّحِيْمَةِ وَاِلٰى اُخْتِيْ وَاِخْوَتِيْ

براہِ کرم میری شفیق ماں اور میری بہن اور میرے بھائیوں کو میرا سلام پہنچا دیجیے گا۔

اِبْنُكُمُ الْمُطِيْعُ

(رقم الجلوس .....)

نوٹ :- یہ خط بھی کئی خطوط کا جامع ہے مثلاً بیماری سے صحت یاب ہونیکی اطلاع ، خط دیر سے لکھنے پر معذرت ، نصیحتوں کے جواب ہیں ، وغیرہ - جس قسم کا لکھنا مطلوب ہو اس کے مطابق لے لیجیے باقی چھوڑ دیں - اگر باپ کے بجائے ماں ، بڑے بھائی ، بڑی بہن وغیرہ کو لکھنا ہو تو خطاب واختتام وغیرہ میں ضروری ردوبدل کر لیجیے -

(۳)

دوست کی طرف سے امتحان میں کامیابی پر مبارک باد کا خط

۱۷/ مایو/ ۱۹۹۰ء

ملتان - حَيُّ الْحَدَائِقِ

شارع رقم ۵۸ - منزل رقم ۴۷

صَدِيْقِي الْعَزِيْز خَالِدًا!

تَحِيَّةً طَيِّبَةً وَبَعْدُ:

إِنِّي لَا أَسْتَطِيْعُ أَنْ أَصِفَ لَكَ مَا شَمَلَنِي مِنَ السُّرُوْرِ حِيْنَمَا
بے شک میں آپ کو بیان نہیں کر سکتا جو خوشی مجھے ہوئی جب

تَسَلَّمْتُ رِسَالَتَكَ فَقَرَأْتُ فِيْهَا خَبَرَ نَجَاحِكَ الْبَاهِرِ
مجھے آپ کا خط ملا اور میں نے اس میں آپ کی شاندار کامیابی کی خبر پڑھی

فِي الْامْتِحَانِ السَّنَوِيِّ - أَطْلَعْتُ عَلٰى هٰذِهِ الْبُشْرٰى كُلَّ مَنْ تَعْرِفُ
سالانہ امتحان میں - میں نے اس خوشخبری سے ہر اس شخص کو مطلع کر دیا ہے جسے آپ جانتے ہیں

وَأَعْرِفُ مِنَ الْأَصْدِقَاءِ فَكُلُّهُمْ فَرِحُوْنَ - وَإِذَا أُرْسِلُ إِلَيْكَ
اور میں جانتا ہوں، دوستوں میں سے اور وہ سب خوش ہیں - اور جب میں آپکو پہنچا رہا ہوں

تَهْنِئَتِي الْحَارَّةَ أَحْمِلُ إِلَيْكَ تَهْنِئَةَ الْأَصْدِقَاءِ أَجْمَعِيْنَ -
اپنی گرمجوش مبارکباد تو میں آپ کو تمام دوستوں کی مبارکباد بھی پہنچا رہا ہوں -

وَأَدْعُو لَكَ أَنْ تُسَجِّلَ نَجَاحَاتٍ بَاهِرَةً مُتَوَالِيَةً
اور میں آپ کے لیے دعا کرتا ہوں کہ آپ مسلسل شاندار کامیابیاں حاصل کریں

فِي الْأَعْوَامِ الْقَادِمَةِ وَأَرْجُوْ أَنْ تُسْرِعَ فِي عَوْدَتِكَ إِلَى الْوَطَنِ -
آئندہ سالوں میں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ جلد وطن لوٹیں گے

مَعَ التَّحِيَّاتِ الْعَاطِرَةِ وَالتَّمَنِّيَاتِ الطَّيِّبَةِ
مخلصانہ آداب اور نیک تمناؤں کے ساتھ

صَدِيْقُكَ الْمُخْلِصُ

(رقم الجلوس ...!!)

(۴)

دوست کے نام خط اس کے والد کی وفات پر تعزیت کے لیے

فیصل آباد - ماڈل ٹاؤن

شارع رقم ۲۴ - منزل رقم ۴۴

۱۹/ ابریل/ ۱۹۹۰ م

صدیقی العزیز کمال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ تلقیت بمزید من الحزن والألم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں نے بے حد رنج وغم کے ساتھ وصول کی

خبر وفاۃ والدک الکریم۔ إن الوالدین أعظم نعمۃ لکل

آپ کے والد کریم کی وفات کی خبر۔ بیشک والدین عظیم ترین نعمت ہیں ہر

ذی حیاۃ ولا بدل لہما ولا شک أن ہذا الحادث المؤلم

ذی حیات کے لیے اور ان کا کوئی بدل نہیں۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ واقعہ المناک

جدا والخسارۃ جسیمۃ ولکن الموت سبیل کل حی، قد خلقنا

بہت ہے اور نقصان بہت بڑا ہے لیکن موت ہر زندہ کا راستہ ہے، ہمیں پیدا کیا گیا ہے

فی دار الفناء، فاصبر علی ہذا المصاب صبرا جمیلا واستقبل

فنا کے گھر میں۔ پس اس سانحہ پر صبر جمیل سے کام لیجیے اور سامنا کیجیے

ہذا الحادث المؤلم بحسن العزاء لأن الجزع لا یفید شیئا

اس المناک واقعہ کا اچھے صبر و حوصلہ کے ساتھ کیونکہ ہائے پکار کچھ فائدہ نہیں دیتی

فما حیلتنا إلا أن نسلم لأمر اللہ۔ وندعوہ أن یقدس

پس ہمارا چارہ سوائے اس کے کچھ نہیں کہ حکم الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ اور یہ کہ اس سے دعا کریں

روح الفقید وینور ضریحہ۔ ویجعل الجنۃ مثواہ و

کہ وہ مرحوم کی روح کو مقدس فرمائے اور ان کی قبر کو منور فرمائے اور جنت ان کا ٹھکانہ بنائے اور

ألہمنا الصبر الجمیل وعافانا من کل مصیبۃ۔

ہمیں صبر جمیل عطا کرے اور ہمیں ہر مصیبت سے محفوظ رکھے۔

صدیقک الأسیف

(رقم الجلوس ......)

نوٹ: اگر دوست کی والدہ کی وفات پر تعزیت کا خط لکھنا ہو تو والدک الکریم کے بجائے والدتک الکریمۃ لکھ دیجیے اور ضریحہ اور مثواہ کے بجائے ضریحہا اور مثواہا لکھ دیجیے۔ باقی خط اسی طرح لکھ دیجیے۔

(۵)

دوست کو بڑے بھائی کی شادی میں شرکت کی دعوت دینے کے لیے خط

۷/مارس/۱۹۹۰م

راولپنڈی۔ حی التجاریین
شارع رقم ۶۵۔ منزل رقم ۸۹

صَدِیْقِی الْعَزِیْزُ کَمَال

تَحِیَّۃً طَیِّبَۃً وَبَعْدُ: یَسُرُّنِیْ اَنْ اُخْبِرَکَ بِاَنَّ زِوَاجَ اَخِی الْاَکْبَرِ
سلام وآداب کے بعد۔ مجھے آپ کو یہ بتلاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی

سَیَکُوْنُ یَوْمَ الْخَمِیْسِ الْوَاقِعِ فِیْ ۱۸/مارس/۱۹۹۰م۔ نَرْجُوْ حُضُوْرَکَ
جمعرات بتاریخ ۱۸مارچ ۱۹۹۰ء کو ہوگی۔ ہم آپ کو شرکت کے لیے استدعا کرتے ہیں

فِیْ حَفْلَۃِ الزِّوَاجِ لِیَتِمَّ فَرَحُنَا۔ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَاَخِیْ کُلُّھُمْ
شادی کی تقریب میں، تاکہ ہماری خوشی پوری ہو۔ میرے ابا، امی اور بھائی سب

یَرْجُوْنَ حُضُوْرَکَ۔ مَعَ اَطْیَبِ التَّحِیَّاتِ
آپ کی شرکت کے متمنی ہیں۔ عمدہ آداب کے ساتھ

صَدِیْقُکَ الْمُخْلِصُ
(رقم الجلوس ۹۱۱)

(۶)

والد/والدہ کے نام خط کو جس میں امتحان میں کامیابی کی اطلاع دینی ہو، اس جملے کی مدد سے مکمل کر سکتے ہیں۔

یَسُرُّنِیْ اَنْ اُخْبِرَکُمْ بِاَنَّنِیْ نَجَحْتُ فِی الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ
مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ میں سالانہ امتحان میں کامیاب ہو گیا ہوں

فِی الدَّرَجَۃِ الْاُوْلٰی وَھٰذَا النَّجَاحُ الْبَاھِرُ لَمْ یَتَحَقَّقْ
فرسٹ ڈویژن میں، اور یہ شاندار کامیابی حقیقت پذیر نہیں ہوئی۔

اِلَّا بِدُعَائِکُمْ اَجْمَعِیْنَ۔ وَسَاَرْجِعُ اِلَیْکُمْ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ
مگر آپ سب کی دعاؤں سے۔ اور میں تین دن کے بعد آپ کے پاس واپس آؤں گا۔

المقالات الموجزة

(مختصر مضامین)

۱۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۔ (اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا)
"وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ۔" (اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا)
وَسِیْرَتُہٗ شَاھِدَۃٌ عَلٰی صِدْقِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی ۔ (اور آپ کی سیرت اللہ تعالیٰ کے قول کی سچائی پر گواہ ہے)
وُلِدَ نَبِیُّنَا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ بِمَکَّۃَ (ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ میں پیدا ہوئے)
سَنَۃَ ۵۷۰ بَعْدَ وَفَاۃِ اَبِیْہِ عَبْدِ اللّٰہِ ۔ (۵۷۰ء میں اپنے والد حضرت عبداللہ کی وفات کے بعد)
وَمَاتَتْ اُمُّہُ السَّیِّدَۃُ اٰمِنَۃُ وَھُوَ (اور آپ کی والدہ حضرت آمنہ فوت ہو گئیں جبکہ آپ)
ابْنُ سِتِّ سِنِیْنَ ۔ وَکَفَلَہٗ جَدُّہٗ (چھ برس کے تھے اور آپ کی کفالت کی آپ کے دادا)
عَبْدُ الْمُطَّلِبِ ثُمَّ عَمُّہٗ اَبُوْ طَالِبٍ (عبد المطلب نے پھر آپ کے چچا ابو طالب نے)
وَبَدَاَ یَدْعُوْ بِدَعْوَتِہٖ اِلَی الْاِسْلَامِ بِمَکَّۃَ (اور آپ نے مکہ میں اسلام کی طرف اپنی دعوت شروع کی)
وَھُوَ ابْنُ الْاَرْبَعِیْنَ وَلٰکِنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ (جبکہ آپ کی عمر چالیس سال تھی لیکن اہل مکہ نے)
کَذَّبُوْہُ وَاٰذَوْہُ وَاَصْحَابَہٗ ۔ (آپ کو جھٹلایا اور آپ کو اور آپ کے صحابہؓ کو ایذا دی)
فَھَاجَرَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَاَصْحَابُہٗ (پس نبی علیہ السلام اور آپ کے صحابہؓ نے ہجرت کی)
اِلَی الْمَدِیْنَۃِ بَعْدَ ثَلَاثَ عَشَرَۃَ سَنَۃً لِدَعْوَتِہٖ (مدینہ کو اپنی دعوت کے تیرہ سال بعد)
وَاضْطُرَّ اِلٰی عِدَّۃٍ مِنَ الْغَزَوَاتِ (اور آپ مجبور ہوئے متعدد جنگیں لڑنے پر)
ضِدَّ الْمُشْرِکِیْنَ فَانْتَصَرَ عَلَیْھِمْ وَاَخِیْرًا (مشرکین کے خلاف، آپ نے ان پر فتح پائی اور بالآخر)

دَخَلَ مَكَّةَ فَاتِحًا وَعَفَا عَنِ الْمَفْتُوحِينَ۔ (آپؐ مکہ میں فاتحانہ داخل ہوئے اور مفتوحین کو معاف کر دیا)
وَقَدْ عَاشَ فِي الْمَدِينَةِ عَشْرَ سَنَوَاتٍ (اور آپؐ نے مدینہ میں دس سال بسر کیے)
حَتَّى لَحِقَ بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى سَنَةَ ١١ھ/٦٣٢م (حتیٰ کہ ۱۱ھ/۶۳۲ء میں رفیقِ اعلیٰ سے جا ملے)
وَكَانَ نَبِيُّنَا عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ (اور ہمارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام تھے)
مَثَلًا أَعْلَى فِي الْأَخْلَاقِ الْكَرِيمَةِ۔ (اخلاقِ کریمہ میں اعلیٰ مثال)
وَلَنَا فِي سِيرَتِهِ الطَّيِّبَةِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (اور ہمارے لیے آپؐ کی سیرتِ پاک میں بہترین نمونہ ہے)
كَمَا قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى: (جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے)
لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ میں بہترین نمونہ ہے)
فَيَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَتَّبِعَ سِيرَتَهُ (پس ہم پر لازم ہے کہ ہم آپؐ کی سیرت کی پیروی کریں۔
وَنُحِبَّهُ حُبًّا جَمًّا۔ (اور آپؐ سے بے حد محبت رکھیں)۔

۲۔ اَلْإِسْلَامُ

اَلْإِسْلَامُ هُوَ الدِّينُ الَّذِي جَاءَ بِهِ (اسلام وہ دین ہے جسے لائے)
خَاتَمُ النَّبِيِّينَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ (خاتم النبیین حضرت محمد بن عبد اللہ)
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ۔ (صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم)
وَالْمُرَادُ مِنَ الْإِسْلَامِ هُوَ الْإِيمَانُ (اور اسلام سے مراد ہے ایمان)
بِالْأُصُولِ الدِّينِيَّةِ وَإِطَاعَةُ اللّٰهِ وَالرَّسُولِ۔ (اصول دینیہ پر اور اللہ اور رسولؐ کی اطاعت)
وَالْأُصُولُ الدِّينِيَّةُ هِيَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ (اور اصول دینیہ ہیں: ایمان اللہ پر
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ۔ (اور یوم آخرت پر اور اس کے فرشتوں اور رسولوں پر)
وَأَرْكَانُ الْإِسْلَامِ خَمْسَةٌ وَهِيَ: (اور ارکانِ اسلام پانچ ہیں اور وہ ہیں)
الشَّهَادَةُ بِالتَّوْحِيدِ وَالرِّسَالَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ (توحید اور رسالتِ محمدیؐ کی گواہی)

أن توفر شيئا من راتبه شهريا (کہ اپنی تنخواہ میں سے ماہانہ کچھ بچت کرے)

بعض المدة فيشتري دراجة (کچھ عرصہ تک پھر ایک بائیسکل خرید لے)

والاحتفاظ بالدراجة وتصليحها سهل (اور بائیسکل کی دیکھ بھال اور مرمت آسان)

ورخيص جدا لأنها لا تحتاج (اور بہت سستی ہے کیونکہ اسے ضرورت نہیں)

إلى النفط أو البترول. كما أنها (مٹی کا تیل یا پٹرول کی۔ نیز یہ)

أسهل المراكب الحديثة استعمالا (استعمال کے لحاظ سے جدید سواریوں میں سے سہل ترین ہے)

فلذا تسمى الدراجة سيارة الفقير. (اسی لیے بائیسکل کو غریب کی کار کہا جاتا ہے)

وتصنع الدراجة من الحديد وآليتها (اور بائیسکل لوہے سے بنتی ہے اور اس کی مشینری)

بسيطة جدا. وعدد أجزائها قليل (نہایت سادہ ہے اور اس کے اجزاء کی تعداد کم ہے)

ومن أهمها منصب ومقود (اہم اجزاء میں سے فریم، ہینڈل)

ومقعد وعجلتان ولهما كن مطاطيان (کاٹھی، دو پہیے، ربڑ کے دو ٹائر)

وإطاران داخليان ودواستان. ولها (دو ٹیوبیں اور دو پیڈل ہیں۔ اور اس کی)

مكبحان يوقف الراكب بهما الدراجة (دو بریکیں ہیں جن کے ذریعے سوار بائیسکل روک لیتا ہے)

أو يخفف من سرعتها إذا ما يشاء (یا اس کی رفتار کم کر لیتا ہے جب بھی چاہتا ہے)

(اور اس کے پہیوں میں پمپ سے ہوا بھری جاتی ہے)

وفي باكستان تصنع الدراجة (اور پاکستان میں بائیسکل بنائی جاتی ہے)

في عدد كثير وبماركات مختلفة (کثیر تعداد میں اور مختلف مارکوں سے)

من أشهرها ماركة سهراب (مشہور ترین مارکوں میں مارکہ سہراب)

وماركة إيغل وماركة رستم. (مارکہ ایگل اور مارکہ رستم ہے)۔

السيارة

السيارة إحدى وسائل النقل السريعة (موٹر کار تیز رفتار ذرائع نقل میں سے ایک ہے)

اَلَّتِي اخْتَرَعَهَا الْإِنْسَانُ فِي الْعَصْرِ الْحَدِيْثِ (جنہیں انسان نے دورِ جدید میں ایجاد کیا)
وَهِيَ تَقْطَعُ الْمَسَافَةَ فِي سَاعَاتٍ مَّا (اور یہ اس فاصلے کو گھنٹوں میں طے کر لیتی ہے جسے
كَانَتْ تَقْطَعُهَا وَسَائِلُ السَّفَرِ الْقَدِيْمَةُ (قدیم ذرائع سفر طے کرتے تھے)
فِي أَيَّامٍ فَأَصْبَحَ السَّفَرُ بِهَا سَهْلًا وَمُرِيْحًا (دنوں میں۔ پس اس سے سفر آسان اور آرام دہ ہو گیا)
وَلِلسَّيَّارَةِ مُحَرِّكٌ يُسَيِّرُهَا وَلَهَا أَرْبَعُ (اور کار کا ایک انجن ہوتا ہے جو اسے چلاتا ہے اور اس کے چار)
عَجَلَاتٍ تَجْرِي عَلَيْهَا وَعَجَلَةٌ لِلْقِيَادَةِ (پہیے ہوتے ہیں جن پر یہ چلتی ہے اور ایک سٹیرنگ ویل ہوتا ہے)
يُدِيْرُهَا السَّائِقُ فَتَتَّجِهُ السَّيَّارَةُ (جسے ڈرائیور گھماتا ہے پس کار رخ کرتی ہے)
حَسَبَ إِرَادَتِهِ۔ وَيُمْكِنُ لِلسَّائِقِ أَنْ (اس کے حسب ارادہ۔ اور ڈرائیور کے لیے ممکن ہے کہ)
يُوْقِفَ السَّيَّارَةَ أَوْ يُخَفِّفَ مِنْ سُرْعَتِهَا (وہ کار روک یا اس کی رفتار کم کر دے)
وَيُدَارُ مُحَرِّكُهَا بِالْبِتْرُوْلِ أَوِ الدِّيْزَلِ (اور اس کا انجن پٹرول یا ڈیزل سے چلتا ہے)
وَمَقَاعِدُهَا مُرِيْحَةٌ جِدًّا۔ وَالسَّيَّارَاتُ (اور اس کی سیٹیں بہت آرام دہ ہوتی ہیں اور کاریں)
أَنْوَاعٌ وَطِرَازَاتٌ ~~بَعْضُهَا تُسْتَعْمَلُ~~ (کئی قسم اور طرز کی ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض استعمال کی جاتی ہیں)
~~لِلرُّكُوْبِ وَالْأُخْرَى لِنَقْلِ الْبَضَائِعِ~~ (سواری کے لیے اور بعض سامان منتقل کرنے کے لیے)
بَعْضُهَا كَبِيْرَةٌ وَالْأُخْرَى صَغِيْرَةٌ۔ (بعض بڑی ہوتی ہیں اور دوسری چھوٹی)
وَالسَّيَّارَةُ الْكَبِيْرَةُ الَّتِي تُسْتَعْمَلُ لِلرُّكُوْبِ (اور بڑی کار جو سواری کے لیے استعمال کی جاتی ہے)
تُسَمَّى الْحَافِلَةَ أَوْ سَيَّارَةَ الْبُوْصِ وَالْحَافِلَةُ (اسے بس کہتے ہیں اور بس)
أَكْثَرُ السَّيَّارَاتِ اسْتِعْمَالًا وَأَعْظَمُهَا نَفْعًا (موٹر کاروں میں سب سے زیادہ استعمال ہونے والی اور سب سے زیادہ فائدہ مند)

۸۔ اَلْقِطَارُ

اَلْقِطَارُ إِحْدَى وَسَائِلِ النَّقْلِ السَّرِيْعَةِ (ریل گاڑی ان تیز رفتار ذرائع نقل میں سے ایک ہے)
اَلَّتِي اخْتَرَعَهَا الْإِنْسَانُ فِي الْعَصْرِ الْحَدِيْثِ (جنہیں انسان نے دورِ جدید میں ایجاد کیا)

وَالسَّفَرُ بِالْقِطَارِ مُمْتِعٌ وَّاٰمَنُ (ریل گاڑی سے سفر پُر لطف اور محفوظ تر ہوتا ہے)

مِنَ السَّفَرِ بِالْوَسَائِلِ الْاُخْرَى الْحَدِيثَةِ (دوسرے جدید ذرائع سے سفر کے مقابلے میں)

وَهَيْئَةُ الْقِطَارِ خَلَّابَةٌ لِكُلِّ اِنْسَانٍ (اور ریل گاڑی کی شکل ہر انسان کے لیے دلکش ہے)

صَغِيرًا كَانَ اَوْ كَبِيرًا ذَكَرًا كَانَ اَوْ اُنْثٰى (خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت)

يَتَأَلَّفُ الْقِطَارُ مِنْ قَاطِرَةٍ وَعِدَّةِ عَرَبَاتٍ (ریل گاڑی انجن والے ڈبے اور متعدد ڈبوں سے مل کر بنتی ہے)

اَلْقَاطِرَةُ الْاَمَامِيَّةُ تَجُرُّ الْعَرَبَاتِ الْخَلْفِيَّةَ (آگے والا انجن کا ڈبہ پیچھے والے ڈبوں کو کھینچتا ہے)

وَفِي الْقَاطِرَةِ مُحَرِّكَاتٌ تُدَارُ (انجن والے ڈبے میں کئی انجن ہوتے ہیں جو چلتے ہیں)

بِالضَّغْطِ الْبُخَارِيِّ اَوِ الْكَهْرَبَاءِ (بھاپ یا بجلی سے)

وَلِلْقِطَارِ عَجَلَاتٌ حَدِيدِيَّةٌ تَدُورُ (ریل گاڑی کے لوہے کے پہیے ہوتے ہیں جو چلتے ہیں)

عَلَى خَطَّيْنِ مُتَوَازِيَيْنِ مِنَ الْحَدِيدِ (لوہے کی دو متوازی پٹڑیوں پر)

وَالْقِطَارُ نَوْعَانِ، نَوْعٌ مُخَصَّصٌ لِلرُّكَّابِ (ریل گاڑیاں دو قسم کی ہیں ایک قسم سواریوں کے لیے مخصوص ہے)

وَاٰخَرُ مُخَصَّصٌ لِشَحْنِ الْبَضَائِعِ۔ (اور دوسری سامان لے جانے کے لیے)

[illegible] (مسافر گاڑی سبز رنگ کی ہوتی ہے)

[illegible] (اور دوسری سرخ رنگ کی ہوتی ہے)

فِي كُلِّ مَدِينَةٍ اَوْ قَرْيَةٍ هَامَّةٍ (ہر شہر یا اہم بستی میں)

مَحَطَّةٌ لِلْقِطَارِ۔ وَدَوِيُّ صَفَّارَةِ الْقِطَارِ (ریلوے اسٹیشن ہوتا ہے۔ گاڑی کی سیٹی کی گونج)

يُعْجِبُ السَّامِعِينَ۔ اُحِبُّ السَّفَرَ بِالْقِطَارِ (سننے والوں کو اچھی لگتی ہے میں ریل گاڑی سے سفر پسند کرتا ہوں)

الطَّيَّارَةُ

اَلطَّيَّارَةُ اَسْرَعُ وَسَائِلِ النَّقْلِ كُلِّهَا۔ (ہوائی جہاز تمام ذرائع نقل سے زیادہ تیز رفتار ہے)

وَهِيَ مِنْ اَعْظَمِ الْمُخْتَرَعَاتِ الْحَدِيثَةِ (اور یہ عظیم ترین جدید ایجادوں میں سے ہے)

اَلطَّيَّارَةُ تَقْطَعُ فِي بِضْعِ سَاعَاتٍ (ہوائی جہاز چند گھنٹوں میں طے کر لیتا ہے)
لِلْمَسَافَةِ الَّتِي تَقْطَعُهَا الْمَرَاكِبُ الْأُخْرَى (وہ فاصلہ جسے دوسری سواریاں طے کرتی ہیں)
فِي أُسْبُوْعٍ أَوْ أَكْثَرَ۔ وَلِلطَّيَّارَةِ (ایک ہفتے میں یا اس سے زیادہ۔ اور ہوائی جہاز کا)
رَأْسٌ وَذَنَبٌ وَجَنَاحَانِ۔ فَهِيَ (ایک سر، ایک دُم اور دو پَر ہوتے ہیں۔ پس یہ)
تُشْبِهُ الطَّيْرَ فِي الْهَيْئَةِ وَالْعَمَلِ (صورت اور عمل میں ہوائی جہاز کے مشابہ ہے)
وَفِي دَاخِلِهَا مُحَرِّكَاتٌ تُدَارُ بِالْبِتْرُوْلِ۔ (اور اس کے اندر انجن ہوتے ہیں جو پٹرول سے چلتے ہیں)
وَالطَّيَّارَاتُ أَنْوَاعٌ فَمِنْهَا مَا تُسْتَخْدَمُ لِلرُّكُوْبِ۔ (ہوائی جہاز کی کئی اقسام ہیں بعض سواری کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں)
وَمِنْهَا مَا تُسْتَعْمَلُ لِنَقْلِ الْبَضَائِعِ وَالرَّسَائِلِ (اور بعض سامان اور خطوط کے نقل کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں)
وَلَهَا نَوْعٌ مَا يُسْتَعْمَلُ فِي الْحُرُوْبِ (اور اس کی ایک قسم ہے جو جنگوں میں استعمال کی جاتی ہے)
لِلْغَارَاتِ الْجَوِّيَّةِ۔ وَالطَّيَّارَةُ النَّفَّاثَةُ (فضائی حملوں کے لیے۔ اور جیٹ ہوائی جہاز)
أَحْدَثُ الطَّيَّارَاتِ اخْتِرَاعًا۔ (ایجاد کے لحاظ سے ہوائی جہازوں میں جدید ترین ہے)
إِنَّ الطَّيَّارَةَ لَهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ (بلاشبہ ہوائی جہاز کے بہت فائدے ہیں)
وَلٰكِنَّهَا أَغْلَى وَسَائِلِ النَّقْلِ وَأَخْطَرُهَا (لیکن ذرائع نقل میں یہ سب سے مہنگا اور سب سے خطرناک ہے)

۱۰۔ حَدِيْقَةُ الْحَيَوَانِ

حَدِيْقَةُ الْحَيَوَانِ تُجْمَعُ فِيْهَا (چڑیا گھر میں جمع کیے جاتے ہیں)
أَنْوَاعٌ مِنَ الْحَيَوَانَاتِ وَتُحْفَظُ بِهَا۔ (قسم قسم کے جانور اور وہاں محفوظ رکھا جاتا ہے)
وَيُجَهَّزُ فِيْهَا لِكُلِّ حَيَوَانٍ (اور وہاں ہر جانور کے لیے تیار کیے جاتے ہیں)
الْحَالَاتُ الطَّبِيْعِيَّةُ الَّتِي كَانَ يَعِيْشُ فِيْهَا (وہ طبعی حالات جن میں وہ رہتا تھا)
لَمَّا كَانَ حُرًّا۔ وَهِيَ تَبْقَى مَفْتُوْحَةً (جب وہ آزاد تھا۔ اور یہ کھلا رہتا ہے)
لِلزَّائِرِيْنَ مِنَ الصُّبْحِ إِلَى الْمَسَاءِ۔ (آنے والوں کے لیے صبح سے شام تک)

زُرْتُ حَدِيْقَةَ الْحَيَوَانِ بِلَاهُوْرَ فِي الْأُسْبُوْعِ السَّابِقِ (میں نے گذشتہ ہفتے لاہور کے چڑیا گھر کی سیر کی)

وَجَدْتُ فِيْهَا أَنْوَاعًا كَثِيْرَةً لِلْحَيَوَانَاتِ (میں نے اس میں جانوروں کی بہت سی اقسام دیکھیں)

مِنْهَا الْأَسَدُ الَّذِيْ يَسْكُنُ فِيْ قَفَصٍ كَبِيْرٍ مِنَ الْحَدِيْدِ (ان میں شیر ہے جو لوہے کے ایک بڑے پنجرے میں رہتا ہے)

وَيَزْأَرُ أَحْيَانًا فَيَفْزَعُ الْأَوْلَادُ مِنْهُ. (اور کبھی کبھی دھاڑتا ہے تو بچے اس سے ڈر جاتے ہیں)

وَرَأَيْتُ فِيْهَا الْقِرْدَ كَانَتْ لَا تَهْدَأُ حَرَكَتُهَا (اور میں نے اس میں بندریا دیکھی جس کی حرکت رکتی نہ تھی)

وَكَانَتْ تَسُرُّ الزَّائِرِيْنَ بِحَرَكَاتِهَا الْعَجِيْبَةِ (اور وہ آنیوالوں کو اپنی عجیب حرکتوں سے خوش کرتی تھی)

كَمَا رَأَيْتُ فِيْهَا الْفِيْلَ وَالْفَهْدَ وَالْكَرْكَدَنَّ (نیز میں نے اس میں دیکھا ہاتھی، چیتا، گینڈا)

وَالذِّئْبَ وَالثَّعْلَبَ وَالدُّبَّ وَحِمَارَ الزَّرَدِ وَالزَّرَافَةَ (بھیڑیا، لومڑی، ریچھ، زیبرا، زرافہ)

وَالنَّعَامَةَ وَالظَّبْيَ وَالْكَنْغَرَ وَفَرَسَ الْبَحْرِ وَالتِّمْسَاحَ (شتر مرغ، ہرن، کنگرو، دریائی گھوڑا اور مگرمچھ)

وَوَجَدْتُ فِيْهَا أَنْوَاعًا لِلسَّمَكِ وَالطَّاوُوْسِ (اور میں نے اس میں کئی اقسام دیکھیں مچھلی، مور)

وَالْبَبْغَاءِ وَالْعُصْفُوْرِ وَالدَّجَاجَةِ وَالْحَمَامَةِ (طوطے، چڑیا، مرغی اور کبوتر کی)۔

۱۱۔ اَلْجَمَلُ

اَلْجَمَلُ حَيَوَانٌ عَجِيْبٌ صُوْرَةً وَطَبِيْعَةً۔ (اونٹ عجیب جانور ہے بلحاظ شکل وطبیعت)

عُنُقُهُ طَوِيْلٌ وَذَنَبُهُ قَصِيْرٌ (اس کی گردن لمبی اور دُم چھوٹی ہوتی ہے)

وَلَهُ أَرْبَعُ قَوَائِمَ طَوِيْلَةٍ۔ عَلٰى ظَهْرِهِ (اور اس کی چار لمبی ٹانگیں ہوتی ہیں۔ اس کی پیٹھ پر)

سَنَامٌ وَمِنَ الْجِمَالِ مَا لَهُ سَنَامَانِ۔ (کوہان اور بعض اونٹوں کی دو کوہان ہوتی ہیں)

وَلَهُ أُذُنَانِ صَغِيْرَتَانِ ۔ فَلِذَا قَالَ اللّٰهُ (اور اس کے دو چھوٹے کان ہیں۔ اسی لیے اللہ نے فرمایا:)

"أَفَلَا يَنْظُرُوْنَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ" (کیا وہ اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کیا گیا)

وَالْجَمَلُ يَخْتَزِنُ الْغِذَاءَ فِيْ سَنَامِهِ كَمَا أَنَّهُ (اور اونٹ اپنی کوہان میں غذا ذخیرہ کر لیتا ہے نیز وہ)

يَخْزُنُ الْمَاءَ فِيْ مَوْضِعٍ خَاصٍّ مِنْ جِسْمِهِ۔ (اپنے جسم کے ایک خاص حصے میں پانی جمع کر لیتا ہے)

فَيَسْتَطِيعُ الْجَمَلُ أَنْ يَمْضِيَ أَيَّامًا عِدَّةً (پس اونٹ کئی دن گزار سکتا ہے)
بِلَا شُرْبٍ وَلَا أَكْلٍ ۔ وَالْوِسَائِدُ مِنْ لَحْمٍ (بغیر کھائے پئے اور گوشت کے تکیے)
تَحْتَ أَسْفَلِ أَقْدَامِهِ تَمْنَعُهَا أَنْ تَغُوصَ (اس کے پاؤں کے نیچے بچاتے ہیں انہیں دھنسنے سے)
فِي الرَّمْلِ ۔ وَحَقًّا يُسَمَّى الْجَمَلُ سَفِينَةَ الصَّحْرَاءِ ۔ (ریت میں۔ اور بجا طور پر اونٹ کو سفینۂ صحرا کہا جاتا ہے)
وَالْجَمَلُ يَنْفَعُ الْإِنْسَانَ فِي أَكْثَرَ مِنْ وَجْهٍ ۔ (اور اونٹ انسان کو کئی طرح سے فائدہ دیتا ہے)
فَيُسْتَعْمَلُ لِلْحِرَاثَةِ وَحَمْلِ الْأَثْقَالِ وَالرُّكُوبِ (اسے ہل جوتنے، بوجھ اٹھانے اور سواری کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)
وَتُنْسَجُ الْمَلَابِسُ مِنْ وَبَرِهِ ۔ (اور اس کی اون سے کپڑے بُنے جاتے ہیں)۔

١٢- البقرة

اَلْبَقَرَةُ نَوْعَانِ ، الْوَحْشِيَّةُ وَالْمُسْتَأْنَسَةُ ۔ (اور گائے دو قسم کی ہوتی ہے، وحشی اور مانوس)
اَلْبَقَرَةُ الْوَحْشِيَّةُ تَعِيشُ فِي الْغَابَاتِ ۔ (وحشی گائے جنگلوں میں رہتی ہے)
أَمَّا الْبَقَرَةُ الْمُسْتَأْنَسَةُ فَهِيَ (رہی مانوس گائے تو وہ)
مِنَ الْحَيَوَانَاتِ الْأَهْلِيَّةِ وَهِيَ تَأْلَفُ صَاحِبَهَا (گھریلو جانوروں میں سے ہے اور یہ اپنے مالک سے الفت کرتی ہے)
وَالْبَقَرَةُ لَهَا جِسْمٌ كَبِيرٌ مِثْلُ الْجَمَلِ ۔ (اور گائے کا اونٹ کے مانند بڑا جسم ہوتا ہے)
وَلٰكِنَّ جِسْمَهَا مُتَوَازِنٌ مُتَنَاسِبٌ خِلَافَ الْجَمَلِ ۔ لیکن اونٹ کے برعکس اس کا جسم متوازن و متناسب ہوتا ہے)
وَلَهَا عَيْنَانِ جَمِيلَتَانِ وَذَنَبٌ طَوِيلٌ (اور اس کی دو خوبصورت آنکھیں اور ایک لمبی دم)
وَقَرْنَانِ جَمِيلَتَانِ ۔ وَهِيَ تُوجَدُ (اور دو خوبصورت سینگ ہیں۔ اور یہ پائی جاتی ہے)
فِي أَلْوَانٍ مُخْتَلِفَةٍ ۔ بَعْضُهَا بَيْضَاءُ اللَّوْنِ (مختلف رنگوں میں۔ ان میں سے بعض سفید رنگ کی ہوتی ہیں)
وَالْأُخْرَى حَمْرَاءُ اللَّوْنِ ۔ وَالْبَقَرَةُ (اور دوسری سرخ رنگ کی۔ اور گائے)
تَنْفَعُ النَّاسَ فِي أَكْثَرَ مِنْ وَجْهٍ ۔ (لوگوں کو کئی طرح سے فائدہ دیتی ہے)
فَهُمْ يَشْرَبُونَ مِنْ لَبَنِهَا وَيَأْكُلُونَ لَحْمَهَا ۔ (وہ اس کا دودھ پیتے اور اس کا گوشت کھاتے ہیں)

وَيَصْنَعُوْنَ اَشْيَاءَ مُخْتَلِفَةَ الْاَنْوَاعِ مِنْ جِلْدِهَا (اور اس کی کھال سے مختلف اقسام کی چیزیں بناتے ہیں)
وَلَبَنُ الْبَقَرَةِ مُفِيْدٌ لِلصِّحَّةِ اَكْثَرَ (اور گائے کا دودھ صحت کے لیے زیادہ مفید ہوتا ہے)
مِنْ لَبَنِ الْحَيَوَانَاتِ الْاُخْرٰى (دوسرے جانوروں کے دودھ کے مقابلے میں)
وَالْبَقَرَةُ الْوَحْشِيَّةُ يَصِيْدُهَا الصَّيَّادُوْنَ۔ (اور جنگلی گائے کا شکاری شکار کرتے ہیں)۔

۱۲۔ اَلْكَلْبُ

اَلْكَلْبُ حَيَوَانٌ ذَكِيٌّ وَّ وَفِيٌّ۔ (کتا ایک ذہین اور وفادار جانور ہے)
يَتَعَلَّمُ كُلَّ مَا يُعَلِّمُهُ سَيِّدُهُ۔ (وہ سب کچھ سیکھ لیتا ہے جو اس کا مالک اسے سکھاتا ہے)
وَهُوَ مُتَّصِفٌ بِالْاَمَانَةِ فَيُوَكَّلُ اِلَيْهِ (اور وہ امانت سے متصف ہے۔ پس اس کے سپرد کیا جاتا ہے)
اَمْرُ حِرَاسَةِ الْحَقْلِ وَالْمَنْزِلِ بِاللَّيْلِ۔ (رات کے وقت کھیت اور گھر کی رکھوالی کا کام)
فَيَسْهَرُ الْكَلْبُ طِيْلَةَ اللَّيْلِ حَارِسًا۔ (کتا رات بھر رکھوالی کرتے ہوئے جاگتا رہتا ہے)
وَيَنْبَحُ عِنْدَمَا يَقْرُبُ اَجْنَبِيٌّ اِلَى الْمَحْرُوْسِ (اور وہ بھونکتا ہے جب کوئی اجنبی زیر رکھوالی چیز کے قریب آتا ہے)
لِيُنَبِّهَ سَيِّدَهُ۔ وَفِي النَّهَارِ يَحْرُسُ (تاکہ وہ اپنے مالک کو آگاہ کرے اور دن کو رکھوالی کرتا ہے)
الدُّكَّانَ وَيُحَافِظُ عَلَى الْغَنَمِ وَالْمَاشِيَةِ۔ (دکان کی اور وہ بھیڑ بکریوں اور چوپایوں کی نگرانی کرتا ہے)
وَلِذَا يُقَدِّرُ سَيِّدُهُ قَدْرَهُ۔ (اسی لیے اس کا مالک اس کی قدر کرتا ہے)
وَالْكَلْبُ لَا يَقْرُبُ اَكْلًا غَيْرَ الَّذِيْ (اور کتا کھانے کی چیز کے قریب نہیں جاتا سوائے اس کے جسے)
يُقَدِّمُهُ اِلَيْهِ سَيِّدُهُ۔ وَاِنْ جَاعَ (اس کا مالک اسے پیش کرتا ہے۔ اور جب اسے بھوک لگتی ہے)
وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رِجْلِ سَيِّدِهٖ (وہ اپنے مالک کے پاؤں پر اپنا ہاتھ رکھ دیتا ہے)
وَيَفْتَحُ فَمَهُ۔ فَاِذَا يُقَدَّمُ اِلَيْهِ شَيْءٌ (اور اپنا منہ کھولتا ہے۔ جب اسے کوئی چیز پیش کی جاتی ہے)
لِلْاَكْلِ يَهُزُّ ذَيْلَهُ وَيَاْكُلُهُ۔ (کھانے کے لیے وہ اپنی دم ہلاتا ہے اور اسے کھاتا ہے)
وَهُوَ يَمْشِيْ وَرَاءَ سَيِّدِهٖ اَيْنَمَا يَذْهَبُ (اور وہ اپنے مالک کے پیچھے چلتا ہے جہاں بھی وہ جاتا ہے)

وَالْكِلَابُ مُخْتَلِفَةٌ فِي الْجِسْمِ ۔ فَبَعْضُهَا (اور کتے جسم میں مختلف ہوتے ہیں ۔ ان میں سے بعض)
مِثْلَ الثَّعْلَبِ فِي الْجِسْمِ بَلْ أَصْغَرُ مِنْهُ ۔ (جسم میں لومڑی کے مانند بلکہ اس سے چھوٹے ہوتے ہیں)
وَبَعْضُهَا كَبِيرُ الْجِسْمِ مِثْلَ الذِّئْبِ وَالنَّمِرِ (اور بعض بڑے جسم کے ہوتے ہیں بھیڑیے اور چیتے کے مانند)
كَمَا أَنَّ الْكِلَابَ تَخْتَلِفُ (نیز کتے مختلف ہوتے ہیں)
فِي اللَّوْنِ وَالشَّكْلِ وَالذَّكَاءِ ۔ (رنگ، شکل اور ذہانت میں)
وَكَلْبُ الصَّيْدِ يُسْتَخْدَمُ لِلصَّيْدِ ۔ (اور شکاری کتا شکار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے)۔

۱۴۔ الْحِصَانُ

الْحِصَانُ حَيَوَانٌ وَفِيٌّ وَذَكِيٌّ ۔ (گھوڑا ایک وفادار اور ذہین جانور ہے)
وَهُوَ مِثَالُ الصَّدَاقَةِ وَالْمَحَبَّةِ ۔ (اور وہ دوستی اور محبت کی مثال ہے)
وَالْحِصَانُ أَكْبَرُ مِنَ الْحِمَارِ فِي الْجِسْمِ (گھوڑا جسم میں گدھے سے بڑا ہوتا ہے)
وَأَلْطَفُ مِنْهُ فِي الشَّكْلِ ۔ وَهُوَ (اور شکل میں اس سے لطیف تر ہوتا ہے ۔ اور وہ)
عَالِي الصَّهْوَةِ وَلَهُ أَرْبَعُ قَوَائِمَ (اونچی پشت والا ہوتا ہے ۔ اس کی چار ٹانگیں ہیں)
رَفِيعَةٍ وَمَتِينَةٍ ۔ تُزَيِّنُ رَقَبَتَهُ (اونچی اور مضبوط ۔ اس کی گردن کو سجاتی ہے)
ذُؤَابَةٌ ذَاتُ شَعْرٍ طَوِيلٍ ۔ (لمبے بالوں والی ایال)
وَعَيْنَاهُ كَبِيرَتَانِ وَأُذُنَاهُ مُسْتَقِيمَتَانِ (اور اس کی آنکھیں بڑی اور کان سیدھے)
مُتَحَرِّكَتَانِ تَلْتَقِطَانِ أَدَقَّ الْأَصْوَاتِ (حرکت کرتے رہنے والے ہوتے ہیں جو ہلکی سے ہلکی آواز سن لیتے ہیں)
وَالْحِصَانُ ضَامِرُ الْبَطْنِ وَطَوِيلُ الذَّنَبِ (اور گھوڑا پتلے پیٹ اور لمبی دُم والا ہوتا ہے)
وَفَوَائِدُهُ كَثِيرَةٌ فَهُوَ يُسْتَخْدَمُ (اور اس کے بہت سے فائدے ہیں ۔ پس وہ استعمال ہوتا ہے)
لِلرُّكُوبِ وَالسَّبْقِ وَحَمْلِ الْأَثْقَالِ (سواری، دوڑ، بوجھ اٹھانے)
وَجَرِّ الْعَرَبَاتِ وَهُوَ يَعْدُو (اور چھکڑے کھینچنے کے لیے ۔ اور وہ دوڑتا ہے)

بِسُرْعَةٍ عَظِيمَةٍ۔ وَالْحِصَانُ يَأْلَفُ سَيِّدَهُ (بڑی تیز رفتاری سے۔ اور گھوڑا اپنے مالک سے محبت کرتا ہے)

فَإِذَا رَآهُ مُقْبِلًا إِلَيْهِ (پس جب وہ اسے اپنی طرف آتے دیکھتا ہے)

يَسْتَقْبِلُهُ بِحَمْحَمَةٍ لَطِيفَةٍ۔ (وہ ہلکی سی ہنہناہٹ کے ساتھ اس کا استقبال کرتا ہے)

۱۵۔ أُمِّي

أَرَى أُمِّي أَعْظَمَ نِعَمِ اللهِ عَلَيَّ (میں اپنی ماں کو اپنے لیے اللہ کی عظیم ترین نعمت سمجھتا ہوں)

وَأَنَا أُحِبُّهَا حُبًّا عَظِيمًا۔ وَهِيَ الَّتِي (اور میں اس سے بڑی محبت کرتا ہوں۔ اور وہ وہ ہے جس نے)

رَبَّتْنِي صَغِيرًا، سَهِرَتْ مِنْ أَجْلِي لِكَيْ أَنَامَ، (مجھے بچپن میں پالا، وہ جاگتی تاکہ میں سو جاؤں)

تَعِبَتْ لِكَيْ أَرْتَاحَ۔ فَرِحَتْ لِفَرَحِي (وہ تھکتی تاکہ میں آرام پاؤں، میری خوشی سے خوش ہوئی)

وَحَزِنَتْ لِحُزْنِي۔ وَلَمْ تَفْتُرْ عِنَايَتُهَا بِي (اور میرے غم سے غمگین ہوئی۔ اور اس کی عنایت مجھ پر کم نہیں ہوئی

حَتَّى الْيَوْمِ۔ أُمِّي تُعِدُّ لِي طَعَامِي وَتَخِيطُ لِي (آج تک میری ماں میرے لیے کھانا تیار کرتی ہے اور میرے لیے

ثِيَابِي الْجَدِيدَةَ وَتَرْفَأُ الْأَلْبِسَةَ الْمُمَزَّقَةَ (میرے نئے کپڑے اور پھٹے ہوئے کپڑے رفو کرتی ہے)

وَتَغْسِلُ ثِيَابِي الْوَسِخَةَ وَتَعْمَلُ كُلَّ شَيْءٍ (اور میرے میلے کپڑے دھوتی ہے اور ہر وہ چیز کرتی ہے)

فِيهِ رَاحَتِي۔ تُفَكِّرُ أُمِّي كَثِيرًا فِي مُسْتَقْبَلِي (جس میں میری راحت ہو۔ میری ماں میرے مستقبل کی بابت بہت سوچتی

وَتَوَدُّ أَنْ أُصْبِحَ رَجُلًا عَظِيمًا۔ لَنْ أَنْسَى (اور چاہتی ہے کہ میں بڑا آدمی بنوں۔ میں نہ بھولوں گا)

حُبَّهَا وَحَنَانَهَا مَا حَيِيتُ وَسَوْفَ أَبْذُلُ (اس کی محبت شفقت کو جب تک زندہ ہوں اور صرف کردوں گا

جُهُودِي فِي إِسْعَادِهَا۔ أُمِّي مِثَالُ الْجِدِّ وَالْعَمَلِ (اپنی کوششیں اس کی خوشی کے لیے میری ماں مثال ہے محنت اور کام

تَعْمَلُ طِيلَةَ النَّهَارِ وَلَا تَسْأَمُ۔ إِنَّهَا (وہ دن بھر کام کرتی ہے اور اکتاتی نہیں۔ بے شک وہ)

أُمٌّ حَنُونٌ وَهِيَ رَحْمَةٌ لِي وَلِجَمِيعِ الْأُسْرَةِ۔ (ایک شفیق ماں ہے اور رحمت ہے میرے لیے اور پورے خاندان

أُحِبُّ أُمِّي وَأُجِلُّهَا كَثِيرًا۔ (میں اپنی ماں سے محبت کرتا ہوں اور اس کی بہت تعظیم کرتا ہوں)۔

۱۶۔ بَيْتِيْ

بَيْتِيْ صَغِيْرٌ وَلٰكِنَّهُ جَمِيْلٌ وَمُرَتَّبٌ (میرا گھر چھوٹا ہے لیکن خوب صورت اور مرتب ہے)

هُوَ يَتَأَلَّفُ مِنْ غُرْفَتَيْنِ لِلنَّوْمِ وَ (وہ ترکیب پاتا ہے دو بیڈ روم اور)

غُرْفَةٍ لِلْاِسْتِقْبَالِ وَالطَّعَامِ وَغُرْفَةٍ لِلْمَطْبَخِ (ایک ڈرائنگ، ڈائننگ، ایک باورچی خانے کے کمرہ)

حَمَّامٍ - يَشْغَلُ وَالِدَايَ اِحْدَى الْغُرْفَتَيْنِ لِلنَّوْمِ (اور ایک غسل خانے سے۔ ایک بیڈ روم میرے والدین کے پاس ہے)

اَمَّا ثَانِيَتُهُمَا فَنَشْغَلُهَا اَنَا وَ اَخِيْ اَحْمَدُ. (اور دوسرے میں میں اور میرا بھائی احمد رہتے ہیں)

يَسْتَقْبِلُ اَبِيْ ضُيُوْفَهُ فِيْ غُرْفَةِ الْاِسْتِقْبَالِ (میرا باپ ڈرائنگ میں اپنے مہمانوں کا استقبال کرتا ہے)

وَنَاْكُلُ فِيْهَا الطَّعَامَ - تُرَتِّبُ اُمِّي الْغُرَفَ (اور ہم اس میں کھانا کھاتے ہیں۔ میری ماں کمروں کو مرتب کرتی ہے)

كُلَّ يَوْمٍ صَبَاحًا وَ تَعْتَنِيْ بِنَظَافَتِهَا. (روزانہ صبح کو اور ان کی صفائی کا خیال رکھتی ہے)

وَاَلْعَبُ مَعَ اَخِيْ فِيْ فِنَاءِ الدَّارِ (میں اپنے بھائی کے ساتھ گھر کے صحن میں کھیلتا ہوں)

بَيْتِيْ مَخْزَنُ الرَّاحَةِ وَالسَّعَادَةِ وَالْحُبِّ وَالْحَنَانِ. (میرا گھر آرام، خوشی، محبت اور شفقت کا مخزن ہے)

كُلُّ شَيْءٍ فِيْهِ جَمِيْلٌ وَكُلُّ وَجْهٍ فِيْهِ حَبِيْبٌ. (اس میں ہر چیز خوبصورت ہے اور ہر چیز پیاری ہے)

هٰذِهِ اُمٌّ حَنُوْنٌ وَهٰذَا اَبٌ رَؤُوْفٌ وَهٰذَا (یہ شفیق ماں ہے اور یہ مہربان باپ ہے اور یہ

اَخٌ حَبِيْبٌ. فَمَا اَجْمَلَ الْبَيْتَ وَمَا اَحْلَاهُ ! (پیارا بھائی ہے۔ گھر کتنا خوبصورت اور کتنا میٹھا ہے)

اُحِبُّ بَيْتِيْ كَثِيْرًا وَ اَدْعُو اللّٰهَ (میں اپنے گھر سے بہت محبت کرتا ہوں اور اللہ سے دعا کرتا ہوں

اَنْ يَصُوْنَهُ عَامِرًا بِاَهْلِهِ. (کہ وہ اسے گھر والوں کے ساتھ گھر کو آباد رکھے)۔

حل تمارین

(نوٹ) سب سے پہلے بستان الادب کے الجزء الاوّل کی واحد (مفرد) جمع مذکر و مؤنث اور اسم نسبت و تصغیر سے متعلق تمارین کا یکجا طور پر حل دیا جائے گا۔ پھر الجزء الثانی کی ان چیزوں سے متعلق تمارین کا اسی طرح حل دیا جائے گا۔ اس کے بعد باری باری الجزء الاوّل اور الجزء الثانی کی عربی میں سوالات کے جوابات اور خط کشیدہ کلمات کے اعراب وغیرہ سے متعلق تمارین کا حل دیا جائے گا۔

مفرد و جمع (بستان الادب الجزء الاوّل)

مفرد	مذکر یا مؤنث	جمع	جملہ (بصیغہ مفرد و جمع)
مَثَلٌ	مذکر	اَمْثَالٌ	كَانَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ مَثَلًا فِي الْبُطُوْلَةِ / وَضِّحِ الْمَسْئَلَةَ بِالْاَمْثَالِ۔
شَجَرَةٌ	مؤنث	شَجَرَاتٌ	غَرَسْتُ شَجَرَةً فِي دَارِيْ / فِي الْبُسْتَانِ شَجَرَاتٌ كَثِيْرَةٌ۔
اَصْلٌ	مذکر	اُصُوْلٌ	اَصْلُ الشَّجَرَةِ ثَابِتٌ فِي الْاَرْضِ۔ / لَا اخْتِلَافَ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اُصُوْلِ الدِّيْنِ۔
فَرْعٌ	مذکر	فُرُوْعٌ	اَلْكِيْمِيَاءُ فَرْعٌ مِنْ فُرُوْعِ الْعُلُوْمِ الطَّبِيْعِيَّةِ۔
قَوْلٌ	مذکر	اَقْوَالٌ	لَا اُصَدِّقُ قَوْلًا مِنْ اَقْوَالِ الْمُنَافِقِ۔

عُضْوٌ	مذکر	اَعْضَاءٌ	اَلْقَلْبُ عُضْوُ الْجِسْمِ وَهُوَ مِنَ الْاَعْضَاءِ الرَّئِيْسَةِ۔
فَتًى	مذکر	فِتْيَانٌ	نَمَا الطِّفْلُ وَصَارَ فَتًى قَوِيًّا۔/ اِسْتِقْبَالُ الْاُمَّةِ يَتَوَقَّفُ عَلَى الْفِتْيَانِ الصَّالِحِيْنَ الْمُجْتَهِدِيْنَ۔
اَلْمُوَطَّأُ	مذکر	اَلْمُوَطَّئُوْنَ	يُحِبُّ النَّاسُ الرَّجُلَ الْمُوَطَّأَ / اَلرِّجَالَ الْمُوَطَّئِيْنَ اَكْنَافًا۔
اَلْمُؤْمِنُ	مذکر	اَلْمُؤْمِنُوْنَ	اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ۔/ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ
جَسَدٌ	مذکر	اَجْسَادٌ	يَفْنَى الْجَسَدُ وَتَبْقَى الرُّوْحُ / اَلْاَجْسَادُ ظُرُوْفُ الْجَوَاهِرِ۔
حَاجَةٌ	مؤنث	حَاجَاتٌ/حَوَائِجُ	صَاحِبُ الْحَاجَةِ اَعْمٰى۔ اَلْحَاجَاتُ تُعْمِي صَاحِبَهَا۔
باب 7			
رَسُوْلٌ	مذکر	رُسُلٌ	مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔/ نُؤْمِنُ بِالرُّسُلِ كُلِّهِمْ۔
ذِمَّةٌ	مؤنث	ذِمَمٌ	اَلرَّجُلُ الْكَامِلُ لَا يَغْدِرُ بِذِمَّتِهِ/ اَلرِّجَالُ الْكَامِلُوْنَ لَا يَغْدِرُوْنَ بِذِمَمِهِمْ۔
اَمَانَةٌ	مؤنث	اَمَانَاتٌ	اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُؤَدِّيَ الْاَمَانَةَ / اَلْاَمَانَاتِ اِلٰى اَهْلِهَا۔
حِصْنٌ	مذکر	حُصُوْنٌ	حِصْنُ لَاهُوْرَا مَلَكِيٌّ مِنَ الْحُصُوْنِ الَّتِيْ بَنَاهَا الْمُلُوْكُ الْمُغُوْلِيُّوْنَ۔
وَلَدٌ	مذکر	اَوْلَادٌ	يَا وَلَدُ، لَا تَصْحَبِ الْاَوْلَادَ الْاَشْرَارَ۔
عَهْدٌ	مذکر	عُهُوْدٌ	اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُوْفِيَ بِعَهْدِنَا / بِعُهُوْدِنَا۔
حَيٌّ	مذکر	اَحْيَاءٌ	كُلُّ حَيٍّ يَذُوْقُ الْمَوْتَ / لَيْسَ الشُّهَدَاءُ اَمْوَاتًا بَلْ هُمْ اَحْيَاءٌ۔

طَعَامٌ	مذکر	أَطْعِمَةٌ	تَطْبَخُ أُمِّيْ طَعَامًا لَذِيْذًا / أَطْعِمَةً لَذِيْذَةً
دَارٌ	مؤنث	دِيَارٌ	اَلدَّارُ الْآخِرَةُ خَيْرٌ وَّأَبْقٰى / نَبْنِي الدِّيَارَ لِلْخَرَابِ۔
كَلْبٌ	مذکر	كِلَابٌ	كُلُّ كَلْبٍ بِبَابِهٖ نَبَّاحٌ۔/ لَا يَضُرُّ السَّحَابَ نَبْحُ الْكِلَابِ۔
نَاصِيَةٌ	مؤنث	نَوَاصٍ	يُؤْخَذُ الْكَافِرُ / اَلْكَافِرُوْنَ بِنَاصِيَتِهٖ / بِنَوَاصِيْهِمْ فِيْ جَهَنَّمَ۔
مَاءٌ	مذکر	مِيَاهٌ	مِنَ الْمِيَاهِ الْمَاءُ الْعَيْنِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنَ الْعَيْنِ۔
عَصًا	مؤنث	عِصِيٌّ	يَسْتَخْدِمُ الشَّيْخُ الْعَصَا فِيْ سَيْرِهٖ۔/ يَسْتَخْدِمُ الشُّيُوْخُ الْعِصِيَّ فِيْ سَيْرِهِمْ۔
مَادَّةٌ	مؤنث	مَوَادُّ	يَظْهَرُ الْمَرَضُ لِقِلَّةِ مَادَّةٍ مِنَ الْمَوَادِّ الْغِذَائِيَّةِ۔
سِنٌّ	مؤنث	أَسْنَانٌ	نَبَتَتْ سِنُّ الصَّبِيِّ وَهِيَ ثَالِثَةُ أَسْنَانِهٖ۔
لَحْمٌ	مذکر	لُحُوْمٌ	أُفَضِّلُ لَحْمَ الطَّيْرِ عَلٰى لُحُوْمِ الْغَنَمِ وَالْبَقَرَاتِ۔
جَفْنٌ	مذکر	جُفُوْنٌ	اَلْجَفْنُ غِطَاءٌ لِلْعَيْنِ۔/ نِمْتُ مِلْءَ جُفُوْنِيْ۔
زَاوِيَةٌ	مؤنث	زَوَايَا	وَضَعْتُ سَلَّةَ الْمُهْمَلَاتِ فِيْ زَاوِيَةِ الْبَيْتِ۔/ لِلْمُثَلَّثِ ثَلَاثُ زَوَايَا۔
شَفَةٌ	مؤنث	شِفَاهٌ	تَتَشَقَّقُ الشَّفَةُ / الشِّفَاهُ فِي الْبَرْدِ الْقَارِسِ۔
عَصَبٌ	مذکر	أَعْصَابٌ	اَلْعَصَبُ / اَلْأَعْصَابُ مَسْرَى الْحِسِّ وَالْحَرَكَةِ مِنَ الْمُخِّ إِلَى الْبَدَنِ۔
مَأْدُبَةٌ	مؤنث	مَأْدُبَاتٌ / مَآدِبُ	أَدْعُوْ أَصْدِقَائِيْ إِلٰى مَأْدُبَةٍ / خَمْسُ مَأْدُبَاتٍ كُلَّ عَامٍ۔

واحد	جنس	جمع	مثال
خَلِيْلٌ / خِلٌّ	مذکر	خُلَّانٌ	خَلِيْلُ الرَّجُلِ مِعْوَانٌ لَهُ فِي الشَّدَائِدِ / دَعَوْتُ خُلَّانِيْ إِلَى مَأْدُبَةِ طَعَامٍ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔
شَأْنٌ	مذکر	شُؤُوْنٌ	دَعْهُ وَشَأْنَهُ / هٰذَا الْكِتَابُ يُعَالِجُ شُؤُوْنًا شَتّٰى فِي الْأَدَبِ۔
كَبِيْرٌ	مذکر	كِبَارٌ / صِغَارٌ	اِرْحَمِ الصَّغِيْرَ وَاحْتَرِمِ الْكَبِيْرَ / حَسَنَاتُ الصِّغَارِ سَيِّئَاتُ الْكِبَارِ۔
إِنِيَةٌ	مؤنث	أَوَانِي	هٰذِهِ الْآنِيَةُ / الْأَوَانِي صُنِعَتْ مِنْ حَدِيْدٍ لَا يَصْدَأُ۔
أَبٌ	مذکر	آبَاءٌ	اَلْأَبُ رَبُّ الْأُسْرَةِ وَكَانَ هٰكَذَا فِيْ زَمَنِ آبَائِنَا الْأَوَّلِيْنَ۔
بَحْرٌ	مذکر	بِحَارٌ۔ بُحُوْرٌ	مَاءُ الْبَحْرِ / الْبِحَارِ لَا يَصْلُحُ لِلشُّرْبِ۔
ثَأْرٌ	مذکر	أَثْآرٌ / ثَأْرَاتٌ	اَلْقَتِيْلُ يُؤْخَذُ بِثَأْرِهِ / تُؤْخَذُ بِالثَّأْرَاتِ وَلٰكِنَّ الْعَفْوَ أَفْضَلُ مِنْهَا۔
أُذُنٌ	مؤنث	آذَانٌ	اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ تَأْبَى أُذُنُهُ أَنْ تَسْمَعَ الْفَوَاحِشَ / أَعْطَانَا اللّٰهُ الْآذَانَ لِنَسْمَعَ بِهَا
بَيْتٌ	مذکر	بُيُوْتٌ	فِيْ بَيْتِنَا خَمْسُ حُجُرَاتٍ / فِي الْمَدِيْنَةِ بُيُوْتٌ عَالِيَةٌ۔
لَحْنٌ	مذکر	أَلْحَانٌ	يَشْدُو الطَّيْرُ بِلَحْنٍ عَذْبٍ فِي الْبُسْتَانِ وَيَسُرُّ السَّامِعِيْنَ / تَشْدُو الطُّيُوْرُ فِي الْبُسْتَانِ بِأَلْحَانٍ عَذْبَةٍ۔
سَمَاءٌ	مؤنث	سَمَاوَاتٌ	جَعَلَ اللّٰهُ لَنَا السَّمَاءَ بِنَاءً وَالْأَرْضَ فِرَاشًا۔ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ۔
نِدَاءٌ	مؤنث	نِدَاءَاتٌ	نَادَيْتُ صَدِيْقِيْ نِدَاءً فِي الطَّرِيْقِ وَلٰكِنَّهُ لَمْ

			يَسْمَعُ لِنِدَاءِ أَبِي فَذَهَبَ۔
شَمْسٌ	مؤنث	شُمُوسٌ	شُعَاعُ الشَّمْسِ لَا يُخْفَى وَنُورُ الْحَقِّ لَا يُطْفَأُ۔/ هُنَاكَ شُمُوسٌ كَثِيرَةٌ فِي الْكَوْنِ وَبَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ شَمْسِنَا۔
لَيْلٌ	مذکر	لَيَالٍ	ظَلَامُ اللَّيْلِ يَمْحُوهُ النَّهَارُ۔/ سَافَرْتُ إِلَى مُلْتَانَ لِأَرْبَعَةِ لَيَالٍ خَلَتْ مِنْ شَهْرِ شَعْبَانَ۔
مَوْجٌ	مذکر	أَمْوَاجٌ	اَلْمَوْجُ يَطْغَى عَلَى الْبَحْرِ۔/ الْأَمْوَاجُ تَطْغَى عَلَى الْبِحَارِ۔
نُورٌ	مذکر	أَنْوَارٌ	نُورُ الْحَقِّ لَا يُطْفَأُ۔/ أَنْوَارُ اللّٰهِ تَفِيضُ عَلَى الْقُلُوبِ فِي الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ۔
طَائِرٌ	مذکر	طُيُورٌ	اَلْبَبْغَاءُ طَائِرٌ جَمِيلٌ۔/ تَشْدُو الطُّيُورُ فِي الْبُسْتَانِ بِأَلْحَانٍ عَذْبَةٍ۔
حَبْلٌ	مذکر	حِبَالٌ	أَمَرَنَا اللّٰهُ أَنْ نَعْتَصِمَ بِحَبْلِهِ جَمِيعًا/ لَا تَقْطَعُوا الْحِبَالَ الَّتِي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ قَوْمِ الْمُجَاهِدِينَ۔
نِعْمَةٌ	مؤنث	نِعَمٌ۔ أَنْعُمٌ	رُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً۔/ لِلّٰهِ عَلَيْنَا نِعَمٌ لَا تُحْصَى۔
حُفْرَةٌ	مؤنث	حُفَرٌ	حَفَرَ الْعُمَّالُ حُفْرَةً/ حُفَرًا فِي الْأَرْضِ۔
أُمَّةٌ	مؤنث	أُمَمٌ	أَسْلَمَتْ أُمَمٌ كَثِيرَةٌ فَصَارَتْ أُمَّةً وَاحِدَةً۔
مُعَلِّمٌ	مذکر	مُعَلِّمُونَ	أَبِي مُعَلِّمٌ وَهُوَ يُدَرِّسُ فِي جَامِعَةِ بَنْجَابَ۔/ نَحْتَرِمُ الْمُعَلِّمِينَ لِأَنَّهُمْ بُنَاةُ الْأُمَّةِ۔
مُنَاسَبَةٌ	مؤنث	مُنَاسَبَاتٌ	اَلْعِيدُ مُنَاسَبَةٌ سَعِيدَةٌ يَسْتَرِيحُ النَّاسُ فِيهَا مِنَ الْعَمَلِ۔/ الْأَعْيَادُ مُنَاسَبَاتٌ

سَعِيدَةٌ يُسَاعِدُ فِيهَا الْقَادِرُونَ غَيْرَ الْقَادِرِينَ۔

شَيْءٌ	مذکر	أَشْيَاءُ	لَا يَبْقَى شَيْءٌ عَلَى حَالِهِ / هُنَاكَ أَشْيَاءُ كَثِيرَةٌ فِي الْكَوْنِ لَمْ نَعْرِفْهَا بَعْدُ۔
خُلُقٌ	مذکر	أَخْلَاقٌ	أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا / خِيَارُ الْمُسْلِمِينَ أَحْسَنُهُمْ أَخْلَاقًا۔
شَخْصٌ	مذکر	أَشْخَاصٌ	اَلشَّخْصُ الَّذِي يَخُونُ الْأَمَانَةَ فِيهِ عَلَامَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ / اَلْأَشْخَاصُ الَّذِينَ يَخُونُونَ الْأَمَانَةَ فِيهِمْ عَلَامَةٌ مِنْ عَلَامَاتِ النِّفَاقِ۔
حَدِيثٌ	مذکر	أَحَادِيثُ	قَرَأْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ / هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ فِي الصَّحِيحَيْنِ۔
خَلِيفَةٌ	مذکر	خُلَفَاءُ	لَمْ يَكُنْ فِي خُلَفَاءِ بَنِي الْعَبَّاسِ خَلِيفَةٌ أَعْلَمَ مِنَ الْمَأْمُونِ فِي جَمِيعِ الْعُلُومِ / كَانَ أَبُوبَكْرٍ خَلِيفَةَ الرَّسُولِؐ۔
عِلْمٌ	مذکر	عُلُومٌ	اَلْعِلْمُ نُورٌ وَالْجَهْلُ ظُلْمَةٌ۔ تَقَدُّمُ أُمَّةٍ يَتَوَقَّفُ عَلَى تَقَدُّمِهَا فِي الْعُلُومِ۔
عَالِمٌ	مذکر	عُلَمَاءُ	لِكُلِّ عَالِمٍ هَفْوَةٌ / اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ۔
فَقِيهٌ	مذکر	فُقَهَاءُ	كَانَ الْإِمَامُ أَبُوحَنِيفَةَ فَقِيهًا عَظِيمًا / اَلْفُقَهَاءُ الْأَرْبَعَةُ أَئِمَّةُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ۔
جَوَابٌ	مذکر	أَجْوِبَةٌ	تَرْكُ الْجَوَابِ عَلَى الْجَاهِلِ جَوَابٌ / أَجْوِبَتُكَ صَحِيحَةٌ إِلَّا جَوَابَكَ لِلسُّؤَالِ الثَّالِثِ۔
ثَوْبٌ	مذکر	ثِيَابٌ	هٰذَا الثَّوْبُ صُنِعَ مِنَ الْقُطْنِ / نَلْبَسُ ثِيَابًا

			جَدِيدَةً يَوْمَ الْعِيدِ۔
فَتْحٌ	مذکر	فُتُوحٌ	فَتْحُ الْاَنْدُلُسِ تَمَّ عَلٰى يَدِ مُوسَى بْنِ نُصَيْرٍ۔/ اَلْفُتُوحُ الْاِسْلَامِيَّةُ اشْتَهَرَتْ بِالْعَدْلِ وَالتَّسَامُحِ۔
دَمٌ	مذکر	دِمَاءٌ	دَمُ الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عَلَى الْمُسْلِمِ۔/ يَتَسَاوَى النَّاسُ فِي الدِّمَاءِ۔
سَيْفٌ	مذکر	سُيُوفٌ	كَانَ السَّيْفُ سِلَاحَ الْاَقْدَمِينَ۔/ كَانَ النَّاسُ يُقَاتِلُونَ بِالسُّيُوفِ وَالرِّمَاحِ فِي الْاَزْمِنَةِ الْقَدِيمَةِ۔
سَيِّدٌ	مذکر	سَادَةٌ	سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔/ خَاطَبَ الزَّعِيمُ النَّاسَ بِقَوْلِهِ: سَيِّدَاتِي وَسَادَتِي، فَبَدَأَ بِخُطْبَتِهِ۔
اَمَةٌ	مؤنث	اِمَاءٌ	كُلُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ وَكُلُّ امْرَأَةٍ اَمَتُهُ۔/ هٰذَا الْعَصْرُ عَصْرُ الْحُرِّيَّةِ وَالْمُسَاوَاةِ فَلَا عِبَادَ وَلَا اِمَاءَ۔
اَلْمَرْأَةُ	مؤنث	اَلنِّسَاءُ	اَلْمَرْأَةُ تُسَاوِي الرَّجُلَ فِي الْحُقُوقِ فِي الْاِسْلَامِ۔/ تُسَاوِي النِّسَاءُ الرِّجَالَ فِي الْحُقُوقِ فِي الْاِسْلَامِ۔
اَلرَّجُلُ	مذکر	اَلرِّجَالُ	
اَلسَّاعَةُ	مؤنث	اَلسَّاعَاتُ	اَلسَّاعَةُ سِتُّونَ دَقِيقَةً۔/ لَبِثْتُ هُنَا خَمْسَ سَاعَاتٍ۔
رُفْقَةٌ	مؤنث	رُفَقٌ۔ رِفَاقٌ	ذَهَبْتُ لِلتَّنَزُّهِ مَعَ رُفْقَتِي۔/ جَاءَ النَّاسُ فِي الْمَلْعَبِ رِفَاقًا لِيُشَاهِدُوا الْمُبَارَاةَ۔
سُوقٌ	مذکر/مؤنث	اَسْوَاقٌ	اِزْدَهَرَتْ سُوقُ الْعِلْمِ فِي الْعَصْرِ الْحَدِيثِ۔/

			اَسْوَاقُ الْمَدِيْنَةِ مَفْتُوْحَةٌ كُلَّ يَوْمٍ سِوٰى يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔
سَارِقٌ	مذکر	سُرَّاقٌ	اُخِذَ السَّارِقُ وَجِيْئَ بِهٖ اِلَى الشُّرْطَةِ۔/كَثُرَ سُرَّاقُ الْمَدِيْنَةِ لِاِهْمَالِ الشُّرْطَةِ۔
اَلْمَدِيْنَةُ	مؤنث	اَلْمُدُنُ	شَوَارِعُ الْمَدِيْنَةِ وَاسِعَةٌ وَشَوَارِعُ الْقَرْيَةِ ضَيِّقَةٌ۔/اَلطُّرُقُ الْمَرْصُوْفَةُ تَرْبِطُ الْمُدُنَ بَعْضَهَا بِبَعْضٍ۔
اَلْاَرْضُ	مؤنث	اَلْاَرَاضِيْ	اَلْاَرْضُ الْكَوْكَبُ الَّذِيْ نَسْكُنُهٗ۔/بِعْتُ مَا كَانَتْ لِيْ مِنَ الْاَرَاضِيْ فِي الْقَرْيَةِ۔
مِصْبَاحٌ	مذکر	مَصَابِيْحُ	قَرَأْتُ الْكِتَابَ عَلٰى ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ۔/تُنَوِّرُ الْمَصَابِيْحُ الْكَهْرُبَائِيَّةُ مَنَازِلَنَا۔
قَوْمٌ	مذکر	اَقْوَامٌ	سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ۔/يَعِيْشُ الْاِنْسَانُ اَقْوَامًا وَجَمَاعَاتٍ۔
اَلْبَارِحَةُ	مؤنث	اَلْبَارِحَاتُ	مَا اَشْبَهَ اللَّيْلَةَ الْبَارِحَةَ!/بَاتَ الْمَرِيْضُ ثَلَاثَ الْبَارِحَاتِ سَاهِرًا۔
اَلْفَأْرَةُ	مؤنث	اَلْفِيْرَانُ	اَكَلَتِ الْهِرَّةُ فَأْرَةً۔/اَلْقِطَّةُ تُحِبُّ اَكْلَ الْفِيْرَانِ۔
سَقْفٌ	مذکر	سُقُوْفٌ	يَنَامُ النَّاسُ فَوْقَ سَقْفِ الْبَيْتِ۔/سُقُوْفِ الْبُيُوْتِ فِيْ لَيَالِي الصَّيْفِ۔
الصَّلٰوةُ	مؤنث	الصَّلَوَاتُ	اَمَرَنَا اللّٰهُ اَنْ نُقِيْمَ الصَّلٰوةَ۔/نُؤَدِّيْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلَّ يَوْمٍ۔
اُمٌّ	مؤنث	اُمَّهَاتٌ	اُسَاعِدُ اَبِيْ وَاُمِّيْ فِيْ اَعْمَالِ الْبَيْتِ۔/اَلْجَنَّةُ تَحْتَ اَقْدَامِ الْاُمَّهَاتِ۔

رَأْسٌ	مذکر	رُؤُوْسٌ	رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ ـ/ قَطَعَ الْبُسْتَانِيُّ رُؤُوْسَ الْأَشْجَارِ وَسَوَّاهَا ـ
اَلْحُكْمُ	مذکر	اَلْأَحْكَامُ	إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ ـ/ عَلَى النَّاسِ أَنْ يَحْتَرِمُوْا أَحْكَامَ الْقُضَاةِ ـ
اَلْإِنْسَانُ	مذکر	اَلنَّاسُ	اَلْإِنْسَانُ حَيَوَانٌ مَدَنِيٌّ ـ/ اَلنَّاسُ عَلٰى دِيْنِ مُلُوْكِهِمْ ـ
عَدُوٌّ	مذکر	أَعْدَاءٌ	اَلشَّيْطَانُ عَدُوٌّ لِلْإِنْسَانِ ـ/ إِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ أَعْدَاءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ ـ
نَفْسٌ	مونث	نُفُوْسٌ/ أَنْفُسٌ	مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ عَرَفَ رَبَّهٗ ـ/ إِنَّ ذِكْرَ اللّٰهِ يُزَكِّي النُّفُوْسَ ـ
رَجُلٌ	مذکر	رِجَالٌ	أَبُوْهُ رَجُلٌ صَالِحٌ ـ/ شَهَادَاتُ الْفِعَالِ خَيْرٌ مِنْ شَهَادَاتِ الرِّجَالِ ـ
ضَرْبَةٌ	مونث	ضَرَبَاتٌ	ضَرَبَ صَاحِبُ الْبَيْتِ عَلٰى رَأْسِ السَّارِقِ ضَرْبَةً/ ضَرَبَاتٍ ـ

اسم نسبت ربُسْتَانُ الْأَدَبُ الجزء الاوّل)

اسم	اسم نسبت	جملہ
كَلِمَةٌ	كَلِمِيٌّ	دِرَاسَةُ الْبِنْيَةِ الْكَلِمِيَّةِ مُهِمَّةٌ فِيْ تَعَلُّمِ اللُّغَةِ ـ
شَجَرَةٌ	شَجَرِيٌّ	رَسَمْتُ عَلَى الْجِدَارِ مَنْظَرًا شَجَرِيًّا
فَرْعٌ	فَرْعِيٌّ	هٰذَا الْعِلْمُ لَيْسَ أَصْلِيًّا بَلْ هُوَ فَرْعِيٌّ
أَرْضٌ	أَرْضِيٌّ	اَلْمِلْكُ الْأَرْضِيُّ سَبَبٌ لِلْفِتْنَةِ وَالْفَسَادِ ـ

اَخٌ	اَخَوِيٌّ	اُحِبُّ كُلَّ مُسْلِمٍ حُبًّا اَخَوِيًّا۔
وَجْهٌ	وَجْهِيٌّ	حَالَةٌ وَجْهِيَّةٌ تَنِمُّ عَمَّا فِي الْقَلْبِ۔
جَسَدٌ	جَسَدِيٌّ	مَوْتُنَا جَسَدِيٌّ اَمَّا رُوْحُنَا فَهِيَ لَا تَفْنٰى۔
عُضْوٌ	عُضْوِيٌّ	نَهَى الْاِسْلَامُ عَنِ الْقَطْعِ الْعُضْوِيِّ لِحَيَوَانٍ حَيٍّ۔
لِسَانٌ	لِسَانِيٌّ	اَلْاِخْتِلَافُ اللِّسَانِيُّ لَا يَقِفُ فِي سَبِيْلِ الْمُوَاخَاةِ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ۔
عَبْدٌ	عَبْدِيٌّ	مِنَ الْوَاجِبِ الْعَبْدِيِّ اَنْ يُطِيْعَ الْعَبْدُ مَوْلَاهُ وَهُوَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ۔
مَسْجِدٌ	مَسْجِدِيٌّ	اَلنِّظَامُ الْمَسْجِدِيُّ يُوْجَدُ فِي كُلِّ بَلَدٍ اِسْلَامِيٍّ۔
اِبْنٌ	اِبْنِيٌّ۔ بَنَوِيٌّ	وَمِنَ الْوَاجِبِ الْبَنَوِيِّ اَنْ يُّطِيْعَ الْاِبْنُ اَبَوَيْهِ۔
اَلْحِجَازُ	اَلْحِجَازِيُّ	نَحْنُ اُمَّةُ الرَّسُوْلِ الْحِجَازِيِّ، عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ۔
سَعُوْدٌ	سَعُوْدِيٌّ	اَلْمَلِكُ السَّعُوْدِيُّ فَهْدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ سَوْفَ يَزُوْرُ بَاكِسْتَانَ فِي الْعَامِ الْقَادِمِ۔
عِلْمٌ	عِلْمِيٌّ	اَلتَّقَدُّمُ الْعِلْمِيُّ اَسَاسٌ لِلتَّقَدُّمِ الْعُمْرَانِيِّ۔
دَاخِلٌ	دَاخِلِيٌّ	اَلشَّاْنُ الدَّاخِلِيُّ لِبَاكِسْتَانَ لَيْسَ حَسَنًا۔
مِثَالٌ	مِثَالِيٌّ	كَانَ خُلُقُ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مِثَالِيًّا۔
كَهْرُبَاءُ	كَهْرُبَائِيٌّ	اَدْرُسُ عَلٰى ضَوْءِ الْمِصْبَاحِ الْكَهْرُبَائِيِّ۔
بَاكِسْتَانُ	بَاكِسْتَانِيٌّ	بَاكِسْتَانُ وَطَنِيْ وَاَنَا بَاكِسْتَانِيٌّ۔
عَرَبٌ	عَرَبِيٌّ	اَللِّسَانُ الْعَرَبِيُّ سَهْلٌ۔
مِصْرُ	مِصْرِيٌّ	صَدِيْقِيْ خَالِدٌ مِصْرِيٌّ وَوَطَنُهٗ مِصْرُ۔

أَعْرَابٌ	أَعْرَابِيٌّ	اَلْأَعْرَابِيُّ يَعِيْشُ فِيْ رِيْفِ الْعَرَبِ۔
هِنْدٌ	هِنْدِيٌّ	صَدِيْقِيْ أَحْمَدُ هِنْدِيٌّ يَسْكُنُ فِيْ عَاصِمَةِ الْهِنْدِ۔
أَرْضٌ	أَرْضِيٌّ	اَلْكَوْكَبُ الْأَرْضِيُّ جُزْءٌ لِلنِّظَامِ الشَّمْسِيِّ۔
مَاءٌ	مَائِيٌّ/مَاهِيٌّ	اَلسَّمَكُ حَيَوَانٌ مَاهِيٌّ۔
عَيْنٌ	عَيْنِيٌّ	مِنَ الْمِيَاهِ الْمَاءُ الْعَيْنِيُّ وَهُوَ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنَ الْعَيْنِ۔
سَمَاءٌ	سَمَاوِيٌّ/سَمَائِيٌّ	اَلتَّوْرَاةُ كِتَابٌ سَمَاوِيٌّ۔
شَمْسٌ	شَمْسِيٌّ	اَلْكَوْكَبُ الْأَرْضِيُّ جُزْءٌ لِلنِّظَامِ الشَّمْسِيِّ۔
لَيْلٌ	لَيْلِيٌّ	اَلْكَلْبُ حَارِسٌ لَيْلِيٌّ لِبَيْتِ سَيِّدِهٖ۔
مَوْجٌ	مَوْجِيٌّ	اَلْمَنْظَرُ الْمَوْجِيُّ عَلٰى سَطْحِ الْبَحْرِ مُعْجِبٌ۔
بَحْرٌ	بَحْرِيٌّ	اَلْمَاءُ الْبَحْرِيُّ مِلْحٌ۔
نَارٌ	نَارِيٌّ	كُلُّ كَافِرٍ يَذُوْقُ عَذَابًا نَارِيًّا۔
قَلْبٌ	قَلْبِيٌّ	تُحِبُّ الْأُمُّ وَلَدَهَا حُبًّا قَلْبِيًّا۔
أُمَّةٌ	أُمِّيٌّ	أَفْضَلُ الصَّالِحِ الْأُمِّيِّ عَلَى الصَّالِحِ الذَّاتِيِّ۔
بَدْرٌ	بَدْرِيٌّ	شَهِدَ عُمَرُ غَزْوَةَ بَدْرٍ فَهُوَ بَدْرِيٌّ۔
نَجَّارٌ	نَجَّارِيٌّ	كَانَ جَمْعٌ نَجَّارِيٌّ تَحْتَ لِوَاءِ الرَّسُوْلِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ يَوْمَ بَدْرٍ۔
جَهَنَّمُ	جَهَنَّمِيٌّ	كُلُّ كَافِرٍ جَهَنَّمِيٌّ۔

بُسْتَانُ الْأَدَبِ (الجزء الثانی)

واحد	مذکر یا مؤنث	جمع	جملے
فُوْهٌ	مذکر	أَفْوَاهٌ	لَا تَقُوْلُوْا بِأَفْوَاهِكُمْ مَا لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ۔

واحد	مذکر یا مؤنث	جمع	جملے
نَجْمٌ	مذکر	نُجُوْمٌ	تَظْهَرُ النُّجُوْمُ فِی السَّمَاءِ لَيْلًا۔
أَمْرٌ	مذکر	أُمُوْرٌ	خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا۔
عَظِيْمٌ	مذکر	عِظَامٌ	كَانَ الْقَائِدُ الْأَعْظَمُ مِنَ الزُّعَمَاءِ الْعِظَامِ۔
عَقْلٌ	مذکر	عُقُوْلٌ	يَفْهَمُ النَّاسُ مِنَ الْكَلَامِ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ۔
طَبْعٌ	مذکر	طِبَاعٌ/أَطْبَاعٌ	اَلنَّاسُ تَخْتَلِفُ طِبَاعُهُمْ۔
لَئِيْمٌ	مذکر	لِئَامٌ	لَا خَيْرَ فِی صُحْبَةِ اللِّئَامِ۔
حَكِيْمٌ	مذکر	حُكَمَاءُ	قَالَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ اَنَّ الْحَرِيْصَ مَحْرُوْمٌ۔
قَوْلٌ	مذکر	أَقْوَالٌ	وَمِنْ أَقْوَالِ الْعَرَبِ أَنَّ الصَّبْرَ مِفْتَاحُ الْفَرَجِ۔
آفَةٌ	مؤنث	آفَاتٌ	قَدْ تُخَرِّبُ الْآفَاتُ السَّمَاوِيَّةُ مَا يَبْنِی النَّاسُ۔
فَهْمٌ	مذکر	فُهُوْمٌ	تَأْخُذُ الْآذَانُ مِنَ الْكَلَامِ عَلٰی قَدْرِ الْفُهُوْمِ وَالْقَرَائِحِ۔
أُذُنٌ	مؤنث	آذَانٌ	
قَرِيْحَةٌ	مؤنث	قَرَائِحُ	
مَشْرَبٌ	مذکر	مَشَارِبُ	اِشْرَبْ عَلَى الْقَذٰى لِأَنَّ الْمَشَارِبَ لَا تَصْفُوْ۔
أَمْرَدُ	مذکر	مُرْدٌ	صَارَ الْغِلْمَانُ مُرْدًا فَشَبَابًا۔
شَابٌّ	مذکر	شَبَابٌ	
أَسَدٌ	مذکر	أُسْدٌ	تَعِيْشُ الْأُسْدُ فِی الْغَابَاتِ۔
آبٍ/أَبِیٌّ	مذکر	أُبَاةٌ	أُحِبُّ الشَّبَابَ الَّذِيْنَ يَأْبَوْنَ الظُّلْمَ
دَمٌ	مذکر	دِمَاءٌ	إِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ۔
عَدُوٌّ	مذکر	عِدًی/أَعْدَاءٌ	إِنَّ الْكُفَّارَ وَالْمُشْرِكِيْنَ أَعْدَاءٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔
فَلَكٌ	مذکر	أَفْلَاكٌ	أَدْعُو اللّٰهَ أَنْ يُرَقِّیَ وَطَنِی إِلَى الْعَلْيَاءِ فَوْقَ الْأَفْلَاكِ۔

واحد	مذکر یا مؤنث	جمع	جملے
اِبْنٌ	مذکر	اَبْنَاءٌ	حَيَّ اللّٰهُ وَطَنِيْ بِاَبْنَائِهٖ۔
عَظْمٌ	مذکر	عِظَامٌ	عِظَامُ الْاَجْدَادِ فِي الْاَرْمَاسِ تَعْتَزُّ اِذَا بَدَا الْعِزُّ لِاَحْفَادِهِمْ۔
حَافِدٌ	مذکر	اَحْفَادٌ	
رَمْسٌ	مذکر	اَرْمَاسٌ	
ضَوْءٌ	مذکر	اَضْوَاءٌ	ضَوْءُ الشَّمْسِ اَقْوٰى مِنْ نُوْرِ الْقَمَرِ/تُضِيْءُ الْمُدُنُ لَيْلًا بِالْاَضْوَاءِ الْكَهْرُبَائِيَّةِ۔
مَكَانٌ	مذکر	اَمْكِنَةٌ	لَا تَجِدُ فِي الْمُدُنِ الْكَبِيْرَةِ اَمْكِنَةً خَالِيَةً مِنَ الْعِمَارَاتِ۔
حَشَرَةٌ	مؤنث	حَشَرَاتٌ	اَلْحَشَرَاتُ بَعْضُهَا سَامَّةٌ۔
يَدٌ	مؤنث	اَيْدٍ	نَتَنَاوَلُ الْاَشْيَاءَ بِاَيْدِيْنَا۔
حَرَكَةٌ	مؤنث	حَرَكَاتٌ	رَاَيْتُ قِرْدًا كَانَتْ لَا تَهْدَاُ حَرَكَاتُهٗ۔
مَعْرِفَةٌ	مؤنث	مَعَارِفُ	اَلْقُرْاٰنُ الْمَجِيْدُ مَمْلُوْءٌ بِالْمَعَارِفِ وَالْحِكَمِ۔
مَرَّةٌ	مؤنث	مِرَارٌ/مَرَّاتٌ	زُرْتُ مَدِيْنَةَ لَاهَوْرَ مَرَّاتٍ۔
اُخْرٰى	مؤنث	اُخَرُ	اَلْمُدُنُ بَعْضُهَا صَغِيْرَةٌ وَالْاُخَرُ كَبِيْرَةٌ۔
مُدَاعَبَةٌ	مؤنث	مُدَاعَبَاتٌ	قَدْ تَضُرُّ الْمُدَاعَبَاتُ بِالْحَشَرَاتِ۔
رَاْسٌ	مذکر	رُءُوْسٌ	قَطَعْتُ رُءُوْسَ الْاَشْجَارِ فَسَوَّيْتُهَا۔

واحد۔ جمع

(بستان الادب کے دونوں حصوں سے ماخوذ چند مزید اسماء کی واحد جمع)

واحد	مذکر یا مؤنث	جمع	واحد	مذکر یا مؤنث	جمع
مَجْلِسٌ	مذکر	مَجَالِسُ	زَمَانٌ	مذکر	اَزْمِنَةٌ

واحد	مذکر یا مؤنث	جمع	واحد	مذکر یا مؤنث	جمع
طَرَفٌ	مذکر	اَطْرَافٌ	سَهْمٌ	مذکر	سِهَامٌ
حَدِیْثٌ	مذکر	اَحَادِیْثُ	ضَرْبَةٌ	مؤنث	ضَرَبَاتٌ
شَأْنٌ	مذکر	شُؤُوْنٌ	فِئَةٌ	مؤنث	فِئَاتٌ
فُکَاهَةٌ	مؤنث	فُکَاهَاتٌ	مَعْشَرٌ	مذکر	مَعَاشِرُ
حَالٌ	مؤنث	اَحْوَالٌ	مَدِیْنَةٌ	مؤنث	مُدُنٌ
نَفْسٌ	مؤنث	نُفُوْسٌ	مُبَارَزَةٌ	مؤنث	مُبَارَزَاتٌ
هَمٌّ	مذکر	هُمُوْمٌ	سِلَاحٌ	مذکر	اَسْلِحَةٌ
سُوْقٌ	مذکر/مؤنث	اَسْوَاقٌ	سُوْرٌ	مذکر	اَسْوَارٌ
اِهَانَةٌ	مؤنث	اِهَانَاتٌ	فَرَسٌ	مذکر/مؤنث	اَفْرَاسٌ
نِدَاءٌ	مذکر	نِدَاءَاتٌ	حِیْلَةٌ	مؤنث	حِیَلٌ
مَصِیْرٌ	مذکر	مَصَایِرُ	صَیْحَةٌ	مؤنث	صَیْحَاتٌ
جَیْشٌ	مذکر	جُیُوْشٌ	قَائِدٌ	مذکر	قَادَةٌ
بَلَدٌ	مذکر	بِلَادٌ	حَمْلَةٌ	مؤنث	حَمَلَاتٌ
نِقْمَةٌ	مؤنث	نِقَمٌ	عَجُزٌ	مذکر/مؤنث	اَعْجَازٌ
اَعْرَابِیٌّ	مذکر	اَعْرَابٌ	عَجُوْزٌ	مؤنث	عَجَائِزُ
حَضَرِیٌّ	مذکر	حَضَرِیُّوْنَ	زَوْرٌ	مذکر	اَزْوَارٌ
دَجَاجَةٌ	مؤنث	دَجَاجٌ	زَائِرٌ	مذکر	زُوَّارٌ
کَثِیْرٌ	مذکر	کَثِیْرُوْنَ	حَجْمٌ	مذکر	حُجُوْمٌ
اِمْرَأَةٌ	مؤنث	نِسَاءٌ	دَبُّوْسٌ	مذکر	دَبَابِیْسُ
قِسْمَةٌ	مؤنث	قِسَمٌ	اِدِّعَاءٌ	مذکر	اِدِّعَاءَاتٌ
رَئِیْسٌ	مذکر	رُؤَسَاءُ	شَجَرَةٌ	مؤنث	شَجَرَاتٌ

واحد	مذکر یا مؤنث	جمع	واحد	مذکر یا مؤنث	جمع
ذَاتٌ	مؤنث	ذَوَاتٌ	هَادِلٌ	مذکر	هُدَّالٌ
حَبَّةٌ	مؤنث	حَبَّاتٌ	لِحَاظٌ	مذکر	لُحُظٌ
ثَمَرَةٌ	مؤنث	ثَمَرَاتٌ	اَوْرَقُ	مذکر	وُرْقٌ
شَمْسٌ	مؤنث	شُمُوْسٌ	نَهْرٌ	مذکر	اَنْهَارٌ
حِكْمَةٌ	مؤنث	حِكَمٌ	ذَنْبٌ	مذکر	ذُنُوْبٌ
رِسَالَةٌ	مؤنث	رَسَائِلُ	رِيْحٌ	مؤنث	رِيَاحٌ
جِسْمٌ	مذکر	اَجْسَامٌ			

اسم نسبت

(بستان الادب کے دونوں حصوں سے ماخوذ چند مزید اسمائے نسبت)

اسم	اسم نسبت	اسم	اسم نسبت	اسم	اسم نسبت
جِسْمٌ	جِسْمِيٌّ/جِسْمَانِيٌّ	رَأْسٌ	رَأْسِيٌّ	طِفْلٌ	طِفْلِيٌّ
كَبِدٌ	كَبِدِيٌّ	اَهْلٌ	اَهْلِيٌّ	دَهْرٌ	دَهْرِيٌّ
زُلَالٌ	زُلَالِيٌّ	لَيْلٌ	لَيْلِيٌّ	عَالَمٌ	عَالَمِيٌّ
دُهْنٌ	دُهْنِيٌّ	اَشْعَبُ	اَشْعَبِيٌّ	نَاصِرٌ	نَاصِرِيٌّ
عَمَلٌ	عَمَلِيٌّ	اَبٌ	اَبَوِيٌّ	شَوْكٌ	شَوْكِيٌّ
سُوْدَانُ	سُوْدَانِيٌّ	بَيْتٌ	بَيْتِيٌّ	اِلٰهٌ	اِلٰهِيٌّ
مَدِيْنَةٌ	مَدَنِيٌّ	بَطْنٌ	بَطْنِيٌّ	دُنْيَا	دُنْيَوِيٌّ
مَدْرَسَةٌ	مَدْرَسِيٌّ	ظُهْرٌ	ظُهْرِيٌّ	حَيَاةٌ	حَيَوِيٌّ
رَخَاءٌ	رَخَائِيٌّ/رَخَاوِيٌّ	كِتَابٌ	كِتَابِيٌّ	قَمَرٌ	قَمَرِيٌّ

اسم	اسم نسبت	اسم	اسم نسبت	اسم	اسم نسبت
شَمْسٌ	شَمْسِيٌّ	يَدٌ	يَدَوِيٌّ	وَحْشٌ	وَحْشِيٌّ
صَدْرٌ	صَدْرِيٌّ	خُلُقٌ	خُلُقِيٌّ	عِرَاقٌ	عِرَاقِيٌّ
فَتًى	فَتَوِيٌّ	عُذْرٌ	عُذْرِيٌّ	عَامِرٌ	عَامِرِيٌّ
مَالٌ	مَالِيٌّ	وَفَاءٌ	وَفَائِيٌّ	ذِي سَلَمٍ	ذِي سَلَمِيٌّ
عُدْوَانٌ	عُدْوَانِيٌّ	عُتْبَةُ	عُتْبِيٌّ	شِمَالٌ	شِمَالِيٌّ
نَفْسٌ	نَفْسِيٌّ	أُمَيَّةُ	أُمَوِيٌّ		

اسم تصغیر

(بستان الادب کے دونوں حصوں کی تمارین سے ماخوذ اسماء کی تصغیر)

اسم	اسم تصغیر	اسم	اسم تظغیر	اسم	اسم تصغیر
كَلِمَةٌ	كُلَيْمَةٌ	مَسْجِدٌ	مُسَيْجِدٌ	أَشْعَبُ	أُشَيْعِبُ
شَجَرَةٌ	شُجَيْرَةٌ	اِبْنٌ	بُنَيٌّ/أُبَيْنٌ	آبٌ	أُبَيٌّ
فَرْعٌ	فُرَيْعٌ	جِسْمٌ	جُسَيْمٌ	بَحْرٌ	بُحَيْرٌ
أَرْضٌ	أُرَيْضَةٌ	كَبِدٌ	كُبَيْدٌ	بَيْتٌ	بُيَيْتٌ
أَخٌ	أُخَيٌّ	زُلَالٌ	زُلَيْلٌ	بَطْنٌ	بُطَيْنٌ
وَجْهٌ	وُجَيْهٌ	دُهْنٌ	دُهَيْنٌ	ظَهْرٌ	ظُهَيْرٌ
جَسَدٌ	جُسَيْدٌ	عَمَلٌ	عُمَيْلٌ	كِتَابٌ	كُتَيِّبٌ
عُضْوٌ	عُضَيٌّ	سُودَانٌ	سُوَيْدَانٌ	طِفْلٌ	طُفَيْلٌ
لِسَانٌ	لُسَيِّنٌ	مَدِينَةٌ	مُدَيِّنَةٌ	سَهْمٌ	سُهَيْمٌ
عَبْدٌ	عُبَيْدٌ	مَدْرَسَةٌ	مُدَيْرِسَةٌ	جِلْدٌ	جُلَيْدٌ

بُسْتَانُ الْاَدَب (الجزء الاول)[1]

(۱) اَلْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ

۱۔ (ا) يُشَبِّهُ اللّٰهُ الْكَلِمَةَ الطَّيِّبَةَ بِشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ۔ (ب) تُؤْتِي الشَّجَرَةُ الطَّيِّبَةُ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ۔ (ج) يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ۔ (د) يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ۔ (ہ) مَثَلُ الْكَلِمَةِ الْخَبِيْثَةِ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ۔ (و) يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ۔ (ز) يُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ۔

۲۔ كَلِمَةٍ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ طَيِّبَةٍ : مجرور موصوف كَلِمَةٍ کی صفت ہے اس لیے مجرور ہے۔ شَجَرَةٍ : اس لیے مجرور ہے کہ اس پر حرف جر کاف (كَ) داخل ہوا ہے۔ طَيِّبَةٍ : مجرور موصوف شَجَرَةٍ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ كُلَّ : فعل تُؤْتِي کا مفعول فیہ (ظرف) ہے اس لیے منصوب ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ حِيْنٍ : كُلَّ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

---

[1] (ا) الجزء الاول کے بعد الجزء الثانی کی تمارین کے حل دیے جائیں گے۔ (ب) سوالات کے صرف جواب درج کیے جائیں گے تاکہ کتاب کی ضخامت نہ بڑھے۔ (ج) واحد جمع مذکر مؤنث اسم نسبت اور اسم تصغیر دونوں کتابوں کے اسباق سے لے کر یکجا طور پر پہلے ہی دیے جا چکے ہیں لہٰذا اب ان سے متعلق سوالات کے جواب نہیں دیے جائیں گے۔

(۲) مِنْ هُدَی الاَحَادِیث

۱- (ا) نَعَمْ، اَلْقَی اَخِیْ بِوَجْهٍ طَلْقٍ- (ب) شَبَّهَ النَّبِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ فِیْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ بِالْجَسَدِ- (ج) کَانَ التَّاجِرُ یَقُوْلُ لِفِتْیَانِهِ اِذَا رَأَی مُعْسِرًا: تَجَاوَزُوْا عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ یَتَجَاوَزَ عَنَّا- (د) اَقْرَبُ النَّاسِ مِنَ النَّبِیِّ مَجَالِسَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَحَاسِنُهُمْ اَخْلَاقًا، الْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا اَلَّذِیْنَ یَأْلَفُوْنَ وَیُؤْلَفُوْنَ- (ہ) یَکُوْنُ اللّٰهُ فِیْ حَاجَةِ الْعَبْدِ اِذَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ فِیْ حَاجَةِ اَخِیْهِ- (و) جَزَاؤُهُ اَنَّ اللّٰهَ یُفَرِّجُ عَنْهُ کُرْبَةً مِنْ کُرُبَاتِ یَوْمِ الْقِیَامَةِ-

۳- عُضْوٌ: اَلْیَدُ عُضْوٌ مِنْ اَعْضَاءِ الْجِسْمِ- فَتًی: نَمَا الطِّفْلُ وَصَارَ فَتًی قَوِیًّا- اَلْمُوَطَّأُ: یَأْلَفُ النَّاسُ الرَّجُلَ الْمُوَطَّأَ اَکْنَافًا- اَلْمُؤْمِنُ: اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ- جَسَدٌ: شَبَّهَ النَّبِیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالْجَسَدِ- حَاجَةٌ: لِیْ حَاجَةٌ اِلَیْكَ- کُرْبَةٌ: فَرِّجْ عَنْ اَخِیْكَ الْکُرْبَةَ[۱]

(۳) تَحَرُّجُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

۱- (ا) جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی بَابِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ- (ب) قَالَتِ الْمَرْأَةُ لِعُمَرَ بَعْدَ اَنْ فَتَحَتِ الْبَابَ: لَا تَدْخُلْ حَتّٰی

---

[۱] (جملوں کا ترجمہ) ہاتھ جسم کے اعضاء میں سے ایک عضو ہے۔ بچہ پروان چڑھا اور ایک طاقتور جوان بن گیا۔ لوگ اس آدمی سے محبت کرتے ہیں جو منکسر مزاج ہوتا ہے۔ مومن مومن کا بھائی ہے۔ نبیؐ نے مومنین کو جسم سے تشبیہ دی۔ مجھے آپ سے ایک کام ہے۔ اپنے بھائی سے مصیبت دور کر۔

اَدْخُلَ الْبَيْتَ وَاَجْلِسَ مَجْلِسِيْ۔ (ج) قَالَ عُمَرُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَ هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ: تَجُوْزَنْ اَيُّهَا الرَّجُلُ۔ (د) خَشِيَ عُمَرُ سُرَّاقَ الْمَدِيْنَةِ عَلٰى رُفْقَةٍ نَزَلَتْ فِيْ نَاحِيَةِ السُّوْقِ۔ (ہ) نَهٰى عُمَرُ عَنِ الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ النَّوْمِ لِاَنَّ الْفَارَةَ تَاْخُذُ الْفَتِيْلَةَ، فَتَرْمِيْ بِهَا فِيْ سَقْفِ الْبَيْتِ، فَيَحْتَرِقُ۔ (و) كَانَ يُصْنَعُ سَقْفُ الْبَيْتِ اَيَّامَ عُمَرَ مِنَ الْجَرِيْدِ۔

۲۔ (الْاِجَابَةُ بِالْاِثْبَاتِ): بَلٰى نَهَيْتَ عَنِ الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ النَّوْمِ۔ (الْاِجَابَةُ بِالنَّفْيِ): لَا، مَا نَهَيْتَ / لَمْ تَنْهَ عَنِ الْمَصَابِيْحِ بَعْدَ النَّوْمِ۔

۳۔ (۱) هَلْ اَنْتَ طَالِبٌ فِي السَّنَةِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ؟ (۲) هَلْ اَدَّيْتَ فَرِيْضَةَ الْحَجِّ؟ (۳) اَلَسْتَ مُسْلِمًا؟ (۴) اَلَسْتَ رَاغِبًا فِيْ مُصَاحَبَةِ الْاَشْرَارِ؟

۴۔ اَلْخَطَّابِ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ بَابِ: حرفِ جر اِلٰی کی وجہ سے مجرور ہے۔ اَدْخُلَ: حَتّٰی کے بعد اَنْ مقدر کی وجہ سے منصوب ہے کیونکہ اَنْ مضارع کو نصب دیتا ہے۔ اَلْبَيْتَ: فعل اَدْخُلَ کا مفعول فیہ (ظرف) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ قَائِمٌ: مبتدا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَلرَّجُلُ: منادی مفرد (غیر مضاف) اور معرفہ ہے اس لیے مبنی بر ضمہ ہے۔ سُرَّاقَ: مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے؛ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ لِنَحْرُسَهُمْ: لِ کے بعد اَنْ مقدر کی وجہ سے نَحْرُسَ منصوب ہے کیونکہ اَنْ ناصبِ مضارع ہے۔ هُمْ اسم ضمیر ہے اور مبنی بر سکون ہے۔ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے محلاً منصوب ہے۔ اَلسُّوْقَ: فعل اَتَيَا کا ظرف (مفعول فیہ) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مِصْبَاحٌ: فعل مجہول رُفِعَ کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَمِيْرَ:

منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ جمع مذکر سالم ہے جس کی حالت جر کو "ین" سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اَلْفَائِزَةَ: حرف مُشَبَّهَہ بالفعل اَنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَلْبَيْتِ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

(۴) أَفْضَلُ الْأَمَاكِنِ عِنْدَ اللّٰهِ

۱۔ (ا) فَضَّلَ اللّٰهُ مِنَ الْأَرْضِ بِقَاعًا وَاخْتَصَّهَا بِتَشْرِيفِهِ۔ (ب) اَلْمَسَاجِدُ الثَّلَاثَةُ الْمُفَضَّلَةُ حَسْبَمَا جَاءَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ هِيَ: اَلْمَسْجِدُ الْحَرَامُ وَ الْمَسْجِدُ النَّبَوِيُّ وَ الْمَسْجِدُ الْأَقْصٰى۔ (ج) مَقَامُ إِبْرَاهِيْمَ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ، فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔ (د) بَنٰى إِبْرَاهِيْمُ الْبَيْتَ الْحَرَامَ مَعَ ابْنِهِ إِسْمَاعِيْلَ۔ (ہ) اَلْبَيْتُ الْحَرَامُ فِي مَكَّةَ۔ (و) بَنٰى دَاوٗدُ وَسُلَيْمٰنُ الْمَسْجِدَ الْأَقْصٰى بِأَمْرِ اللّٰهِ۔ (ز) قَبْرُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ يَلِي الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ۔

(۵) فِي الْحِجَازِ

۱۔ (ا) تَضُمُّ مَدِيْنَةُ الْمَلِكِ سَعُوْدٍ الْعِلْمِيَّةُ الْمَدْرَسَةَ الثَّانَوِيَّةَ وَ مَعْهَدَ الْمُعَلِّمِيْنَ وَ الْمَدْرَسَةَ النَّمُوْذَجِيَّةَ وَالصِّنَاعِيَّةَ وَغَيْرَهَا۔ (ب) بَيْتُ اللّٰهِ الْعَتِيْقُ فِي مَكَّةَ۔ (ج) كَانَ النَّبِيُّ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ وَسَلَّمَ يَتَعَبَّدُ فِي غَارِ حِرَاءٍ۔ (د) تَقْطَعُ السَّيَّارَةُ الْمَسَافَةَ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ فِي ثَمَانِ سَاعَاتٍ وَنِصْفٍ تَقْرِيْبًا۔ (ہ) دُفِنَ النَّبِيُّ، صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ فِي الْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ۔ (و) غَارُ حِرَاءٍ بِالْقُرْبِ

مِنْ مَکَّۃَ۔

۳۔ الْحِجَازَ: فعل یَزُوْرُ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ الْعَالِیَۃِ: مجرور موصوف الْعِمَارَاتِ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ النَّظَافَۃِ: مجرور معطوف علیہ الْجَمَالِ کا معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ النِّظَامِ: مجرور معطوف علیہ پر مجرور ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ الصِّنَاعِیَّۃَ: منصوب معطوف علیہ پر معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ سُوْرٌ: یُحِیْطُ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ عَظِیْمٌ: مرفوع موصوف سُوْرٌ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ مِصْرَ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ غیر منصرف ہے اس لیے اس کی حالتِ جرّ کو زبر سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مَکَّۃَ: حرف جرّ فی کی وجہ سے مجرور ہے۔ چونکہ غیر منصرف ہے اس لیے اس کی حالتِ جرّ کو زبر سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مُؤَذِّنِ: بِلَالٍ کا بدل ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ چونکہ مضاف واقع ہوا ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔ الْمِثَالِیَّۃِ: مجرور موصوف الزَّوْجَۃِ کی صفت ہے اس لیے مجرور ہے۔ نَبِیًّا: اسم ضمیر ہُ، کا حال واقع ہوا ہے اس لیے منصوب ہے۔ مَفْتُوْحَۃً: تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا ممیز جملہ فعلیہ ہے۔ شَیْئٌ: فعل مجہول یُسْرَقُ کا نائب فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ سَاعَاتٍ: مفرد ممیز عَشْرِ کی تمیز (یا معدود) ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ مَبَانِیْہِ: مَبَانِیْ فعل ارْتَفَعَتْ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اسم منقوص ہے اس لیے اعراب تقدیری ہے۔ ہِ، اسم ضمیر ہے جو مبنی اسماء میں سے ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور ہے۔ اس سے پہلے یاء ساکنہ ہے اس لیے اس (ہ) کے نیچے زیر آئی ہے۔ اللّٰہُ: مبتدا ہے اس لیے مرفوع ہے۔ نُوْرُ: خبر ہے مبتدا اللّٰہ کی اس لیے مرفوع ہے۔ حِیْنَ: فعل ھَاجَرَ کا مفعول فیہ (ظرف) ہے، مبنی بر فتحہ ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ الْحِجَازَ: فعل مَا أَحَبَّ کا مفعول (متعجب منہ) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۶) مُتَنَزَّلُ الرَّحَمَاتِ

۱۔ (ا) تَعَلَّقَ قَلْبُ الشَّاعِرِ بِوَادٍ فِي الحِجَازِ۔ (ب) شَبَّهَ الشَّاعِرُ قَلْبَهُ بِالطِّفْلِ وَحَرْفُ التَّشْبِيهِ الَّذِي اسْتَعْمَلَهُ هُوَ الكَافُ۔ (ج) شَبَّهَ الشَّاعِرُ وَادِيَ الحِجَازِ فِي البَيْتِ الثَّالِثِ بِدُرَّةِ الدُّنْيَا وَغُرَّتِهَا۔ (د) يُرْوِي قُلُوبَ زَائِرِي الحِجَازِ نَمِيرُ بِئْرِ زَمْزَمَ المُتَدَفِّقُ۔ (ہ) اِسْتَعْمَلَ الشَّاعِرُ فِي البَيْتِ الثَّامِنِ كَلِمَتَيْنِ مُتَضَادَّتَيْنِ وَهُمَا قَفْرٌ وَخَصِيبَةٌ۔ القَفْرُ الأَرْضُ الَّتِي لَا مَاءَ بِهَا وَلَا نَبَاتَ وَالأَرْضُ الخَصِيبَةُ ضِدُّ القَفْرِ فَيَكْثُرُ بِهَا المَاءُ وَالنَّبَاتُ۔ قَابَلَ الشَّاعِرُ بَيْنَ وَادِي الحِجَازِ، وَهُوَ قَفْرٌ مِنْ حَيْثُ طَبِيعَتِهِ الجُغْرَافِيَّةِ، وَقُلُوبِ أَهْلِهِ وَهِيَ خَصِيبَةٌ بِالوَحْيِ وَتَمْتَلِئُ بِالحُبِّ۔ اِزْدَادَ بِهٰذِهِ المُقَابَلَةِ جَمَالُ البَيْتِ كَثِيرًا مِنْ جِهَةِ الصُّورَةِ وَالمَعْنَى كِلَيْهِمَا۔ (و) الأَسْمَاءُ الَّتِي نَادَى بِهَا الشَّاعِرُ الرَّبْعَ فِي البَيْتِ الحَادِي عَشَرَ وَمَا بَعْدَهُ هِيَ: مُنْتَدَى الأَلْبَابِ، كَنْزَ الرِّضَا، مُلْتَقَى الأَحْبَابِ، بَهْجَةَ الأَرْوَاحِ، نَبْعَ السَّنَا، مُهْجَةَ الأَشْبَاحِ، مَهْبِطَ الذِّكْرِ الحَكِيمِ وَمُسْتَقَرَّ مُحَمَّدٍ۔

۲۔ مُعَلَّقٌ: خبر ہے مبتدا قلبی کی اس لیے مرفوع ہے۔ صَبَا: فعل هَيَّتْ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس کا اعراب تقدیری ہے۔ بِئْرَ: منادی مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ حرف ندا محذوف ہے۔ القُلُوبَ، فعل يُرْوِي کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ الحَيَا: فعل تَعَهَّدَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اعراب تقدیری ہے۔ خَصِيبَةٌ: حرف مُشَبَّهٌ بالفعل لٰكِنَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ حُبًّا: فعل تَخْفِقُ کا مفعول لَهُ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مفعول لہ اپنے فعل سے پہلے آگیا ہے۔

جُوْدًا: تَتَنَزَّلُ کا مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مُشْتَمِّقُ:
منادیٰ مضاف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ خَیْرِ: بدل ہے مُحَمَّدٍ کا
اس لیے مجرور ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَفْئِدَۃٌ: فعل
تَهْوِی کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

۳۔ (یَتَحَرَّقُ): فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، معرب
ہے۔ (یَأْوِی) فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، معرب
ہے۔ (اِلَیْھَا): اِلٰی حرفِ جر ہے، مبنی بر سکون ہے اور ھَا اسم ضمیر واحد
مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ مبنی بر سکون ہے۔ (اَلْمُسْتَجِیْرُ): اسم فاعل واحد
مذکر کا صیغہ ہے، معرّف باللام ہے۔ مشتق ہے۔ معرب ہے۔ اصل میں اَلْمُسْتَجْوِرُ
تھا، واؤ کی حرکت ماقبل ساکن حرف کو دے دی اور پھر واؤ کو یاء میں بدل دیا۔
(اَلْمُؤَرَّقُ): اسم مفعول واحد مذکر کا صیغہ ہے، معرّف باللام ہے۔ مشتق ہے۔
معرب ہے۔ (یَھْدِیْ): فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے،
معرب ہے۔ منقوص ہے (اِلٰی): حرفِ جر ہے، مبنی بر سکون ہے۔ (اَلْحَقِّ):
اسم مصدر ہے، مفرد کا صیغہ ہے، معرّف باللام ہے، معرب ہے۔ (اَلْمُبِیْنُ):
اسم فاعل واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اسم مشتق ہے۔ معرب ہے۔ اصل میں اَلْمُبْیِنُ
تھا، یاء کی حرکت ماقبل کو دے دی گئی۔ (وَ): حرف عطف ہے، مبنی بر فتحہ ہے۔
(یَصْدُقُ): فعل مضارع معروف واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے، معرب ہے۔

(۷) تَضْحِیَۃُ السَّمَوْأَلِ

۱۔ (ا) اَوْدَعَ امْرُؤُ الْقَیْسِ دُرُوْعَهٗ وَسِلَاحَهٗ عِنْدَ
السَّمَوْأَلِ بْنِ عَادِیَاءَ۔ (ب) اَرْسَلَ مَلِكُ كِنْدَةَ رَسُوْلَهٗ
اِلَی السَّمَوْءَلِ لِیَطْلُبَ مِنْهُ الدُّرُوْعَ وَالسِّلَاحَ الَّتِیْ اَوْدَعَهَا
عِنْدَهٗ امْرُؤُ الْقَیْسِ۔ (ج) قَالَ السَّمَوْأَلُ لِلرَّسُوْلِ: لَا اَدْفَعُهَا

اِلَّا لِمُسْتَحِقِّهَا۔ (د) لَا ، مَا سَلَّمَ السَّمَوْأَلُ شَيْئًا مِنَ الدُّرُوْعِ اِلَى الرَّسُوْلِ۔ (ھ) قَالَ السَّمَوْأَلُ لِلرَّسُوْلِ : بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ، لَا اَغْدِرُ بِذِمَّتِيْ وَلَا اَخُوْنُ اَمَانَتِيْ وَلَا اَتْرُكُ الْوَفَاءَ الْوَاجِبَ عَلَيَّ لِاِرْضَاءِ الْمَلِكِ۔ (و) كَانَ وَلَدُ السَّمَوْأَلِ قَبْلَ الْمُحَاصَرَةِ خَارِجَ الْحِصْنِ (ز) اِشْتَرَطَ الْمَلِكُ عَلَى السَّمَوْأَلِ اَنَّهُ اِنْ سَلَّمَ السَّمَوْأَلُ اِلَيْهِ الدُّرُوْعَ سَلَّمَ اِلَيْهِ الْمَلِكُ وَلَدَهُ وَاِلَّا ذَبَحَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ۔ (ح) اَجَابَ السَّمَوْأَلُ عَلَى شُرُوْطِ الْمَلِكِ : اِفْعَلْ مَا شِئْتَ ، فَاِنِّيْ لَا اُبْطِلُ وَفَائِيْ وَعَهْدِيْ۔ (ط) ذَبَحَ الْمَلِكُ ابْنَهُ۔ (ی) سَلَّمَ السَّمَوْأَلُ الدُّرُوْعَ وَالسِّلَاحَ لِوَرَثَةِ امْرِئِ الْقَيْسِ۔ (ك) اَلْمَرْءُ الْوَفِيُّ يُحَافِظُ عَلَى الْوَفَاءِ عَلَى كُلِّ حَالٍ۔

۵۔ تَسْلِيْمًا كَامِلًا : فعل سَلَّمْتَ کا مفعول مطلق ہے، اس لیے منصوب ہے۔ سَلِيْمًا كَامِلًا : حال ہے مفعول بہ وَلَدَ کا اس لیے منصوب ہے۔

(۸) اَلضَّيْفُ الْمَاكِرُ

۱۔ (ا) وَرَدَ عَلَى الْاَعْرَابِيِّ ضَيْفٌ مِنْ حَيِّهِ۔ (ب) قَدَّمَ الْاَعْرَابِيُّ اِلَيْهِ الطَّعَامَ۔ (ج) سَأَلَ الْاَعْرَابِيُّ الضَّيْفَ عَنْ اَهْلِهِ۔ (د) قَالَ الْاَعْرَابِيُّ لِخَادِمِهِ : اِرْفَعِ الطَّعَامَ۔ (ھ) لَا ، لَمْ يَشْبَعِ الضَّيْفُ۔

۳۔ جَائِعًا : فعل ناقص کَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ رِجَالًا وَ نِسَاءً : تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ عَامِرَةٌ : محذوف مبتدا (ضمیر ھی جو الدّار کی طرف لوٹتی ہے) کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ نَبْحًا : تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ مُنَادِيًا : فاعل اَلْاَعْرَابِيُّ کا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ هَارِبًا : فاعل الضَّيْفُ کا حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۹) اِسْتَكْمِلْ غِذَاءَكَ

۱۔ (ا) يَحْتَاجُ جِسْمُ الْاِنْسَانِ اِلَى الْمَوَادِّ الْغِذَائِيَّةِ لِيَنْمُوَ وَلِيَبْقَى مُدَّةً وَّلِيَنْشَطَ وَيَقْوٰى عَلَى الْعَمَلِ۔ (ب) اَلْخُبْزُ، اَلْفُوْلُ، اَلْاَرُزُّ، اَللَّبَنُ، اَللَّحْمُ۔

۳۔ جِسْمُ : فعل يَحْتَاجُ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْاِنْسَانِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ جَفَافُ : مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس کی خبر پہلے آگئی ہے۔ مضاف ہونے کی وجہ سے اس پر تنوین نہیں آئی۔ شُحُوْبُ : معطوف ہے جفاف پر اس لیے مرفوع ہے۔ اَللَّوْنِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ تَشَقُّقُ : مرفوع معطوف علیہ جَفَافُ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ زَاوِيَةِ : مضاف الیہ ہونے کی مجرور ہے۔ خُمُوْدُ : مرفوع معطوف علیہ جَفَافُ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَلْجِسْمِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ شُحُوْبُ : مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَللَّوْنِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ تَسَوُّسُ : مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَلْاَسْنَانِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ زَيْتِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اَلسَّمَكِ : مضاف الیہ ہونے کی مجرور ہے۔ اَلتِّهَابُ : معطوف ہے مبتدا تَشَقُّقُ پر اس لیے مرفوع ہے۔ جُفُوْنِ : مضاف الیہ ہے اس لیے مجرور ہے۔ چونکہ مضاف بھی ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْعَيْنِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اَكْلُ : فاعل ہے فعل يُفِيْدُ کا، اس لیے مرفوع ہے۔ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْبِطِّيْخِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ تَهْدِئَةِ : حرف جر فی کی وجہ سے مجرور ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْاَعْصَابِ : مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ اِثَارَةِ : معطوف ہے مجرور معطوف علیہ تَهْدِئَةِ پر اس لیے

مجرور ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْمَیْلِ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

(۱۰) مِنْ نَوَادِرِ الْبُخَلَاءِ

۱۔ (ا) وَجَدَ دِعْبِلُ سَهْلَ بْنَ هَارُوْنَ يَتَضَوَّرُ جُوْعًا۔ (ب) سَهْلُ بْنُ هَارُوْنَ نَادَى الْغُلَامَ وَسَأَلَهُ عَنِ الْغَدَاءِ۔ (ج) جَاءَ الْغُلَامُ بِقَصْعَةٍ فِيْهَا دِيْكٌ مَطْبُوْخٌ۔ (د) قَالَ الْغُلَامُ: رَمَيْتُهُ۔ (ہ) رَدَّ سَهْلٌ عَلَى تِلْكَ الْإِجَابَةِ بِقَوْلِهِ: إِنِّيْ لَأَكْرَهُ أَنْ يُرْمٰى بِرِجْلِهِ فَكَيْفَ بِرَأْسِهِ۔ (و) فِيْ رَأْيِ سَهْلِ بْنِ هَارُوْنَ الرَّأْسُ رَئِيْسُ الْأَعْضَاءِ۔ (ز) يُتَبَرَّكُ بِعُرْفِ الدِّيْكِ۔ (ح) دِمَاغُ الدِّيْكِ مُفِيْدٌ لِوَجَعِ الْبَطْنِ۔ (ط) كَانَ يَقُوْلُ الْبَخِيْلُ لِلدِّرْهَمِ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهُ فِيْ كِيْسِهِ: كَمْ أَرْضٍ... أَخْمَلْتَ۔ (ی) كَانَ يُعَاهِدُ الْبَخِيْلُ الدِّرْهَمَ أَنَّهُ لَا يَعْرٰى عِنْدَهُ وَلَا يَضْحٰى۔ (ک) كَانَ يَقُوْلُ الْبَخِيْلُ لِلدِّرْهَمِ بَعْدَ أَنْ يُلْقِيَهُ فِي الْكِيْسِ: اُسْكُنْ... مِنْهُ۔

۲۔ جُوْعًا: فعل یَتَضَوَّرُ کا مفعول لہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَلْغَدَاءُ: مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس کی خبر اَیْنَ ہے جو مبتدا سے پہلے آگئی ہے، کیونکہ یہ ان کلمات میں سے ہے جو ہمیشہ جملے کے شروع میں آتے ہیں۔ اَنَّ: حرف مشبہ بالفعل ہے۔ مبنی بر فتحہ ہے۔ اَلرَّأْسَ: اَنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ رَئِیْسُ: اَنَّ کی خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ دِمَاغُہٗ: دماغ مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ ہٗ اسم ضمیر ہے، مبنی بر ضمہ ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور ہے۔ اَکْثَرَ: عَظْمًا کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ چونکہ غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَللّٰہُ: مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ معرّف باللام ہونے کی

وجہ سے اس پر تنوین نہیں آئی۔ حَسْبُكَ: حَسْبُ خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے، چونکہ مضاف ہے اس لیے اس پر تنوین نہیں آئی۔ كَ اسم ضمیر ہے، مبنی بر فتحہ ہے۔ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور ہے۔ دِرْهَمٌ: فعل ناقص صَارَ کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اس کی خبر فِي يَدِهِ اس سے پہلے آگئی ہے۔ أَرْضٍ: كَمْ خبریہ کی تمیز ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

(۱۱) مِنْ نَوَادِرِ أَشْعَبَ

۱۔ (ا) دَعَا الرَّجُلُ نَفَرًا مِنْ عُلَمَائِهِ إِلَى مَأْدُبَةٍ مِنْ حِيتَانٍ (ب) اِسْتَأْذَنَ أَشْعَبُ بَيْنَمَا هُمْ يَأْكُلُونَ۔ (ج) كَانَتْ عَادَتُهُ أَنْ يَعْمِدَ إِلَى أَجَلِّ الطَّعَامِ۔ (د) جَعَلُوا كِبَارَ الْحِيتَانِ فِي آنِيَةٍ بِنَاحِيَةٍ (ہ) مَدَّ أَشْعَبُ يَدَهُ إِلَى حُوتٍ صَغِيرٍ۔ (و) وَضَعَ أَشْعَبُ الْحُوتَ الصَّغِيرَ عِنْدَ أُذُنِهِ۔ (ز) اِدَّعَى أَشْعَبُ أَنَّ الْحُوتَ الصَّغِيرَ قَالَ لَهُ: إِنَّهُ لَمْ يَحْضُرْ مَوْتَ أَبِي وَلَمْ يُدْرِكْهُ۔۔۔۔ وَأَكَلْتُهُ۔ (ح) اِشْتَهَرَ أَشْعَبُ بِعَادَتِهِ أَنَّهُ كَانَ يَعْمِدُ إِلَى أَجَلِّ الطَّعَامِ۔

۲۔ أَشْعَبُ: فعل اِسْتَأْذَنَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ چونکہ غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ أُذِنَ: ماضی مجہول واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مبنی بر فتحہ ہے۔ اللّٰهِ: حرف جر "و" کی وجہ سے مجرور ہے۔ چونکہ معرّف باللام ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ حَنَقًا: منصوب معطوف علیہ حَوَذًا پر عطف کی وجہ سے منصوب ہے۔ فَخُذْ: فاء حرف عطف مبنی بر فتحہ ہے۔ خُذْ فعل امر صیغہ واحد مذکر حاضر مبنی بر سکون ہے۔ اَلْحُوتُ: فعل يَقُولُ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ معرّف باللام ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آئی۔ يَحْضُرْ: فعل مضارع ہے، لَمْ کی وجہ سے مجزوم ہے۔ حالت جزم کو آخری حرف کے سکون سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اَلْكِبَارِ: تِلْكَ کا بدل ہے اور تِلْكَ جو اسم مبنی ہے حرف

جرّ "ب" کی وجہ سے محلِ جرّ میں ہے۔ مبدّل منہ کی مطابقت میں مجرور ہے۔ چونکہ یہ معرب ہے اس لیے لفظاً مجرور ہے۔ معرّف باللام ہونے کی وجہ سے تنوین نہیں آئی۔

(۱۲) اَللّٰہُ اَکْبَرُ

۱۔ (ا) تَجْرِی الشَّمْسُ عَلٰی مَدَارٍ۔ (ب) یَمْضِی اللَّیْلُ مَعَ النَّھَارِ۔ (ج) یَجْرِی الْمَاءُ مِنَ الْعُیُوْنِ۔ (د) یَشْدُو الطَّیْرُ فِیْ کُلِّ حِیْنٍ۔ (ہ) یَشْدُو الطَّیْرُ بِکُلِّ لَحْنٍ عَذْبٍ مُطَہَّرٍ۔

۲۔ کَرِیْمٌ: لَحْنٌ (مرفوع) کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَللّٰہُ: مبتدا ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اَکْبَرُ: خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ النَّھَارْ: مع کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ ضرورتِ شعری کی وجہ سے آخری حرف سے کسرہ کو ہٹا کر ساکن کیا گیا ہے۔ لَحْنٍ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ عَذْبٍ: مجرور موصوف لَحْنٍ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔

(۱۳) اَلْاِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰہِ

۱۔ (ا) یَاْمُرُنَا اللّٰہُ اَنْ نَعْتَصِمَ بِحَبْلِہٖ۔ (ب) یَطْلُبُ اللّٰہُ مِنَّا اَنْ نَذْکُرَ نِعْمَتَہٗ عَلَیْنَا۔ (ج) کَانَ النَّاسُ اَعْدَاءً قَبْلَ الْاِسْلَامِ۔ (د) اَصْبَحَ النَّاسُ اِخْوَانًا بَعْدَ الْاِسْلَامِ۔ (ہ) یُرِیْدُنَا اللّٰہُ اَنْ نَکُوْنَ اُمَّۃً یَدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ۔

۲۔ لَاتَکُوْنُوْا: لائے نہی کی وجہ سے مجزوم ہے۔ علامتِ جزم آخر سے نون اعرابی کا حذف ہے (اصل میں لَاتَکُوْنُوْنَ تھا)۔ لِتَکُنْ: لامِ امر کی وجہ سے مجزوم ہے۔ علامتِ جزم حرفِ علّت واؤ کا حذف ہے (اصل میں لِتَکُوْنُ تھا

آخری حرف نون کو لام امر کی وجہ سے ساکن کیا تو اکٹھے دو حرف و ن، ساکن ہو گئے لہذا حرفِ علت واؤ کو گرا دیا)۔

۳۔ قَبَائِلَ: حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ مُتَنَافِرَةً: منصوب موصوف قَبَائِلَ کی صفت ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ أَعْدَاءً: فعل ناقص كُنْتُمْ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے (اس کا اسم جمع مذکر کی رفع کی ضمیر متصل ہے)۔ إِخْوَانًا: فعل ناقص أَصْبَحْتُمْ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ أُمَّةٌ: لِتَكُنْ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔

(۱۴) مِنْ هَدْيِ الْأَحَادِيثِ (۲)

۱۔ (ا) يَنْهَانَا النَّبِيُّ ﷺ عَنْ رَذِيلَةِ النِّفَاقِ فِي الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ۔ (ب) عَلَامَاتُ الْمُنَافِقِ أَرْبَعٌ وَهِيَ: إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ . . . فَجَرَ (ج) يَنْهَانَا الرَّسُولُ ﷺ فِي الْحَدِيثِ الثَّانِي عَنِ الْجُلُوسِ فِي الطُّرُقَاتِ۔

۲۔ (ا) حتّٰی کے بعد ناصبِ مضارع أَنْ مقدّر ہے اس کی وجہ سے فعل مضارع يَدَعَ منصوب ہے۔

(ب) مِنْ، حَتّٰى، مَا، لام، إِنَّ، مَا (کافہ)، إِلَّا، عَنْ، أَنْ اور (عَمَّنْ میں عَنْ) حروف ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں کیونکہ تمام حروف مبنی ہوتے ہیں۔ هُنَّ، نَا، هِيَ ضمیر ہونے کی وجہ سے مبنی ہیں کیونکہ تمام ضمائر مبنی ہیں۔ إِذَا اسم ظرف زمان ہے، سماعی طور پر مبنی ہے۔ قَالَ فعل ماضی ہے اس لیے مبنی ہے (عَمَّنْ میں) مَنْ اسم موصول ہونے کی وجہ سے مبنی ہے۔

۳۔ مفعول بہ: نَا۔ رَذِيلَةَ۔ نَا۔ آداب۔ الرِّيَاءَ۔ نُفُوسَ۔

(۱۵) مِنْ نَوَادِرِ الطُّفَيْلِيِّيْنَ

۱۔ (ا) صَحِبَ الرَّجُلَ فِي سَفَرِهِ طُفَيْلِيٌّ۔ (ب) لَا، مَا اشْتَرَى الطُّفَيْلِيُّ اللَّحْمَ۔ (ج) بَلٰى، طَبَخَ الرَّجُلُ۔ (د) تَقَدَّمَ الطُّفَيْلِيُّ فَأَكَلَ۔

۲۔ (ا) هَلْ ثَرَدَ الرَّجُلُ؟ (ب) هَلْ ثَرَدَ الرَّجُلُ؟ (ج) أَلَمْ يَثْرُدِ الرَّجُلُ؟ (د) أَلَمْ يَثْرُدِ الرَّجُلُ؟

۳۔ (ا) أَمَرَ الْمَأْمُوْنُ أَنْ يُحْمَلَ إِلَيْهِ عَشَرَةُ زَنَادِقَةٍ۔ (ب) رَكِبَ الْمُوَكَّلُوْنَ وَالزَّنَادِقَةُ زَوْرَقًا۔ (ج) نَعَمْ رَكِبَ الطُّفَيْلِيُّ مَعَ الزَّنَادِقَةِ۔ (د) سُيِّرَ بِهِمْ إِلٰى بَغْدَادَ وَأُدْخِلُوْا عَلَى الْمَأْمُوْنِ۔ (ہ) بَلٰى عَفَا الْمَأْمُوْنُ عَنِ الطُّفَيْلِيِّ۔

۵۔ تینوں جملوں میں سے ہر ایک میں اَلْبَابَ مفعول بہ ہے۔ اِرْتِتَاجًا مُحْكَمًا اور تَقَعْقُعَةً شَدِيْدَةً مفعول مطلق ہیں، فعل کی تاکید اور نوعیت دونوں کو بیان کرنے کے لیے۔ تیسرے جملے میں اِسْتِفْتَاحًا مفعول مطلق ہے، فعل کی تاکید کے لیے۔

۶۔ (ا) بَلٰى، وَجَدَ الطُّفَيْلِيُّ الْبَابَ قَدْ أُرْتِجَ۔ (ب) نَعَمْ، لَمْ يَكُنْ هُنَاكَ سَبِيْلٌ إِلَى الْوُصُوْلِ۔ (ج) لَا، مَا كَتَبَ الطُّفَيْلِيُّ شَيْئًا فِي بَاطِنِ الْوَرَقَةِ (د) كَتَبَ الطُّفَيْلِيُّ فِي ظَاهِرِ الْوَرَقَةِ: مَنِ الدَّاخِ إِلَى الْعُرُوْسِ۔ (ہ) هٰذَا الطُّفَيْلِيُّ ذَكِيٌّ۔

(۱۶) اَلْعِيْدُ

۱۔ (ا) عِيْدُ الْفِطْرِ وَعِيْدُ الْأَضْحٰى وَعِيْدُ مِيْلَادِ النَّبِيِّ۔ (ب) عِيْدُ يَوْمِ الْاِسْتِقْلَالِ فِي ۱۴ اَغُسْطُس وَعِيْدُ يَوْمِ بَاكِسْتَان فِي ۲۳ مَارِس۔ (ج) نَعَمْ، تُعَطَّلُ الدِّرَاسَةُ فِي الْأَعْيَادِ الدِّيْنِيَّةِ وَالْوَطَنِيَّةِ۔ (د) تُعَطَّلُ الدِّرَاسَةُ فِي تِلْكَ الْمُنَاسَبَاتِ لِيَسْتَرِيْحَ

الْمُعَلِّمُوْنَ وَالْمُعَلِّمَاتُ وَالتَّلَامِيْذُ وَالتِّلْمِيْذَاتُ مِنَ الْعَمَلِ وَيَتَمَتَّعُوْا بِهِمَا۔ (ہ) فَوَائِدُ الْاَعْيَادِ لِلنَّاسِ كَثِيْرَةٌ وَمِنْهَا اَنَّهُمْ يَسْتَرِيْحُوْنَ مِنَ الْعَمَلِ وَيَفْرَحُوْنَ وَيَتَمَتَّعُوْنَ بِمَوْفُوْرِ السَّعَادَةِ وَيُسَاعِدُ الْاَغْنِيَاءُ الْفُقَرَاءَ۔

۳۔ مَرْحَبًا: مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا فعل نُرَحِّبُ محذوف ہے۔ رَائِقًا: حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اَلنَّاسُ: فَرِحَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ كُلُّ: مرفوع مؤکد الناس کی تاکید ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ فَرِحَةً: فعل ناقص (لِيَدُمْ) کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۱۷) مَا حَرَّمَ اللّٰهُ

۱۔ (ا) حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْنَا فِيْمَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الشِّرْكَ۔ (ب) اُحْسِنُ بِهِمَا۔ (ج) كَانَ النَّاسُ يَقْتُلُوْنَ اَوْلَادَهُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ۔ (د) اللّٰهُ يَرْزُقُنَا وَاٰبَاءَنَا وَاَوْلَادَنَا۔ (ہ) لَا، بَلْ نَهَانَا اللّٰهُ عَنْ قَتْلِ النَّاسِ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

۳۔ شَيْئًا: کیونکہ مفعول بہ ہے۔ اِحْسَانًا: کیونکہ مفعول مطلق ہے۔ اس کا فعل اَحْسِنُوْا محذوف ہے۔ النَّفْسَ: کیونکہ مفعول بہ ہے۔ نَفْسًا: کیونکہ مفعول بہ ہے۔ ذَا: كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے لہٰذا حالتِ نصب کو الف سے ظاہر کیا گیا ہے۔ مُسْتَقِيْمًا: کیونکہ حال ہے۔ اَلسُّبُلَ: کیونکہ مفعول بہ ہے۔

(۱۸) اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ

۱۔ (ا) اِسْمُ الْغَزْوَةِ الَّتِيْ يَتَحَدَّثُ عَنْهُ الشَّاعِرُ يَوْمُ بَدْرٍ۔ (ب) يَتَعَجَّبُ الشَّاعِرُ فِي الْبَيْتِ الْاَوَّلِ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اَنَّهُ جَلَّ شَاْنُهُ قَضٰى يَوْمَ بَدْرٍ اَنْ يَّلْقَى الْمُؤْمِنُوْنَ مَعْشَرًا بَغَوْا۔ (ج) وَصَفَ

الشَّاعِرُ "سَبِيْلَ الْبَغْيِ" فِي الشِّعْرِ الثَّانِي بِالْجَوْرِ۔ (د) كَانَ رِجَالُ الْأَوْسِ يُنَاصِرُوْنَ الرَّسُوْلَ يَوْمَ بَدْرٍ۔ (ہ) اَلضَّمِيْرُ فِيْ "أَمْسَوْا" فِي الْبَيْتِ الْعَاشِرِ يَعُوْدُ إِلَى مَعْشَرٍ۔ (و) مَصِيْرُ كُلِّ كَفُوْرٍ هِيَ جَهَنَّمُ۔

(۱۹) اَلشُّهَدَاءُ

۱۔ (ا) سَمِعَ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ (ب) سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔ (ج) ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَوٰتُ اللّٰهِ وَسَلَامُهُ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَنْوَاعٍ۔ (د) كَانَ الْمُؤْمِنُ الْأَوَّلُ جَيِّدَ الْإِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَّقَ اللّٰهَ تَعَالَى حَتَّى قُتِلَ۔ (ہ) خَلَطَ الْمُؤْمِنُ الثَّالِثُ عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا۔

(۲۰) اَلْأَدَبُ يَرْفَعُ الْخَامِلَ

۱۔ (ا) كَانَ الْمَأْمُوْنُ يَجْلِسُ يَوْمَيْنِ فِي الْأُسْبُوْعِ لِلْمُنَاظَرَةِ (ب) كَانَ يَجْلِسُ لِلْمُنَاظَرَةِ الْفُقَهَاءُ وَالْمُتَكَلِّمُوْنَ۔ (ج) كَانَ الرَّجُلُ الْغَرِيْبُ يَلْبَسُ ثِيَابًا بِيْضًا رَثَّةً۔ (د) جَلَسَ الرَّجُلُ الْغَرِيْبُ فِي آخِرِ النَّاسِ۔ (ہ) كَانَتْ عَادَةُ الْمُنَاظِرِيْنَ فِيْ مَجْلِسِ الْمَأْمُوْنِ أَنَّهُمْ يُدِيْرُوْنَ . . . ذَكَرَهَا۔ (و) أَجَابَ الرَّجُلُ بِجَوَابٍ أَحْسَنَ مِنْ أَجْوِبَةِ الْفُقَهَاءِ۔ (ز) نَعَمْ، اِسْتَحْسَنَ الْخَلِيْفَةُ جَوَابَ الرَّجُلِ الْغَرِيْبِ۔ (ح) اَلْجَوَابُ الثَّانِيْ أَحْسَنُ مِنَ الْجَوَابِ الْأَوَّلِ۔ (ط) أَجَابَ الرَّجُلُ الْغَرِيْبُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الثَّالِثَةِ بِجَوَابٍ أَحْسَنَ وَأَصْوَبَ مِنَ الْجَوَابَيْنِ الْأَوَّلَيْنِ۔ (ی) كَافَأَ الْمَأْمُوْنُ الرَّجُلَ الْغَرِيْبَ بِمُكَافَأَةٍ جَيِّدَةٍ وَهِيَ أَنَّهُ قَرَّبَهُ وَأَمَرَ لَهُ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ وَحَمَلَهُ عَلَى فَرَسٍ وَأَعْطَاهُ ثِيَابًا فَاخِرَةً۔

۷۔ اَلْمَأْمُوْنَ: اَنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ خُلَفَاءِ: حرفِ جرّ فِی کی وجہ سے مجرور ہے۔ اَلْعَبَّاسِ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ خَلِیْفَةٌ: فعل ناقص لَمْ یَکُنْ کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع۔ غَرِیْبٌ: رَجُلٌ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع۔ رَثَّةٌ: ثِیَابٌ کی صفت ہونے کی وجہ سے مرفوع۔ اَلْفُقَهَاءِ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور۔ الْمَسَائِلِ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور۔ اَلْمُشْکِلَةَ: مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب۔ اَعْلٰی: حرفِ جر ہے، مبنی ہے۔ یہاں اِلٰی کی وجہ سے محلِّ جرّ میں ہے۔ اَحْسَنَ: جَوَابٍ کی صفت ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ غیر منصرف ہے اس لیے حالتِ جرّ کو فتحہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ الشَّخْصَ: مفعول بہ ذَالِکَ بدلِ کل (بدل مطابق) ہے اس لیے منصوب ہے۔ دَرَجَةً: اَرْفَعَ کی تمیز ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۲۱) مِنْ نَوَادِرِ الْمُتَنَبِّئِیْنَ

ا۔ (۱) اُتِیَ بِمُدَّعِی النُّبُوَّةِ بِالْبَصْرَةِ اِلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ عَلِیٍّ (۲) اُتِیَ بِهٖ مُقَیَّدًا (۳) اِدَّعٰی مُدَّعِی النُّبُوَّةِ اَنَّهٗ لَوْ لَمْ یَکُنْ مُقَیَّدًا لَاَمَرَ جِبْرِیْلَ یُدَمْدِمُ عَلَیْهِمْ۔ (۴) اَجَابَ مُدَّعِی النُّبُوَّةِ سُلَیْمَانَ حِیْنَ سَأَلَهٗ عَمَّنْ بَعَثَهٗ بِقَوْلِهٖ: اَبِهٰذَا یُخَاطَبُ الْاَنْبِیَاءُ، یَا ضَعِیْفُ؟۔ (۵) اَجَابَ مُدَّعِی النُّبُوَّةِ بِقَوْلِهٖ: صَدَقَ اللّٰهُ: فَلَا یُؤْمِنُوْا حَتّٰی یَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ۔

ب۔ (۱) بَرَاهِیْنُ مُوْسٰی هِیَ اَنَّهٗ اَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰی، وَضَرَبَ . . . سُوْءٍ۔ (۲) اِقْتَرَحَ مُدَّعِی النُّبُوَّةِ اَنَّهٗ یَضْرِبُ رَقَبَةَ الْقَاضِیْ یَحْیَی بْنِ اَکْثَمَ وَیُحْیِیْهِ لَهُمُ السَّاعَةَ۔ (۳) کَانَ الْقَاضِیْ یَعْلَمُ اَنَّ مُدَّعِی النُّبُوَّةِ لَا یَقْدِرُ عَلٰی اِحْیَائِهٖ فَقَالَ هٰذَا الْقَوْلَ خَوْفًا مِنَ الْمَوْتِ۔

ج۔ (۱) طَلَبَ الْمَأْمُوْنُ مِنْ مُّدَّعِي النُّبُوَّةِ اَنْ يُّحْضِرَهُ بِطِّيْخًا فِي تِلْكَ السَّاعَةِ۔ (۲) طَلَبَ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ مِنَ الْمَأْمُوْنِ اَنْ يُمْهِلَهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔ (۳) نَعَمْ، مَا اَمْهَلَ الْمَأْمُوْنُ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ۔ (۴) قَالَ الْمُتَنَبِّئُ اِذَا لَمْ يُمْهِلْهُ الْمَأْمُوْنُ: مَا اَنْصَفْتَنِيْ، يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اِذَا كَانَ . . . ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

۲۔ مُجَابٌ۔ مُطْلَقٌ۔ مُطَاعٌ۔ مُدْخَلٌ۔ مُخْرَجٌ۔ مُوْقَدٌ۔

۳۔ مَبْعُوْثٌ۔ مَأْمُوْرٌ۔ مَوْصُوْلٌ۔ مَشْهُوْدٌ۔ مَطْرُوْحٌ۔

۴۔ نَوَادِرِ: حرف جر مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے۔ اِدَّعٰی: فعل ماضی ہے، مبنی ہے۔ رَجُلُ نِ: فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اگلے کلمہ کے ساتھ ملانے کے لیے تنوین ہٹا کر نون وقایہ لگا دیا ہے۔ النُّبُوَّةَ: مفعول بہ لہذا منصوب ہے۔ مُقَيَّدًا: منصوب کیونکہ حال۔ ضَعِيْفُ: مفرد اسم نکرہ منادیٰ لہذا مبنی بر ضمہ۔ دَعْوَةٌ: مرفوع کیونکہ نائب فاعل۔ خَاصَّةً: منصوب کیونکہ حال۔ اَلْاَلِيْمَ: منصوب کیونکہ منصوب موصوف اَلْعَذَابَ کی صفت۔ اَلْمَأْمُوْنِ: مجرور کیونکہ مضاف الیہ۔ اِبْرَاهِيْمُ: مرفوع کیونکہ اِنَّ کی خبر۔ غیر منصرف ہے لہذا تنوین نہیں آئی۔ اِبْرَاهِيْمَ: منصوب کیونکہ اِنَّ کا اسم غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ سَلَامًا: بَرْدًا پر معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب۔ خَيْرِ: حرف جر مِنْ کی وجہ سے مجرور ہے۔ کیونکہ مضاف الیہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ سُوْءِ: مضاف الیہ ہے لہذا مجرور۔ اِبْنِ: مجرور مبدّل منہ اَلْقَاضِي کے مجرور بدل اسم علم یحییٰ اور اسم علم اَكْثَم کے درمیان واقع ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، کیونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَكْثَمَ: مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، چونکہ غیر منصرف ہے اس لیے حالت جرّ کو فتحہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ثَلَاثَةَ: ظرف (مفعول فیہ) ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَيَّامٍ: ثَلَاثَةَ کی تمیز (یا معدود / مضاف الیہ) ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ السَّمٰوٰتِ:

مفعول بہ لہذا منصوب۔ چونکہ جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہے اور معرّف باللام بھی ہے اس لیے حالت نصب کو کسرہ سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اَلْاَرْضَ: منصوب اسم پر معطوف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۲۲) اِعْجَازُ الْخَالِقِ

۱۔ (ا) اَللّٰہُ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی۔ (ب) یُخْرِجُ اللّٰہُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ۔ (ج) اَللّٰہُ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ۔ (د) جَعَلَ اللّٰہُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا۔ (ہ) جَعَلَ اللّٰہُ النُّجُوْمَ لِنَهْتَدِیَ بِهَا فِی ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ۔ (و) اَنْشَاَنَا اللّٰہُ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَۃٍ۔ (ز) اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً۔ (ح) اَخْرَجَ اللّٰہُ بِالْمَاءِ نَبَاتَ کُلِّ شَیْءٍ۔

۲۔ النَّوٰی: مجرور اسم اَلْحَبِّ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ چونکہ اس کے آخر میں الف مقصورہ ہے اس لیے اس کا اعراب تقدیری ہے۔ اَلْحَیَّ: مفعول بہ ہے لہذا منصوب۔ اَلْمَیِّتِ: مضاف الیہ ہے، لہذا مجرور۔ اَللّٰہُ: مرفوع مبتدا ذٰلِکُمْ کا بدل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ لِتَهْتَدُوْا: لام حرف جر ہے لہذا مبنی۔ تَهْتَدُوْا فعل مضارع منصوب ہے کیونکہ اس سے پہلے (لام جر کے بعد) اَنْ محذوف ہے۔ حالتِ نصب کو آخر سے نونِ اعرابی گرا کے ظاہر کیا گیا ہے۔ ظُلُمٰتِ: حرف جر فی کی وجہ سے مجرور ہے۔ چونکہ مضاف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ اَلْبَرِّ: مضاف الیہ ہے لہذا مجرور۔ اَلْبَحْرِ: مجرور اسم اَلْبَرِّ پر معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہے۔ مُتَرَاکِبًا: منصوب ذوالحال حَبًّا کا حال ہے، لہذا منصوب۔ لَاٰیٰتٍ: لام حرف ہے لہذا مبنی۔ اٰیٰتٍ منصوب ہے۔ اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے۔ اس کی خبر پہلے آگئی ہے۔ جمع مؤنث سالم کا صیغہ ہے اس لیے حالتِ نصب کو کسرہ مع تنوین سے ظاہر کیا گیا ہے۔

فِیْ هِجَاءِ الْکُفَّارِ وَمَدْحِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

۱- (ا) قَالَ الشَّاعِرُ الْاَبْیَاتَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ۔ (ب) اَلْمَقْصُوْدُ بِالرِّسَالَۃِ فِی الْبَیْتِ الثَّالِثِ هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ وَ اَرْسَلَہُ اللّٰہُ لِحَقِّ الْقَوْلِ۔ (ج) اَلْاِسْمُ الثَّانِیْ ذَکَرَہُ الشَّاعِرُ لِجِبْرِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ هُوَ رُوْحُ الْقُدُسِ۔ (د) وَجَّہَ الشَّاعِرُ الْخِطَابَ فِی الْبَیْتِ الثَّامِنِ اِلٰی اَبِیْ سُفْیَانَ۔

۲- قِتَالٌ: خبر ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ هِجَاءٌ: مرفوع اسم پر معطوف ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے۔ اشباع ضرورت شعری کی وجہ سے ہے۔ اَلْقَوْلِ: مضاف الیہ لہذا مجرور۔ نَفَعَ: فعل ماضی مبنی بر فتحہ۔ سُفْیَانَ: مضاف الیہ، لہذا مجرور۔ غیر منصرف ہے اس لیے جرّ کو فتحہ سے ظاہر کیا گیا۔ عَبْدًا: مفعول بہ لِ کَ کا حال، لہذا منصوب۔ اَلْجَزَاءُ: مبتدا موخر لہذا مرفوع۔ وَالِدَتِیْ: وَالِدَۃَ منصوب ہے اِنَّ کے منصوب اسم اَبْ پر معطوف ہونے کی وجہ سے۔ یائے متکلم کی طرف مضاف ہے اس لیے اعراب تقدیری ہے۔ "ی" اسم ضمیر ہے مبنی بر سکون ہے۔ ویسے مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلّ جر میں ہے۔

(۲۴) اَلْمُسَاوَاۃُ عِنْدَ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ

۱- (ا) اَتٰی عِقْدُ اللُّؤْلُؤِ اِلٰی بَیْتِ مَالِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْبَصْرَۃِ۔ (ب) طَلَبَتْ بِنْتُ عَلِیٍّ اَنْ تَسْتَعِیْرَ عِقْدَ اللُّؤْلُؤِ مِنِ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ لِتَتَجَمَّلَ بِہٖ فِیْ یَوْمِ الْاَضْحٰی۔ (ج) اَلشَّرْطُ الَّذِیْ اِشْتَرَطَہُ ابْنُ اَبِیْ رَافِعٍ عَلٰی بِنْتِ عَلِیٍّ کَیْ یُعِیْرَهَا الْعِقْدَ هُوَ اَنَّہٗ عَارِیَۃٌ مَضْمُوْنَۃٌ مَرْدُوْدَۃٌ بَعْدَ ثَلَاثَۃِ اَیَّامٍ۔ (د) نَعَمْ، قَبِلَتْ بِنْتُ عَلِیٍّ شُرُوْطَ ابْنِ اَبِیْ رَافِعٍ وَقَالَتْ لَہٗ: "نَعَمْ عَارِیَۃٌ ... اَیَّامٍ"۔ (ہ) سَأَلَ عَلِیٌّ لِاِبْنَتِہٖ حِیْنَ رَاَی الْعِقْدَ وَ

عَرَفَهُ: مِنْ اَيْنَ جَاءَ اِلَيْكَ هٰذَا الْعِقْدُ؟ (و) كَانَ جَوَابُهُ: مَعَاذَ اللهِ اَنْ اَخُوْنَ الْمُسْلِمِيْنَ؟ (ز) اَوْعَدَ عَلِيٌّ بِنْتَهُ اِنْ اَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ الْمَالِ بِغَيْرِ اِذْنِ الْمُسْلِمِيْنَ بِوَيْلٍ۔

۵۔ عِقْدُ: فعل ناقص کَانَ کا اسم مؤخر ہے اس لیے مرفوع ہے۔ لُؤْلُؤٍ: مضاف الیہ، لہذا مجرور۔ بَيْتِ: فِیْ کی وجہ سے مجرور۔ مَالِ: مضاف الیہ، لہذا مجرور۔ اَمِيْرِ: مضاف الیہ لہذا مجرور۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ: مضاف الیہ لہذا مجرور۔ جمع مذکر سالم ہے اس لیے حالتِ جرّ کو 'ین' سے ظاہر کیا گیا ہے۔ اَيْنَ: مِنْ کی وجہ سے مجرور۔ آبِ: مضاف الیہ ہے، لہذا مجرور۔ ہی: مضاف الیہ، لہذا محلِ جرّ میں ہے، اسم ضمیر ہے اس لیے مبنی ہے۔ رَافِعٍ: مضاف الیہ، لہذا مجرور۔ خَازِنِ: مجرور اسم رَافِعٍ کا بدل، لہذا مجرور۔ بَيْتِ: مضاف الیہ، لہذا مجرور۔ مَالِ: مضاف الیہ لہذا مجرور۔ اَمِيْرِ: مضاف الیہ لہذا مجرور۔ اَلْمُؤْمِنِيْنَ: مضاف الیہ لہذا مجرور۔ مَعَاذَ: مصدر ہے مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ اس کا عامل (اَعُوْذُ) محذوف۔ اِبْنَ: مضاف منادیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ عَارِيَةً: حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔ بِنْتَ: مضاف منادیٰ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۲۵) مَقْتَلُ عَلِيٍّ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

۱۔ (ل) خَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَوْمَ مَقْتَلِهِ اَوَّلَ الْفَجْرِ مِنْ دَارِهِ۔ (ب) كَانَ يُنَادِيْ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حِيْنَ ضَرَبَهُ ابْنُ مُلْجَمٍ لَعَنَهُ اللهُ: اَلصَّلٰوةَ، يَرْحَمُكُمُ اللهُ۔ (ج) قَالَ ابْنُ مُلْجَمٍ وَهُوَ يَضْرِبُ عَلِيًّا، رِضْوَانُ اللهِ عَلَيْهِ: اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ، لَا لَكَ، يَا عَلِيُّ۔ (د) اَمَّ صَلٰوةَ الصُّبْحِ نِيَابَةً عَنْ عَلِيٍّ بَعْضُ اَصْحَابِهِ۔ (ہ) طَلَبَ عَلِيٌّ بَعْدَ اَنْ اُدْخِلَ دَارَهُ ابْنَ مُلْجَمٍ وَقَالَ لَهُ: يَا عَدُوَّ اللهِ، اَلَمْ اُحْسِنْ اِلَيْكَ؟ (و) قَالَ ابْنُ مُلْجَمٍ

رَدًّا عَلیٰ عَلِیٍّ : بلیٰ " (ز) اَوصٰی عَلِیٌّ اِبْنَہُ الْحَسَنَ فِیْ اَمْرِ ابْنِ مُلْجَمٍ بِقَتْلِہٖ وَاجْتِنَابِ الْمُثْلَۃِ ۔

۲۔ عَلِیُّ : منادیٰ مفرد، مبنی بر ضمہ۔ اَلرَّجُلُ : فاعل، مرفوع لفظاً۔ ھُدًی : منادیٰ مضاف منصوب لفظاً۔ ھٰذَا : اسم مبنی محلِّ جرّ میں۔ اَلْحَسَنِ : مجرور مبدّل منہ اِبْنِہٖ کا بدل، مجرور لفظاً۔ حَسَنُ : مفرد منادیٰ، مبنی بر ضمہ۔

(۲۶) خَیْرُ سُبُلِ الْاِنْفَاقِ

۱۔ (ا) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ ۔۔۔ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ۔ (ب) جَزَاءُ الَّذِیْنَ ۔۔۔ وَلَا اَذًی اَنَّ لَھُمْ ۔۔۔ یَحْزَنُوْنَ۔ (ج) اَلْمَنُّ وَالْاَذٰی یُبْطِلُ الصَّدَقَاتِ۔ (د) شَبَّہَ اللّٰہُ مَنْ ۔۔۔ اَلْاٰخِرِ بِصَفْوَانٍ ۔۔۔ صَلْدًا۔ (ہ) لَا یَھْدِی اللّٰہُ الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ لِاَنَّھُمْ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ رِئَاءَ النَّاسِ۔ (و) مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ ۔۔۔ اَنْفُسِھِمْ کَمَثَلِ جَنَّۃٍ ۔۔۔ فَطَلٌّ۔

۲۔ سَنَابِلَ : سَبْعَ کی تمیز لہٰذا منصوب، چونکہ غیر منصرف ہے اس لیے تنوین نہیں آئی۔ حَبَّۃٍ : مِائَۃُ کی تمیز، لہٰذا مجرور۔ اَذًی : اسم مَنًّا پر معطوف لہٰذا منصوب، اسم مقصور ہے لہٰذا اعراب تقدیری۔ مَغْفِرَۃٌ : اسم مرفوع مَعْرُوْفٌ پر معطوف لہٰذا مرفوع، لفظاً۔ اَذًی : فاعل ہے لہٰذا مرفوع، اسم مقصور لہٰذا اعراب تقدیری۔ اَلْاَذٰی : مجرور اسم اَلْمَنِّ پر معطوف لہٰذا مجرور ہے، چونکہ اسم مقصور ہے لہٰذا اعراب تقدیری۔ رِئَاءَ : فعل یُنْفِقُ کا مفعول لہ لہٰذا منصوب۔ صَلْدًا : مفعول بہٖ کا حال، لہٰذا منصوب لفظاً۔ اِبْتِغَاءَ : فعل یُنْفِقُوْنَ کا مفعول لہٗ، لہٰذا منصوب، لفظاً۔ طَلٌّ : مرفوع اسم وَابِلٌ پر معطوف بذریعہ حرف عطف فاء، لہٰذا مرفوع، لفظاً۔

بُسْتَانُ الْاَدَبِ (اَلْجُزْءُ الثَّانِي)

(۱) مِنْ كِتَابِ كَلِيْلَةَ وَدِمْنَةَ[1]

۱۔ (ا) اَرَادَ دَبْشَلِيْمُ .... اَلْمَثَلَ فِي شَأْنِ الَّذِي ... عَلَيْهِ۔ (ب) طَبَائِعُ الْخَلْقِ مُخْتَلِفَةٌ۔ (ج) فَضَّلَ اللّٰهُ الْاِنْسَانَ عَلٰى مَنْ يَمْشِي عَلٰى اَرْبَعٍ ... بِجَنَاحَيْنِ۔ (د) اَوْجَبَ بَيْدَبَا عَلَى ... اَلْاَمْرِ اَنْ يَضَعُوْا مَعْرُوْفَهُمْ مَوَاضِعَهُ۔ (ہ) اَحَقُّ النَّاسِ ... وَالْاِصْطِنَاعِ مَنْ عُرِفَ بِالْخِصَالِ الْمَحْمُوْدَةِ وَوُثِقَ مِنْهُ بِهَا۔

۲۔ اَلْفَيْلَسُوْفُ: مجرور مبدل منہ بَيْدَبَا کا بدل، مجرور لفظاً۔ مَثَلاً: مفعول بہٗ منصوب لفظاً۔ اَلطَّبَائِعَ: اِنَّ کا اسم، منصوب لفظاً۔ مُخْتَلِفَةٌ: اِنَّ کی خبر، مرفوع لفظاً۔ شَيْءٌ: لَيْسَ کا اسم مؤخر، مرفوع لفظاً۔ اَلْبَرُّ: مبتدا مؤخر، مرفوع لفظاً۔ اَلْفَاجِرُ: مرفوع پر معطوف لہٰذا مرفوع۔ ذِمَّةً: تمیز منصوب۔ مُحَامَاةً: تمیز، منصوب۔ اَحَدًا: مفعول بہٗ منصوب۔ قَرِيْبًا: منصوب بہ منصوب۔ يَكُوْنُ: مضارع مرفوع۔ عَارِفًا: يَكُوْنُ کی خبر منصوب۔ مُؤَدِّيًا: يَكُوْنُ کی خبر منصوب: كُلَّ: تاکید منصوب۔ ذٰ مضاف الیہ محلّ جر میں۔ يَصْطَفِي: مضارع

---

[1] ضخامت میں اضافہ سے بچنے کے لیے عربی میں سوالات اور اجوبۃ میں یہ طریقہ اختیار کیا جائے گا کہ جو سوال اور جواب لمبے ہوں گے ان کا پہلا اور آخری لفظ لے کر درمیان میں نقطے (....) ڈال دیے جائیں گے۔ طلبہ کتاب سے دیکھ کر انہیں مکمل کر لیں۔

اسی طرح خط کشیدہ الفاظ کے اعراب کی وجہ بھی اختصار سے بتائی جائے گی، مثلاً: مرفوع لفظاً۔ طلبہ اس کو مکمل طور پر یوں لکھیں: چونکہ فلاں فعل کا فاعل ہے اس لیے مرفوع ہے۔ اور اس کی رفع کو لفظاً ظاہر کیا گیا ہے وغیرہ۔

منصوب بہ اَنْ۔

(۲) بِالْاِتِّحَادِ وَالنِّظَامِ وَالْعَمَلِ

۱۔ (ا) يُرِيْدُنَا الشَّاعِرُ اَنْ نَبْلُغَ الْاَمَلَ۔ (ب) يُرِيْدُنَا . . . الْاَمَلَ بِالْاِتِّحَادِ وَالنِّظَامِ وَالْعَمَلِ۔ (ج) يُرِيْدُنَا الشَّاعِرُ اَنْ تَنْسَى اَمْسَ ضَعْفِنَا وَاسْتِسْلَامِنَا لِاَعْدَائِنَا (د) بَلٰى، نَحْنُ اَهْلٌ لِلْعُلَا۔ (ہ) اَلصَّفُّ الْمُوَحَّدُ يُدْنِيْنَا . . . الشَّرِيْفِ۔

۳۔ قَوْمِ : اصل میں قَوْمِيْ تھا، یاء حذف کر دی گئی۔ منادی مضاف، منصوب تقدیراً۔ اَهْلٌ : خبر، مرفوع۔ عَهْدًا : منصوب اسم اَلْاَمْسَ پر معطوف، منصوب۔ اَمْجَادَ : مفعول بہ منصوب۔ اَلنِّظَامِ : مجرور اسم اَلْاِتِّحَادِ پر معطوف، مجرور۔ ضُعْفُ : مبتدا مؤخر۔ غَدٌ : خبر، مرفوع۔ اشباع ضرورتِ شعری سے۔ خِلَافَ : لائے نفی جنس کا اسم منصوب۔ اَعِزَّةً : تُصْبِحُوْا کی خبر، منصوب۔ بَيْنَ : مفعول فیہ (ظرف)، محلاً نصب۔

(۳) وَامُعْتَصِمَاهْ

۱۔ (ا) كَانَ الْمُعْتَصِمُ مَعَ جَمْعٍ مِنْ حَاشِيَتِهِ۔ وَكَانُوْا يَتَبَادَلُوْنَ . . . وَالْفُكَاهَةِ۔ (ب) اَقْبَلَ عَلَى الْمُعْتَصِمِ عَرَبِيٌّ مُسْلِمٌ مِنْ اٰسِيَا الصُّغْرٰى۔ (ج) كَانَ الْعَرَبِيُّ يُخْفِيْ فِيْ نَفْسِهِ هَمًّا دَفِيْنًا۔ (د) رَاٰى الْعَرَبِيُّ بِسُوْقِ عَمُّوْرِيَةَ امْرَاَةً مُسْلِمَةً تُسَاوِمُ رُوْمِيًّا فِيْ سِلْعَةٍ۔ (ہ) اَرَادَ الرُّوْمِيُّ اَنْ . . . وَجْهِهَا۔ (و) اَقْسَمَ الْعَرَبِيُّ بَعْدَ اَنْ وَاسَى الْمُسْلِمَةَ عَلٰى اَنْ يُبَلِّغَ نِدَاءَهَا اِلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ (ز) حَاصَرَ الْمُعْتَصِمُ عَمُّوْرِيَةَ بَعْدَ اَنْ وَصَلَ اِلَيْهَا بِجَيْشِهِ الْعَظِيْمِ الْمُجَهَّزِ۔ (ح) اَخْتَارَ الْمُعْتَصِمُ رَجُلًا شُجَاعًا مِنْ رِجَالِهِ الْاَشِدَّاءِ لِمُبَارَزَةِ الرُّوْمِيِّ۔ (ط) اَقْبَلَ الْعَرَبِيُّ عَلَى الْمُبَارَزَةِ فِيْ شَجَاعَةٍ وَاعْتِزَازٍ۔

(ی) اَشْرَفَ الرُّوْمُ عَلَی الْمُبَارَزَةِ مِنَ الْحُصُوْنِ وَ الْاَسْوَارِ۔ (ک) رَجَعَ الْعَرَبِیُّ الْقَهْقَرٰی۔ (ل) كَبَّرَ الْمُسْلِمُوْنَ اِذَا سَقَطَ الرُّوْمِیُّ صَرِیْعًا۔ (م) قَالَ الْمُنَجِّمُوْنَ لِلْمُعْتَصِمِ : اِنَّ.... وَالتِّیْنِ۔ سَخِرَ الْمُعْتَصِمُ... نَحْنُ فِیْهِ۔ (ن) لَا۔ اَنَا لَا اُصَدِّقُ الْمُنَجِّمِیْنَ۔ (س) دَعَا الْمُعْتَصِمُ الْمُسْلِمَةَ الَّتِی اسْتَغَاثَتْ بِهٖ لِتَشْهَدَ انْتِصَارَ قَوْمِهَا، فَاَقْبَلَتْ مَزْهُوَّةً بِهٰذَا الْاِنْتِصَارِ۔ (ع) قَالَتِ الْمُسْلِمَةُ .... مِنَ الرُّوْمِیِّ : حَسْبِیْ... قَادِرِیْنَ۔

۴۔ خَزِیَ، اَطْرَقَ، قَالَ، قَالَتْ، شَرُفْتُ، ثَاَرْتَ، هَفَوْتُ، ماضی کے افعال ہیں اور مبنی ہیں۔ پہلے چار مبنی بر فتحہ آخری تین مبنی بر سکون۔ وَ، بِ، لِ، اَنْ، مِنْ، لٰكِنَّ، اَنَّ، یَا، قَدْ، اَنْ حروف ہیں، مبنی (اپنے اپنے آخری حرف کی حرکت / سکون پر)۔ ۃ، كِ، هٗ، یْ، كَ، هُوَ، نَا، نَحْنُ اسمائے ضمیر ہیں، مبنی (اپنے اپنے آخری حرف کی حرکت / سکون پر) اَلْاٰنَ، عِنْدَ ظرف مبنی بر فتحہ ــــ اَلرُّوْمِیُّ : فاعل مرفوع لفظًا۔ رَاْسٍ : مجرور بوجہ حرف جر بِ۔ اَلْمُعْتَصِمُ : فاعل، مرفوع لفظًا۔ اَلْمَرْاَةِ : مجرور بوجہ لِ۔ تَسْتَطِیْعِیْنَ : فعل مضارع حالتِ رفع میں۔ تَثْاَرِیْ : مضارع منصوب بوجہ اَنْ، آخر سے نون اعرابی گرا کر حالتِ نصب کو ظاہر کیا گیا۔ نَفْسٍ : مجرور بوجہ لِ، اَلْمَرْاَةَ : منصوب، اسم لٰكِنَّ۔ اَلْمُسْلِمَةَ : منصوب، صفتِ اَلْمَرْاَةَ۔ حَسْبُ : خبر مقدم، یائے متکلم کا مضاف، مرفوع تقدیرًا۔ لِقَاءِ : مجرور بوجہ لِ۔ اَمِیْرَ : منادی مضاف، منصوب۔ اَلْمُؤْمِنِیْنَ : مضاف الیہ، مجرور، جمع مذکر سالم، حالتِ جر کو یا سے ظاہر کیا گیا۔ اَلشَّرَفِ : مجرور بوجہ لِ۔ اَلْاِسْلَامِیِّ : مجرور، صفت الشرف کی۔ یَعْلَمَ : مضارع منصوب، لام تعلیل کے بعد اَنْ مقدر کی وجہ سے۔ اَهْلُ : مرفوع معطوف ہے تاکید هُوَ پر جو محلًّا مرفوع ہے۔ نَحْنُ : ضمیر فصل، اسم مبنی، محلًّا مرفوع۔ اَلْمُسْلِمُوْنَ : خبر اَنَّ، مرفوع، جمع مذکر سالم، رفع کو واؤ سے ظاہر کیا [illegible] فعل مضارع، حالت رفع میں۔ نَكُوْنُ : فعل مضارع، حا[illegible]۔ قَادِرِیْنَ :

تَكُوْنُ کی خبر، منصوب، جمع مذکر سالم، حالتِ نصب کو ''ین'' سے ظاہر کیا۔

(۴) اَلْاِنْفَاقُ مِنَ الْكَسْبِ الْحَلَالِ

۱۔ (ا) اَلْجَنَّةُ حَدَائِقُ جَمِيْلَةٌ فِيْهَا اَشْجَارٌ مُثْمِرَةٌ مِنْ جَمِيْعِ الْاَنْوَاعِ مِثْلَ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ وَتَجْرِيْ مِنْ تَحْتِ الْحَدَائِقِ اَنْهَارٌ۔ (ب) سَبَبُ اِحْتِرَاقِ الْجَنَّةِ الْمُشَارُ اِلَيْهَا هُوَ كَسْبُ الرِّزْقِ الْحَرَامِ۔ (ج) يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَنَا الْاٰيٰتِ لِنَتَفَكَّرَ۔ (د) يَاْمُرُنَا اللّٰهُ اَنْ نُنْفِقَ مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْنَا وَمِمَّا اَخْرَجَ اللّٰهُ لَنَا مِنَ الْاَرْضِ۔ (ه) اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُنَا الْفَقْرَ وَيَاْمُرُنَا بِالْفَحْشَاءِ۔ (و) لَا، لَا اَسْتَجِيْبُ لِاَمْرِ الشَّيْطٰنِ وَلَا اُصَدِّقُ وَعْدَهٗ۔ (ز) يَعِدُنَا اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى مَغْفِرَةً مِنْهُ وَفَضْلًا۔ (ح) لَا، لَيْسَ لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ (ط) اُفَضِّلُ اَنْ اُخْفِيَ الصَّدَقَاتِ۔

۴۔ جَنَّةٌ: تَكُوْنَ کا اسم مؤخر، مرفوع۔ تَحْتِ: مجرور بوجہ مِنْ۔ ظرف چونکہ مضاف ہے اس لیے معرب ہے۔ هَا: اسم ضمیر مبنی، مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ اَلْاَنْهٰرُ: فاعل تَجْرِيْ، مرفوع۔ لَ، حرف جر، مبنی۔ كُمْ: ضمیر مبنی، محلاً مجرور۔ اَلْاٰيٰتِ: مفعول بہ، منصوب، جمع مؤنث سالم کا صیغہ، نصب کو کسرہ سے ظاہر کیا۔ خَيْرًا: فعل مجہول کا مفعول بہ، منصوب۔ اَلْاَلْبَابِ: مضاف الیہ، مجرور۔ اَلصَّدَقٰتِ: مفعول بہ، منصوب۔ جمع مؤنث سالم کا صیغہ، کسرہ سے نصب ظاہر کیا۔ اَلْفُقَرَاءَ: مفعول بہ ثانی، منصوب۔

(۵) اَلْمُعَامَلَاتُ الْمَالِيَّةُ بَيْنَ النَّاسِ

۱۔ (ا) اَسَاسُ نِظَامِ الْمُعَامَلَاتِ الْمَالِيَّةِ هُوَ الْبَيْعُ وَالشِّرَاءُ ۔۔۔ الْمَنْقُوْلِ۔ (ب) اَلْاَغْنِيَاءُ يَسْتَطِيْعُوْنَ مُسَاعَدَةَ الْمُحْتَاجِ بِالْمَالِ۔ (ج) يَاْمُرُنَا اللّٰهُ اَنْ نَكْتُبَ الدَّيْنَ اِذَا تَدَايَنَّا بِدَيْنٍ اِلٰى

اَجَلٍ مُسَمًّى۔ (د) يُمْلِلُ الْمَدِيْنُ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا . . . . وَلِيُّهٗ۔ (ہ) يَاْمُرُنَا اللّٰهُ اَنْ نَسْتَشْهِدَ شَاهِدَيْنِ مِنَ الرِّجَالِ فَاِنْ . . . . وَامْرَاَتَيْنِ۔
(ز) اِذَا كَانَ الدَّائِنُ وَالْمَدِيْنُ عَلٰى سَفَرٍ وَلَمْ يَجِدَا كَاتِبًا فَيَتَصَرَّفَانِ بِرِهَانٍ مَقْبُوْضَةٍ (ح) يَصِفُ اللّٰهُ مَنْ يَكْتُمِ الشَّهَادَةَ بِاَنَّهٗ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ۔

(۶) اَلرَّجُلُ الْجَامِعُ لِخِصَالِ الْخَيْرِ

۱۔ (ا) يَنْشُدُ النَّاسُ الْخَيْرَ لِاَنْفُسِهِمْ وَلِذَوِيْهِمْ وَلِاُمَّتِهِمْ۔ (ب) الصِّفَاتُ الَّتِيْ . . . اَلْعَامَّةِ هِيَ الْخُلُقُ الْحَسَنُ . . . . الْحَيَاةِ۔ (ج) النَّتَائِجُ الَّتِيْ . . . اَلْخِصَالِ هِيَ الْاِسَاءَةُ اِلَى الْمُجْتَمَعِ وَتَلْوِيْثُ سُمْعَةِ الْاُمَّةِ وَنَشْرُ الْفَسَادِ وَفَتْحُ اَبْوَابِ الشُّرُوْرِ۔ (د) نَزَاهَةُ الْمُوَظَّفِيْنَ . . . بِالْحَقِّ هُوَ اَهَمُّ مَا تَتَطَلَّبُهٗ . . . . التَّقْوِيْمِ۔ (ہ) كَتَبَ الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ كِتَابَهٗ اِلٰى مُحَمَّدِ بْنِ سَمَاعَةَ الْقَاضِيْ۔

(۷) عِظَاتٌ

۲۔ (ا) اَلْمَنْزِلَةُ الَّتِيْ يُرِيْدُ الْمُتَنَبِّيْ مِنَّا اَنْ نَصِلَ اِلَيْهَا هِيَ النُّجُوْمُ۔ (ب) شَبَّهَ الْمُتَنَبِّيْ طَعْمَ الْمَوْتِ فِي الْاَمْرِ الْحَقِيْرِ بِطَعْمِ الْمَوْتِ فِيْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ۔

۷۔ تَرْغَبْ: فعل مضارع، مجزوم لفظاً، کلمۂ شرط مَتٰی کی وجہ سے۔ تَكُنْ: فعل مضارع مجزوم، حرف علّت واؤ کو گرا کر۔ جزا ہونے کی وجہ سے۔ مَمْلُوْكًا: منصوب، خبر تَكُنْ کی۔ دُوْنَ: ظرف مکان، مبنی بر فتحہ۔ اَلْمَوْتِ: مجرور، مضاف الیہ۔ اَلْعَجْزَ: اَنَّ کا اسم، منصوب۔ عَقْلٌ: اَنَّ کی خبر مرفوع۔ خَدِيْعَةٌ: خبر، مرفوع۔ مِثْلَ: لائے نفی جنس کا اسم، منصوب۔ تَشْرَبُ: فعل مضارع

مجزوم، بوجہ لَمْ۔ صَدْرُ: ضَاقَ کا فاعل مرفوع۔ اَلْمَرْءِ: مضاف الیہ، مجرور۔

(۸) خُطْبَةُ طَارِقِ بْنِ زِيَادٍ فِي فَتْحِ الْأَنْدُلُسِ

۱۔ (۱) يَرْجِعُ الْانْتِصَارُ فِي الْحُرُوبِ اِلَى قُوَّةِ الْاِيْمَانِ ۔ ۔ ۔ ۔ وَ التَّضْحِيَةِ ۔ (۲) كَانَ طَارِقُ بْنُ زِيَادٍ قَائِدَ الْجَيْشِ الَّذِي فَتَحَ بِلَادَ الْاَنْدُلُسِ وَكَانَ مِثَالًا لِلْبُطُولَةِ وَالْاِقْدَامِ (۳) دَانَتْ بِلَادُ الْمَغْرِبِ لِمُوسَى بْنِ نُصَيْرٍ وَكَانَ وَالِيًا عَلَيْهَا مِنْ قِبَلِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ ۔ (۴) اَحْرَقَ طَارِقٌ ۔ ۔ ۔ اَسْبَابًا لِيَقْطَعَ مِنْ قُلُوبِ جُنُودِهِ كُلَّ اَمَلٍ فِي الْعَوْدَةِ ۔ (۵) قَامَ طَارِقٌ فِي جُنُودِهِ خَطِيبًا لِيُشَجِّعَهُمْ عَلَى الْقِتَالِ ۔ (۶) وَصَفَ طَارِقُ ‌نِ الصِّدْقَ وَالصَّبْرَ بِجُنْدِيْنِ ۔ (۷) بَعَثَ ۔ ۔ ۔ ۔ لِفَتْحِ الْاَنْدُلُسِ سَنَةَ ۹۲ھ ۔ (۸) نَهَى طَارِقٌ ۔ ۔ ۔ ۔ رِيْحُهُمْ عَنِ التَّنَازُعِ ۔

۲۔ اَلْعَتَادِ: مجرور، معطوف ہے مجرور اسم كَثْرَةِ پر بذریعہ حرف عطف اَوْ۔ التَّضْحِيَةُ: مرفوع، معطوف بذریعہ وَ، مرفوع اسم الشَّجَاعَةُ پر۔ حَمْلَةً: منصوب، مفعول مطلق۔ صَادِقَةً: منصوب، صفت حملةً کی۔ لُذَرِيْقَ: مجرور بوجہ اِلٰی۔ غیر منصرف لہٰذا جرّ کا اظہار بذریعہ فتحہ۔ خَطِيبًا: منصوب، حال۔ كَثْرَةٌ: مرفوع، فاعل لَا تَنْفَعُ۔ لَا تَذْهَبُ: فعل مضارع منصوب، معطوف ہے مضارع منصوب پر۔ غَدًا: منصوب، مفعول فیہ (ظرف)۔

(۹) اَلدُّعَاءُ الْعَامُّ

۱۔ (ا) نَعَمْ، هٰذَا دُعَاءٌ طَيِّبٌ ۔ (ب) اَفْضَلُ الْعَقْلَ بِغَيْرِ الْمَالِ ۔ (ج) لَا، اَنَا لَا اُحِبُّ اَنْ اَفْقِدَ اَحَدَ قَالَبِيْ ۔ (د) نَعَمْ، اَعْتَذِرُ اِلَى الَّذِيْنَ اَخْطَأْتُ فِي حَقِّهِمْ ۔ (ہ) بَلٰى، اَصْفَحُ عَنِ الَّذِيْنَ يُخْطِئُوْنَ فِي حَقِّيْ ۔ (و)

(ن) لَا، لَسْتُ مِنَ الْحَاقِدِيْنَ عَلَى الدُّنْيَا۔

۳۔ اَمَالِیْ: اَمَال اِنَّ کا اسم، منصوب، چونکہ یائے متکلّم کی طرف مضاف لہٰذا اعراب تقدیری۔ ی: اسم ضمیر مبنی، محلاً مجرور کیونکہ مضاف الیہ۔ اَثْمَنُ: اِنَّ کی خبر مرفوع غیر منصرف لہٰذا تنوین نہیں آئی۔ قَارُوْنَ: مضاف الیہ، مجرور، غیر منصرف لہٰذا جرّ فتحہ سے ظاہر کی۔ دائِمًا: منصوب، مفعول فیہ (ظرف زمان) بَیْنَ: ظرف، مبنی بر فتحہ۔ غُرُوْرِیْ: غرور مفعول بہ منصوب۔ یائے متکلّم کی طرف مضاف لہٰذا اعراب تقدیری۔ ی: اسم ضمیر مبنی، محلاً مجرور بوجہ اضافت۔ اَلْاِعْتِذَارِ: مضاف الیہ، مجرور۔ عَبْدًا: منصوب، خبر اکُوْنَ کی۔ الدُّنْیَا: عَلٰی کی وجہ سے مجرور، اسم مقصور لہٰذا اعراب تقدیراً۔ اَلْکُسَالٰی: خبر الحاقدون مبتدا کی، مرفوع، اسم مقصور لہٰذا اعراب تقدیری۔ اَسْبَابِ: مجرور بوجہ عَنْ۔ الدُّنیا: مفعول بہ، منصوب، اسم مقصور لہٰذا اعراب تقدیری۔ السَّبَبُ: اَنَّ کی خبر، مرفوع۔ مُجَرَّدَ: منصوب، لَیْسَ کی خبر۔ اَلسَّرِیْعَ: منصوب، صفت الکسب کی۔

(۱۰) مِنْ هُدَی الْقُرْاٰنِ الْکَرِیْمِ

۱۔ (ا) لَا، لَیْسَ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰهِ۔ (ب) یَرْزُقُنَا خَالِقُنَا مِنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ (ج) یَعُوْدُ ضَمِیْرُ الْخِطَابِ فِیْ کَلِمَةِ "یُکَذِّبُوْكَ" اِلَى الرَّسُوْلِ۔ (د) تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ کُلُّهَا اِلَى اللّٰهِ۔ (ہ) یُحَذِّرُنَا اللّٰهُ الشَّیْطَانَ لِاَنَّهٗ عَدُوٌّ لَنَا۔ (و) تَوَعَّدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِعَذَابٍ شَدِیْدٍ۔ (ز) وَعَدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ کَبِیْرٍ۔ (ح) اَللّٰهُ یَسُوْقُ السَّحَابَ اِلٰی بَلَدٍ مَیِّتٍ۔ (ط) فَوَائِدُ الْبَحْرِ الَّتِیْ اَشَارَتِ الْاٰیَاتُ اِلَیْهَا هِیَ اَنَّنَا نَاْکُلُ مِنْهَا لَحْمًا طَرِیًّا وَنَسْتَخْرِجُ حِلْیَةً وَّ تَجْرِیْ الْفُلْكُ فِیْهَا لِنَقْلِ الْاَمْوَالِ وَالنَّاسِ مِنْ مَکَانٍ اِلٰی اٰخَرَ۔

۲۔ نِعْمَتَ: مفعول بہ منصوب۔ هَلْ: حرف استفہام، مبنی بر سکون۔ غَیْرُ:

خبر، مرفوع۔ اِلٰہَ: لائے نفی جنس کا اسم، منصوب۔ رُسُلٌ: مرفوع، نائب فاعل۔ وَعْدَ: اَنَّ کا اسم، منصوب۔ اللّٰہِ: مضاف الیہ، مجرور۔ حَقٌّ: اِنَّ کی خبر، مرفوع۔ عَدُوٌّ: اِنَّ کی خبر، مرفوع۔ عَدُوًّا: مفعول بہ ثانی، منصوب۔ اَلصّٰلِحٰتِ: مفعول بہ، منصوب، صیغہ جمع مؤنث سالم لہٰذا نصب کسرہ سے ظاہر کیا۔ سُوْءُ: مرفوع، نائب فاعل۔ یَشَاءُ: فعل مضارع، حالتِ رفع میں۔ تَذْهَبْ: مضارع مجزوم بوجہ لا۔ حَسَرَاتٍ: مفعول لہٗ، منصوب، صیغہ جمع مؤنث سالم لہٰذا نصب کو کسرہ سے ظاہر کیا۔ بَلَدٍ: مجرور بوجہ اِلٰی۔ مَیِّتٍ: بَلَدٍ کی صفت لہٰذا مجرور۔ جَمِیْعًا: منصوب، حال ہے اَلْعِزَّةُ کا جو فاعل ہے محذوف فعل (مثلاً تَثْبُتُ) کا۔ السَّیِّئَاتِ: منصوب، مفعول بہ، صیغہ جمع مؤنث سالم لہٰذا نصب کسرہ سے ظاہر کیا۔ اُولٰئِكَ: اسم مبنی، مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ عَذْبٌ: مرفوع، خبر هٰذا مبتدا کی۔ اُجَاجٌ: صفت مِلْحٌ کی، مرفوع۔ مَوَاخِرَ: منصوب، حال اَلْفُلْكُ کا، غیر منصرف، لہٰذا تنوین نہیں۔ اَلنَّهَارِ: مجرور بوجہ فِیْ۔ اَلنَّهَارَ: منصوب، مفعول بہ۔ مُسَمًّى: صفت اَجَلٍ کی، مجرور، اسم مقصور، لہٰذا اعراب تقدیری۔ دُعَاءَكُمْ: دُعَاءَ منصوب کیونکہ مفعول بہ۔ کُمْ ضمیر، اسم مبنی، مضاف الیہ، محلاً مجرور۔ مِثْلُ: مرفوع، فاعل۔ خَبِیْرٍ: مضاف الیہ مجرور۔

(۱۱) طُرَفٌ اَدَبِیَّةٌ

۱۔ (ا) اِعْتَرَضَ الْمَأْمُوْنَ بَعْضُ الْاَعْرَابِ وَقَالَ: یَا ... الْاَعْرَابِ۔ (ب) فَقَالَ لَهُ الْمَأْمُوْنُ: قَدْ سَقَطَ عَنْكَ الْحَجُّ۔ (ج) اَضْحَكَ الْمَأْمُوْنَ مِنْ كَلَامِ الْاَعْرَابِیِّ قَوْلُهُ: "اَيُّهَا الْاَمِيْرُ! جِئْتُكَ مُسْتَجْدِيًا لَا مُسْتَفْتِيًا"۔ (د) كَانَ اَبُوْ دُلَامَةَ مُنْحَرِفًا عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ۔ (ه) خَرَجَ مَعَ الْمَهْدِيِّ عَلِيٌّ وَاَبُوْ دُلَامَةَ اِلَى الصَّيْدِ۔ (و) اَضْحَكَ الْمَهْدِيَّ مِنْ شِعْرِ اَبِيْ دُلَامَةَ قَوْلُهُ: كُلُّ فَتًى يَاْكُلُ زَادَهُ۔

(ح) كَانَ الرَّجُلُ يَشُوبُ لَبَنَ بَقَرَتِهِ بِالْمَاءِ لِيَبِيعَهُ۔ (ط) كَانَتِ الْبَقَرَةُ وَاقِفَةً تَرْعَى فِي بَعْضِ الْأَوْدِيَةِ عِنْدَمَا أَغْرَقَهَا السَّيْلُ۔ (ي) قَالَ الِابْنُ ... الْغَارِقَةُ : يَا أَبَتِ ... فَغَرَّقَتْهَا۔" (ك) خَرَجَ الْحَجَّاجُ بِالْمَدِينَةِ لِلصَّيْدِ۔ (ل) قَابَلَ الْحَجَّاجَ أَعْرَابِيٌّ لَمَّا خَرَجَ هُوَ مُتَصَيِّدًا۔ (م) سَأَلَ الْحَجَّاجُ الْأَعْرَابِيَّ عَنْ سِيرَةِ الْأَمِيرِ۔ (ن) أَضْحَكَ الْحَجَّاجَ قَوْلُ الْأَعْرَابِيِّ : "السِّرُّ ... مَكْتُومًا۔" (س) كَانَ جُحَا يَحْفِرُ مَوْضِعًا بِظَهْرِ الْكُوفَةِ۔ (ع) كَانَ جُحَا يَحْفِرُ بِظَهْرِ الْكُوفَةِ۔ (ف) تَطَيَّرَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ مِنْ رَجُلٍ أَعْوَرَ إِذَا كَانَ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِلَى الصَّيْدِ۔ (ص) أَمَرَ سُلَيْمَانُ أَنْ يُلْقَى الْأَعْوَرُ فِي بِئْرٍ خَرَابٍ۔ (ق) أَضْحَكَ سُلَيْمَانَ قَوْلُ الْأَعْوَرِ : "مَا رَأَيْتُ أَشْأَمَ مِنْ طَلْعَتِكَ عَلَيَّ۔"

الكلمة المبنيّه	نوعها	عَلامة البناء	الكلمة المبنيّة	نوعها	علامة البناء
اِعْتَرَضَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ[1]	فَ	حرف عطف	فتحہ
قَالَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ	يَا	حرف ندا	سکون
أَنَا	اسم ضمیر	سکون	مِنْ	حرف جر	سکون
لَا	حرف نفی	سکون	إِنَّ	حرف مشبہ بالفعل	فتحہ
يْ	اسم ضمیر	سکون	لَيْسَ	فعل ماضی	فتحہ
مَعَ	اسم ظرف	فتحہ	قَدْ	حرف تاکید	سکون
سَقَطَ	فعل ماضی	فتحہ	عَنْ	حرف جر	سکون
كَ	اسم ضمیر	فتحہ	هَا	اسم ضمیر	سکون
جِئْتُ	فعل ماضی	سکون	ضَحِكَ	فعل ماضی	فتحہ

[1] جس مبنی کلمہ کی علامتِ بناء کے ساتھ مقدرہ نہ لکھا ہوا سے ظاہرہ سمجھیے۔

الكلمة مبنية	نوعها	علامة البناء	الكلمة مبنية	نوعها	علامة البناء
اَمَرَ	فعل ماضی	فتحہ	لَ	حرف جرّ	فتحہ
ہُ	اسم ضمیر	ضمہ	بِ	حرف جرّ	کسرہ
فِیْ	حرف جرّ	سکون	رُوِیَ	فعل ماضی	فتحہ
اِنَّ	حرف مشبہ بالفعل	فتحہ	کَانَ	فعل ماضی	فتحہ
اَنْ	حرف مصدریہ	سکون	خَرَجَ	فعل ماضی	فتحہ
اِلٰی	حرف جر	سکون	رَمٰی	فعل ماضی	فتحہ مقدرہ
اِصْطَادَ	فعل ماضی	فتحہ	اِرْتَحَلَ	فعل ماضی	فتحہ
شَكَّ	فعل ماضی	فتحہ	صَادَ	فعل ماضی	فتحہ
هُمَا	اسم ضمیر	سکون	حَتّٰی	حرف جرّ	سکون
کَادَ	فعل ماضی	فتحہ	حُکِیَ	فعل ماضی	فتحہ
جَاءَ	فعل ماضی	فتحہ	مَرَّ	فعل ماضی	فتحہ
غَرَّقَ	فعل ماضی	فتحہ	جَلَسَ	فعل ماضی	فتحہ
اَلَّتِیْ	اسم موصول	سکون	کُنَّا	فعل ماضی	سکون
اِجْتَمَعَتْ	فعل ماضی	فتحہ	غَرَّقَتْ	فعل ماضی	فتحہ
لَمَّا	ظرف زمان اسم	سکون	وَقَفَ	فعل ماضی	فتحہ
کَیْفَ	اسم استفہام	فتحہ	رَأَیْتَ	فعل ماضی	سکون
کُمْ	اسم ضمیر	سکون	حَیِّیْ	فعل ماضی	فتحہ مقدرہ
شَکَوْتُمْ	فعل ماضی	سکون	بَیْنَا (الف زائدہ)	اسم ظرف	فتحہ
كَ	اسم ضمیر	فتحہ	ذٰلِكَ	اسم اشارہ	فتحہ
اِذْ	حرف مفاجاۃ	سکون	اَحَاطَتْ	فعل ماضی	فتحہ
اَوْمَأَ	فعل ماضی	فتحہ	اُخِذَ	فعل ماضی	فتحہ

الکلمة مبنيّة	نوعها	علامة البناء
حُمِلَ	فعل ماضی	فتحہ
مَنْ	اسم استفہام	سکون
قَالُوْا	فعل ماضی	ضمّہ
ثُمَّ	حرف عطف	فتحہ
اَلَّذِیْ	اسم موصول	سکون
سَأَلَ	فعل ماضی	فتحہ
هٰذِهٖ	اسم اشارہ	کسرہ
فَعَلْتُ	فعل ماضی	سکون
كَانَتْ	فعل ماضی	فتحہ
ذَاتَ	اسم اشارہ	فتحہ
اَوْثِقُوْا	فعل امر	حذفِ نون
مَرُّوْا	فعل ماضی	ضمّہ
اَلْقُوْا	فعل امر	حذفِ نون
اَطْلَقْنَا	فعل ماضی	سکون
اُلْقُوْا	فعل ماضی	ضمّہ مقدرہ
رَجَعُوْا	فعل ماضی	ضمّہ ظاہرہ
رَأَيْتُ	فعل ماضی	سکون
لٰكِنَّ	فعل مشبہ بالفعل	فتحہ ظاہرہ
اَحْسَنَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ

الکلمة مبنيّة	نوعها	علامة البناء
صَارَ	فعل ماضی	فتحہ
هٰذَا	اسم اشارہ	سکون
حَرَّكَ	فعل ماضی	فتحہ
مَا	اسم استفہام	سکون
هُوَ	اسم ضمیر	فتحہ
دَفَنْتُ	فعل ماضی	سکون
كُنْتُ	فعل ماضی	سکون
ذَا	اسم اشارہ	سکون
ذُكِرَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ
لَقِيَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ
اُوْثِقُوْا	فعل ماضی	ضمّہ ظاہرہ
تَهَجَّمَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ
صِدْنَا	فعل ماضی	سکون
قَتَلْنَا	فعل ماضی	سکون
رَأٰى	فعل ماضی	فتحہ مقدرہ
مَرُّوْا	فعل ماضی	ضمّہ ظاہرہ
صَدَقْتَ	فعل ماضی	سکون
اَنَا	اسم ضمیر	سکون
اَمَرَ	فعل ماضی	فتحہ ظاہرہ

۸۔ اَمِیْرَ؛ مضاف منادیٰ منصوب۔ مُسْتَنْجِدِيًا؛ منصوب، حال۔ دُلَامَةَ:

مضاف الیہ مجرور، غیر منصرف۔ سُلَیْمَانَ: مضاف الیہ مجرور، غیر منصرف۔ فَتًی: مضاف الیہ مجرور، اسم مقصور، اعراب تقدیری۔ وَاقِفَةٌ: مرفوع، خبر مبتدا هِیَ کی۔ مُتَصَیِّدًا: حال، منصوب۔ أَعْرَابِیُّ: مفرد منادی، مبنی بر ضمہ۔ اَلْحَجَّاجِ: بدلِ مطابق (کل) اَمِیْرُ کا، مجرور۔ حَجَّاجُ: مفرد منادی، مبنی بر ضمہ۔ اَلصَّحْرَاءِ: بدل مطابق هٰذِهِ کا جو کہ محلاً مجرور ہے بوجہ فِیْ۔ دَرَاهِمَ: منصوب، مفعول بہ دَفَنْتُ کا، غیر منصرف۔ تَجْعَلَ: مضارع منصوب بوجہ أَنْ۔ عَلَامَةً: مفعول بہ منصوب۔ سَحَابَةٌ: مبتدا، مرفوع۔ کَثِیْرَ: کَانَ کی خبر، منصوب، مضاف لہذا تنوین نہیں۔ اَلتَّطَیُّرِ: مضاف الیہ مجرور۔ هٰذَا: بدل مطابق یَوْمٍ کا، محلاً مجرور۔ أَعْوَرُ: صفت رَجُلٌ کی، غیر منصرف لہذا تنوین نہیں۔ أَکْثَرَ: صَیْدًا کی صفت، غیر منصرف لہذا تنوین نہیں۔ أَشْأَمَ: مفعول بہ، منصوب، غیر منصرف۔

سوال نمبر ۹۔

الجملة	التحليل النحوی	الموقع الاعرابی	المحل الاعرابی
یُوْحِیْ إِیلاً	"یُوْحِیْ" فعل مضارع مرفوع بضمۃ مقدرہ علی آخرہٖ "إِیلاً" اسم نکرہ منصوب بفتحۃ ظاہرہ علی آخرہٖ	صفة لِأَعْرَابِیٍّ مفعول بہ للفعل یُوْحِیْ	الجرّ النّصب
تَجَهَّمَ	الفعل الماضی مَبْنِیٌّ علی الفتحه الظاهره علی آخره وَالفاعل الضمیر المستتر هُوَ۔	صفة لِبِئْرٍ	اَلْجَرّ
صِدْنَا	صَادَ: الفعل الماضی أُسْنِدَ اِلَی الضمیر البارز للرفع "نا"، وَبُنِیَ عَلَی السکون۔ وَالضمیر المبنی علی السکون هو الفاعل۔	جملة الشرط	الجزم

المحل الاعرابي	الموقع الاعرابي	التحليل النحوی	الجملة
الجزم	جواب الشرط	' أطلقَ ' الفعل الماضي أُسنِدَ إلى الضمير المتصل البارز للرّفع ' نا ' ، وبُنِيَ عَلَى السُّكون - والضمير ' نا ' المبني على السكون هو الفاعل ' ہ '	أَطْلَقْنَاهُ
النّصب	مفعول بہ	الضمير المتّصل البارز للنّصب	

(۱۲) مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْثِ

۱- (ل) سَأَلَ مَعَاذٌ الرَّسُوْلَ ﷺ عَنْ عَمَلٍ يُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُهُ مِنَ النَّارِ - (ب) الْأَعْمَالُ الَّتِي ... الْجَنَّةَ هِيَ : تَعْبُدُ اللهَ ... الْبَيْتَ - أَبْوَابُ الْخَيْرِ - (ج) أَبْوَابُ الْخَيْرِ ... لِمَعَاذٍ هِيَ : الصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ - (د) يَكُبُّ النَّاسَ ..... الْقِيَامَةِ حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ - (ہ) الْعَمَلُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالْإِمْسَاكُ عَنِ الشَّرِّ صَدَقَةٌ لِلْمُعْدِمِ الْعَاطِلِ عَنِ الْعَمَلِ -

۳- يَوْمًا : مفعول فیہ (ظرف) منصوب - رَسُوْلَ : منادیٰ مضاف ، منصوب - الْجَنَّةَ : مفعول فیہ (ظرف) منصوب - النَّارِ : مجرور بوجہ مِنْ - لَيَسِيْرٌ : ' لَ ' حرف تاکید ، مبنی علی الفتحۃ - يَسِيْرٌ إنَّ کی خبر ، مرفوع - رَمَضَانَ : مفعول فیہ (ظرف) منصوب غیر منصرف لہذا تنوین نہیں - هٰذَا : اسم اشارہ مبنی علی السکون ، مفعول بہ ، محلّ نصب میں - مَعَاذُ : مفرد منادیٰ مبنی علی الضمۃ - صَدَقَةٌ : مبتدا مؤخر ، مرفوع - يَجِدْ : فعل مضارع مجزوم بالسکون علی آخرہ ، بوجہ لَمْ - يَعْمَلُ : فعل مضارع مرفوع بالضمۃ علی آخرہ - فَلْيَعْمَلْ : ' ف ' ، حرف عطف مبنی علی الفتحۃ ، لیعمل میں حرف لام امر کے لیے

یعمل فعل مضارع مجزوم بوجہ لام امر۔ صَدَقَةٌ: خبر اِنَّ کی، مرفوع۔ یَلْعَنَ: فعل مضارع، منصوب بالفتح علی آخرہ، بوجہ اَنْ۔ الرَّجُلِ: مضاف الیہ، مجرور۔

(۱۳) حِسْبَةٌ

۱۔ (ا) نَزَلَ الْاَعْرَابِیُّ عَلَى الْحَضَرِیِّ۔ (ب) اَلْحَضَرِیُّ مُضِیْفٌ وَ الْاَعْرَابِیُّ ضَیْفٌ۔ (ج) طَلَبَ الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِہٖ فِی الْیَوْمِ الْاَوَّلِ دَجَاجَةً وَاحِدَةً (د) اَعْطَى الْاَعْرَابِیُّ الرَّاْسَ لِرَئِیْسِ الْبَیْتِ۔ (ہ) اَعْطَى الْاَعْرَابِیُّ الْجَنَاحَیْنِ لِلْاِبْنَیْنِ وَالسَّاقَیْنِ لِلْاِبْنَتَیْنِ۔ (و) اَخَذَ الْاَعْرَابِیُّ مَا بَقِیَ مِنَ الدَّجَاجَةِ (ز) شُوِیَتْ فِی الْیَوْمِ الثَّانِیْ خَمْسُ دَجَاجَاتٍ۔ (ح) اَعْطَى الْاَعْرَابِیُّ دَجَاجَةً لِلْحَضَرِیِّ وَامْرَاَتِہٖ وَدَجَاجَةً لِلْاِبْنَیْنِ وَدَجَاجَةً لِلْاِبْنَتَیْنِ وَاَخَذَ نَفْسُہٗ دَجَاجَتَیْنِ۔ (ط) کَانَ نَصِیْبُ الْاَعْرَابِیِّ مِنَ الدَّجَاجِ فِی الْقِسْمَةِ الثَّانِیَةِ دَجَاجَتَیْنِ۔ (ی) کَانَ نَصِیْبُ اُسْرَةِ الْمُضِیْفِ ... الثَّالِثَةِ ثَلَاثَ دَجَاجَاتٍ۔ (ک) اَکَلَ الضَّیْفُ ثَلَاثَ دَجَاجَاتٍ فِی الْقِسْمَةِ الثَّالِثَةِ۔

(۱۴) مِنْ تَجَارِبِ الْحَیَاةِ

۱۔ (ا) اِذَا الْمَرْءُ لَمْ یَبْتَعِدْ عَنْ اِیْذَاءِ النَّاسِ فَلَیْسَ لَہٗ مَا عَاشَ مِنْھُمْ مُصَالِحٌ۔ (ب) تُصْبِحُ .. حَلِیْمَةٍ اِذَا ضَاقَ صَدْرُہٗ۔ (ج) تَسْتَعْبِدُ الْمَطَامِعُ الْاِنْسَانَ اِذَا کَانَتِ الدُّنْیَا ھَوَاہُ وَھَمَّہٗ۔ (د) لَا، لَا اُحِبُّ فَتًى یَسْتَمِعُ اِلَى الْفَوَاحِشِ۔ (ہ) اَلرَّجُلُ الَّذِیْ فِیْ اُذُنِہٖ وَقْرٌ یُسَمَّى اَصَمَّ۔ (و) یُسَمَّى الَّذِیْ یَمْنَعُ عَنِ النَّاسِ خَیْرَہٗ بَخِیْلًا۔ (ز) اَلْکَرِیْمُ الرَّجُلُ الَّذِیْ یَکُفُّ الْاَذٰى عَنِ النَّاسِ۔ (ح) اَللَّئِیْمُ مَنْ یَجْھَرُ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ (ط) اِذَا صَدَرَتْ عَنْ

صَدِيْقِي زَلَّةٌ اَرْتَادُ لَهَا عُذْرًا۔ (ی) اَلْمَالُ الْقَلِيْلُ الَّذِيْ يَكْفِيْ خَيْرٌ۔ (ك) مُعَادَاةُ الرِّجَالِ اَشَدُّ الْاُمُوْرِ وَاَصْعَبُهَا۔ (ل) اَكْبَرُ الْعُيُوْبِ نَقْصُ الْقَادِرِيْنَ عَلَى الْكَمَالِ (م) اَلْحِرْصُ يُصَيِّرُ الْعَزِيْزَ ذَلِيْلًا۔ (ن) اَلْقَنَاعَةُ عِلَاجُ الْحِرْصِ۔ (س) يُرِيْدُ... صَدِيْقِيْ اِذَا كَانَ صَدِيْقُهُ غَيْرَ مُنْصِفٍ لَهُ فِي الْوُدِّ۔ (ع) حَقُّ الْمَرْءِ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ يَرْعَاهَا وَيَجِبُ عَلَيْهِ اَنْ يَكْسِبَ لَهَا فِعْلًا جَمِيْلًا۔ (ف) يُرِيْدُ الْاِنْسَانُ جَمِيْلًا اِلٰى اَخِيْهِ اَوْ صَدِيْقِهٖ اِذَا عَرَفَ الْجَمِيْلَ۔ (ص) اَلرَّجُلُ الَّذِيْ يَغْضَبُ عَلٰى طَمَعِ نَفْسِهٖ هُوَ اَعْقَلُ (ق) لَا فَرْقَ بَيْنَ عَبْدٍ... وَاحِدٍ۔ (ر) اَلْحُرُّ يَجْتَنِبُ الْمَخَازِيَ۔ (ش) اَلْوَفَاءُ يَحْمِي الْحُرَّ مِنْ رَذِيْلَةِ الْغَدْرِ۔ (ت) اَلْبَيْتُ الَّذِيْ يُؤَدِّيْ هٰذَا الْمَعْنٰى هُوَ: وَمَا مِنْ شِدَّةٍ.... رَخَاءُ۔ (ث) يَكُوْنُ الْعَيْشُ وَالدُّنْيَا بِلَا خَيْرٍ اِذَا ضَاعَ الْحَيَاءُ۔ (خ) لَوْ رَزَقَ اللّٰهُ النَّاسَ عَلٰى قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ لَهَلَكَتِ الْبَهَائِمُ۔

۲۔ (پہلے چار کلمے مثال میں موجود ہیں باقی کے متعلق اختصار سے جواب دیا جا رہا ہے)

اَلْاُمُوْرِ: مضاف الیہ مجرور۔ اَشَدَّ: مفعول بہ، منصوب، غیر منصرف۔ وَقْعًا: منصوب، تمیز اَشَدَّ کی۔ اَصْعَبَ: اَشَدَّ پر معطوف، منصوب غیر منصرف۔ مِنْ: حرف جر مبنی علی السکون لا محل لہ من الاعراب۔ مُعَادَاةِ: مجرور بوجہ مِن۔ الرِّجَالِ: مضاف الیہ مجرور۔ عُيُوْبِ: مجرور بوجہ فِيْ۔ النَّاسِ: مضاف الیہ مجرور۔ عَيْبًا: مفعول بہ لَمْ اَرَ کا، منصوب۔ كَ: حرف جر، مبنی علی الفتح، لا محل لہ من الاعراب۔ نَقْصِ: مجرور بوجہ کَ۔ اَلْقَادِرِيْنَ: مضاف الیہ مجرور، جمع مذکر سالم، حالت جر ین، سے ظاہر کی۔ عَلٰى: حرف جر، مبنی علی السکون، لا محل لہ من الاعراب۔ اَلْكَمَالِ: مجرور بوجہ عَلٰى۔

(۱۵) طَرِيْفَةٌ اَدَبِيَّةٌ

۱۔ (ا) تَوَعَّدَ الْمَلِكُ الْمُتَنَبِّيَ بِالْقَتْلِ لِاَنَّهٗ امْتَدَحَ بَعْضَ اَعْدَاءِ

اَلْمَلِكَ۔ (ب) خَرَجَ الْمُتَنَبِّیُّ هَارِبًا ثُمَّ اخْتَفٰی بَعْدَ عِلْمِهٖ ... لَهٗ۔ (ج) اَمَرَ الْمَلِكُ كَاتِبَهٗ بِاَنْ يَكْتُبَ لِلْمُتَنَبِّیْ كِتَابًا وَيُلَطِّفَ لَهُ الْعِبَارَةَ وَيَسْتَعْطِفَ خَاطِرَهٗ وَيُخْبِرَهٗ اَنَّهٗ رَضِیَ عَنْهُ وَيَاْمُرَهٗ بِالرُّجُوْعِ اِلَيْهِ۔ (د) كَانَ بَيْنَ كَاتِبِ الْمَلِكِ وَالْمُتَنَبِّیْ مُصَادَقَةٌ فِی السِّرِّ۔ (ه) لَمْ يَتَمَكَّنِ الْكَاتِبُ ... يَتَهَدَّدُهٗ خَوْفًا مِنَ الْمَلِكِ اَنْ يَقْرَاَهٗ قَبْلَ خَتْمِهٖ۔ (و) نَبَّهَهٗ ... اِلَيْهِ اَنَّهٗ لَمَّا ... شَدَّدَ النُّوْنَ۔

۴۔ ان میں زیادہ تر حروف ہیں (اپنے اپنے آخری حرف کی حرکت یا سکون پر مبنی) ان کا کوئی محلِ اعراب نہیں، جیسے: مِنْ، اَنَّ، ثُمَّ وغیرہ یا ضمیریں ہیں وہ بھی مبنی ہیں، ان کا محلِ اعراب ہے، مثلاً اگر حرفِ جر کے بعد ہیں یا مضاف الیہ ہیں تو محلاً مجرور ہیں یہی حال اسم اشارہ اور اسم موصول کا ہے۔ فعل ماضی بھی مبنی ہے۔ ایسے کلمات پہلی تمارین میں بارہا آ چکے ہیں۔

(۱۶) اَدَبُ التَّخَاطُبِ

۱۔ (ا) يَجِبُ عَلَى الصَّغِيْرِ ... الرَّأْيِ اَنْ يَلْتَزِمَ حُدُوْدَ الْاَدَبِ۔ (ب) يَجِبُ عَلَى الصَّغِيْرِ اَنْ يُجَادِلَ الْكَبِيْرَ فِیْ اَدَبٍ وَرِفْقٍ۔ (ج) خَيْرُ قُدْوَةٍ ... مُحَاوَرَاتِنَا هِیَ سِيْرَةُ اِبْرَاهِيْمَ مَعَ اَبِيْهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗ (د) رَاٰى اِبْرَاهِيْمُ ... يَعْبُدُوْنَ الْاَوْثَانَ ... الْخَشَبِ۔ (ه) اَجَابَ اِبْرَاهِيْمَ ..... قَوْمُهٗ بِقَوْلِهِمْ: لَقَدْ وَجَدْنَا ... وَقَلَّدْنَاهُمْ۔ (و) نَعْبُدُ اللّٰهَ وَحْدَهٗ لِاَنَّهٗ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ۔ (ز) لَا نَعْبُدُ غَيْرَ اللّٰهِ لِاَنَّ غَيْرَهٗ مَخْلُوْقٌ مِثْلُنَا، لَا يَقْدِرُ عَلٰى نَفْعٍ وَلَا ضَرٍّ۔ (ح) سَاَلَ ... الْحَدِيْثَ اَنْ يَهَبَ لَهٗ حُكْمًا۔

(۱۷) عِظَاتٌ وَتَجَارِبُ

۱۔ (ا) يُخْبِرُ ... الْاَوَّلِ بِاَنَّ بِلَادَ اللّٰهِ ... فَسِيْحٌ۔ (ب) يَطْلُبُ

مِنَّا ... هَوَانٍ: إِذَا ضَاقَتْ بِكُمْ أَرْضٌ فَسِيحُوا۔ (ج) مُقَامُ حُرٍّ عَلَى هَوَانٍ أَشَدُّ مِنَ الْفَاقَةِ۔ (د) نَسْتَرْزِقُ اللّٰهَ وَنَسْتَعِيْنُ بِهٖ لِأَنَّهٗ خَيْرُ مُسْتَعَانٍ۔ (ہ) يَنْصَحُ ... مَكَانٌ مَا بِأَنْ نَرْتَحِلَ طَالِبًا مَكَانًا سِوَاهُ۔ (و) إِذَا مَا ضَاقَ ... سِوَاهَا (ز) يَنْعَتُ الشَّاعِرُ .. يُذَلُّ بِقَلِيْلِ عَقْلٍ وَبَلِيْدٍ۔ (ح) يَكُوْنُ الذَّهَبُ وَالتُّرَابُ سَوَاءً فِيْ بَطْنِ الْأَرْضِ۔

۲۔ بِلَادُ : مبتدا، مرفوع، مضاف ہے لہذا تنوین نہیں۔ اللّٰهِ : مضاف الیہ مجرور، معرّف باللّام لہذا تنوین نہیں۔ وَاسِعَةٌ : خبر، مرفوع۔ فَضَاءً : تمیز ہے وَاسِعَةٌ کی، منصوب۔ إِذَا : ظرفِ زمان، مبنی علی السکون۔ أَرْضٌ : فاعل ضَاقَتْ کا، مرفوع۔ فَاقَةِ : مجرور بوجہ مِنْ، مضاف لہذا تنوین نہیں۔ خَيْرُ : خبر إِنَّ کی، مرفوع، مضاف لہذا تنوین نہیں۔ وَ : حرف عطف مبنی علی الفتح۔ إِنْ ، حرف شرط، مبنی علی السکون۔ طَالِبًا : حال ہے تَرَحَّلْ کے فاعل کا جو ضمیر مستتر أَنْتَ ہے، منصوب۔ ذُلٍّ : مضاف الیہ مجرور۔ مَنْ : اسم موصول، مبنی علی السکون۔ لَمْ : حرف جازم مضارع، مبنی علی السکون۔ لَوْ : حرف شرط، مبنی علی السکون۔ لَا : حرف نفی، مبنی علی السکون۔ مَا : حرف نفی مبنی علی السکون۔ كَالتُّرْبِ : كَ حرف جر، مبنی علی الفتح۔ التُّرْبِ مجرور بوجہ كَ ، معرّف باللّام لہذا تنوین نہیں۔ مِنَ : حرف جر، مبنی علی سکون آخرہ۔ اگلے لفظ سے وصل کے لیے نون پر زبر ڈالی۔

(۱۸) مِنْ هُدَى الْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ

۱۔ (ا) يَأْمُرُنَا اللّٰهُ أَنْ نَدْعُوَ إِلَى سَبِيْلِهٖ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ (ب) يَأْمُرُنَا اللّٰهُ أَنْ نُجَادِلَ النَّاسَ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ۔ يَأْمُرُنَا اللّٰهُ فِيْ عِقَابِ مَنْ عَاقَبَنَا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْنَا بِهٖ (د) مَنْ يَصْبِرُ عَلَى عِقَابِ مَنْ عَاقَبَهٗ يَنَالُ أَجْرًا مِنَ اللّٰهِ۔ (ہ) يُوْجِبُ عَلَيْنَا اللّٰهُ أَنْ نُؤْمِنَ بِهٖ وَالْيَوْمِ ... وَالنَّبِيِّيْنَ۔ (و) نَتَصَدَّقُ بِأَمْوَالِنَا عَلَى حُبِّ اللّٰهِ۔ (ز) ذَوُو الْقُرْبٰى أَحَقُّ خَلْقِ اللّٰهِ بِالصَّدَقَةِ۔ (ح) يَأْمُرُنَا

اللّٰهُ اَنْ نُقِيْمَ الصَّلٰوةَ۔ (ط) يَاْمُرُنَا اللّٰهُ اَنْ نُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ۔ (ی) يَاْمُرُنَا اللّٰهُ اَنْ نَفِيَ بِعَهْدِنَا۔ (ک) يُحِبُّ اللّٰهُ مِنَّا اَنْ نَصْبِرَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ۔

(۱۹) مِنْ هَدْيِ الْحَدِيْثِ

۱۔ (ا) خَيْرُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ الْاِنْسَانُ هُوَ مَا يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (ب) كَانَ يَاْكُلُ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوٗدُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ۔ (ج) لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا طَيِّبًا لِاَنَّهٗ طَيِّبٌ۔ (د) اَمَرَ اللّٰهُ الرُّسُلَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنْ يَاْكُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ (ہ) لَا يَسْتَجِيْبُ اللّٰهُ دُعَاءَ... الْمَرْوِيِّ لِاَنَّ مُطْعَمَهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبَهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسَهٗ حَرَامٌ وَغُذِّيَ بِالْحَرَامِ۔ (و) اَلْمُشْتَبِهَاتُ بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ۔ (ز) يُشَبِّهُ النَّبِيُّ مَنْ يَقَعُ فِي الشُّبُهَاتِ بِالرَّاعِيْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى، يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ فِيْهِ۔

۲۔ کلماتِ مبنیہ، عَنْ: حرف جر، سکون۔ قَالَ: فعل ماضی، فتحہ۔ يَا اَيُّهَا: حرف ندا، سکون۔ ثُمَّ: حرف عطف فتحہ۔ لَا: حرف نفی، سکون۔ مَنْ: اسم موصول، سکون۔ لِ: حرف جرّ، فتحہ۔ اَلَا: حرف تنبیہ، سکون۔ هٗ: اسم ضمیر، ضمہ۔ کلمات معربہ: رَسُوْلُ، فاعل، ضمہ (رفع)۔ حَرَامٌ: خبر مبتدا مطعم کی، ضمہ (رفع) الرَّاعِيْ: مجرور بوجہ لِ۔ اسم منقوص، جرّ تقدیرا۔ اَلْحِمٰى: مضاف الیہ مجرور، اسم مقصور جرّ تقدیرًا۔ مُضْغَةً: اِنَّ کا اسم مؤخر، منصوب، فتحہ۔ كُلُّ: تاکید اَلْجَسَدُ کی۔ مرفوع، ضمہ۔

(۲۰) اَلدِّيْنُ وَالْمَبْدَاُ

۱۔ (ا) نَسْئَلُ رَبَّنَا اَنْ يَحْفَظَ شَبَابَنَا۔ (ب) يُشْبِهُ شَبَابُنَا الْاُسْدَ۔ (ج) حَطَّمَ شَبَابُنَا رَايَةَ الْكُفْرِ وَنَالُوْا غَايَةَ النَّصْرِ۔ (د) يَسُرُّ الْقَلْبَ سَفْكُ الدَّمِ لِصَوْنِ الْعِزِّ وَالْمَبْدَاِ۔ (ہ) لَا، لَا يَسْوَدُّ وَجْهُ الْحَقِّ اَبَدًا (و) تَهْتَزُّ

عِظَامُ الْاَجْدَادِ فِي الْقُبُوْرِ رُسُوْرٌ (ز) نُحَيِّ الْحَافِظَ الْعَهْدَ۔

(۲۱) مِنْ وَصَايَا الْاٰبَاءِ لِلْاَبْنَاءِ

۱۔ (ا) مَنْ اَحْضَرَ نِزَارُ بَيْنَ يَدَيْهِ هُمْ اَوْلَادُهٗ۔ (ب) اَحْضَرَ اَوْلَادَهُ الْاَرْبَعَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَمَّا حَانَ۔ ۔ ۔ ۔ الْاٰخِرَةِ لِيُوْصِيَهُمْ۔ (ج) اَخْبَرَهُمْ وَالِدُهُمْ اَنَّهٗ رَاحِلٌ اِلَى الدَّارِ الْاٰخِرَةِ (د) خَوَّفَهُمْ اِذَا مَا خَالَفُوْا وَصِيَّتَهٗ مِنَ الْوَبَالِ (ہ) وَصَّى نِزَارُ الصَّغِيْرَ بِتَوْقِيْرِ كَبِيْرِهٖ۔ (و) اَلتَّكَبُّرُ مُهْلِكُ الْجَبَابِرَةِ فِيْ رَأْيِ نِزَارٍ۔ (ز) حَذَّرَ نِزَارُ اَوْلَادَهُ الْحَسَدَ لِاَنَّهٗ يُقَلِّلُ الرِّزْقَ وَيُذِيْبُ الْجَسَدَ وَحَذَّرَهُمُ الطَّمَعَ لِاَنَّهٗ يَرْمِيْ صَاحِبَهٗ فِي الْبَلَاءِ وَالْعَذَابِ۔ (ح) حَذَّرَ نِزَارُ اَوْلَادَهٗ مِنَ الْبُخْلِ حَتّٰى لَا يَبْتَعِدُوْا مِنَ اللّٰهِ وَالْخَلْقِ۔ (ط) مَنْ يَهُوْنُ عَلَيْهِ مَالُهٗ تَحْسُنُ حَالُهٗ وَيُسْمَعُ مَقَالُهٗ۔ (ی) حَذَّرَ نِزَارُ اَوْلَادَهٗ الْكَسَلَ لِاَنَّهٗ يُوْرِثُ السَّخَطَ۔ (ك) قَسَمَ نِزَارُ اَمْوَالَهٗ بَيْنَ اَوْلَادِهٖ بِالسَّوِيَّةِ۔ (ل) اَمَرَ نِزَارُ اَوْلَادَهٗ بِاَنْ يَعْتَمِدُوْا عَلٰى كِتَابِهٖ وَوَصِيَّتِهٖ بَعْدَ اَنْ وَضَعُوْهُ فِيْ قَبْرِهٖ۔

(۲۲) مِنْ هُدَى الْقُرْاٰنِ الْكَرِيْمِ

۱۔ (ا) يُعْطِي اللّٰهُ الْمُلْكَ مَنْ يَّشَاءُ۔ (ب) يَنْزِعُ اللّٰهُ الْمُلْكَ مِمَّنْ يَّشَاءُ۔ (ج) بِيَدِ اللّٰهِ الْخَيْرُ۔ (د) يَرْزُقُ اللّٰهُ النَّاسَ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔ (ہ) يَاْمُرُ اللّٰهُ النَّاسَ اَنْ يَعْبُدُوْهُ۔ (و) جَعَلَ اللّٰهُ لَنَا الْاَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً (ز) اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً۔ (ح) لَا، لَا يَجُوْزُ لَنَا اَنْ نَجْعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا۔ (ط) تَجْرِي الْفُلْكُ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ۔ (ی) بَثَّ اللّٰهُ فِي الْاَرْضِ مِنْ كُلِّ

دَابَّةٍ۔ (ك) يُنْزِلُ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَيُحْيِيْ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا۔ (ل) سَخَّرَ السَّحَابَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔

(۲۳) عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَالْعَجُوْزُ

۱۔ (ا) كَانَ يَقْصِدُ عَبْدُ اللهِ اِلٰى بَيْتِ اللهِ الْحَرَامِ عِنْدَمَا قَابَلَ الْعَجُوْزَ۔ (ب) كَانَتْ تَرْتَدِيْ الْعَجُوْزُ دِرْعًا مِنْ صُوْفٍ وَخِمَارًا مِنْ صُوْفٍ۔ (ج) عَرَفَ عَبْدُ اللهِ اَنَّ الْعَجُوْزَ قَدْ ضَلَّتْ طَرِيْقَهَا اِذَا اَجَابَتْ لِسُؤَالِهٖ: مَا تَصْنَعِيْنَ فِيْ هٰذَا الْمَكَانِ" بِآيَةِ الْقُرْاٰنِ: "مَنْ يُّضْلِلِ اللهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ"۔ (د) عَرَفَ عَبْدَ اللهِ ... قَابَلَهَا قَوْلُهَا: سُبْحٰنَ ... الْاَقْصَا" رَدًّا عَلٰى سُؤَالِهٖ: اَيْنَ تُرِيْدِيْنَ"۔ (ہ) كَانَتْ تَقْصِدُ الْعَجُوْزُ بَعْدَ اَدَائِهَا فَرِيْضَةَ الْحَجِّ اِلٰى بَيْتِ الْمَقْدِسِ۔ (و) عَلِمَ عَبْدُ اللهِ ..... لِلْعَجُوْزِ مِنْ قَوْلِهَا: اَلْمَالُ ... الدُّنْيَا" اِجَابَةً لِسُؤَالِهٖ: هٰذِهِ الْقَافِلَةُ فَمَنْ لَّكِ فِيْهَا"۔ (ز) قَضَتِ الْعَجُوْزُ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فِي التَّحَدُّثِ ... الْقُرْاٰنِ۔ (ح) صَامَتِ الْعَجُوْزُ .. بِالْاِفْطَارِ عَامِلَةً بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"

۵۔ عَبْدُ: فاعل قَالَ کا، مرفوع، مضاف، ہے لہذا تنوین نہیں۔ اللهِ: مضاف الیہ، مجرور۔ اِبْنُ: بدل کُل عَبْدُ کا، مرفوع۔ اَلْمُبَارَكِ: اسم معرّف باللّام، مضاف الیہ مجرور۔ حَاجًّا: حال خَرَجْتُ کے فاعل (ضمیر متکلّم) کا، منصوب۔ بَيْتِ: مجرور بوجہ اِلٰى۔ اللهِ: مضاف الیہ، مجرور۔ اَلْحَرَامِ: صفت بَيْتِ اللهِ کی، مجرور۔ زِيَارَةِ: معطوف ہے بَيْتِ پر بذریعہ وَ، مجرور۔ قَبْرِ: مضاف الیہ، مضاف، مجرور بالکسرہ علی آخرہ۔ اَلنَّبِيِّ: مضاف الیہ مجرور۔ اَلصَّلَاةُ: مبتدا موخر علی خبرہ عَلَيْهِ، مرفوع۔ اَلسَّلَامُ: معطوف علی الصَّلَاةِ بواو العطف، رفع بالضمّة

(۲۴) مِنْ عَجَائِبِ الْمَخْلُوقَاتِ

۱- (ا) جَلَسَ أَحْمَدُ يَسْتَذْكِرُ دُرُوسَهُ۔ (ب) أَخَذَتِ الْحَشَرَةُ تَرُوحُ ... وَتَتَمَايَلُ۔ (ج) عِنْدَ مَا حَاوَلَ أَحْمَدُ لَمْسَ الْحَشَرَةِ سَكَنَ كُلٌّ ... وَلَا نِشَاطَ۔ (د) بَيْنَمَا أَحْمَدُ يُحَاوِلُ مَعْرِفَةَ سِرِّ الْحَشَرَةِ إِذْ وَجَدَهَا تَتَحَرَّكُ ... لَهَا۔ (ہ) عِنْدَ مَا سَأَلَ الْابْنُ وَالِدَهُ عَنْ سَبَبِ ... الْمَوْتِ أَجَابَهُ بِقَوْلِهِ: إِنَّهَا تَلْجَأُ ... أَعْدَاءَهَا۔ (و) الْحَشَرَةُ الْأَكِلَةُ النَّمْلِ تَسْكُنُ فِي خَيْمَتِهِ فِي دَاخِلِ الْأَدْرَاقِ وَإِذَا جَاءَتْ نَمْلَةٌ وَوَقَفَتْ عَلَى حَافَةِ الْوَرَقَةِ وَبَدَأَتْ تَتَقَدَّمُ إِلَى الدَّاخِلِ أَسْرَعَتِ الْحَشَرَةُ إِلَيْهَا وَالْتَهَمَهَا قَبْلَ أَنْ يَلْتَهِمَهَا النَّبَاتُ فَهٰكَذَا تَحْصُلُ الْحَشَرَةُ عَلَى غِذَائِهَا۔ (ز) تَمَلَّكَتْ أَحْمَدَ الدَّهْشَةُ عِنْدَ ... الْوَرَقَةَ لِأَنَّ الْوَرَقَةَ طَارَتْ مُحَلِّقَةً فِي الْهَوَاءِ (ح) تُشْبِهُ الْحَشَرَةُ الْوَرَقِيَّةُ الْوَرَقَاتِ الَّتِي تَعِيشُ بَيْنَهَا فِي اللَّوْنِ وَالشَّكْلِ۔ (ط) النَّبَاتُ الَّذِي يَأْكُلُ الْحَشَرَاتِ يُفْرِزُ رَحِيقًا حُلْوًا عَلَى حَافَةِ أَوْرَاقِهِ فَيَجْذِبُ إِلَيْهِ فَرِيسَتَهُ۔ (ی) شَكَرَ أَحْمَدُ أَبَاهُ عَلَى الْمَعْلُومَاتِ الطَّرِيفَةِ الَّتِي زَوَّدَهُ بِهَا لِأَنَّهُ أَفَادَ مِنْهَا عِلْمًا وَازْدَادَ مَعْرِفَةً بِالْخَلْقِ وَإِيمَانًا بِالْخَالِقِ۔

۵- اَلْخُصْلَةَ: بدل مطابق (بدل کل) ہے هٰذِہٖ کا، جو أَظْهَرَتْ کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، لہذا منصوب۔ مُحَلِّقَةً: فاعل اَلْوَرَقَةُ کا حال ہے، لہذا منصوب۔ غِذَاءٌ: خبر ہے هٰذِہٖ مبتدا کی، مرفوع۔ خَاصَّةٍ: مجرور بوجہ حرف جر ب۔ خِلْقِيَّةٍ: صفت ہے خَاصَّةٍ کی، لہذا مجرور۔ سَاكِنَةً: حال ہے تَبْقَى کے فاعل کا جو کہ ضمیر مستتر هِيَ ہے، لہذا منصوب۔ وَاحِدَةً: خبر ہے كَانَ کی، لہذا مرفوع۔ رَمْلِيَّةً: خبر ہے كَانَتْ کی، لہذا منصوب۔ الطَّبِيعَةَ: اسم ہے إِنَّ کا، لہذا منصوب۔ يَعِيشُ: فعل مضارع

منصوب بالفتح علیٰ اٰخرِہٖ ، کیونکہ معطوف ہے مضارع منصوب (تقدیراً) یَحْیَا پر۔ خَاصَۃٌ : شُعَیْرَاتٌ کی صفت، لہذا مرفوع۔ حِیْلَۃً : تمیز ہے اَعْظَمُ کی، لہذا منصوب۔ اَلْحَشَرَاتِ : مفعول بہ، جمع مؤنث سالم ہے، لہذا منصوب بالکسرۃ علیٰ اٰخرِہٖ۔ یَنْصِبُ : فعل مضارع منصوب بالفتحہ علیٰ اٰخرہ بوجہِ اَنْ۔ نَوْعًا : اسم ہے لٰکِنَّ کا لہذا منصوب۔ اَلْعَجَائِبَ : بدل مطابق (بدل کل) ہے، اسم مبنی ھٰذِہٖ کا جو مفعول ہے تعجب مَا اَکْثَرَ کا، لہذا منصوب محلاً، اور اس کا بدل منصوب لفظاً۔ عِلْمًا : تمیز، لہذا منصوب۔

(۲۵) اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ

۱۔ (ا) تَنْمُو الشَّجَرَۃُ مِنَ الْحَبَّۃِ وَیُخْرِجُ اللّٰہُ مِنْھَا الثَّمَرَۃَ۔ (ب) فِی الشَّمْسِ ضِیَاءٌ وَحَرَارَۃٌ۔ (ج) شَبَّہَ الشَّاعِرُ الشَّمْسَ فِی الْجَوِّ بِالشَّرَرَۃِ۔ (د) اَوْجَدَ اللّٰہُ فِی اللَّیْلِ قَمَرَہٗ وَزَانَہٗ بِاَنْجُمٍ۔ (ہ) شَبَّہَ الشَّاعِرُ النُّجُوْمَ بِالدُّرَرِ الْمُنْتَثِرَۃِ (و) یُنْزِلُ اللّٰہُ مِنَ الْغَیْمِ الْمَطَرَ۔ (ز) تَخْضَرُّ الْاَرْضُ بِالْمَطَرِ بَعْدَ اغْبِرَارِھَا۔ (ح) شَقَّ اللّٰہُ فِی الْمَرْءِ بَصَرَہٗ وَجَھَّزَہٗ بِقُوَّۃٍ مُفْتَکِرَۃٍ۔ (ط) وَصَفَ الشَّاعِرُ اَنْعُمَ اللّٰہِ بِمُنْھَمِرَۃٍ وَقُدْرَتَہٗ بِمُقْتَدِرَۃٍ۔

(۲۶) مِنَ النَّسِیْبِ

۱۔ (ا) اَلْمُحِبُّ فِیْ عَنَاءٍ۔ (ب) قُدِّرَ مَاءُ عَبَرَاتِ الْمُحِبِّ اَنْھَارًا۔ (ج) یُشْکِتُ لَوْمَہٗ بِقَوْلِہٖ : مَالِیْ مِنْ بُکَاءٍ لٰکِنْ ذَھَبَتْ لِاَرْتَدِیَ فَاَصَابَتْ عَیْنِیْ بِالرِّدَاءِ۔ (د) بَکَتِ الْوُحُوْشُ وَالطَّیْرُ رَحْمَۃً لِلْمُحِبِّ۔ (ہ) اَحَبَّ مَجْنُوْنُ بَنِیْ عَامِرٍ الْجَنُوْبَ لِاَنَّھَا تَھُبُّ مِنْ جِھَۃِ حَبِیْبَتِہٖ۔ (و) لَا لَیْسَ لِلْعَاشِقِیْنَ قُلُوْبٌ۔ (ز) مَجْنُوْنُ بَنِیْ عَامِرٍ اَکْثَرُ غَمًّا۔ (ح) کَانَ مَجْنُوْنُ بَنِیْ عَامِرٍ یَذْکُرُ حَبِیْبَتَہٗ کَثِیْرًا لَوْ اسْتَغْفَرَ مِثْلَہٗ لَمْ تُکْتَبْ عَلَیْہِ ذُنُوْبٌ۔

عربی گرامر

ٹرانسلیشن۔ کمپوزیشن

گیارھویں اور بارھویں جماعت کیلئے

(نیز برائے استفادۂ عام شائقین وطلبۂ ادیب، عالم و فاضل عربی)

خصوصیات: نہایت آسان فہم اسلوب میں قواعد کا مستند بیان ○ قواعد کے ساتھ ساتھ عربی زبان کی تعلیم ○ ہر قاعدہ کی وضاحت کے لیے عمدہ اور آسان مثالیں مع اردو ترجمہ ○ ہر قاعدے کے آخر میں نئے اور مفید طرز کی تمارین مع حل ○ وضاحت کے لیے جدولوں کا استعمال ○ عربی میں درخواست اور خط لکھنے کا طریقہ' نمونے کے طور پر متعدد درخواستیں اور خطوط مع اردو ترجمہ ○ عربی میں مختصر مضامین مع اردو ترجمہ ○ بستان الادب الجزء الاول والثانی کی تمارین کا حل ○ واحد جمع، مذکر مؤنث اسم نسبت وتصغیر اور ان کا عربی جملوں میں استعمال ○ ایسی کتاب جسے انٹرمیڈیٹ کے طلبہ اور عربی زبان سیکھنے کے شائقین خود پڑھ کر عربی زبان اور اس کے قواعد بآسانی سیکھ سکتے ہیں۔

عربی گرامر۔ ٹرانسلیشن۔ کمپوزیشن

برائے بی۔اے سٹوڈنٹس از پروفیسر خان محمد چاولہ

خصوصیات: ستمبر ۸۰ء سے نافذ العمل نئے نصاب کے مطابق ○ ہر قاعدے کی تشریح کیساتھ خاطر خواہ تعداد میں مثالیں ○ قاعدے کے آخر میں جملوں میں خالی جگہیں پر کرنے ○ دیئے ہوئے عوامل کے ساتھ خالی جگہیں پر کرنے ○ الفاظ کو ترتیب دے کر مفید جملے بنانے کی نئے انداز کی تمارین ○ نو سو سے زائد افعال ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ کا جملوں کا استعمال ○ نصاب کے مطابق عربی میں مضامین درخواستیں، خطوط اور مکالمے مشہور کہاوتیں مع اردو ترجمہ ○ اردو سے عربی میں جملوں کا ترجمہ اور مسلسل عبارات کا اردو سے عربی میں ترجمہ (عربی ترجمہ ساتھ دیا گیا ہے) ○ ماڈل امتحانی پرچے ○